عاشقانِ رسول کے لئے قرآنِ کریم سے متعلق
نایاب ونادر معلومات پر مشتمل انمول خزانہ

کتابُ اللہ کی باتیں



پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

پہلے اسے پڑھ لیجئے

یقیناً ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآنِ کریم اللہ پاک کے آخری رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہونے والی وہ لاریب اور آفاقی کتاب ہے جو بنی نوعِ انسان کے لئے مکمل دستورِ حیات ہے۔ دنیا میں اس وقت سب سے زیادہ پڑھی، پڑھائی، سنی اور سنائی جانے والی کتاب قرآنِ کریم ہے جس کے اندر اولین و آخرین کی سچی خبروں، مثالوں اور واقعات و قصص کا مفصل و مجمل بیان موجود ہیں۔ اس کا ہر ہر پارہ بلکہ ہر ہر سطر فصاحت و بلاغت میں اوجِ ثریا کی بلندی کو چھو رہی ہے۔ اس میں علوم کا وہ خزانہ چھپا ہوا ہے جس کی تلاش کے لئے آج تک تفاسیر لکھی جارہی ہیں اور یہ ایک ایسا سمندر ہے جس کی گہرائیوں میں غوطہ زن ہو کر بزرگانِ دین نے نایاب و نادر علمی موتی نکالے جن سے مخلوقِ خدا نے خوب خوب فیض حاصل کیا۔ دعوتِ اسلامی کا ادارہ شعبۂ تصنیف و تحقیق ''المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)'' بزرگانِ دین کے عطا فرمودہ ان علمی جواہر پاروں کے مجموعے کو ''**کتابُ اللہ کی باتیں**'' کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے تاکہ عاشقانِ قرآن خصوصاً مبلغین و مبلغات ان سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔ اللّٰہ کریم دعوتِ اسلامی کے شعبہ ''المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)'' کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔

المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی کراچی

14.01.2021

قرآن کے متعلّق اِسلامی عقائد

دُرود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نماز پڑھ رہا تھا، تو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے، اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق وعُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی ان کی معیَّت میں تھے۔ میں نے سُوْرَۃُ النِّسَآء کو مسلسل پڑھتے ہوئے اسے مکمل پڑھ لیا۔ جب میں فارغ ہوکر بیٹھ گیا تو پہلے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کی، پھر نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود شریف پڑھا، پھر اپنے لیے دُعا مانگی۔ تو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **سَلْ تُعْطَ، سَلْ تُعْطَ مانگ! تجھے دیا جائے گا، مانگ! تجھے دیا جائے گا۔**

(مُسْنَدِ اَبِیْ یَعْلٰی، مُسْنَد عبد اللّٰہ بن مسعود، ۱۷۲/٤، الحدیث: ٥٠٥٦)

مُفسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ کوئی دُعا بغیر حمد، صلوٰۃ قبول نہیں ہوتی یہ دونوں قبولِ دُعا کی شرطیں ہیں۔

(مِرآۃ المَناجیح، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی وفضلھا، ۱۰۴/۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن کیا ھے؟

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

قرآنِ مجید وہ کلامِ الٰہی ہے جو اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اپنے آخری رسول حضرتِ سیِّدُنا محمد صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل فرمایا اور صحابۂ کرام نے تحریر کیا اور اس وقت سے اب تک بلا شک وشبہ ایسی جماعت سے منقول ہوتا آیا ہے جس کا جھوٹ پر متفق ہونا محال (ناممکن) ہے۔ **(التعریفات للجرجانی، ۲۵۲، مفھومًا)**

آسان اَلفاظ میں قرآنِ پاک مسلمانوں کے درمیان مشہور و معروف اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی وہ آخری کتاب ہے جو سورۂ فاتحہ کے آغاز سے سورۂ ناس کے اِختتام تک فرامینِ باری تعالٰی پر مشتمل ہے۔

قرآن کی وجہِ تسمیہ

قرآن کا لغوی معنٰی ہے سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب۔ حضرتِ سیِّدُنا امام جلالُ الدِّین عبدُ الرَّحمٰن سُیُوطی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی علّامہ راغب اَصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: قرآن کو قرآن اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ پہلی آسمانی کُتب کے تمام فوائد کا جامع ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ تمام عُلُوم کا جامع ہے۔ **(الاتقان فی علوم القرآن، النوع السابع عشر فی معرفة اسمائه واسماءِ سُوَرِہٖ، الجزء الثانی، ص ۳۴۱)**

حضرتِ سیِّدُنا امام فخرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی نے قرآنِ مجید کی بعض وُجوہِ تسمیہ (نام کی وجوہات) بیان فرمائی ہیں:

﴿1﴾.....قرآن کو قرآن اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں سورتیں، آیات اور حروف بعض

www.dawateislami.net

بعض سے ملے ہوئے ہیں۔

﴿2﴾.....قرآن کو قرآن اس وجہ سے بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے دلائل جو کہ بعض بعض سے ملے ہوئے ہیں اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ یہ **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی طرف سے ہے۔

﴿3﴾.....قرآن کو قرآن اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ پڑھا جاتا ہے۔(**التفسیر الکبیر، پ۲، سورۃ البَقَرۃ، تحت الآیۃ:۱۸۵، الجزء الخامس، ۲۵۳/۲**)

نُزولِ قرآن کس ہستی پر..... ؟

قرآنِ مجید، فُرقانِ حمید ہمارے پیارے نبی، حبیبِ خدا، احمدِ مُجتبٰے، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازِل ہوا، چُنانچِہ ارشادِ ربِّ مجید ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا (پ۲۹، الدھر:۲۳)

ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک ہم نے تم پر قرآن بَتَدْرِیج اُتارا۔

نُزولِ قرآن کتنے عرصہ میں..... ؟

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حضرت مولانا حافظ مفتی سیِّد محمّد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی **"تفسیر خزائنُ العرفان"** میں فرماتے ہیں! قرآنِ کریم بِتَمامِہٖ (مکمل) رمضانُ المبارَک کی شبِ قدر میں لَوحِ محفوظ سے آسمانِ دُنیا کی طرف اُتارا گیا اور بیتُ العِزّت میں رہا، یہ اسی آسمان پر ایک مَقام ہے یہاں سے وقتاً فوقتاً حسبِ اِقتضائے حِکمت (حکمت کے تقاضے کے مطابق) جتنا جتنا منظورِ الٰہی ہوا جبریلِ امین عَلَیْہِ

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

السَّلام لاتے رہے، یہ نُزُول تیئس سال کے عرصہ میں پورا ہوا۔ (تفسیرِ خزائنُ العرفان، پ۲، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۸۵، ص۶۱)

حفاظتِ قرآن کا ذمّہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خود لیا

شیخُ الحدیث علّامہ محمد عبدُ المصطفٰے اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: دینِ اسلام چونکہ ہمیشہ رہنے والا دین ہے۔ لہٰذا قرآنِ مجید کی حفاظت کی ذمّہ داری اللہ تعالیٰ نے اُمَّت کے سپُرد نہیں فرمائی بلکہ اس کی حفاظت خود اللہ تعالیٰ نے اپنے ذِمّہ رکھی ہے چُنانچِہ ارشاد فرمایا:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۝ (پ ١٤، الحجر:٩) یعنی بے شک ہم نے قرآن اُتارا اور یقیناً ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

(جنّتی زیور، آسمانی کتابیں، ص۱۸۶)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ مفتی سیّد محمّد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی ''تفسیرِ خزائنُ العرفان'' میں ارشاد فرماتے ہیں: تمام جِنّ و اِنْس (جِنّ اور انسان) اور ساری خَلْق کے مَقْدور (بَس) میں نہیں ہے کہ اس میں ایک حرف کی کمی بیشی کرے یا تغییر و تبدیل کر سکے اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اس لیے یہ خُصُوصِیَّت (خُ۔صُو۔صِیَّ۔یَت) صرف قرآن شریف ہی کی ہے دوسری کسی کتاب کو یہ بات مُیَسَّر نہیں۔ یہ حفاظت کئی طرح پر ہے ایک یہ کہ قرآنِ کریم کو مُعْجِزہ بنایا کہ بَشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے، ایک یہ کہ اس کو مُعارضے اور

www.dawateislami.net

مُقابَلہ سے محفوظ کیا کوئی اس کی مِثْل کلام بنانے پر قادِر نہ ہو، ایک یہ کہ ساری خَلْق کو اس کے نیست ونابُود اور مَعْدُوم (ختم) کرنے سے عاجِز کر دیا کہ کُفّار باوجود کمالِ عداوت کے اس کتابِ مقدّس کو مَعْدُوم کرنے سے عاجِز ہیں۔ (تفسیر خزائنُ العرفان، پ۱۴، سورۃ الحجر، تحت الآیۃ:۹، ص۴۹۰)

لہٰذا اس میں کسی حرف یا نقطہ کی کمی بیشی محال ہے، اگرچہ تمام دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے تو جو یہ کہے کہ اس میں کے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کر دیا، یا بڑھا دیا، یا بدل دیا، قطعاً کافر ہے، کہ اس نے اُس آیت کا اِنکار کیا جو ہم نے ابھی لکھی (یعنی مذکورہ آیتِ مبارَکہ)۔

(بہارِ شریعت، عقائد متعلقہ نبوت، حصّہ ۱، ۱/۳۱)

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیْر وبَرَکت حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے کچھ لوگوں کے عقائد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا! قُرآنِ عظیم کو ناقِص بتاتے ہیں کوئی کہتا ہے اُس میں کچھ سورتیں اَمیرُ الْمُؤمنین عثمانِ غنی ذُوالنّورَین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) یا دیگر صحابہ یا اہلسنّت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے گھٹا دیں،

www.dawateislami.net

کوئی کہتا ہے کچھ لفظ بدل دیئے، کوئی کہتا ہے یہ نَقص وتبدیل اگر چہ یقیناً ثابت نہیں مُحْتَمَل ضرور ہے(اس کا احتمال ضرور ہے)۔ جو شخص قُرآنِ مجید میں زیادت یا نَقص یا تبدیل کسی طرح کے تصرُّفِ بشری (انسانی تصرُّف) کا دَخل مانے یا اسے مُحْتَمَل جانے بالا جماع کافر ومرتد ہے کہ صراحۃً قُرآنِ عظیم کی تکذیب کر رہا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ،۱۴/۲۵۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس باب میں قرآنِ پاک کے بارے میں چند بنیادی اِسلامی عقائد بیان کئے گئے ہیں، اب انہی عقائد کو بالترتیب بیان کیا جاتا ہے:

﴿1﴾.....اللہ تعالٰی کا کلام آواز سے پاک ہے

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مُفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **''بہارِ شریعت''** میں **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے پاکیزہ کلام کے متعلّق تحریر فرماتے ہیں: اس کا کلام آواز سے پاک ہے اور یہ قرآنِ عظیم جس کو ہم اپنی زبان سے تلاوت کرتے، مَصاحِف میں لکھتے ہیں، اُسی کا کلامِ قدیم (فنا نہ ہونے والا) بِلا صَوت (بغیر آواز) ہے اور یہ ہمارا پڑھنا لکھنا اور یہ آواز حادِث (فانی)، یعنی ہمارا پڑھنا حادِث ہے اور جو ہم نے پڑھا قدیم اور ہمارا لکھنا حادِث اور جو لکھا قدیم، ہمارا سننا حادِث ہے اور جو ہم نے سنا قدیم، ہمارا حِفظ کرنا حادِث ہے اور جو ہم نے حِفظ کیا قدیم یعنی متجلّی قدیم ہے اور تجلّی حادِث۔[1]

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

(بہارِ شریعت، عقائد متعلقہ ذات وصفات، حصّہ ۱، ۱/۸)

اَسلاف کا پختہ عقیدہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کے حادِث ومخلوق نہ ہونے کے تعلُّق سے ہمارے اَسلاف رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی نے بڑی بڑی تکلیفیں جھیلیں مگر

---

(1).....متجلّٰی یعنی کلامِ الٰہی، قدیم ہے اور تجلّی یعنی ہمارا پڑھنا، سننا، لکھنا، یاد کرنا یہ سب حادِث ہے۔ قدیم کا معنٰی ہے باقی رہنے والی، جو چیز ہمیشہ سے ہو اور کبھی ختم نہ ہو وہ قدیم ہے اور حادِث قدیم کی ضد ہے اس کا معنٰی ہے فنا ہونے والی، جو چیز ہمیشہ سے نہ ہو اور کبھی ختم بھی ہو جائے وہ حادِث ہے۔ **(علمیہ)**

اپنے موقف پر ڈٹے رہے کہ قرآن حادِث ومخلوق نہیں بلکہ قدیم وازَلی ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا امام **اَبُونُعَیم احمد بن عبدُ اللّٰہ** اَصفَہانی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی ''**حِلْیَۃُ الْاَوْلِیاء**'' میں نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام **ابوعبدُ اللّٰہ احمد بن حنبل** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاوّل کے شاگرد حضرتِ سیِّدُنا احمد بن غَسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان فرماتے ہیں: (خلیفہ مامون رشید کے حکم پر) مجھے اور حضرتِ سیِّدُنا امام **احمد بن حنبل** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاوّل کو گرفتار کر کے اس کے پاس لے جایا جارہا تھا، راستے میں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خبر پہنچی کہ (خلیفہ مامون رشید نے کہا ہے کہ) میں احمد بن حنبل اور اُس کے شاگرد سے اس وَقْت تک سزا نہ اُٹھاؤں گا جب تک کہ وہ قرآن کو مخلوق نہ کہہ دیں۔

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن غَسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَنَّان فرماتے ہیں: میں نے

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا امام **احمد بن حنبل** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاوّل کی طرف دیکھا کہ آپ اسی وَقْت گھٹنوں کے بَل بیٹھے اور آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا کر عرض کی: یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اس فاجِر (بدکار) نے تیری بُردباری کو نِشانہ بنایا یہاں تک کہ تیرے اَولیا کو مارنے اور قتل کرنے کی جُرْأت کی، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اگر قرآن تیرا کلام ہے غیرِ مخلوق ہے تو ہم سے اس مَشَقَّت (مَشَقّ۔قَت) کو دُور فرما۔ ابھی رات کا ایک تِہائی حِصّہ بھی نہ گزرا تھا کہ سپاہی ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا: اے **ابو عبدُ اللّٰہ**! (یہ حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاوّل کی کُنیت ہے) تم واقعی سچے ہو، قرآن غیرِ مخلوق ہے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! خلیفہ ہلاک ہو گیا ہے۔ (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، الامام احمد بن حنبل، ۹/۲۰۵، رقم۱۳۷۰۸، ملَّخصاً)

سونے کی جُوتیاں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **1548** صفحات پر مشتمل کتاب ''**فیضانِ سنّت**'' جلد اوّل، صفحہ **412** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نَقْل فرماتے ہیں: مشہور مُحَدِّث حضرتِ سیِّدُنا محمد بن خُزَیمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا امام ابو **عبدُ اللّٰہ احمد بن حنبل** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات ہوئی تو میں سخت غمگین ہوا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز ادا سے چل رہے ہیں۔ میں

www.dawateislami.net

نے عرض کی، اے ابوعبدُ **اللہ**! (یہ سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل کی کُنْیَت (کُـــنْـیَـت) ہے) یہ کیسی چال ہے؟ فرمایا، یہ جنّت میں خُدّام کی چال ہے۔ عرض کی: ''**مافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا سُلُوک فرمایا؟'' جواب دیا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرما دی، میرے سر پر تاج سجایا اور پاؤں میں **سونے کی جوتیاں** پہنائیں اور فرمایا، اے **احمد!** یہ سب کچھ اِس وجہ سے ہے کہ تُو نے قرآن کو میرا (یعنی **اللہ** کا) کلام کہا۔ **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے مزید فرمایا، **اَے احمد!** مجھ سے وہ دعا کر جو تُو دُنیا میں کِیا کرتا تھا۔ میں نے عرض کی، اَے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! ہر چیز۔۔۔'' میں ابھی اِتنا ہی کہنے پایا تھا کہ ارشاد ہوا، ہر چیز تیرے لئے موجود ہے۔ اِس پر میں نے عرض کی، ہر چیز پر تیری قدرت کے سبب۔ فرمایا، تُو نے سچ کہا۔ میں نے عرض کی، یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! مجھ سے حساب نہ لے، بس میری مغفِرت فرما دے۔ فرمایا، جا! ایسا ہی کر دیا۔ پھر اِرشاد ہوا: **اَے احمد!** یہ جنّت ہے اس میں داخِل ہو جا۔ (**شرح الصدور بشرح حال الموتٰی والقبور، الباب الخامس، باب من نبذ من اخبارمن رأی ...الخ، ص۲۰۳**)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سبز رنگ کے حُلّے اور سونے کے جوتے

اِمام ابُونُعَیم اَحمد بن عبدُ اللّٰہ اَصفَہانی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نَقْل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا مَرْوَزِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے اِمام احمد بن حنبل

www.dawateislami.net

(عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاوّل) کوخواب میں دیکھا، انہوں نے سبز رنگ کے دو حُلّے (جنّتی لباس) زَیبِ تن کئے ہوئے تھے اور پیروں میں سرخ سونے کی دو نَعْلَین تھیں، جن کے تسمے سبز زُمُرُّد (زُ۔مُر۔رُد) کے تھے اور سر پر جواہر سے مُرَصَّع (مُ۔رَص۔صَع) ایک نور کا تاج تھا اور وہ بڑے ناز سے چل رہے تھے میں نے پوچھا: میرے دوست اے ابوعبدُ اللّٰہ! یہ کیسی چال ہے؟ فرمایا: یہ جنّت کے خُدّام کی چال ہے۔ پھر میں نے پوچھا: میرے دوست اے ابوعبدُ اللّٰہ! یہ تاج کیسا ہے جسے میں آپ کے سر پر دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بَخْش دیا اور مجھے جنّت میں داخِل کر دیا، مجھے اپنا محبوب بنایا، جنتی لباس پہنایا، اپنے دستِ قدرت سے تاج پہنایا اور اپنا دیدار مجھ پر مُباح کر دیا اور فرمایا: اے احمد! میں نے تیرے ساتھ یہ مُعامَلہ تیرے اِس قول کی وجہ سے کیا ہے کہ اَلْقُرْاٰنُ کَلَامِیْ غَیْرُ مَخْلُوْقٍ (قرآن میرا کلام ہے، مخلوق نہیں)۔ (حِلْیَۃُ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، الامام احمد بن حنبل، ۹/۲۰۰، رقم ۱۳۶۹۰)

کوڑے کی ہر ضَرب پر مُعافی کا اعلان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے جب دین کی خاطِر تکالیف اُٹھا کر دُنیا سے رُخصت ہوتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کو کس قدر اِعزاز واِکرام سے نوازتا ہے۔ جی ہاں! کروڑوں حَنبلیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدُ اللّٰہ اِمام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاوّل نے حق کی خاطِر بَہُت زِیادہ مَشَقَّتیں جَھیلی

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

ہیں چُنانچِہ ایک موقَع پر عباسی خلیفہ مُعْتَصِم بِاللّٰہ کے حکم پر جلّاد حضرتِ سیِّدُ نا ابو عبدُ اللّٰہ **اِمام احمد بن حنبل** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاوّل کی بَرَہنہ پیٹھ پر باری باری کوڑے برسانے لگے۔ جس سے مُقدَّس پُشت لہولہان ہوگئی اور کھال مبارَک اُدھڑ گئی، اسی دوران آپ کا پاجامہ سَرَکنے لگا تو بارگاہِ خداوندی میں دُعا کی یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تو جانتا ہے کہ میں حق پر ہوں، مجھے بے پردگی سے بچالے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! پاجامہ شریف مزید سَرَکنے سے رُک گیا اور پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے ہوش ہوگئے۔ جب تک ہوش قائم تھا کوڑے کی ہر ضَرْب پر فرماتے؛ میں نے مُعْتَصِم کا قُصور مُعاف کیا، بعد میں لوگوں نے جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس کی وجہ دَریافت کی تو فرمایا: مُعْتَصِم بِاللّٰہ نبیِّ آخِرُالزَّماں، سلطانِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا جان حضرتِ سیِّدُ نا عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اولاد میں سے ہے۔ مجھے اس بات سے شَرْم آتی ہے کہ بروزِ قیامت کہیں یہ نہ کہہ دیا جائے؛ **احمد بن حنبل** (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاوّل) نے سلطانِ دوجہاں، مکینِ لامکاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا جان کی آل کو مُعاف نہیں کیا! (مَعْدِنِ اَخلاق، حصّہ۳، ص۳۷، مُلَخَّصاً)

حضرتِ سیِّدُ نا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا اِمام **احمد بن حنبل** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاوّل کو مسلسل **28** ماہ قید میں رکھا گیا، اِس دَوران آپ پر ہر رات کوڑے برسائے جاتے یہاں تک کہ آپ پر غشی طاری ہوجاتی، تلوار کے چَرکے (زَخم) لگا کر زمین پر پھینک دیا جاتا، پاؤں تلے رَوندا جاتا اور یہ مُعامَلہ آپ کی

www.dawateislami.net

وفات تک ہوتا رہا۔

(اَلطَّبَقَاتُ الکُبْرٰی للشعرانی، امام احمد بن حنبل، ۸۱/۱، مفهوماً)

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ حافِظ عبدُ الرَّحمٰن بن علی جَوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **محمد** بن اسمٰعیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے نقل کرتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا امام **احمد بن حنبل** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاوّل کو **80** کوڑے ایسے مارے گئے کہ اگر ہاتھی کو مارے جاتے تو وہ بھی چیخ اٹھتا! مگر واہ رے صبرِ امام! (اتنی اتنی مُصیبتیں ٹوٹنے کے باوُجُود آپ ثابت قدم رہے)۔ (مَعْدِنِ اَخلاق، حصّہ۳، ص۱۰۶ مُلَخَّصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللّٰہ والوں کے انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کے بھی انداز نِرالے ہوتے ہیں کوئی انہیں کتنا ہی ستائے، دل دُکھائے، کسی کو کچھ نہیں کہتے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے مُعاف فرما دیتے ہیں۔ اس دَور میں بھی ایسے **اللہ** والے موجود ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ **دعوتِ اسلامی** حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی دَورِ اَسلاف کی یادگار شخصیّت ہیں آپ کے سنّتوں بھرے بیانات و مدَنی مذاکرات سننے اور آپ کی اثر انگیز تحریرات پڑھنے سے آپ کی شخصیّت کے بارے میں اندازہ ہوتا ہے۔ چُنانچِہ، **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی

www.dawateislami.net

اِدارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 16 صفحات پر مُشْتَمِل رسالہ ''مدنی وصیّت نامہ'' صَفْحَہ 10 پر تحریر فرماتے ہیں:

مدینہ: مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے، زخمی کر دے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے پیشگی مُعاف کر چکا ہوں۔

مدینہ: مجھے ستانے والوں سے کوئی اِنتِقام نہ لے۔

مدینہ: بِالفرض کوئی مجھے شہید کر دے تو میری طرف سے اُسے میرے حُقُوق مُعاف ہیں۔ وُرَثا سے بھی درخواست ہے کہ اسے اپنا حق مُعاف کر دیں۔ اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعَت کے صدقے مَحْشر میں خُصوصی کرَم ہو گیا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے قاتِل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنّت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو۔ (اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اِس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔ اگر ''ہڑتال'' اِس کا نام ہے کہ مسلمانوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے۔ مسلمانوں کی دکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ ہو۔ بندوں کی ایسی حق تلفیوں کو کوئی بھی مفتیِ اسلام جائز نہیں کہہ سکتا۔ اِس طرح کی ہڑتال حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اِس طرح کے جذباتی اِقدامات سے دین و دنیا کے نقصانات کے سِوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾.....قرآنِ پاک سب سے افضل کتاب ہے

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

بہت سے نبیوں پر **اللہ** تَعَالٰی نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اُتاریں، اُن میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں: **''تورات''** حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام پر، **''زبور''** حضرتِ سیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلام پر، **''اِنجیل''** حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام پر، **''قرآنِ عظیم''** کہ سب سے افضل کتاب ہے، سب سے افضل رسول حُضُورِ پُرنُور، احمدِ مجتبےٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر۔

(بہارِ شریعت، عقائد متعلّقہ نُبُوَّت، حِصّہ اوّل، ۱/۲۹)

کلامِ الٰہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اس کے یہ معنٰی ہیں کہ ہمارے لیے اس میں ثواب زائد ہے، ورنہ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) ایک، اُس کا کلام ایک، اُس میں افضل ومَفْضول کی گنجائش نہیں۔ (المرجع السابق) جیسا کہ تفسیرِ خازن میں ہے: علماء اور مُتَکَلِّمین نے فرمایا کہ بعض قرآن کا بعض سے افضل ہونا یہ فضیلت پڑھنے والے کے اَجْر کے اعتبار سے ہے یا اس کا ثواب بہت زیادہ ہے اور یہ کہنا کہ یہ آیت یا یہ سورت افضل ہے یا عظمت والی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا

ثواب زیادہ ہے۔ (تفسیرِ خازن، سورۃ البَقَرۃ، تحت الاٰیۃ:۲۵۵، ۱/۱۹۵)

﴿3﴾.....قرآنِ پاک جامع کتاب ہے

مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان **''تفسیرِ نعیمی''** جلد **1** صفحہ **114** پر {ذٰلِکَ الْکِتٰبُ} کے تحت **''تفسیرِ رُوحُ البیان''** کے حوالے سے لکھتے

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

ہیں: قرآن سے پہلے کل آسمانی کتابیں ایک سو تین اُتریں، **پچاس** صحیفے شِیْث (عَلَیْہِ السَّلَامُ) پر، **تیس** ادریس (عَلَیْہِ السَّلَامُ) پر اور **بیس** ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَامُ) پر، **توریت** موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَامُ) پر، زبور داوٗد (عَلَیْہِ السَّلَامُ) پر اور انجیل عیسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) پر۔ لیکن اِن تمام کتابوں کے مضامین اس قرآنِ پاک میں جمع ہیں (لہٰذا یہ کتابُ اللہ ان تمام کی جامع ہے) اس لئے کہا گیا، ذٰلِکَ الْکِتٰبُ. (تفسیرِ رُوحُ البیان، سورۃ البَقَرۃ، تحت الاٰیۃ:۱، ۳۳/۱)

﴿4﴾.....تمام آسمانی کتابیں حق ہیں

آسمانی کتابوں کے بارے میں یہ عقیدہ ہو کہ یہ کتابیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نازل شدہ ہیں یہ ہی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اپنے رسول کی طرف وحی ہے اور یہ کتابیں حق اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بغیر کسی شک وشبہ کے تصدیق شدہ ہیں۔ (تفسیرِ خازن، سورۃ البَقَرۃ، تحت الاٰیۃ:۲۸۵، ۲۲۵/۱)

البتہ اگلی کتابوں کی حفاظت **اللہ** تَعَالٰی نے اُمّت کے سپُرد کی تھی، اُن سے اُس کا حِفظ نہ ہو سکا، کلامِ الٰہی جیسا اُترا تھا اُن کے ہاتھوں میں ویسا باقی نہ رہا، بلکہ اُن کے شریروں نے تو یہ کیا کہ اُس میں تحریفیں کر دیں، یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا۔ (بہارِ شریعت، عقائد متعلّقہ نُبُوّت، حِصّہ اوّل، ۳۰/۱) جیسا کہ **تفسیرِ خازِن** میں ہے کہ قرآنِ عظیم تغییر وتبدیل اور کمی زیادتی سے محفوظ ہے تمام مخلوق یعنی جنّ واِنْس کسی میں اس بات کی قدرت نہیں ہے کہ اس میں ایک حَرف یا کَلِمہ کی زِیادتی یا کمی کرے اور یہ قرآنِ کریم کا

www.dawateislami.net

خاصہ ہے بخلاف باقی کُتُب کے، لہٰذا ان کتابوں میں بعض جگہوں پر تحریف وتبدل اور کمی زیادتی پائی جاتی ہے۔

(تفسیرِ خازِن، سورۃ الحجر، تحت الاٰیۃ:۹، ۳/۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کی حفاظت کا ذِمّہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے خود لیا ہے اس لئے اس میں تبدیلی ممکن نہیں جو اس میں تغیُّر وتبدُّل مانے یا یہ کہے کہ بعض پاروں کو کسی کی بکری کھا گئی یہ سب کُفر ہے کہ اس آیتِ قرآنی کا اِنکار ہے، ''اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (پ١٤، الحجر:٩) ترجمۂ کنزالایمان: یعنی بے شک ہم نے قرآن اُتارا اور یقیناً ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔''

﴿5﴾.....تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے

ہمارے لئے سب آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ چُنانچِہ پارہ **3**، سُوْرَۃُ البَقَرَہ، آیت نمبر **285** میں ارشادِ رَبُّ الْعُلٰی عَزَّوَجَلَّ ہے:

www.dawateislami.net

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ق غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ o

ترجمۂ کنزُ الایمان: رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے ربّ کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فِرِشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو اے ربّ ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔

ضروریاتِ ایمان کے چار مراتب

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ مفتی سیِّد محمَّد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی **''تفسیر خزائنُ العِرفان''** میں اس آیتِ مبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: یہ اُصول وضروریاتِ ایمان کے چار مرتبے ہیں:

(1)..... **اللہ تَعَالٰی پر ایمان لانا** یہ اس طرح کہ اِعتقاد وتصدیق کرے کہ **اللہ** واحِد اَحَدْ ہے اس کا کوئی شریک ونظیر نہیں، اس کے تمام اَسمائے حُسنٰی وصفاتِ عُلْیا پر ایمان لائے اور یقین کرے اور مانے کہ وہ علیم اور ہر شئے پر قدیر ہے اور اس کے علم وقدرت سے کوئی چیز باہَر نہیں۔

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

(2).....ملائکہ پر ایمان لانا یہ اس طرح پر ہے کہ یقین کرے اور مانے کہ وہ موجود ہیں، معصوم ہیں، پاک ہیں **اللہ** (تَبَارَکَ وَتَعَالٰی) کے اور اس کے رسولوں کے درمیان اَحکام و پیام کے وَسائِط (واسطے) ہیں۔

(3).....اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا اس طرح کہ جو کتابیں **اللہ تَعَالٰی** نے نازِل فرمائیں اور اپنے رسولوں کے پاس بطریقِ وَحْی بھیجیں بے شک وشبہ سب حق وصدق اور **اللہ** کی طرف سے ہیں اور قرآنِ کریم تغییر، تبدیل، تحریف سے محفوظ ہے اور مُحْکَم ومُتشابِہ پر مُشتَمِل ہے (محکم وہ آیات ہیں جن کے معنٰی صاف اور واضح ہوں اور متشابہ وہ ہیں جن کے معنٰی اللہ ورسول کے سوا کوئی نہیں جانتا)۔

(4)..... رسولوں پر ایمان لانا اس طرح پر کہ ایمان لائے کہ وہ **اللہ** کے رسول ہیں جنہیں اُس نے اپنے بندوں کی طرف بھیجا، اس کی وَحْی کے امین ہیں، گناہوں سے پاک معصوم ہیں، ساری خَلْق سے افضل ہیں، ان میں بعض حضرات بعض سے افضل ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ۳، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۸۵، ص۱۰۱)

(چونکہ یہود ونصاریٰ نے اپنی کتب میں تحریف کر دی) لہٰذا جب کوئی بات اُن کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کتاب کے مطابِق ہے، ہم اُس کی تصدیق کریں گے اور اگر مخالِف ہے تو یقین جانیں گے کہ یہ اُن کی تحریفات سے ہے اور اگر مُوافِقت، مخالَفت کچھ معلوم نہیں تو حُکْم ہے کہ ہم اس بات کی نہ تصدیق کریں نہ

www.dawateislami.net

تکذیب، بلکہ یوں کہیں اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ یعنی **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) اور اُس کے فِرشتوں اور اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے۔ (بہارِ شریعت، عقائد متعلقہ نُبُوَّت، حِصّہ اوّل، ۱/۳۰)

پارہ **21**، سُورَۃُ العَنکبُوت آیت نمبر **46** میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا	ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اے
بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِيْنَ	مسلمانو! کتابیوں سے نہ جھگڑو مگر بہتر
ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا	طریقہ پر مگر وہ جنہوں نے ان میں سے
بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ	ظلم کیا اور کہو ہم ایمان لائے اس پر جو
اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ	ہماری طرف اُترا اور جو تمہاری طرف
وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۝	اُترا اور ہمارا تمہارا ایک معبود ہے اور ہم
	اس کے حُضُور گردن رکھے ہیں۔

جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابونَمْلَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر تھا کہ ایک یہودی نے آ کر (ایک مَیِّت کے بارے میں) کہا: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اس مَیِّت نے کلام کیا ہے تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بہتر جانتا ہے۔ اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اس نے کلام کیا ہے تو

www.dawateislami.net

اِمَامُ الْعٰبِدِین، سُلْطَانُ السّٰجِدِین، جَنَابِ رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب اہلِ کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) تم سے کوئی بات بیان کریں تو تم نہ ان کی تصدیق کرو نہ تکذیب کرو یہ کہہ دو کہ ہم **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے تو اگر وہ بات حق ہو تو تم اس کو جھٹلانے والے نہ ہو گے اور اگر وہ جھوٹ ہو تو تم اس کی تصدیق کرنے والے نہیں ہو گے۔ (**السُّنَنُ الکُبرٰی للبیھقی، کتاب الصلاۃ، باب لا تسمع دلالۃ مشرک ...الخ، ۱۷/۲، الحدیث: ۲۲۳۷**)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾.....قرآن کے کتابُ اللہ ہونے پر دلیل

قرآنِ مجید، کتابُ **اللہ** ہونے پر اپنے آپ دلیل ہے کہ خود اعلان کے ساتھ کہہ رہا ہے:

www.dawateislami.net

وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ص وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ o فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ o

(پ ۱، اَلْبَقَرَة:۲۳، ۲۴)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (اس خاص) بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمائتیوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو پھر اگر نہ لاسکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار رکھی ہے کافروں کے لئے۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ مفتی سیّد محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی ذکر کردہ آیت نمبر **23** کے تحت **''تفسیر خزائنُ العرفان''** میں فرماتے ہیں: یعنی ایسی سورت بنا کر لاؤ جو فصاحت و بلاغت اور حسنِ نَظم و ترتیب اور غیب کی خبریں دینے میں قرآنِ پاک کی مِثْل ہو۔

(تفسیرِ خزائن العرفان، پ۱، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۳، ص۱۰)

لہٰذا کافروں نے اس کے مقابلہ میں جی توڑ کوششیں کیں، مگر اس کی مِثْل ایک سَطْر نہ بنا سکے نہ بنا سکیں۔ (بہارِ شریعت، عقائد متعلّقہ نُبُوَّت، حِصّہ ۱، ۱/۳۲)

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

﴿7﴾.....حفظِ قرآن آسان ھے

اگلی کتابیں انبیا ہی کو زبانی یاد ہوتیں قرآنِ عظیم کا مُعجزہ ہے کہ مسلمانوں کا بچّہ بچّہ یاد کر لیتا ہے۔ (المرجع السابق) جیسا کہ **''تفسیرِ رُوحُ البیان''** میں ہے، ''قرآنِ پاک کا سینوں میں محفوظ ہونا قرآن کے خصائص میں سے ہے۔''

(رُوحُ البیان فی تفسیر القُراٰن، سورۃ العنکبوت، تحت الاٰیۃ:٤٩، ٦/٥١٢)

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○ (پ٢٧، الْقَمَر:١٧)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لئے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔

''تفسیرِ خزائنُ العرفان'' میں ہے: اس آیت میں قرآنِ کریم کی تعلیم وتَعلُّم اور اس کے ساتھ اِشتِغال (مشغولیَّت ومصروفیَّت) رکھنے اور اس کو حِفظ کرنے کی ترغیب ہے اور یہ بھی مُستفاد (معلوم) ہوتا ہے کہ قرآن یاد کرنے والے کی **اللہ** تَعَالٰی کی طرف سے مدد ہوتی ہے اور اس کا حِفظ سَہل وآسان فرمادینے ہی کا ثمرہ (نتیجہ) ہے کہ بچّے تک اس کو یاد کر لیتے ہیں سِوائے اس کے کوئی مذہبی کتاب ایسی نہیں ہے جو یاد کی جاتی ہو اور سہولت سے یاد ہو جاتی ہو۔ (تفسیرِ خزائنُ العرفان، پ٢٧، سورۃ القمر، تحت الآیۃ:١٧، ص٩٧٧)

قرآنِ پاک بچوں کو بھی یاد ہو جاتا ھے

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

توریت شریف کی **1000** سورتیں تھی اور ہر سورت میں **1000** آیتیں اور حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: اے میرے ربّ! اِس کتاب (یعنی توریت شریف) کو کون پڑھ سکے گا اور کون حِفظ کر سکے گا؟ اِرشادِ باری تعالیٰ ہوا: اِس سے اعلیٰ شان والی کتاب اُتاروں گا عرض کی: اے میرے ربّ! کس پر؟ فرمایا: خَاتَمُ النَّبِیِّیْن پر، عرض کی: اُن کی اُمّت اس کو کیسے پڑھے گی حالانکہ اُن کی عمریں تھوڑی ہوں گی فرمایا: وہ کتاب اُن پر آسان کر دوں گا یہاں تک کہ ان کے بچے اس کتاب کو پڑھیں گے۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!

(تفسیرِ رُوحُ البیان، سورۃ البقرۃ، تحت الاٰیۃ:۲، ۳۲/۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس اِرشادِ پاک "وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِر" کے پہلے حِصّہ میں **اللّٰہ** رَبُّ الْعِبَاد عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے قُرآنِ پاک کو یاد کرنے کے لئے آسان کر دیا اور دوسرے حِصّہ میں فرمایا؛ ہے کوئی یاد کرنے والا؟ مگر ہماری بدقسمتی کہ قُرآنِ پاک آسان ہونے کے باوجود ہمارا ذہن قُرآنِ پاک یاد کرنے کا نہیں، ہماری توجُّہ ڈائجسٹ، عِشْقیہ وفِسْقیہ ناوَل (Novel)، مسلمانوں کے عُیُوب سے بھرے اَخبارات، طرح طرح کے نِت نئے رسالوں ہی کی طرف ہے، آہ! بے چارے مسلمان کے پاس قُرآن پڑھنے کے لئے وَقْت نہیں۔ اس کی ایک وجہ اچھی صُحْبت کا نہ ہونا بھی ہے۔ اگر ہم **دعوتِ اسلامی** کے مدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

اس کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں پابندیٔ وَقت کے ساتھ شرکت کریں۔ **مدَنی انعامات** پرعمل اور **مدَنی قافلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنالیں تو ہماری توجُّہ کا رُخ بھی بدل سکتا ہے، آیئے! ایک مدَنی بہار مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچِہ

میں کس کس گناہ کا تذکِرہ کروں!

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، **کس گناہ کا تذکِرہ کروں! مَعَاذَاللّٰہ** نمازوں میں سُستی، وِڈیو گیمز کا شوق، **T.V.** پر روزانہ اُلٹے سیدھے پروگرام دیکھنا، جھوٹ کی عادت یہاں تک کہ میں چوریاں بھی کیا کرتا تھا۔ خوش قسمتی سے آخِری عَشَرَہ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۱ھ۔2000) میں **جامع مسجِد آمنہ** (شکیل گارڈن اوکھائی کمپلیکس، بابُ المدینہ کراچی) میں **دعوتِ اسلامی** کے عاشقانِ رسول کے ساتھ مجھے **اجتماعی اِعتِکاف** کی سعادت مل گئی۔ میں نے آمنہ مسجِد کی دوسری منزل پر **دعوتِ اسلامی** کے قائم کردہ مدرسۃُ المدینہ میں داخِلہ لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتا رہا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری کوششوں سے ہمارے گھر میں بھی مَدَنی ماحول بن گیا میں گھر کے اندر **مکتبۃ المدینہ** کی طرف سے جاری کردہ سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں چلایا کرتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک حِفظ کر لینے کے بعد تا دمِ تحریر **جامعۃ المدینہ** میں

www.dawateislami.net

درسِ نظامی کر رہا ہوں۔ **مدرسۃُ المدینہ** میں تدریس کی بھی ترکیب ہے اور اپنے ذیلی مشاورت کے نگران کے ماتحت رہ کر تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانے کی بھی کوشش کرتا ہوں۔ (فیضانِ سنّت، ۱۴۸۶/۱)

تم گناہوں سے اپنے جو بیزار ہو، مَدَنی ماحول میں کرلو تم اِعتکاف
تم پہ فضل خدا لطف سرکار ہو، مدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتکاف

(وسائلِ بخشش، ص۶۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿8﴾.....قرآن کی سات قراءَتیں ہیں

قرآنِ عظیم کی سات قرائتیں ہیں، ان میں **مَعَاذَاللّٰہ** کہیں اختلافِ معنٰی نہیں وہ سب حق ہیں، اس میں اُمّت کے لیے آسانی یہ ہے کہ جس کے لیے جو قراءَت آسان ہو وہ پڑھے، حدیث شریف میں ہے ''قرآن سات قراءتوں میں نازل ہوا جو تمہیں آسان لگے وہ پڑھو۔'' (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب بیان ان القرآن علٰی سبعۃ احرف۔۔الخ، ص۲۹۳، الحدیث:۸۱۸) اور حُکْم یہ ہے کہ جس مُلک میں جو قراءَت رائج ہے عوام کے سامنے وہی پڑھی جائے، جیسے ہمارے ملک میں قراءَتِ عاصِم بروایتِ حَفْص (اس کے علاوہ قراءَتیں نہ پڑھی جائیں)، کہ لوگ ناواقفی سے اِنکار کریں گے اور وہ

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

مَعَاذَاللّٰہ کَلِمۂ کُفْر ہوگا۔(بہارِشریعت،عقائدمُتعلِّقہ نُبُوَّت،حِصّہ۱،۱/۳۳،ملتقطاً)

﴿9﴾.....قرآن نے کئی اَحکام منسوخ کر دئیے

قرآنِ مجید نے اگلی کتابوں کے بہت سے اَحکام منسوخ کردیے۔(بہارشریعت، عقائدمُتعلِّقہ نُبُوَّت،حِصّہ۱،۱/۳۴)

مثال کے طور پر پارہ2،سُورَۃُ الْبَقَرَۃ،آیَت نمبر187میں ہے:

اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ

ترجمۂ کنزُ الایمان: روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لئے حلال ہوا۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ سیِّد مفتی محمّد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی **''تفسیرخزائن العرفان''** میں اس آیتِ مبارَکہ کا شانِ نُزول یوں بیان کیا گیا ہے: شرائعِ سابِقہ (یعنی پہلی شریعتوں) میں اِفطار کے بعد کھانا پینا، مُجامَعت کرنا نمازِ عشاء تک حلال تھا، بعدِ نمازِ عشاء یہ سب چیزیں شب میں بھی حرام ہوجاتی تھیں۔ یہ حُکْم زمانۂ اَقدَس تک باقی تھا۔بعض صحابہ(عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) سے رمضان کی راتوں میں بعدِعشاء مُباشَرت وُقُوع میں آئی،ان میں حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی تھے اس پر وہ حضرات نادِم ہوئے اور درگاہِ رسالت میں عرض حال کیا،**اللہ** تَعَالٰی نے مُعاف

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

فرمایا اور یہ آیت نازِل ہوئی اور بیان کر دیا گیا کہ آئندہ کے لئے رمضان کی راتوں میں مغرب سے صبحِ صادق تک مُجامَعت کرنا حلال کیا گیا۔

(تفسیرِ خزائنُ العِرفان، پ۲، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۸۷، ص۶۱)

منسوخ ہونے کا معنٰی:

نَسْخ کا مطلب یہ ہے کہ بعض اَحکام کسی خاص وَقْت تک کے لیے ہوتے ہیں، مگر یہ ظاہر نہیں کیا جاتا کہ یہ حُکْم فلاں وَقْت تک کے لیے ہے، جب میعاد پوری ہو جاتی ہے تو دوسرا حکم نازِل ہوتا ہے، جس سے بظاہِر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلا حُکْم اُٹھا دیا گیا اور حقیقۃً دیکھا جائے تو اُس کے وقت کا خَتْم ہو جانا بتایا گیا۔ منسوخ کے معنٰی بعض لوگ باطِل ہونا کہتے ہیں، یہ بَہُت سخت بات ہے، اَحکامِ الٰہیہ سب حق ہیں، وہاں باطِل کی رسائی کہاں...! (بہارِ شریعت، عقائدِ متعلّقہ نُبُوَّت، حصّہ ۱، ۱/ ۳۴)

اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دِین وملّت، اِمامِ اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ نَسْخ کے یہی معنٰی ہے کہ اگلے حُکْم کی مدّت پوری ہوگئی۔ (فتاوٰی رضویہ، ۱۴/ ۱۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿10﴾.....بعض آیات نے بعض کو منسوخ کر دیا

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

یوں ہی قرآنِ مجید کی بعض آیتوں نے بعض آیت کو منسوخ کر دیا۔

(بہارِ شریعت، عقائد مُتعلِّقہ نُبُوَّت، حِصّہ ۱، ۱/ ۳۴)

یہاں پر منسوخ آیات میں سے صرف دو آیات ذکر کی جاتی ہیں، چُنانچِہ ارشادِ ربّانی ہے:

﴿1﴾.....یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

(پ۲۸، المُجادلة:۱۲)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو یہ تمہارے لئے بہتر اور بہت ستھرا ہے پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیتِ مبارَکہ میں باریابیٔ بارگاہِ رسالت پناہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم اور فقراء کا نَفع ہے۔(تفسیر رُوحُ المعانی، سورۃ اللمجادلۃ، تحت الاٰیۃ ۱۲، الجزء الثامن والعشرون، ص ۳۰)

سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جب اَغْنیا نے عرض ومَعْروض کا سلسلہ دراز کیا اور نَوبَت یہاں تک پہنچ گئی کہ فقرا کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملنے لگا تو عرض پیش کرنے والوں کو عرض پیش کرنے سے پہلے صدَقہ دینے کا حکم دیا گیا۔(تفسیر

www.dawateislami.net

خزائن العرفان، پ۲۸، سُورۃ المُجادلۃ، ۱۲، ص۱۰۰۵)

مولیٰ مشکل کُشا حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: کتابُ اللّٰہ کی اس آیت پر مجھ سے پہلے کسی نے عمل نہیں کیا اور نہ ہی میرے بعد کوئی عمل کرے گا، (پھر فرماتے ہیں:) میرے پاس کچھ دینار تھے میں نے اس آیت پر عمل کرنے کی غرض سے انہیں صرف کر دیا جب میں نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے آہستگی سے بات کی تو درہم صدقہ کر کے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے دس سوالات دریافت کئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھے ان کے جوابات سے نوازا، (حضرتِ علی فرماتے ہیں:) عرض کیا: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم! وفا کیا ہے؟ فرمایا: توحید اور توحید کی گواہی دینا۔ عرض کیا: فساد کیا ہے؟ فرمایا: کفر و شرک۔ عرض کیا: حق کیا ہے؟ فرمایا: اسلام و قرآن اور ولایت جب تجھے ملے۔ عَرض کیا: حِیلہ یعنی تدبیر کیا ہے؟ فرمایا: ترکِ حیلہ۔ (۵).....عَرض کیا: مجھ پر کیا لازِم ہے؟ فرمایا: اللّٰہ تعالٰی اور اس کے رسول کی اِطاعت۔ (۶).....عَرض کیا: اللّٰہ تعالٰی سے کیسے دُعا مانگوں؟ فرمایا: صِدق و یقین کے ساتھ۔ (۷).....عَرض کیا: کیا مانگوں؟ فرمایا: عافِیَت۔ (۸).....عَرض کیا: اپنی نَجات کیلئے کیا کروں؟ فرمایا: حلال کھا اور سچ بول۔ (۹).....عَرض کیا: سُرور کیا ہے؟ فرمایا: جنّت۔ (۱۰).....عَرض کیا: راحَت کیا ہے؟ فرمایا: اللّٰہ کا دیدار۔ جب حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ان سوالوں سے فارغ ہو گئے تو یہ حکم مَنْسُوخ ہو گیا۔ (تفسیر

www.dawateislami.net

مدارك التنزيل، سورة المجادلة، تحت الآية ١٢، ٣/٤٥٠)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ مفتی سیِّد محمّد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: حضرت مترجِم قُدِّسَ سِرُّہٗ (یعنی اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن) نے فرمایا: یہ اس کی اصل ہے جو مزاراتِ اولیاء پر تصدُّق (صدَقہ کرنے) کیلئے شیرینی وغیرہ لے جاتے ہیں۔ (تفسیرِ خزائنُ العرفان، پ۲۸، سورۃ المُجادَلۃ، تحت الآیۃ: ۱۲، ص۱۰۰۵)

﴿2﴾.....وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۖۚ وَّصِیَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَیْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْ مَا فَعَلْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ (پ۲، الْبَقَرَة: ٢٤٠)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور جو تم میں مریں اور بیبیاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے وصِیّت کر جائیں سال بھر تک نان ونفقہ دینے کی بے نکالے پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس کا مُؤاخَذہ نہیں جو انہوں نے اپنے مُعامَلہ میں مُناسِب طور پر کیا اور **اللہ** غالِب حِکْمَت والا ہے۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ مفتی سیِّد محمّد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اسی آیتِ مبارَکہ کے تحْت ''**تفسیرِ خزائنُ العِرفان**'' میں فرماتے ہیں:

www.dawateislami.net

اِبتدائے اسلام میں بیوہ کی عدّت ایک سال کی تھی اور ایک سال کامِل وہ شوہر کے یہاں رہ کر نان ونفقہ پانے کی مُستَحِق (مُس۔تَ۔حِق) ہوتی تھی۔ پھر ایک سال کی عدّت تو یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا سے منسوخ ہوئی جس میں بیوہ کی عدّت چار ماہ دس دن مقرّر فرمائی گئی اور سال بھر کا نفقہ آیَتِ میراث سے منسوخ ہوا جس میں عَوْرَت کا حِصّہ شوہر کے ترکہ سے مقرّر کیا گیا! لہٰذا اب اس وصِیّت کا حُکْم باقی نہ رہا۔ حِکْمَت اس کی یہ ہے کہ عرب کے لوگ اپنے مُورِث (یعنی مرنے والے) کی بیوہ کا نکلنا یا غیر سے نکاح کرنا بالکل گوارا ہی نہ کرتے تھے اور اس کو عار سمجھتے تھے اس لئے اگر ایک دم چار ماہ دس روز کی عدّت مقرّر کی جاتی تو یہ ان پر بہت شاق ہوتی! لہٰذا بَتَدْرِیج انہیں راہ پر لایا گیا۔ (تفسیرِ خزائنُ العِرفان، پ۲، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۴۰، ص۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿11﴾.....مُحکَم ومُتَشابَہ کا حُکْم

قرآن کی بعض باتیں مُحْکَم ہیں کہ ہماری سمجھ میں آتی ہیں اور بعض مُتشابَہ کہ اُن کا پورا مطلب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور **اللہ** کے حبیب (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سِوا کوئی نہیں جانتا اور وہ جنہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بتائے۔ (مأخُوذ از نورُ الانوار ص۸۷۔۹۳)

مُتشابَہ کی تلاش اور اُس کے معنٰی کی کنکاش (سوچ وبچار) وہی کرتا ہے جس کے دل

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

میں کجی (ٹیڑھا پن) ہو۔ (بہارِ شریعت، عقائد مُتعلِّقہ نُبُوَّت، حصّہ ۱، ۱/ ۳۵)

ذکر کردہ عقیدے کو قرآنِ پاک میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ چُنانچِہ، قُرآنِ پاک میں خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ ہدایت نشان ہے:

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَ مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ (پ۳، اٰل عمران:۷)

ترجمۂ کنزُالایمان: وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنٰی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے معنٰی میں اشتباہ ہے وہ جن کے دلوں میں کجی ہے[1] وہ اِشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈھنے کو اور اس کا ٹھیک پہلو **اللہ** ہی کو معلوم ہے اور پختہ عِلْم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے ربّ کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروی ہے، آپ فرماتے تھے کہ میں رَاسِخِیْن فِی الْعِلْم (پختہ علم والوں) سے ہوں اور مجاہِد سے مَروی ہے

www.dawateislami.net

کہ میں ان میں سے ہوں جو مُتشابہ کی تاویل جانتے ہیں۔

(تفسیرِ خازِن، سورۃ آل عمران، تحت الاٰیۃ:۷، ۱/۲۳۲)

(1).....یعنی گمراہ اور بدمذہب لوگ جو خواہشاتِ نفسانی کے پابند ہیں۔ **(علمیہ)**

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رَاسِخِیْن فِی الْعِلْم کے متعلّق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: رَاسِخ فِی الْعِلْم وہ عالِم باعمل ہے جو اپنے عِلْم کا مُتَّبِع (مُث۔تَ۔بِع) ہو اور مُفَسِّرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ رَاسِخ فِی الْعِلْم وہ ہیں جن میں چار صفتیں ہوں؛ تقویٰ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے، تواضُع لوگوں سے، زُہد دنیا سے، مُجاہَدہ نَفْس کے ساتھ۔

(تفسیرِ بغوی، سورۃ آل عمران، تحت الاٰیۃ:۷، ۱/۳۲۵)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اِس آیَتِ مبارَکہ کے تحت **"تفسیرِ نعیمی"** جلد **1** صفحہ **112** پر الٓمّٓ کے تحت لکھتے ہیں: یہ الٓمّٓ ان کلاموں میں سے ہے جن کے معنٰی کی خبر حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلام کو بھی نہیں ہوتی تھی۔ ڈاک خانے کے ذریعے حُکّام کے پاس کچھ شاہی تاروں میں ایسے حُرُوف آتے ہیں کہ جن کو خود تار کا لینے والا پوسٹ ماسٹر اور لانے والا تار بابو بھی نہیں سمجھتا۔ لیکن جس حاکم کے پاس وہ تار آتا ہے وہ اسے خوب سمجھتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ربّ عَزَّوَجَلَّ نے سب کچھ بتا کر حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو بھیجا ورنہ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

www.dawateislami.net

وَسَلَّم)ان مُتشابَہات کے معنیٰ ہرگز نہ سمجھتے اوران کا نُزُول بیکار ہوتا نیز ربّ (عَزَّوَجَلَّ) نے صلوٰۃ وزکوٰۃ وغیرہ ساری عبادات کا حُکْم دیا مگر کسی عبادت کی تفصیل نہ بیان کی نہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا کہ زکوٰۃ کتنے مال سے کتنی دیں کب دیں کیسے دیں بلکہ بلا تامُّل صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) کو ہر حُکْمِ قُرآنی کی تفصیل سمجھادی کلمہ الٓمّٓ نے ہی حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا عِلْم اور عالَم پیدا ہونا بتادیا چُنانچہ

''تفسیرِ رُوحُ البیان'' میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان ''کھیعص'' کو لے کر نازِل ہوئے جب حضرتِ سیِّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کی، کاف۔ تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں نے جان لیا۔ پھر عرض کیا، ھا۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں نے جان لیا۔ پھر عرض کیا: یا۔ فرمایا: میں نے جان لیا۔ پھر عرض کیا: عین۔ فرمایا: میں نے جان لیا۔ پھر عرض کیا: صاد۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں نے جان لیا۔ حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلام نے عرض کیا: جس کا مجھے علم نہیں وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیسے جان لیا۔ (تفسیر روح البیان، سورۃ مریم، تحت الاٰیۃ: ۱، ۳۱٤/٥)

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجَدِّدِ دِین وملّت حضرتِ علّامہ مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بات یہ ہے کہ اللہ تَعَالٰی نے قرآنِ

www.dawateislami.net

مجید اُتارا ہے ہدایت فرمانے اور بندوں کو جانچنے آزمانے کو، یُضِلُّ بِہٖ کَثِیرًا وَّیَھْدِیْ بِہٖ کَثِیرًا اسی قرآن سے بَہُتوں کو گمراہ فرمائے اور بَہُتیروں (بَ۔ہُ۔تے۔روں) کو راہ دکھائے۔ اس ہدایت وضلالت کا بڑا مَنْشا قرآنِ عظیم کی آیتوں کا دو قسم ہونا ہے مُحْکَمات (مُ۔کَ۔مات۔قرآنِ مجید کی وہ آیات) جن کے معنٰے صاف بے دِقّت (واضح) ہیں جیسے اللہ تَعَالٰی کی پاکی و بے نیازی و بے مِثْلی کی آیتیں، اور دوسری مُتَشابِہات جن کے معنٰی میں اِشکال ہے یا تو ظاہر لَفْظ سے کچھ سمجھ ہی نہیں آتا جیسے حُرُوفِ مُقَطَّعات (مُ۔قَطْ۔طَ۔عَات) الٓمٓ وغیرہ یا جو سمجھ میں آتا ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر محال ہے جیسے ''اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی (یعنی) وہ بڑا مہر والا اس نے عرش پر اِستواء فرمایا۔'' پھر جن کے دلوں میں کجی و گمراہی تھی وہ تو ان کو اپنے ڈَھب (طریقے) کا پا کر ان کے ذریعے سے بے علموں کو بہکانے اور دین میں فتنے پھیلانے لگے کہ دیکھو! قُرآن میں آیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ عرش پر بیٹھا ہے، عرش پر چڑھا ہوا ہے، عرش پر ٹھہر گیا ہے۔ اور آیاتِ مُحْکَمات جو کتاب کی جڑ تھیں، ان کے اِرشاد دل سے بُھلا دیئے حالانکہ قُرآنِ عظیم میں تو اِستواء آیا ہے اور اس کے معنٰی چڑھنا، بیٹھنا، ٹھہرنا، ہونا کچھ ضرور نہیں یہ تو تمہاری اپنی سمجھ ہے جس کا حُکْم خدا عَزَّوَجَلَّ پر لگا رہے ہو، ''مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ سُلْطٰنٍ (یعنی) (اللہ تَعَالٰی نے اس پر کوئی دلیل نازِل نہ فرمائی)۔'' اگر بِالفرض قُرآنِ مجید میں یہی اَلفاظ چڑھنا، بیٹھنا، ٹھہرنا آتے تو قُرآن ہی کے حکم سے فرضِ قطعی تھا کہ انہیں ان ظاہری معنٰی پر نہ سمجھو جو ان لفظوں سے ہمارے ذہن میں

www.dawateislami.net

آتے ہیں کہ یہ کام تو اَجسام کے ہیں اور **اللہ** تَعَالٰی جِسْم نہیں مگر یہ لوگ اپنی گمراہی سے اسی معنٰی پر جم گئے انہیں کو قُرآنِ مجید نے فرمایا: ''اَلَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ (یعنی) ان کے دل پھرے ہوئے ہیں۔'' اور جو لوگ عِلْم میں پکّے اور اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس سے ہدایت رکھتے تھے وہ سمجھے کہ آیاتِ مُحْکَمات سے قطعاً ثابت ہے کہ **اللہ** تَعَالٰی مکان وجِہت وجِسْم واَعراض سے پاک ہے، بیٹھنے، چڑھنے، ٹھہرنے سے مُنَزَّہ (پاک) ہے کہ یہ سب باتیں اس بے عیب کے حق میں عیب ہیں اور وہ ہر عیب سے پاک ہے ان میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے اپنی مخلوقِ عرش کی طرف حاجَت نکلے گی اور وہ ہر اِحتیاج سے پاک ہے، ان میں مخلُوقات سے مُشابَہت پیدا ہوگی کہ اٹھنا، بیٹھنا، چڑھنا، اُترنا، سَرکنا، ٹھہرنا اَجسام کے کام ہیں اور وہ ہر مُشابَہتِ خلْق سے پاک ہے تو قطعاً یقیناً ان لفظوں کے ظاہِری معنٰی جو ہماری سمجھ میں آتے ہیں ہرگز مُراد نہیں، پھر آخِر معنٰی کیا لیں۔ اس میں یہ ہدایت والے دورَوِش (طور۔طریقے) ہوگئے:

اکثر نے فرمایا جب یہ ظاہِری معنٰی قطعاً مقصود نہیں اور تاویلی مطلب مُتَعَیَّن (مُ۔تَ۔عَی۔یَن) ومحدود نہیں تو ہم اپنی طرف سے کیا کہیں، یہی بہتر کہ اس کا عِلْم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر چھوڑیں، ہمیں ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے آیاتِ مُتَشابَہات کے پیچھے پڑنے سے منع فرمایا اور ان کی تعیینِ مُراد میں خَوض (یعنی غور وفکر) کرنے کو گمراہی بتایا تو ہم حد سے باہر کیوں قدم دھریں۔ اسی قُرآن کے بتائے حصّے پر قناعَت کریں کہ ''اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ

www.dawateislami.net

رَبِّنَا (یعنی) جو کچھ ہمارے مولیٰ کی مُراد ہے ہم اس پر ایمان لائے۔'' مُحکَم مُتشابہ سب ہمارے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کے پاس سے ہے۔ یہ مذہب جمہور آئمہ سلَف کا ہے اور یہی اَسلَم واَولیٰ ہے، اسے **مسلکِ تفویض وتسلیم** کہتے ہیں۔ ان ائمہ نے فرمایا: استواء معلوم ہے کہ ضرور اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ہے اور کیف مجہول ہے کہ اس کے معنٰی ہماری سمجھ سے وراء ہیں، اور ایمان اس پر واجب ہے کہ نصِ قطعی قرآن سے ثابت ہے اور سوال اس سے بدعت ہے کہ سوال نہ ہوگا مگر تعیینِ مراد کے لیے اور تعیُّنِ مراد کی طرف راہ نہیں۔

اور بعض نے خیال کیا کہ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مُحکَم مُتَشابہ دو قسمیں فرما کر محکمات کو هُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ فرمایا کہ وہ کتاب کی جڑ ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ہر فرع اپنی اصل کی طرف پلٹتی ہے تو آیۂ کریمہ نے تاویلِ مُتشابَہات کی راہ خود بتادی اور ان کی ٹھیک معیار ہمیں سجھادی کہ ان میں وہ درست و پاکیزہ اِحتمالات پیدا کرو جن سے یہ اپنی اصل یعنی مُحکَمات کے مطابق آجائیں اور فتنہ وضلال و باطل ومحال راہ نہ پائیں۔ یہ ضرور ہے کہ اپنے نکالے ہوئے معنٰی پر یقین نہیں کرسکتے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی یہی مراد ہے مگر جب معنٰی صاف و پاکیزہ ہیں اور مخالفت مُحکَمات سے بری ومُنَزَّہ ہیں اور مُحاوَراتِ عرب کے لحاظ سے بن بھی سکتے ہیں تو اِحتمالی طور پر بیان کرنے میں کیا حرج ہے اور اس میں نفع یہ ہے کہ بعض عوام کی طبائع صرف اتنی بات پر مشکل سے قناعت کریں کہ ان کے معنٰی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے اور جب انہیں روکا جائے گا تو خواہ مخواہ ان میں فکر کی اور حرص بڑھے گی۔

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوت اسلامی)

(حدیث شریف میں ہے) اِنَّ ابْنَ اٰدَمَ لَحَرِیْصٌ عَلٰی مَا مُنِعَ (یعنی) انسان کو جس چیز سے منع کیا جائے وہ اس پر حریص ہوتا ہے۔(**فردوس الاخبار، ذکر فصول اُخَر، فصل حکایۃ عن الانبیاء علیھم السلام، ۲۸۱/۱، الحدیث:۸۸۳**)

اور جب فکر کریں گے فتنے میں پڑیں گے، گمراہی میں گریں گے، تو یہی اَنْسَب ہے کہ ان کی اَفکار ایک مناسب وملائم معنٰی کی طرف کہ مُحکَمات سے مطابق مُحاوَرات سے مُوافِق ہوں، پھیر دی جائیں کہ فتنہ وضلال سے نجات پائیں۔ یہ مسلک بَہُت علمائے متأخّرین کا ہے کہ نظر بحالِ عوام اسے اختیار کیا ہے اسے **مسلکِ تاویل** کہتے ہیں۔(فتاوٰی رضویہ، ۱۲۲/۲۹ تا ۱۲۴، ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، جو قرآن وسنّت کی تعلیمات دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمَّم رکھتی ہے۔ آیئے! ہم بھی اپنی دنیا وآخرت کی بہتری کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِجتماعات کی خاص برکات میں سے ہے کہ بعض اوقات ان اِجتماعات میں شرکت کرنے والوں کی قسمت کو مدینے کے **12** چاند لگ جاتے ہیں آیئے! **دعوتِ اسلامی** کے بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع کی ایک مَدَنی بہار مُلاحَظہ فرمایئے اور ایمان تازہ کیجئے!

میں نے نشے بازی کیسے چھوڑی.....!

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: میں بے نَمازی اور نشے بازی کا عادی تھا، گھر والے میری وجہ سے پریشان تھے۔ خوش قسمتی سے تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ مدینۃ الاولیاء ملتان ۱۴۲۶ھ-**2005**ء) میں حاضِری کی سعادت حاصِل ہوگئی، وہیں نیّت کی کہ **دعوتِ اسلامی** کے عالَمی مدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (بابُ المدینہ کراچی) میں **اِعتکاف** کروں گا۔ چُنانچِہ بابُ المدینہ پہنچ کر عالَمی مدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر آخِری عَشَرَہ رَمَضانُ المُبارَک (۱۴۲۶ھ-**2005**ء) کا **اِعتِکاف** کرنے کی سعادت حاصِل کی۔ تین روزہ اجتماع (ملتان شریف) میں اگرچہ کافی ذہن بنا تھا مگر **اجتماعی اِعتِکاف** کی تو کیا بات ہے! سچ کہتا ہوں میرے دل کی دُنیا ہی بدل گئی۔ گناہوں سے پکّی توبہ کی، داڑھی مبارَک بڑھانی شروع کردی، ہاتھوں ہاتھ سبز عمامہ شریف بھی سجا لیا۔ اِعتکاف کے بعد جب **حیدرآباد** آیا تو مجھے داڑھی اور عمامہ شریف میں دیکھ کر گھر والے اور پڑوسی وغیرہ سب حیرت زدہ رَہ گئے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری **نشے کی عادت** بھی بالکل چھوٹ گئی۔ اپنی بِساط بھر **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام بھی کرتا ہوں، میری بیٹی **دعوتِ اسلامی** کے جامعۃ المدینہ میں **شریعت کورس** کررہی ہے جبکہ میرے دو مَدَنی مُنّے مدرسۃ المدینہ میں قرآنِ پاک حِفظ کررہے ہیں۔ (فیضانِ سُنَّت، ۱/۱۴۸۲)

گر مدینے کا غم چشمِ نم چاہئے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتکاف

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

مَدَنی آقا کی نظرِ کرَم چاہئے مَدَنی ماحول میں کر لو تم اِعتکاف

(وسائلِ بخشش، ص۶۲۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



قرآن کے اِعراب کب اور کیسے لگے؟

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حَسَن رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرتِ سیِّدُنا خواجہ حَسَن بَصْری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر ہوکر عَرْض کی کہ میری بیٹی فوت ہوگئی ہے میں چاہتی ہوں کہ خواب میں میری اس سے ملاقات ہو جائے۔ حضرتِ سیِّدُنا خواجہ حَسَن بَصْری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے نماز سکھائی۔ اس عورت نے ایسے ہی عمل کیا تو اس نے خواب میں اپنی لڑکی کو دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے، اس کے جسم پر گندھک کا لباس، ہاتھوں میں آگ کی ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنا دی گئی ہیں۔ وہ بیدار ہوئی اور روتی ہوئی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خِدْمت میں حاضِر ہوکر واقعہ بیان کیا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور آپ کے اَصحاب سن کر رو پڑے کچھ عرصے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ باغ میں ایک تخت پر بیٹھی ہے اور اس کے سر پر ایسا تاج ہے جو مشرق و مغرب کو روشن کر رہا ہے اس نے دیکھ کر عَرْض کی: حُضُور! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: نہیں! اُس نے عَرْض کیا: میں وہی ہوں جس کی والِدہ نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خاص عَمَل سیکھا تھا اس پر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا: کس کے سبب آپ کو یہ مَقام حاصِل ہوا؟ اس نے عَرْض کی: اے شیخ! ایک شخص ہمارے قبرِستان کے پاس سے گزرا اور اس نے نبیِّ پاک صَلَّی

www.dawateislami.net

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھ کر ثواب ہمیں بخش دیا اس وقت **550** اَفراد کو عذاب دیا جارہا تھا۔ اِعلان کیا گیا: ''نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اس کے دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے ان تمام اَفراد سے عذاب ہٹادو۔''

(درّة الناصحين، مجلس ان الله وملئكته...الخ، ص١٨٤)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اللہ کریم کا اِحسانِ عظیم ہے کہ جس نے ہمیں وہ مقدّس کتاب عطا فرمائی کہ جس میں نہ تو کسی قسم کی کوئی تبدیلی ہوسکتی ہے اور نہ ہی وہ صفحۂ ہستی سے مِٹ سکتی ہے، دُنیا میں سب سے زِیادہ تحقیقات اِسی کتاب کے متعلّق ہوئیں، زمانہ تو بدلتا رہا، لوگ تبدیل ہوتے رہے لیکن قرآنِ مجید ویسے کا ویسا رہا اور لوگوں کی اس قرآنِ مجید کے ساتھ ایسی محبت رہی کہ قرآنِ مجید کی تِلاوت کے ساتھ ساتھ اس کے متعلّق مختلف قِسم کی نئی سے نئی تحقیقات پیش کی گئیں جن کو پڑھ کر عقلِ انسانی دَنگ رہ جاتی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلافِ کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے قرآنِ مجید پر ہر لحاظ سے تحقیقات کرنے کی کوشش فرمائی مثلاً قرآنِ مجید میں اِعراب، زَبر، زَیر، پیش، جزْم، اَلفاظ، نقطوں، منقوطہ اَلفاظ اور کُل منازل کی تعداد اور اس پر اِس قدَر تحقیق کہ فُلاں پارہ، فُلاں سورت، فُلاں رُکوع، فُلاں آیت، فُلاں کَلِمَہ اور فُلاں حَرف پر فُلاں منزِل ہے، معانی اور مفاہیم ومَطالِب بیان کرنے کے ساتھ ساتھ قرآنِ پاک کے حروف وکلمات

www.dawateislami.net

وغیرہ کو بھی شُمار کیا گیا کہ قرآن میں کُل کتنے حُروف اور کتنے کلمات ہیں اور صِرف یہی نہیں بلکہ ایک ایک لفظ کو شُمار کیا گیا کہ قرآنِ مجید میں کتنی مرتبہ اِستعمال ہوا ہے۔

حروفِ قرآن، نصف قرآن اور تہائیاں

حضرتِ سیِّدُنا سلام ابو محمد حِمّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے منقول ہے کہ حجّاج بن یوسُف نے قرّا، حفّاظ اور کاتبوں کو جَمع کر کے کہا: مجھے بتاؤ پورے قرآنِ مجید میں کتنے حُروف ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں میں بھی ان میں تھا ہم نے شُمار کیا اور سب نے اِتّفاق کیا کہ قرآنِ پاک میں تین لاکھ چالیس ہزار سات سو چالیس (3,40,740) حروف ہیں۔ پھر حجاج نے کہا: مجھے بتاؤ کہ قرآنِ مجید کا نصف کون سے حَرف پر ہے؟ (بتایا گیا کہ قرآن پاک کا نصف) سورتِ کہف کے لفظ وَلْیَتَلَطَّف کی فا پر ہے۔ پھر کہا: مجھے قرآنِ مجید کے تہائیوں کے بارے میں بتاؤ؟ اس کو بتایا گیا کہ اوّل تہائی سورۂ براءَت کی آیت نمبر 100 پر ہے، دوسری تہائی سورۂ شُعراء کی آیت نمبر 100 یا 101 پر ہے اور قرآنِ پاک میں (سورۃُ النَّاس تک) جو باقی بچ گیا وہ تیسری تہائی ہے۔

(تفسیرِ قرطبی، فصل فی وضع الاعشار، فصل واما عدد حروفه.....الخ، ۵۷/۱، دار الفکر بیروت)

قرآنِ مجید کی منازل کی تقسیم

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ ابو عمر عثمان بن سَعِید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَحِیْد فرماتے ہیں کہ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

حجّاج بن یوسُف نے (عُلَمائے کِرام کو) کہا کہ مجھے قرآنِ مجید کے حروف کے اِعتبار سے سات حصوں (یعنی سات منازل) کے متعلّق بتاؤ تو انہوں نے فرمایا:

پہلی مَنْزِل: سورۂ نسا کی آیت فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ صَدَّ (پ٥، النساء:٥٥) کی دال پر ہے۔

دوسری مَنْزِل: سورۂ اَعراف کی آیت وَلِقَآءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ (پ٩، الاعراف: ١٤٧) کی تا پر ہے۔

تیسری مَنْزِل: سورۂ رَعد کی اُكُلُهَادَائِمٌ (پ١٣، الرعد:٣٥) میں اُكُلُهَا کے آخر میں الف پر ہے۔

چوتھی مَنْزِل: سورۂ حج کے وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا (پ١٧، الحج:٣٤) میں الف پر ہے۔

پانچویں مَنْزِل: سورۂ اَحزاب کی آیت وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ (پ٢٢، الاحزاب:٣٦) کی ھا (یعنی گول ۃ جو وقف میں ھ سے بدل جاتی ہے) پر ہے۔

چھٹی مَنْزِل: سورۂ فتح کی آیت الظَّانِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ (پ٢٦، الفتح:٦) کی واؤ پر ہے۔

ساتویں مَنْزِل: قرآنِ مجید کے خاتمہ پر ہے۔ (تفسیر قرطبی، باب ما جاء فی ترتیب سور القرآن، فصل فی وضع الاعشار، ١٥٧/١)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

قرآنِ مجید میں کلمات کی تعداد

حضرتِ سیِّدُنا امام جَلالُ الدِّین سُیُوطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقُوِی فرماتے ہیں: قرآنِ مجید میں کُل کَلِمات ستتر ہزار نوسو چونتیس (77,934) ہیں۔ (الاتقان فی علوم القرآن، النوع التاسع عشر فی عدد سورہ وآیاتہ...الخ، الجزء الثانی، ص۴۵۵)

کون سا حرف قرآنِ مجید میں کتنی بار اِستعمال ہوا؟

حضرتِ سیِّدُنا مَرْعی بن یوسُف کرمی حنبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے قرآنِ مجید کے کلمات اور حروف وغیرہ کو شُمار کرتے ہوئے ایک ایک حَرْف کے بارے میں بیان فرمایا کہ فُلاں حرف قرآنِ مجید میں کتنی مرتبہ اِستعمال ہوا ہے۔ تفصیل دَرجِ ذَیل ہے:

﴿1﴾.....الف	48800	﴿2﴾.....با	11201
﴿3﴾.....تا	10199	﴿4﴾.....ثا	1296
﴿5﴾.....ج	3973	﴿6﴾.....ح	3273
﴿7﴾.....خ	2416	﴿8﴾.....د	10642
﴿9﴾.....ذ	4699	﴿10﴾.....ر	11793
﴿11﴾.....ز	1590	﴿12﴾.....س	5191
﴿13﴾.....ش	2223	﴿14﴾.....ص	2080
﴿15﴾.....ض	2604	﴿16﴾.....ط	2274

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

﴿17﴾.....ظ 842 ﴿18﴾.....ع 9010

﴿19﴾.....غ 2208 ﴿20﴾.....ف 8477

﴿21﴾.....ق 6813 ﴿22﴾.....ک 10354

﴿23﴾.....ل 33522 ﴿24﴾.....م 26135

﴿25﴾.....ن 26535 ﴿26﴾.....و 25530

﴿27﴾.....ہ 9070 ﴿28﴾.....ی 25719

(بصائر ذوی التمییز، باب اوّل، بصیرۃ فی محملات السور، ۱/۵۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ مجید پر نُقطے اور اِعراب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانۂ مبارَکہ میں جب قرآنِ مجید کو لکھا جاتا تو قرآنی حُروف پر نقطے نہیں لگائے جاتے تھے اور نہ ہی حرکات و اِعراب یعنی زَبر، زیر، پیش اور سکنات یعنی وقفہ، سکون، جزم اور ٹھہراؤ وغیرہ اور نہ ہی رُموزِ اوقاف تھے۔

اِبتدا میں اِعراب کیوں نہیں لگائے گئے؟

عربوں کے ہاں اِبتدا میں اِعراب (زبر، زیر، پیش) اور نقاط کا اِستعمال ناپید تھا، اس کی وجہ یہ تھی اَہلِ عرب اپنی زبان اور محاوَرے کی مدد سے نِقاط، حرکات، سکنات اور

www.dawateislami.net

اِعراب کے بغیر ہی قرآنِ پاک دُرُست طریقے سے پڑھ لیتے تھے چونکہ وہ اہلِ زبان تھے اِس لیے اُنہیں اِن چیزوں کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی تھی۔

مُصْحَفِ عثمانی نقطوں اور اِعراب سے خالی تھا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ العظیم زُرقانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مَصاحِف نقطوں اور اِعراب سے خالی تھے۔ (مناهل العرفان، المبحث العاشر فی کتابة القرآن...الخ، المصاحف تفصیلاً، ص۲۲۳)

مُصْحَفِ عثمانی پر نقطے اور اِعراب کیوں نہیں تھے؟

حضرتِ سیِّدُنا علاَّمہ اِسمٰعیل حقی بن مصطفےٰ حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا صحیفہ نقطوں اور شکل کے بغیر تھا اور اس میں اِعراب نہ تھے۔ اِعراب ترک کرنے کا سبب یہ تھا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بہتر جانتا ہے کہ وہ لوگ اِعراب سے بے نیاز تھے، وہ عربی لوگ تھے غلطی کو تو پہچانتے ہی نہ تھے (یعنی ان سے غلطی متصوَّر ہی نہ تھی) اور ان کے زمانے میں علمِ نحو بھی نہ تھا۔ (تفسیرِ رُوحُ البیان، الحجرات، تحت الآیة:۱۸، ۹/۹۸)

حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے قرآنِ کریم پر نقطے اور زیریں اور زبریں اس لیے نہیں ڈالی تھیں کہ آپ قراءَتِ سَبْعہ کو اپنی رَسم میں شامِل کرنا چاہتے تھے اگر نُقطے ڈالے جاتے تو وہ قراءَتیں ساقط ہو جاتیں جن میں نقطوں کا اِختلاف ہے

www.dawateislami.net

جیسے ''نُنْشِزُهَا'' اور ''نَنْشُرُهَا'' اور ''اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ'' میں دوسری قراءَت ''تَبْغُوْنَ'' ہے۔ اور اگر اِعراب ڈالے جاتے تو وہ قراءَتیں رہ جاتیں جن میں اِعرابی اِختلاف ہے جیسے ''مِنْ اَنْفُسِكُمْ'' اور مِنْ اَنْفَسَكُمْ' وغیرہ۔ (قرآن اور حاملینِ قرآن، ص ۵۱)

قرآنِ مجید پر اِعراب کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ مجید چونکہ عربی زبان میں نازِل ہوا اور وہاں کے رہنے والے لوگ عربی زبان جانتے تھے۔ لیکن جب اسلام مختلف بلاد میں پھیلنا شروع ہوا تو وہاں کے رہنے والے لوگ عربی نہیں جانتے تھے اور ان کے لئے قرآنِ مجید کی صحیح تلاوت کرنا مشکل ہوگئی اور کئی مَقامات پر ان کو دُشواری ہونے لگی اور ان سے زیادہ غلطیاں سرزد ہونے لگیں تو اس اہم ضرورت کے پیشِ نظر لوگوں کی سہولت کے لئے قرآنِ مجید پر اِعراب لگائے گئے۔

اِعراب کے بغیر حلال وحرام میں اِمتیاز مشکل ہے

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ اِبنِ قُتَیبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لکھتے ہیں: ایک دیہاتی نے ایک اِمام کو پڑھتے ہوئے سُنا، وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا یعنی تَنْكِحُوْا کی تا کو فتحہ کے ساتھ۔ ترجمہ: اور تم مشرکین کے ساتھ نکاح نہ کرو یہاں تک کہ وہ اِیمان لائیں۔ تو کہنے لگا: سُبْحٰنَ اللّٰہ! یہ تو اسلام سے پہلے قبیح تھا تو بعد میں کیسے؟ اس کو بتایا گیا

www.dawateislami.net

کہ اس نے پڑھنے میں غلطی کی ہے اور دُرُست قراءَت یہ ہے، ''وَلَا تُنْكِحُوا مشرکین کے نکاح میں نہ دو۔ یہ سن کر اَعرابی کہنے لگا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو برا کرے، اس کے بعد اس کو امام نہ بناؤ کیونکہ یہ اس چیز کو حلال قرار دیتا ہے جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حرام ٹھہرایا۔

(عیون الاخبار، کتاب العلم والبیان، الاعراب واللحن، الجزء الخامس، ۲/۱۶۰)

تِلاوت میں مُختلِف قِسم کا اِختِلاف

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ بدرُ الدِّین محمد بن عَبْدُ اللّٰہ زَرْکَشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: قُرّاء حضرات کے اِختِلاف کی سات صورتیں بنتی ہیں:

اوّل: کلمہ کے اِعراب یا حرکات میں اِختلاف وہ اس طرح کہ اس کی صورت جو قرآن میں واقع ہوئی اسی طرح باقی رہے اور اس کا معنٰی بھی تبدیل نہ ہو، جیسے اَلبُخْل اور اَلبَخَل. مَیْسَرَۃ اور مَیْسُرَۃ

دُوُم: کلمے کا اِعراب حرکات میں مختلف ہو جس کی وجہ سے اس کا معنٰی تبدیل ہو جائے لیکن خط کی شکل باقی رہے، جیسے رَبَّنَا بَاعِدْ بَیْنَ اَسْفَارِنَا اور رَبُّنَا بَاعَدَ بَیْنَ اَسْفَارِنَا

سِوُم: کلمہ کے اِعراب کو بدلے بغیر اس کے حروف تبدیل ہو جائیں جس سے معنٰی بدل جائیں لیکن دیکھنے میں صورت بدلتی محسوس نہ ہو، جیسے کَیْفَ نُنْشِزُھَا اور نُنْشِرُھَا

چَھارُم: کلمہ میں اِختِلاف ہو اور اس کی لکھنے میں شکل وصورت بھی تبدیل ہو جائے لیکن اس کا معنٰی تبدیل نہ ہو، جیسے اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَۃً وَاحِدَۃً اور اِلَّا زَقِیَّۃً وَاحِدَۃً

www.dawateislami.net

پَنْجُم: کلمہ میں ایسا اِختلاف ہو جو اس کی شکل وصورت لکھنے میں بھی تبدیل کر دے اور معنٰی بھی تبدیل کر دے جیسے الٓمّٓ تَنْزِیلُ الْکِتٰب اور الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰب

شَشْم: کلمہ میں اِختلاف تقدیم وتاخیر کے اِعتبار سے ہو، جیسے حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں مروی ہے کہ اُنہوں نے موت کے وقت پڑھا: وَجَآءَتْ سَکْرَةُ الْحَقِّ بِالْمَوْتِ (جبکہ دُرست ترتیب یہ ہے، وَجَآءَتْ سَکْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ)

هَفْتُم: حروف اور کلمات میں کمی بیشی کے اِعتبار سے اِختلاف ہو، جیسے وَمَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیهِمْ اور وَمَا عَمِلَتْ (البرهان فی علوم القرآن، النوع الثانی والعشرون معرفة اختلاف الالفاظ بزیادة او نقص.....الخ، ۱/۳۳٤)

مُعلِّمِ قرآن کا لُغت سے واقف ہونا ضروری ہے

حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ اَبی مُلَیکہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانے میں ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا: جو حضرتِ سیِّدُنا محمّد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازِل ہوا ہے مجھے کون پڑھائے گا؟ ایک شخص نے اُسے سورۂ براءَت (کی یہ آیت یوں) پڑھائی کہ "اَنَّ اللّٰہَ بَرِیءٌ مِنَ الْمُشْرِکِینَ وَرَسُولِہٖ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ مشرکین سے بیزار ہے اور اپنے رسول سے۔" یعنی رسول کے لام کو مجرور پڑھا۔ اس دیہاتی نے کہا: کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے رسول سے بیزار ہے؟ اگر اللہ

www.dawateislami.net

عَزَّوَجَلَّ اپنے رسول سے بیزار ہے تو میں بھی رسول سے بیزار ہوں۔ اس دیہاتی کی گفتگو حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تک پہنچ گئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس کو بلایا اور فرمایا: اے دیہاتی! کیا تو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بیزار ہے؟ اس نے عَرض کی: اے اَمیرُ الْمُؤمنین! میں مدینے شریف سے آیا ہوں اور قرآن کا مجھے علم نہیں، میں نے پوچھا: مجھے کون پڑھائے گا؟ اس نے مجھے سورۂ براءَت (کی یہ آیت) یوں پڑھائی: اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْءٌ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلِہٖ میں نے کہا: کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے رسول سے بیزار ہے؟ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے رسول سے بیزار ہے تو میں بھی رسول سے بیزار ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: اے دیہاتی! اس طرح نہیں، اس نے کہا: اے اَمیرُ الْمُؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) یہ کیسے ہے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: اَنَّ اللّٰہَ بَرِیْءٌ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ (پ ۱۰، التوبۃ:۳) ترجمۂ کنز الایمان: اللہ بیزار ہے مشرکوں سے اور اس کا رسول۔ دیہاتی نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس سے بیزار ہوں جس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیزار ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن خطّاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حکم فرمایا کہ لُغت کو جاننے والا ہی لوگوں کو قرآنِ مجید پڑھائے۔

(تفسیر قرطبی، باب ما جآء فی اعراب القرآن وتعلیمہ.....الخ، ۳۳/۱)

عربی قواعد کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

حضرتِ سیِّدُنا عاصِم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے عربی قواعد کو وضع کیا وہ ابواَسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ زِیاد کے پاس بَصْرہ میں آئے اور کہا کہ میں عربیوں کو دیکھتا ہوں کہ عجمی لوگوں کے ساتھ مل گئے ہیں اور ان کی زبانیں بھی تبدیل ہوگئی ہیں، کیا آپ مجھے اِجازت دیتے ہیں کہ میں عربوں کے لئے قواعد وضع کروں کہ جس کے ذریعے وہ اپنے کلام کو پہچانیں یا اپنے کلام کو باقی رکھ سکیں۔ زِیاد نے کہا: نہیں، ایک شخص زِیاد کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ امیر کو نفع دینے والا بنائے، تَوَفّٰی اَبَانَا وَتَرَکَ بَنُوْنَا یعنی ہمارے آبا کو موت آگئی اور انہوں نے ہمارے بیٹے چھوڑ دیئے۔ زِیاد نے تعجُّب سے کہا: تَوَفّٰی اَبَانَا وَتَرَکَ بَنُوْنَا. اس نے کہا: ابواَسود کو میرے پاس بلاؤ، اور کہا: میں نے لوگوں کے لیے آپ کو جن قواعد سے مَنْع کیا تھا ان کو وَضع کرو۔ (تاریخ دمشق، حرف الظاء، ذکر من اسمه ظالم، ظالم بن عمرو بن ظالم.....الخ، ۲۵/۱۹۴)

عربی قوانین کی بنیاد کس نے رکھی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عربی لوگ اپنی زبان کی فصاحت و بلاغت کی وَجہ سے پوری دُنیا میں مشہور تھے اور ایسا کلام کرتے کہ سامنے والے شَشْدَر و حیران رہ جاتے حالانکہ یہ سب کچھ سن کر یا پڑھ کر اپنی صلاحتیں پیدا کرتے تھے اور دلچسپ بات یہ کہ ان کے ہاں عربی بولنے کے کوئی قواعد نہیں تھے بلکہ یہ تو بعد میں حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہٗ

www.dawateislami.net

الکَرِیْم کا اُمَّتِ مُسلِمہ پر اِحسانِ عظیم ہے کہ انہوں نے خُصوصاً عجمیوں کو اس قابل بنایا کہ وہ عربی کو سمجھ سکیں، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابواَسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد فرماتے ہیں، میں ایک دن حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الکَرِیْم کی بارگاہ میں حاضِر ہوا میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو غور وفکر کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے عَرض کی: اے اَمیرُ الْمُؤمنین (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! کس چیز میں غور وفکر کر رہے ہیں؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے شہر میں لحن (غلطی) کو سنا ہے اور میں نے ارادہ کیا کہ عربی کے اُصولوں پر ایک کتاب وضع کروں۔

میں نے عَرض کی: اگر آپ ایسا کر دیں تو ہمیں زِندہ کر دیں گے، میں چند دن کے بعد آیا تو آپ نے مجھے ایک صحیفہ دیا جس میں یہ تھا کہ کلام سارے کا سارا اِسم، فعل اور حرف ہے۔

اسم: جو ہمیں کسی متعیَّن نام کے بارے میں خبر دے۔

فعل: جو چیز کی حرکت کی خبر دے۔

حرف: جو کسی ایسے معنٰی کے بارے میں خبر دے جو نہ اِسم ہو اور نہ ہی فعل ہو۔

پھر مجھے فرمایا: اس میں اِضافہ کرو اور کوشش کرو میں نے اس میں چند چیزیں جمع کر کے ان کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔

(سیر اعلام النبلاء، الطبقة الثانية من التابعين، ابو الاسود، ٨٣/٤)

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

نُقطے کس نے لگائے؟

نُقطوں کے حوالے سے عُلَمائے کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کا اِختِلاف ہے کہ سب سے پہلے قرآنِ مجید پر کس نے نُقطے لگائے اس کے بارے میں دو اَقوال مشہور ہیں۔

﴿1﴾.....حضرتِ سیِّدُنا اِمام مُبَرِّد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد فرماتے ہیں: سب سے پہلے اَبُواَسود دوئلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے مُصْحَف پر نُقطے لگائے تھے۔(البرهان فی علوم القرآن، النوع الرابع عشر، فصل فی عدد سور القرآن...الخ، ۱/۲۵۰)

﴿2﴾.....جاحظ سے منقول ہے: سب سے پہلے نصر بن عاصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم نے مَصاحِف پر نُقطے لگائے تھے اسی لئے آپ کو نَصْرُ الْحُرُوف کہا جاتا ہے۔(المرجع السابق، ۱/۲۵۱)

اَبُواسود نے نُقطے کیوں اور کیسے لگائے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حقیقت میں قرآنِ مجید میں سورتوں کے نام، اِعراب اور نُقطے وغیرہ لگانا اِنتہائی مشکل کام تھا اور ہر شخص اس میں اپنی طرف سے کسی قسم کا اِضافہ کرنے سے ڈرتا تھا لیکن جب لوگوں کی حالت کو دیکھا تو ان چیزوں کی ضرورت کے پیشِ نظر یہ کام کیا گیا، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوعبیدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابواَسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الکَرِیْم سے عربی سیکھی اور جو کچھ انہوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے سیکھا وہ کسی کو

www.dawateislami.net

نہیں بتاتے تھے یہاں تک کہ زِیاد نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ کوئی ایسا کام کرو جس میں تم امام بنو اور دوسرے لوگ اس سے نَفْع حاصِل کریں اور جس کے ذریعے کتـــــــابُ اللّٰہ پہچانی جائے مگر اس کام سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے معذرت کر لی یہاں تک کہ ایک دن حضرتِ سیِّدُ نا ابواَسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد نے کسی پڑھنے والے کو سنا: (اَنَّ اللّٰہَ بَرِیءٌ مِنَ الْمُشْرِکِینَ وَرَسُولِہٖ) تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ لوگوں کا یہ مُعامَلہ میری طرف لوٹ رہا ہے، چُنانچہ زِیاد کی طرف پلٹے اور کہا: امیر نے جس چیز کا مجھے حکم دیا تھا وہ میں کروں گا، مجھے ایک ذَہین کاتب دے دیجئے کہ جو میں کہوں وہ کرے۔ قبیلہ عبدِ قیس سے ایک کاتب کو لایا گیا وہ اس سے راضی نہ ہوئے، دوسرے کو لایا گیا تو حضرتِ سیِّدُ نا ابواَسود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد نے اس کو فرمایا: جب تم مجھے دیکھو کہ میں نے کسی حرف پر منہ کو کھولا ہے تو اس کے اوپر ایک نُقْطہ لگا دو، اگر میں منہ کو ملاؤں تو حرف کے سامنے ایک نُقْطہ لگا دو، اگر میں منہ (ہونٹوں) کو قدرے نیچے کروں تو حرف کے نیچے نُقْطہ لگا دینا اگر اس کے علاوہ میں کسی اور چیز کی پیروی کروں تو نُقْطہ کی جگہ دو نُقْطے لگا دینا۔ (تاریخِ دمشق، حرف الظاء، ذکر من اسمه ظالم، ظالم بن عمرو بن ظالم.....الخ، ۱۸۹/۲۵)

قرآن پر اِعراب اور نِقاط کا اِستعمال مستحب ہے

حضرتِ سیِّدُ نا اِمام محمد بن محمد غَزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''قرآنِ

www.dawateislami.net

کریم کو بالکل واضح اور خوب صورت انداز میں لکھنا مستحب ہے، اس پر نُقطے اور سُرخ علامات وغیرہ لگانے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ اسے زینت دینا، اس کی وضاحت کرنا اور اسے پڑھنے والے کو غلطی سے بچانا ہے۔

مزید حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی حضرتِ سیِّدُنا امام یحییٰ بن ابی کثیر رَحِمَهُمَا اللّٰهُ الْقَدِیْر سے نقل فرماتے ہیں کہ قرآنِ پاک مَصاحِف میں نُقطوں وغیرہ سے خالی تھا، سب سے پہلے اس میں ب اورت پر نقطے لگائے گئے اور علمائے کِرام نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ اس کا نور ہے، پھر انہوں نے آیات کے اِختتام پر بڑے بڑے نُقطے لگائے اور فرمایا: اس میں بھی کوئی حرج نہیں، اس کے ذریعے آیت ختم ہونے کی پہچان ہوتی ہے۔ پھر آغاز و اِختتام کی علامات لگائی گئیں۔ (احیاء علوم الدین، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الثانی فی ظاھر آداب التلاوۃ وھی عشرۃ، ۱/۳۶۳، ۳۶۴)

قرآنِ مجید میں علاماتِ رُکوع

مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: مامون عباسی کے زمانے میں رُکوع بنائے گئے یعنی حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رمضان شریف کی تراویح کی نماز میں جس قدر قرآنِ پاک پڑھ کر رُکوع فرماتے تھے اتنے حصّے کو رُکوع قرار دیا گیا اس لئے اس کے نشان پر قرآنِ مجید کے حاشیے پر ''ع'' لگا دیتے ہیں۔

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

بعض کہتے ہیں: یہ عمرو کے نام کا عین ہے، بعض کہتے ہیں کہ عثمان کے نام کا عین لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ لفظ رکوع کا عین ہے۔

(تفسیرِ نعیمی، مقدّمہ، تیسری فصل قرآنِ پاک کی ترتیب اور اس کا جمع ہونا، ص۲۶/۱، ملتقطاً)

قرآن مجید میں 540 رُکوع کیوں؟

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین وملّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیْر وبَرَکت حضرتِ علّامہ مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے سُوال کیا گیا کہ حُضور! زمانۂ صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) میں بھی قرآنِ عظیم کے پارے ہوگئے تھے؟ تو (آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا): اِمام جلالُ الدِّین سُیُوطِی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی نے کتاب ''اَلْاِتْقَان'' میں جس قدر اَحادیث ورِوایات واَقوال قرآنِ عظیم کے ایسے اُمور کے متعلِّق ہیں، جمع فرمادیئے ہیں۔ اس میں پاروں کا کہیں ذِکر نہیں جس سے ظاہِر ہوتا ہے کہ اُن کے وقت تک یہ تقسیم نہ تھی۔

ہاں! رُکوع جاری ہوئے **800** برس ہوئے۔ مشائخِ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) نے اَلْحَمْد شریف کے بعد پانچ سو چالیس (**540**) رکھے کہ تراویح کی ہر رکعت میں ایک رکوع پڑھے تو ستائیسویں شب میں کہ شبِ قدر ہے، ختم ہو۔

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصّہ اوّل، ص۱۴۹)

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَعشار کس نے لگائے؟

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ اِبنِ عطیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض تواریخ میں میری نظر سے گزرا ہے کہ قرآنِ مجید پر اَعشار کے لئے مامون عباسی نے حکم دیا تھا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حجاج نے یہ کام کیا تھا۔ (تفسیر قرطبی، باب ما جاء فی ترتیب سور القرآن.....الخ، فصل فی وضع الاعشار، ۱/۵۶)

اَعشار سے کیا مراد ہے؟

اعلیٰ حضرت، مجدِدِ دین وملّت، اِمامِ اہلسنّت شاہ اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے اَعشار کے بارے میں سُوال کیا گیا: یہ اَحزاب وغیرہ کیسے شروع ہوئے؟ (تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِرشاد فرمایا): اَعشار دس دس آیتوں کے مجموعہ کا نام تھا یعنی صحابۂ کِرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) ایک عشر حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پڑھتے اور اُس کے متعلّق علوم ومَعارِف جوان کے لائق ہوتے، ان سب کو حاصِل کرنے کے بعد دوسرا عشر شروع کرتے۔

حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارہ برس میں سورۂ بقرہ شریف ختم فرمائی اور بعدِ اِختتام ایک اُونٹ قربانی فرمایا۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے سورۂ بقرہ شریف آٹھ برس میں پڑھی۔ (شُعَبُ الایمان، باب فی

www.dawateislami.net

تعظیم القرآن، فصل فی تعلیم القرآن، ۳۳۱/۲، الحدیث:۱۹۵۶۔۱۹۵۷) (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصّہ اوّل، ص۱۴۹)

نِصف، رُبع اور ثُلُث کی تقسیم کب ہوئی؟

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ قرآن کے تیس پارے ہیں اور اس میں نِصف، رُبع، ثُلُث کے نشانات مامون عباسی کے زمانے میں لگائے گئے۔

(تفسیرِ نعیمی، مقدّمہ، تیسری فصل قرآنِ پاک کی ترتیب اور اس کا جَمع ہونا، ۲۶/۱)

قرآنِ مجید پر اِعراب کس نے لگائے؟

حضرتِ سیِّدُنا شیخ اِسمٰعیل حقی بن مصطفٰے حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے حضرتِ سیِّدُنا نَصْر بن عاصِم لیثی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے امیرِ عراق و خراسان حجّاج بن یوسُف کے کہنے پر نُقطے اور اِعراب وغیرہ وضع کئے۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ پہلے لوگ مُصْحَفِ عثمانی کو چالیس سال سے کچھ زائد عرصہ تک عبدُ الملِک بن مروان کے زمانے تک پڑھتے رہے پھر صحیفوں کی تعداد زیادہ ہوگئی اور عراق میں پھیل گئے تو حجاج نے حکم دیا کہ ملتے جلتے حروف کے لئے علامات وضع کریں۔ اس کام کو نصر نے سرانجام دیا کہ کسی حرف پر نُقطہ کسی پر دو نُقطے لگائے اور کسی جگہ پر اس کا خلاف کیا (یعنی کسی پر تین) اسی لئے اسے نَصْرُ الحروف کہا جاتا ہے اور سب سے پہلے ب اور ت پر نقطے لگائے گئے۔

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

(تفسیرِ رُوحُ البیان، الحجرات، تحت الآیۃ:۱۸، ۹/۹۸)

اِبتدا میں اِعراب کیسے تھے؟

حضرتِ سیِّدُنا شیخ اِسمٰعیل حقی بن مصطفٰے حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی علاماتِ اِعراب کی اِبتدائی صورت بیان کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں: مَصاحِف کے اِعراب کی علامات سیاہی کے (عام) رنگ میں نہیں بلکہ نُقطوں کی صورت میں سُرخ روشنائی سے لگائی گئیں۔ (مثلاً) فتحہ کی علامت حرف کے اوپر ایک نقطہ سے، علامتِ ضمّہ حرف کے اندر ایک نقطہ سے، کسرہ کی علامت حرف کے نیچے ایک نقطہ سے اور غنہ کی علامت دو نقطوں سے ظاہر کی گئی۔

(تفسیرِ رُوحُ البیان، الحجرات، تحت الآیۃ:۱۸، ۹/۹۸)

یہ جدید اِعراب کب بنائے گئے؟

حضرتِ سیِّدُنا علاّمہ محمد عبدُ العظیم زُرْقانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی فرماتے ہیں: کافی عرصہ تک یہ پُرانے اِعرابات وغیرہ کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ عبدُ الملِک بن مروان آیا تو وہ اس بات پر مجبور ہو گیا کہ اِعراب کی پہلی شکل جو کہ نقطوں والی تھی اسے جدید شکل کے ساتھ تبدیل کرے جن کو آج ہم فتحہ، کسرہ، ضمہ اور سکون کی علامات کے نام سے جانتے ہیں۔ (مناھل العرفان فی علوم القرآن، المبحث العاشر فی کتابۃ القرآن ورسمہ.....الخ، المصاحف تفصیلًا، الجزءُ الاوّل، ص۲۲۵، ملتقطًا)

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

متقدّمین اور متأخرین کے نزدیک اِعراب کی شکلیں

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ ابوعباس اَحمد بن علی قَلْقَشَنْدِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مختلف قسم کے اِعراب کی مختلف شکلیں بیان فرماتے ہیں:

سکون کی علامت

متقدّمین سکون کی علامت کے لئے سُرخ رنگ کو اس حرف کے اوپر کھینچتے تھے اگرچہ حرف ہمزہ کا مسکن ہو یا نہ ہو اور متأخرین نے میم کے مشابہ ایک دائرہ بنا دیا جو جزْم کی طرف اِشارہ کرتا ہے۔

فتحہ کی علامت

متقدّمین فتحہ کی علامت حرف کے اوپر سُرخ رنگ کا نقطہ لگاتے تھے اور متأخّرین نے اس علامت کو کروٹ کے بل لیٹے ہوئے الف کی شکل دے دی۔

ضمہ کی علامت

متقدّمین ضمّہ کی علامت کے لئے حرف کے درمیان میں یا سامنے سُرخ رنگ کا ایک نقطہ لگاتے تھے اور متأخرین نے ضمّہ کی علامت کو چھوٹی واو بنا دیا۔

کَسرہ کی علامت

متقدّمین کسرہ کی علامت کے لئے حرف کے نیچے سرخ رنگ کا نقطہ لگا دیتے اور

www.dawateislami.net

متأخرین کسرہ کی علامت حرف کے نیچے بارِیک (لکیر) لگا دیتے۔

علامت تشدید

متقدِّمین نے تشدید کی علامت میں اِختلاف کیا اور اَہلِ مدینہ ہمیشہ اسی طرح شدّ لکھتے تھے اور اس کے ساتھ اِعراب کی علامات نہیں لکھتے تھے بلکہ فتحہ کے ساتھ شدّ کی علامت حرف کے اوپر لگاتے تھے اور کسرہ کے ساتھ حرف کے نیچے لگاتے تھے اور ضمّہ کے ساتھ حرف کے سامنے لگاتے تھے۔ اور عام اَہلِ مشرق شدّ کو شین کی صورت میں بغیر اصل کے اس طرح لکھتے تھے۔ (ش)۔ جو آج کل رائج ہے)۔

ہمزہ کی علامت

متقدِّمین ہمزہ کی علامت کیلئے پیلہ نقطہ لگا دیتے تا کہ باقی اِعراب کے نُقطے اس سے مختلف ہو جائیں اور متأخّرین نے ہمزہ کی علامت کو بغیر اَصل کے عین قرار دیا اور ایسا ہمزہ کے عین سے قریبُ المخرج ہونے کی وجہ سے کیا۔ (**صبح الاعشی، المقصد الثانی فی الشکل، الجملة الخامسة فی صورة الشکل.....الخ، ۱٦٤/۳**)

زَبر، زیر اور پیش کس نے بنائے؟

حضرتِ سیِّدُنا شیخ اِسمٰعیل حقی بن مصطفٰے حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ اِبتدا میں فتحہ کی علامت حرف کے اوپر ایک نقطہ، ضمّہ کی علامت حرف میں ایک نقطہ، کسرہ کی

www.dawateislami.net

علامت حرف کے نیچے ایک نقطہ اور غنہ کی علامت دو نُقطے ہوتے پھر اس کے بعد حضرتِ سیِّدُنا خلیل بن اَحمد فَراہِیْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے شدّ، مد، ہمزہ، سکون اور وَصل کی علامات بنائیں اور اِعراب کو نُقطوں سے موجودہ صورت میں منتقل کیا۔ (تفسیرِ رُوحُ البیان، الحجرات، تحت الآیۃ:۱۸، ۹/۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

علاماتِ آغاز و اِختتامِ آیات کیسے مَعرضِ وُجود میں آئیں؟

حضرتِ سیِّدُنا شیخ اِسمٰعیل حقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ آیت کے اِختتام پر نُقطے لگائے گئے پھر آیت کے آغاز و اِختتام کی علامات (جیسے ط، م، ز، لا وغیرہ) بنائی گئیں۔

نُقطوں اور اِعراب کے متعلّق خُلاصۂ کلام

(خُلاصہ یہ کہ) پہلے مُوجِد حضرتِ سیِّدُنا ابوالاَسود دوئلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ہیں پھر حضرتِ سیِّدُنا نصر بن عاصِم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُنْعِم نے اس کے بعد نُقطے وضع کئے اس کے بعد حضرتِ سیِّدُنا خلیل بن احمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد نے ان صورتوں کو اِعراب میں منتقل کیا۔ (تفسیرِ رُوحُ البیان، الحجرات، تحت الآیۃ: ۱۸، ۹/۹۸)

رُموزِ اَوقاف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اہلِ زبان گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہر جاتے

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

ہیں، کہیں نہیں ٹھہرتے، کہیں کم اور کہیں زِیادہ ٹھہرتے ہیں اور بات کے صحیح بیان کرنے اور اس کا صحیح مطلب سمجھنے میں اس ٹھہرنے کا بَہُت دَخل ہے۔ قرآنِ پاک کی عبارت بھی گفتگو کے اَنداز میں واقع ہوئی ہے۔

رُمُوزِ اَوْقاف کی ضرورت

قرآنِ پاک کو دُرُست پڑھنے کے لئے ضروری ہے کہ وقف اور وصل کا صحیح عِلْم حاصِل کیا جائے یعنی کس جملے کو دُوسرے جملے یا کس لفظ کو کس لفظ کے ساتھ ملا کر پڑھنا ہے یا کس جملے یا لفظ کو دُوسرے جملے اور لفظ سے جُدا کر کے پڑھنا ہے؟ وقف کا مطلب ہے ٹھہرنا اور وصل کا مطلب ہے مِلانا۔

وقف اور وَصل کی مثال

اُردو میں اس کی مثال یوں سمجھئے: روکو، مت جانے دو۔ اگر روکو پر وقف کر لیا جائے تو اِس کا مطلب ہے روکنا اور اگر یوں کہا جائے روکو مت، جانے دو یعنی وقف مت کے بعد کیا جائے تو اس کا مطلب ہوگا روکو نہیں، جانے دو۔

اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید میں اِرشاد فرمایا:

وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ۘ — ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ

وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ — ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں

اٰمَنَّا بِهٖ ۙ (پ ۳، آلِ عمرٰن:۷) — ہم اس پر ایمان لائے۔

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

اس آیت میں اگر اِلَّا اللّٰہ پر وقف کیا جائے تو اِس کے معنٰی ہیں کہ آیاتِ متشابہات کی تاویل کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی ٹھیک جانتا ہے اور اگر وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْم پر وقف کیا جائے تو معنٰی بدل جائے گا اور اب معنٰی یہ ہوگا کہ آیاتِ متشابہات کی تاویل کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور عُلمائے راسخین کے سِوا کوئی نہیں جانتا۔ دوسرے مقام پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (پ۱۰، التوبۃ:۱۹۔۲۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور **اللہ** ظالموں کو راہ نہیں دیتا۔ وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال جان سے **اللہ** کی راہ میں لڑے۔

اس آیت میں اگر الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ پر وقف کیا جائے تو معنٰی یہ ہیں کہ اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ظالموں کو راہ نہیں دیتا اور اگر وقف کئے بغیر مِلا کے پڑھ دِیا جائے تو معنٰی یہ ہوں گے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ظالموں کو راہ نہیں دیتا وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال جان سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں لڑے یعنی جو ایمان لائے، ہجرت کی اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں لڑے۔ وقف نہ کرنے کی صورت میں ایسے لوگوں کو ظالم کہنا لازم آئے گا۔

معلوم ہوا کہ قرآنِ پاک میں صحیح جگہ وقف نہ کرنا، قرآنِ پاک کے معنٰی اور منشا کو بدل دیتا ہے اور بعض اوقات کُفر تک پہنچا دیتا ہے۔

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

اہلِ عرب اپنی زبان دانی کی وجہ سے جس طرح بغیر اِعراب کے قرآنِ مجید کو صحیح پڑھنے پر قادِر تھے اِسی طرح وہ قرآنِ مجید کو پڑھتے وقت صحیح جگہ پر وقف کرتے تھے۔لیکن جب اسلام کا پیغام دُور دراز ممالک تک پہنچا اور عربی زبان سے ناواقف لوگوں نے قرآنِ مجید کو پڑھنا شروع کیا تو معنی سے لاعلمی کی وجہ سے وہ غلط جگہ پر وقف کرنے لگے اِس لئے اُس وقت کے عُلما نے قرآنِ مجید کی آیات پر رُموزِ اوقاف لگانے کی ضرورت محسوس کی۔

صحابۂ کِرام کی نظر میں رُموزِ اَوقاف کی اَہَمِّیَّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رُموزِ اَوقاف بَہُت زِیادہ اَہَمِّیَّت کے حامِل ہیں اور یہ ہمیں قرآنِ مجید کی تلاوت کے دوران مختلف قسم کی غلطیوں سے بچاتے ہیں اور صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ان کا بڑا اِہتمام فرماتے تھے،جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اِرشاد فرماتے ہیں: ہم نے کافی وقت گزارا ہم میں سے کسی کو قرآن سے پہلے اِیمان دیا جاتا اور نبیِّ اُمّی،مکّی مَدَنی،رسولِ ہاشمی،محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جب کوئی سُورت نازل ہوتی تو ہم اُس سُورت کے حلال وحرام،اَمر ووعید کو سیکھتے اور یہ بھی سیکھتے کہ اِس سورت میں کہاں کہاں وقْف کرنا چاہئے،جس طرح تم آج کل قرآنِ مجید کا علم حاصِل کرتے ہو اور میں نے آج کل لوگوں کو دیکھا کہ ان میں سے کسی کو ایمان سے پہلے قرآن دیا گیا وہ سورۂ فاتحہ سے آخرِ قرآن تک پڑھتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ قرآنِ پاک نے کس چیز کا حکم دِیا ہے اور کس چیز سے مَنْع کیا ہے اور نہ یہ

www.dawateislami.net

جانتا ہے کہ اس میں کہاں کہاں وقف کرنا چاہئے، قرآن کی آیتوں میں کس کس جگہ وقف کرنا چاہئے، وہ اس کو رَدّی کھجوروں کی طرح بکھیرتا چلا جاتا ہے۔ (السنن الکبری للبیہقی، کتاب الصلاۃ، باب البیان انہ انما قیل یؤمھم ۔الخ، ۳/۱۷۰، الحدیث: ۵۲۹۰)

رُموزِ اَوقاف کی علامات اور اُن کا حکم

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ **79** صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **''نصابُ التجوید''**، صفحہ **60** پر منقول ہے: عربی گرائمر جانے بغیر وقف کی صحیح پہچان نہیں ہوسکتی لہٰذا قُرّا حضرات نے ہماری آسانی کے لئے کچھ رُموز (علامات) مقرّر کئے ہیں تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ کس جگہ وقف کرنا ہے اور کس جگہ نہیں کرنا۔

﴿1﴾..... **گول دائرہ o**: یہ وقفِ آیت کی علامت ہے۔ یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہاں آیت مکمّل ہوگئی ہے یہاں رُکنا چاہئے۔

﴿2﴾..... **م**: یہ وقفِ لازِم کی علامت ہے۔ یہاں ٹھہرنا لازِم ہے اگر نہ ٹھہرے تو مطلب کچھ کا کچھ ہوجانے کا خوف ہے۔

﴿3﴾..... **ط**: یہ وقف مطلق کی علامت ہے مگر یہ علامت وہاں ہوتی ہے جہاں مطلب پورا ہوتا ہے۔ یہاں پر ٹھہرنا چاہئے کہ کلام تام ہوجاتا ہے۔

﴿4﴾..... **ج**: یہ وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں پر ٹھہرنا بھی جائز ہے اور نہ ٹھہرنا بھی جائز ہے، معنٰی سمجھانے اور قرأت کو خوبصورت کرنے کے لیے ٹھہرنا مستحسن (اچّھا) ہے۔

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

﴿5﴾.....**ز**: یہ وقف مُجَوَّز (جائز وقف) کی علامت ہے۔ یہاں پر ٹھہرنا ضعیف ہے۔

﴿6﴾.....**ص**: یہ وقفِ مُرَخَّص کی علامت ہے۔ یہاں پر نہ ٹھہرنا بہتر ہے لیکن اگر کوئی تھک کر ٹھہر جائے تو رخصت ہے لیکن ''ز'' کے مقابل یہاں نہ ٹھہرنا بہتر ہے۔

﴿7﴾.....**صلے**: اس علامت سے مراد یہ ہے کہ یہاں ملا کر پڑھنا اَولیٰ (بہتر) ہے۔ لہٰذا یہاں ملا کر پڑھنا چاہئے۔

﴿8﴾.....**ق**: اس علامت سے مراد ہے کہ یہاں پر ملا کر پڑھنا اَولیٰ (بہتر) ہے۔

﴿9﴾.....**قِف**: یہ علامت اس طرف اِشارہ کرتی ہے کہ یہاں پر ٹھہر جاؤ۔ لہٰذا ٹھہر جانا چاہئے۔

﴿10﴾.....**سکتہ**: یہ سکتہ کی علامت ہے یعنی یہاں پر لمحہ بھر ٹھہرنا چاہئے اس طرح کہ سانس جاری رہے اور آواز رُک جائے۔

﴿11﴾.....**وقفہ**: اس سے مراد بھی کچھ لمحہ کیلئے ٹھہرنا لیا جاتا ہے لیکن سکتہ کی نسبت کچھ زیادہ لیکن سانس کا جاری رکھنا ضروری ہے اور آواز کا رُک جانا۔

﴿12﴾.....**لا**: کے معنٰی ہیں نہیں۔ یہ علامت کہیں (علامتِ) آیت کے اوپر آتی ہے اور کہیں آیت کے دوران۔ اگر آیت کے درمیان میں یہ علامت آجائے تو ہرگز نہیں ٹھہریں گے اگر آیت (o) کے اوپر ہو تو یہاں عُلَما کا اختلاف ہے یعنی بعض کے نزدیک ٹھہرنا چاہیے اور بعض کے نزدیک نہیں ٹھہرنا چاہیے لیکن ٹھہرنے یا نہ ٹھہرنے سے معنٰی میں خَلَل

www.dawateislami.net

واقع نہیں ہوتا۔

الحاصل: ''گول دائرہ o، م، ط، ج'' ان علامتوں پر ٹھہر جانا چاہیے اور ''ز، ص، صلے، ق اور وقفہ'' ان جگہوں پر نہ ٹھہرنا ہی بہتر ہے۔ لہٰذا ''o، م، ط، ج'' پر رُکنے کی عادت بنانی چاہئے۔ دِیگر علامات پر بوقتِ ضرورت قوی کو ضعیف پر ترجیح کی صورت میں اِختیار دیا گیا ہے۔ (نصابُ التجوید، ص۶۰)

سورتوں کے نام اور آیتوں کی تعداد لکھنا کیسا؟

قرآنِ مجید میں سورتوں کے نام اور آیتوں کی تعداد لکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہر چند کہ یہ ایک نیا کام ہے لیکن یہ بدعتِ حَسَنہ ہے اور کتنے ہی کام نئے ہیں اور وہ بدعتِ حَسَنہ ہیں اور کتنی چیزوں کا حکم زمان اور مکان کے مختلف ہونے سے مختلف ہو جاتا ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد والقبلۃ والمصحف...الخ، ۳۹۹/۵)

بِدْعت کی تعریف

حضرتِ سیِّدُنا اِمام یحییٰ بن شرف نَوَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بدعت کی شرعی تعریف فرماتے ہیں: وہ نئی چیز جو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانۂ مبارکہ میں نہ ہو اور بدعت کی دو اَقسام ہیں: ﴿1﴾..... بدعتِ حَسَنہ ﴿2﴾..... بدعتِ قبیحہ۔ (تھذیب الاسمآء واللغات، حرف البآء، بدع، ۲۲/۳)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

بدعت کی اَقسام

علاَّمہ مُلاَّ علی قاری نقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ علاَّمہ عزالدِّین بن عبدُ السَّلام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی "کتابُ القواعِد" کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں:

﴿1﴾..... **بِدْعت واجِبہ**: (جس پر عمل کرنا ضروری ہے) جیسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول کے کلام کو سمجھنے کے لئے علمِ نحو سیکھنا اور اُصولِ فقہ کو مُدَوَّن کرنا اور جرح وتعدیل میں کلام کرنا۔

﴿2﴾..... **بِدْعت مُحَرِّمہ**: (جس پر عمل کرنا حرام وگناہ ہے) جیسے جبریہ، قدریہ، مُرجیہ مجسمہ کے مذاہب (تمام بدمذہبوں اور بددینوں کے مذاہب) ان تمام کا ردّ کرنا بدعتِ واجبہ میں سے ہے کیونکہ اس بدعت سے شریعت کی حفاظت کرنا فرضِ کفایہ ہے۔

﴿3﴾..... **بدعتِ مُسْتَحَبَّہ**: (جن پر عمل کرنا ثواب اور چھوڑ دینا گناہ نہیں) جیسے دینی مدارس اور مسافر خانوں کی تعمیرات اور ہر وہ نیکی جو صدرِ اوَّل (یعنی شاہِ خیرُ الانام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مقدّس دَور) میں نہ ہو جیسا کہ باجماعت نمازِ تراویح۔

﴿4﴾..... **بِدْعَت مَکْرُوھہ**: جیسے مسجدوں کی زیبائش وآرائش اور قرآن مجید کی جلدوں کا نقش ونگار اور یہ کراہت شوافع کے نزدیک ہے جبکہ احناف کے نزدیک ایسا کرنا مباح ہے۔

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

﴿5﴾.....**بِدْعَتِ مُبَاحہ**: جیسے فجر وعصر کی نمازوں کے بعد مُصافَحہ کرنا کھانے، پینے اور مکانات کی لذّات میں وُسْعَت کرنا۔(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۳۳۷/۱، تحت الحدیث:۱۴۱)

بِدْعت کی اَقسام کو پہچاننے کا آسان طریقہ

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ جلال الدِّین سُیُوطی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی شیخ عِزُّ الدِّین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے نقْل فرماتے ہیں: ہم بِدْعت کو قواعدِ شریعت پر پیش کریں گے اگر واجب کے قواعد میں داخل ہو تو واجِبہ اور اگر تحریم کے قواعد میں داخِل ہو تو تحریمہ، اگر مُستحب میں داخل ہو تو مستحبہ، اگر مکروہ میں داخل ہو تو مکروہ، اگر مُباح میں داخِل ہو تو مُباحہ۔(الحاوِی للفتاوِی، کتاب الصداق، باب الولیمۃ، حسن المقصد فی عمل المولد، ۱۹۲/۱)

اچّھی بِدْعت رائج کرنے والے کو ثواب ہی ثواب

حضرتِ سیِّدُنا جریر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”جس نے کوئی اچھا طریقہ اِیجاد کیا اس پر عمل کیا گیا اس کے لیے اس کا اَجر ہوگا اور اس پر عمل کرنے والوں کے اَجر کی مثل اس کو ملے گا اور ان کے اَجر سے کچھ کم نہیں ہوگا اور جس نے کوئی بُرا طریقہ اِیجاد کیا اس پر عمل کیا گیا اس کا بوجھ (گناہ) اِیجاد کرنے والے پر ہوگا اور جس نے اس پر عمل کیا اس کا بوجھ (گناہ) بھی اسی پر ہوگا اور ان کے وَزن

www.dawateislami.net

(گناہ) سے بھی کچھ کم نہیں ہوگا۔" (سنن ابن ماجه، المقدمة، من سن سنة حسنة او سيئة، ص ٤٦، الحديث:٢٠٣)

چند مشہور و معروف بِدْعاتِ حَسَنَہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ **1548** صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **"فیضانِ سنّت"** جلد اوّل صَفْحہ **1107** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ **دعوتِ اسلامی** حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ چند بدعاتِ حَسَنَہ کا ذکر فرماتے ہیں: (۱).....امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تراویح کی باقاعِدہ جماعت کا اِہتمام کیا اور اس کو خود اچّھی بدعت بھی قرار دیا۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وِصالِ ظاہری کے بعد صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی جو اچھا نیا کام جاری کریں وہ بھی بدعتِ حَسَنہ کہلاتا ہے۔ (۲).....مسجِد میں امام کیلئے طاق نُما محراب نہیں ہوتی تھی سب سے پہلے حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسجدُ النَّبوی الشّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں محراب بنانے کی سعادت حاصِل کی اِس نئی ایجاد (بدعتِ حَسَنہ) کو اس قَدَر مقبولیّت حاصل ہے کہ اب دُنیا بھر میں مسجد کی پہچان اِسی سے ہے۔ (۳).....اِسی طرح مساجِد پر گُنبد و مینار بنانا بھی بعد کی اِیجاد ہے۔ بلکہ کعبے کے مَنارے بھی سرکارِ مدینہ و صحابۂ کِرام صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وعَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دَور میں نہیں تھے۔ (۴).....ایمانِ

www.dawateislami.net

مُفَصَّل۔(۵).....ایمانِ مُجمل۔(۶).....چھ کلمے ان کی تعداد و ترکیب کہ یہ پہلا یہ دوسرا اور ان کے نام۔(۷).....قرآنِ پاک کے تیس پارے بنانا، اِعراب لگانا ان میں رُکوع بنانا، رُمُوزِ اَوقاف کی علامات لگانا۔ بلکہ نُقطے بھی بعد میں لگائے گئے، خوبصورت جِلدیں چھاپنا وغیرہ۔(۸).....اَحادیثِ مبارَکہ کو کتابی شکل دینا، اس کی اَسناد پر جرح کرنا، ان کی صحیح ، حَسَن، ضعیف اور مَوضُوع وغیرہ اَقسام بنانا۔(۹).....فِقہ، اُصولِ فِقہ و عِلْمِ کلام۔ (۱۰).....زکوٰۃ وفطرہ سکّہ رائج الْوقت بلکہ باتصویر نوٹوں سے ادا کرنا۔(۱۱).....اُونٹوں وغیرہ کے بجائے سفینے یا ہوائی جہاز کے ذَرِیعے سفرِ حج کرنا۔ (۱۲).....شریعت وطریقت کے چاروں سلسلے یعنی حنفی، شافِعی، مالِکی، حَنبلی اسی طرح قادِری نَقْشبندی، سُہروردی اور چشتی۔(فیضانِ سنّت، فیضانِ تراویح، ۱/۱۱۰۷)

ہر نئی چیز گمراہی نہیں

شیخُ الحدیث حضرتِ علّامہ مولانا محمد عبدُ المُصْطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بدعت ضلالت کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت اِمام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تحریر فرمایا کہ وہ نئی چیز جو قرآن وحدیث یا اقوال واعمال صحابہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن یا اِجماعِ اُمَّت کے مخالف ہو وہ ضلالت وگمراہی ہے اور جو اچھی اچھی نئی نئی چیزیں ان میں سے کسی کے مخالف نہ ہوں وہ مذموم اور گمراہی نہیں۔ چنانچہ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے

www.dawateislami.net

(باجماعت نمازِ تراویح کے متعلق) ''نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِه'' فرمایا یعنی یہ اچھی بدعت ہے (المؤطّا للامام مالك، كتاب الصلاة فی رمضان، باب ما جاء فی قیام رمضان، ص۷۷، الحدیث:۲۵۵) اور حضرت عبدُ اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: ''فَمَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ یعنی تمام مسلمان جس چیز کو اچھی مان لیں وہ چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔'' (المعجم الاوسط للطبرانی، باب الزای، من اسمه زکریا، ۳۸۳/۲، الحدیث۳۶۰۲)

کیونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: ''لَا یَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَةِ یعنی میری اُمّت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔'' (مرقاة المفاتیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۳۳۸/۱، تحت الحدیث:۱۴۱) اور حضرتِ علّامہ عِزُّ الدِّین بن عبد السَّلام و حضرتِ اِمام شافعی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے بیان کی تائید مزید اس حدیثِ مرفوع[1] سے بھی ہوتی ہے، جو اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے: ''مَنْ

---

(1).....اکثر علمائے کرام کے نزدیک حدیثِ مرفوع سے مراد وہ قولی یا فعلی حدیث ہے جو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف منسوب ہو خواہ وہ مُتَّصِل ہو یا مُنْقَطِع یا مُرسَل۔ (مصطلحات الحدیث، ص۸۲)

اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ یعنی جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات نکالے جو دین میں سے نہ ہو وہ مردود ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الاقضیة، باب نقض الاحکام الباطلة۔الخ، ص ۶۸۲، الحدیث:۱۷۱۸)

پیش کش: مجلس المدینة العلمیه (دعوتِ اسلامی)

اس حدیثِ پاک سے صاف صاف ظاہر ہے کہ دین میں وہ نئی بات جو دین کے مخالف نہ ہو وہ ہرگز ہرگز مردود نہیں ہے۔ اس تقریر سے معلوم ہوا کہ یہ جو حدیث ہے کہ ''اِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَۃٍ بِدْعَۃٌ وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ یعنی تم لوگ اپنے کو دین میں نئے نئے کاموں سے بچائے رکھو کیونکہ ہر نئی نکالی ہوئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔'' (**سُنَنِ ابی داؤد، کتاب السنۃ، باب فی لزوم السنۃ، ص۷۲۶، الحدیث: ۴۶۰۷**)

اس سے مُراد وہی بدعت ہے جو قرآن وحدیث یا اَقوال واَعمالِ صحابہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے خلاف ہو ورنہ ظاہر ہے کہ ہر نئی نکالی ہوئی چیز گمراہی کیونکر ہوسکتی ہے؟ جبکہ اُوپر ذکر کی ہوئی حدیثوں میں صاف صاف تصریح موجود ہے کہ گمراہی وہی نئی نکالی ہوئی چیز ہوگی جو دین کے خلاف ہو اور **اللہ** ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے ناراض ہوں اور جو نئی باتیں دین کے خلاف نہیں ہیں وہ ہرگز ہرگز کبھی بھی مذموم اور گمراہی نہیں ہوسکتیں۔

بَہرحال یہ بات سورج سے زیادہ واضح ہوگئی کہ دین میں ہر نئی بات جو نکالی جائے وہ گمراہی نہیں ہے بلکہ وہی نئی چیز گمراہی ہوگی جو دین کے مخالف ہو ورنہ ظاہر ہے کہ ہر نئی چیز گمراہی کس طرح ہوسکتی ہے؟ حالانکہ زمانۂ نبوت کے بعد سینکڑوں چیزیں اَوْ لیائے اُمَّت وعلمائے ملَّت نے نئی نئی اِیجاد کی ہیں جو ہرگز ہرگز مذموم نہیں بلکہ باعث اَجر وثواب ہیں۔ مثلاً قرآنِ مجید پر اِعراب لگانا، قرآنِ مجید کو تیس پاروں میں تقسیم کرنا، قرآن میں

www.dawateislami.net

اَوقاف کی علامتوں کو لکھنا، رُکوع کی نشانی تحریر کرنا، اسی طرح قرآنِ مجید کے سمجھنے اور سمجھانے کے لئے نحو وصرف اور معانی و بیان نیز اُصولِ فقہ و اُصولِ حدیث کے قواعد و ضوابط کو مُدَوَّن کرنا، ان فنون میں کتابیں تصنیف کرنا، ان کی تعلیم کے لئے مَدارِس قائم کرنا، نصاب مقرر کرنا، اسی طرح جمعہ وعیدین کے خطبوں میں خلفائے راشدین اور حضرت فاطمہ وحضراتِ حسنین رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں چچاؤں حضرت حمزہ وحضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا نام پڑھنا، مسجدوں کی عمارتوں کو پختہ اور عالی شان بنانا، مسجدوں پر مناروں اور مِنْدَنہ کی تعمیرات وغیرہ اس قسم کی بَہُت سی نئی نئی چیزیں علمائے مِلَّت نے دِین میں نکالی ہیں مگر چونکہ ان میں کوئی چیز بھی دِین کے مخالِف نہیں اس لئے ان چیزوں کو ہرگز ہرگز مذموم اور گمراہی نہیں کہا جاسکتا بلکہ یہ سب بدعتِ حَسَنَہ اور ثواب کے کام ہیں۔ اسی طرح صوفیائے کِرام کے معمولات مثلاً مُراقبات اور ذِکر کی ہیئات اور جلسات، تسبیحات کا اِستعمال، ذِکروں کی مقدار، حلقے اور ختمِ خواجگان، میلاد شریف، مجالسِ وَعظ، فاتحہ واَعراسِ اَولیا، مَقابِر پر گُل پوشی وچادر پوشی، بلا شبہ! یہ سب دین میں نئی نئی باتیں نکالی گئی ہیں، مگر چونکہ ان میں کوئی بھی قرآنِ مجید وحدیث یا اَقوال واَعمالِ صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مخالف نہیں۔ لہٰذا ہرگز ہرگز ان چیزوں کو مذموم اور گمراہی نہیں کہا جاسکتا بلکہ یہ سب بدعتِ حَسَنَہ اور سب ثواب کے کام ہیں۔ لہٰذا اَز رُوئے حدیث جن لوگوں نے ان اچھی اچھی باتوں کو اِیجاد کیا، ان کو اِیجاد کرنے کا ثواب بھی ملے گا

www.dawateislami.net

اور قیامت تک جتنے لوگ ان باتوں پر عمل کر کے ثواب حاصل کرتے رہیں گے ان سب لوگوں کے ثوابوں کے برابر بھی ان کو ثواب ملتا رہے گا اور کسی کے ثوابوں میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (بہشت کی کنجیاں، ص ۴۵ تا ۴۸، ملتقطاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی اِحْسَانِہٖ ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** اس پُر فِتَن دَور میں دینِ اسلام کی خِدْمت کرنے اور دین سے دُور لوگوں کو اسلامی تعلیمات کے قریب کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ آپ کی ترغیب کے لئے ایک مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ

باغی گروپ کے ایک رُکن کی توبہ

گوجرانوالہ (پنجاب، پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کا تحریری بیان کچھ اس طرح ہے: اچھی صحبت میَسّر نہ ہونے کے باعث میں گناہوں کی زنجیروں میں جکڑتا چلا جارہا تھا۔ گندی فلمیں دیکھنا، شراب نوشی اوران کے علاوہ ایسے ایسے گھناؤنے گناہوں میں ملوث ہو چکا تھا کہ جن کا تذکرہ کرنے کی مجھ میں ہمَّت نہیں۔ میرے اَخلاق اس قدر بگڑ چکے تھے کہ غنڈا گردی، بدمعاشی اور چوری جیسے قبیح افعال کرنے کے لیے ہم نے ایک گروپ تشکیل دیا جس کا نام ''**باغی گروپ**'' تجویز پایا۔ آہ! ہماری بدبختی کہ رات کی تاریکی میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں سے کچھ خوش نصیب تو عبادتوں میں مشغول ہوتے اور کچھ محوِ خواب ہوتے لیکن ہماری راتیں چوری کر کے اپنے نامۂ اعمال سیاہ کرنے میں بسر

www.dawateislami.net

ہوتیں۔ اِسی غفلت میں میری زندگی کے شب و روز بسر ہوتے رہے اور مجھے اپنی زندگی کے انمول ہیروں کے ضائع ہونے کا احساس تک نہ ہوا۔ ہمارے علاقے میں **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی تشریف لاتے اور مجھ پر محبت بھرے انداز میں **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے **ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت کی ترغیب دِلاتے۔ لیکن میرے دِل پر تو گناہوں کی کالک جمی ہوئی تھی اس پر **نیکی کی دعوت** کا کیا اَثر ہوتا۔ میں ان کی **نیکی کی دعوت** کی طرف توجّہ نہ دیتے ہوئے مختلف حیلوں بہانوں سے انہیں مَنع کر دیتا۔ لیکن سلام ہے اس عاشقِ رسول کی اِستقامت پر کہ وہ مسلسل مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے رہے حتی کہ میں ان کے محبت بھرے انداز سے متأثّر ہو کر کبھی کبھی اِجتماع میں شرکت کرنے لگا لیکن مجھ پر ''**نہ سُدھرے ہیں نہ سُدھریں گے قسم کھائی ہے**'' کی دُھن سوار رہتی تھی۔ میں اور میرا دوست مل کر اِجتماع میں شریک اسلامی بھائیوں کو خوب تنگ کرتے مثلاً ہم کسی اسلامی بھائی کو ''**مدینہ**'' کہہ کر مخاطب کرتے اور جیسے ہی وہ ہماری جانب متوجّہ ہونے لگتے ہم دوسری طرف مڑ جاتے۔ میری گناہوں بھری زندگی میں نیکیوں کی بہار کچھ اس طرح آئی کہ ایک مرتبہ ہمارے علاقے میں ہونے والے اجتماع میں مبلغِ **دعوتِ اسلامی** کے خُصُوصی بیان کی ترکیب بنی۔ ہمارے محلے کے اسلامی بھائی **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھے بھی اس اِجتماع میں ساتھ لے گئے، گھر سے چلتے وقت میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس اِجتماع میں شریک ہونا میری اِصلاح کا باعث بن

جائے گا بلکہ اس بار بھی وہی سوچ تھی کہ اسلامی بھائیوں کو تنگ کر کے لُطف اندوز ہوں گا۔ **مبلغِ دعوتِ اسلامی** (رُکنِ شُوریٰ ونگرانِ پاکستان اِنتظامی کابینہ قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی) نے جب بیان شروع کیا تو اُن کے الفاظ تاثیر کا تیر بن کر یکے بعد دیگرے میرے دِل میں پیوست ہوتے چلے گئے۔ خوفِ خدا کے مارے مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی، مبلغ اسلامی بھائی نے جب بے نمازیوں کی سزائیں اور زنا کے متعلق وعیدیں سنائیں تو میرا رُواں رُواں کانپ اٹھا اور میرے سابقہ گناہ ایک ایک کر کے میری نگاہوں کے سامنے پھرنے لگے، چُنانچِہ میں نے فوراً ماضی میں سرزد ہونے والے تمام گناہوں سے ہاتھوں ہاتھ توبہ کر لی اور اپنی دُنیا وآخرت کو سَنْوارنے کے لیے مَہکے مَہکے مُشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ اس مُشکبار و پاکیزہ مَدَنی ماحول نے مجھے حُبِّ دُنیا کے جھمیلوں سے رہائی دلا کر نہ صرف عطاری تاج سجایا بلکہ سنّتوں کی خِدْمت کا جذبہ بھی عطا فرما دیا۔ (خوش نصیبی کی کرنیں، ص۸)

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فیضانِ غوث ورضا مَدَنی ماحول
بفیضانِ احمد اِنْ شَآءَ اللّٰہ یہ پھولے پھلے گا سَدا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص۶۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارگاہِ رَبُّ الْعُلٰی میں دُعا ہے کہ اس مَدَنی تحریک کو زندہ وجاوِید رکھے اور اس کو حاسدوں کے حسد اور شریروں کے شر سے محفوظ فرمائے اور اس کو دن دگنی رات چوگنی

www.dawateislami.net

ترقی ،عروج اور اِستحکام عطا فرمائے اور ہم سب کو اسی کے ساتھ ہر دَم وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



www.dawateislami.net

باب: ﴿8﴾..... قرآن کے مُقدّس نام

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ باکمال ہے: ''بروزِ قیامت ہر جگہ میرے سب سے زِیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے دُنْیا میں مجھ پر سب سے زیادہ دُرود شریف پڑھا ہوگا اور جس نے مجھ پر بروزِ جمعہ اور شبِ جمعہ **100** مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی **100** حاجتیں پوری فرمائے گا، **70** آخرت کی اور **30** دنیا کی اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس دُرودِ پاک پر ایک فِرِشتے کو مُقرَّر فرمادے گا وہ اس کو میری قَبْر میں ایسے لائے گا جیسے تمہارے پاس تحفے لائے جاتے ہیں وہ اس دُرودِ پاک پڑھنے والے کا نام اور اُس کا نَسَب (اُس کے خاندان) تک بَیان کرے گا تو میں اسے اپنے پاس ایک سفید صحیفہ میں دَرْج کرلوں گا۔'' (**شُعَبُ الاِیْمَان، باب فی الصلوات، فضل الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لیلۃ الجمعۃ، ۳/۱۱۱، الحدیث: ۳۰۳۵**)

اُن پر دُرود جن کو کسِ بے کساں کہیں
اُن پر سلام جن کو خبر بے خبر کی ہے (حَدائقِ بَخشش، ص۲۰۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حِساب مَغْفِرت ہو۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت پر شَفْقَت فرماتے ہوئے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قرآنِ مجید کو نازِل فرمایا اور اس میں دنیا کی تمام کامیابیوں اور کامرانیوں کے اُصول وضَوابط بیان فرمائے تاکہ ہر شخص اُس پر عَمَل کر کے اپنی دنیا اور آخرت سنوار سکے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، سرورِ کونَین، دُکھی دلوں کے چین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''یقیناً یہ قرآنِ مجید اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ضِیافت ہے، تم اپنی اِستطاعت کے مُطابق اُس کی ضِیافت قبول کرو۔ بے شک یہ قرآنِ مجید اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَسّی، نورِ مُبین، شِفائے نافِع، جو اسے اِختیار کرے اس کے لئے ڈھال اور جو اس پر عمل کرے اس کے لئے نَجات ہے، یہ حق سے نہیں پھرتا کہ اس کے اِزالے کے لئے تھکنا پڑے اور یہ ٹیڑھی راہ نہیں کہ اسے سیدھا کرنا پڑے۔ اس کے فوائد ختم نہیں ہوتے اور کثرتِ تلاوت سے پرانا نہیں ہوتا۔ تو تم اس کی تلاوت کیا کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس کے ہر حَرْف کی تلاوَت پر 10 نیکیاں عطا فرمائے گا۔ میں نہیں کہتا کہ الٓمّٓ ایک حرف ہے بلکہ اِلف ایک حَرْف لام ایک حَرْف اور میم ایک حَرْف ہے۔ (المستدرك على الصحيحين، كتاب فضائل القُرآن، القرآن مأدبة الله يأجركم علىٰ تلاوته...الخ، ٢٥٦/٢، الحديث: ٢٠٨٤)

قرآنِ مجید کی وُسعَت وجامِعِیَّت

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

حضرتِ سیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ **اللّٰہ** عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا گیا: آسمانی کتابوں میں اَحْمَد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی کتاب ایک ایسے بَرتن کی طرح ہے جس میں دودھ ہو کہ جب بھی اُسے ہِلاؤ اُس کا مکھّن نکالتے جاؤ۔ (اَلْاِتْقَانُ فِی عُلُومِ الْقُرْاٰن، النوع الخامس والستون، فی العلوم المستنبطة من القرآن، الجزء الخامس، ص۱۹۱۸)

مزید نقل فرماتے ہیں: ''قرآنِ پاک میں پچاس، چارسو، سات ہزار اور ستر ہزار علوم ہیں۔ اور یہ آخری تعداد قرآنِ مجید کے کلمات کے عدد کو چار سے ضَرب دینے سے معلوم ہوتی ہے اس لیے کہ ہر عِلْم کا ایک ظاہِر اور ایک باطِن، ایک حَد اور ایک مَطْلَع ہے اور یہ علوم کی مطلق تعداد ہے، اس میں کسی ترکیب یا ان روابط کا اعتبار نہیں کیا گیا جو ان کلمات کے مابین پائے جاتے ہیں کیونکہ ان کا شمار نہیں ہوسکتا اور ان کی تعداد **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے۔'' (المرجع السابق، ص۱۹۱۹)

بعض علماءِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں: ''ہر آیت کے **60,000** (ساٹھ ہزار) معانی ہیں جو عقل وفہم میں آنے والے ہیں اور جو عقل وسمجھ سے بالاتر ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ ہیں۔

(قُوْتُ الْقُلُوْب، الفصل السادس عشر فی ذکر معاملة العبد فی التلاوة.....الخ، ۹۲/۱)

بعض علمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں: ''قرآنِ مجید **77,200** عُلوم پر مُشْتَمِل ہے، کیونکہ ہر کلمہ ایک عِلْم ہے پھر یہ چار گُنا ہوگا کہ ہر کلمے کا ایک ظاہِر، ایک

www.dawateislami.net

باطِن، ایک حَد اور ایک مطلَع ہے۔(اِحیاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الرابع فی فھم القرآن وتفسیرہ بالرأی من غیر نقل، ۱/۳۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ پاک کے 43 مُقدّس نام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ مجید کے مُختَلِف نام ہیں کیونکہ ناموں کی کثرت، نام والے کی عِزّت وعظَمت اور مقام ومَرتَبہ کا پتا دیتی ہے، جیسا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بے شُمار ناموں میں سے **99** نام مشہور ہیں، اِسی طرح پیارے آقا، رسولِ خدا صلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھی **99** نام مشہور ہیں اور چونکہ قرآنِ مجید بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے محبوبِ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم پر نازِل ہوا تو اِس کے بھی بَہُت زِیادَہ نام ہیں لیکن ان میں سے چند زیادہ مشہور ہیں۔

﴿1﴾.....القُرآن

قرآنِ مجید کا ایک نام قرآن ہے جیسا کہ اِرشادِ خدائے رحمٰن ہے:

وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا　　ترجمہ کنزُالایمان: اور یونہی ہم نے اسے

وَّ صَرَّفْنَا فِیْهِ مِنَ الْوَعِیْدِ لَعَلَّهُمْ　　عَرَبی قرآن اُتارا اور اِس میں طرح طرح سے

یَتَّقُوْنَ اَوْ یُحْدِثُ لَهُمْ ذِكْرًا ۝　　عذاب کے وعدے دیئے کہ کہیں انہیں ڈَر ہو یا

(پ۱۶، طٰہٰ:۱۱۳)　　اِن کے دِل میں کچھ سوچ پیدا کرے۔

حضرتِ سیِّدُنا امام فخرالدّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی نے قرآنِ مجید کو

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

قرآن کہنے کی بعض وُجُوہ بیان فرمائی ہیں:

﴿1﴾.....قرآن کو قرآن اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں سورتیں، آیتیں اور حروف ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔ ﴿2﴾.....قرآن کو قرآن اِس وجہ سے بھی کہا جاتا ہے کہ اس میں دلائل (قرآن کے) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرَف سے ہونے پر دلالت کرتے ہیں اور بعض (دلائل) بعض سے ملے ہوئے ہیں۔

(التفسیر الکبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۸۵، الجزءُ الخامس،۲/۲۵۳)

﴿3﴾.....اِس کو قرآن اس لئے کہتے ہیں کہ اور انبیاءِ کرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کو کتابیں یا صحیفے حق تَعَالٰی کی طرف سے لکھے ہوئے عطا فرمائے گئے لیکن قرآنِ کریم پڑھا ہوا اُترا اس طرَح کہ جبریلِ امین (عَلَیْہِ السَّلام) حاضر ہوتے اور پڑھ کر سنا جاتے۔ (تفسیر نعیمی، پ۱، مقدّمہ،۱/۱۹)

﴿4﴾.....حضرتِ سیِّدُنا علّامہ جلالُ الدِّین سُیُوطی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی علّامہ راغِب اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: ''قرآن کو قرآن اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ پہلی آسمانی کُتب کے تمام فوائد کو جامع ہے بلکہ بعض حضرات نے یہاں تک بیان کیا کہ یہ تمام عُلُوم کا جامِع ہے۔ (الاتقان فی علوم القرآن، النوع السابع عشر، فی معرفۃ اسمائہ واسماء سورہ، الجزء الثانی، ص۳۴۱)

﴿2﴾.....الکتاب

قرآنِ مجید کا نام کتاب ہے جیسا کہ ارشادِ خدائے وہاب ہے:

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۚ　　تَرجَمہ کَنْزُالْاِیمَان : وہ بلند رُتبہ کتاب

(پ۱،البقرۃ:۲)　　(قرآن) کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں۔

حضرتِ سیِّدُنا امام جلالُ الدِّین عبدُ الرَّحمٰن سُیُوطی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی ارشاد فرماتے ہیں: ''قرآن کو اس لئے کتاب کہا جاتا ہے کہ اِس میں تمام علوم کی اقسام، قِصَص اور خبریں بہت بلیغ طریقے کے ساتھ جمع ہیں اور کتاب کا لغوی معنٰی بھی جمع کرنا ہے۔'' (الاتقان فی علوم القرآن، النوع السابع عشر، فی معرفة اسمائه واسماء سوره، الجزء الثانی، ص۳۳۹)

﴿3﴾.....الفُرقان

قرآنِ پاک کا ایک نام **فُرقان** بھی ہے جیسا کہ قرآنِ مجید میں اِرشادِ ربّانی ہے:

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ　　تَرجَمہ کَنْزُالْاِیمَان: بڑی بَرَکت والا

عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ　　ہے وہ کہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندہ

نَذِیْرًا ۙ(پ۱۸،الفرقان:۱)　　پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعبدُاللّٰہ محمد بن احمد قُرطُبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اِسی آیت کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ''قرآن کو فُرقان کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حق و باطل، مومن اور کافر کے درمیان فرق کرتا ہے۔

www.dawateislami.net

(تفسیر القرطبی، الفرقان، تحت الآیۃ:۱،الجزء الثالث عشر، ۳/۷)

﴿4﴾.....الذِکر

قرآنِ مجید کا ایک نام ذِکر ہے جیسا کہ قرآنِ مجید میں اِرشادِ ربّانی ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۝ (پ ۱۴،الحِجر:۹)

ترجَمہ کَنزُالْاِیمَان: بے شک ہم نے اُتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا امام ابو منصور محمد بن محمد ماتُریدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”قرآن کو ذِکر اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ لوگوں کو اللہ کے احکام یاد دِلاتا ہے جو وہ بھول چکے تھے۔(تاویلات اھل السنۃ، فصلت، تحت الآیۃ:۴۱،۹/۸۷)

﴿5﴾.....صِرَاطِ مُسْتَقِیْم

قرآنِ پاک کا ایک نام صِرَاطِ مُسْتَقِیْم ہے جیسا کہ قرآنِ مجید میں ارشادِ ربِّ حمید ہے:

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ (پ۱۸، النُّور:۴۶)

ترجَمہ کَنزُالْاِیمَان: بے شک ہم نے اُتاریں صاف بیان کرنے والی آیتیں اور اللّٰہ ہدایت دیتا ہے جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے۔

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں:

''قرآنِ پاک کو صراطِ مستقیم اس لئے کہتے ہیں کہ اِس پر عَمَل کرنے والا اپنی منزِل پر آسانی سے پہنچ سکتا ہے۔

(تفسیر نعیمی، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۲، ۱/۱۱۶)

﴿6﴾.....تَنْزِیْل

قرآنِ پاک کا ایک نام تنزیل بھی ہے جیسا کہ قرآنِ مجید، فُرقانِ حمید میں ارشادِ رَبّانی ہے:

تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ۝　　تَرْجَمۂ کَنْزُالْاِیمَان: عزّت والے مہربان کا اُتارا ہوا۔

(پ۲۲، یٰسٓ:۵)

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ محمد بن عبدُاللّٰہ زرکشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:

''قرآنِ مجید کو تنزیل کا نام اس لئے دیا جاتا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلام کی زبان پر نازِل کیا گیا۔ **(البرھان فی علوم القرآن، النوع الخامس عشر معرفۃ اسمائہ واشتقاقاتھا، تفسیر ھذہ الاسامی، ۱/ ۲۸۱)**

﴿7﴾.....اَلْحَدِیث

قرآنِ پاک کا ایک نام حدیث ہے جیسا کہ قرآنِ مجید، فرقانِ حمید میں اِرشادِ نورانی ہے:

www.dawateislami.net

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ○　　ترجمۂ کنزالایمان: تو اس کے بعد اور

(پ۸، الاعراف:۱۸۵)　　کون سی بات پر یقین لائیں گے۔

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی قرآنِ مجید کو حدیث کہنے کی وجہ بیان فرماتے ہیں: ''حدیث اس کے معنٰی ہیں نئی چیز یا کلام یا بات چونکہ بمقابلہ توریت وانجیل کے یہ دنیا میں زمین پر بعد میں آیا اِس لیے یہ نیا ہے نیز یہ پڑھا ہوا اُترا نہ کہ لکھا ہوا اِس لئے یہ بات ہے۔

(تفسیر نعیمی، پ۱، البقرة، تحت الآیة:۲، ۱/۱۱۶)

﴿8﴾.....اَحسَنُ الحَدیث

قرآنِ مجید کے اَسماء میں سے ایک نام اَحسَنُ الحدیث ہے جیسا کہ قرآنِ مجید میں فرمانِ ربِّ باری ہے:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ　　ترجمۂ کنزُ الایمان: اللّٰہ نے اتاری

كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ﷺ　　سب سے اچھی کتاب کہ اوّل سے آخر تک

(پ۲۳، الزُّمَر:۲۳)　　ایک سی ہے دوہرے بیان والی۔

شیخ ابو عبدُ اللّٰہ محمد طاہر مالکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''قرآن کے اَحْسَنُ الحدیث ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ سب اَخبار (خبر دینے کے ذرائع) سے افضل ہے کیونکہ دیگر اَخبار میں جو مَعانی نافعہ، اُصولِ ایمان، تشریح اور اِستِدلالات پائے جاتے ہیں

www.dawateislami.net

اس قرآن میں ان سب سے افضل باتیں ہیں۔

(تفسیر التحریر والتنویر، الزمر، تحت الآیۃ:۲۳، ۲۳/۳۸۵)

﴿9﴾.....اَلْمُتَشَابِہ

قرآنِ مجید کا ایک نام متشابہ ہے جیسا کہ ارشادِ قرآنی ہے:

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ　　تَرْجَمۂ کَنْزُالْاِیمَان: اللہ نے اُتاری

کِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ق　　سب سے اچھی کتاب کہ اوّل سے آخر

(پ۲۳، الزُّمَر:۲۳)　　تک ایک سی ہے دوھرے بیان والی۔

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں:

''قرآنِ مجید کو مُتَشابہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ قرآن شریف کا ہر ایک حِصّہ دوسرے حصّے کے ساتھ اچھائی اور سچائی میں مُشابَہت رکھتا ہے۔'' (الاتقان فی علوم القرآن، النوع السابع عشر، فی معرفة اسمائه واسماء سوره، الجزء الثانی، ص۳۴۳)

﴿10﴾.....اَلْمَثَانِی

قرآنِ مجید کا ایک نام مَثانی ہے جیسا کہ قرآنِ مجید میں ارشادِ ربّانی ہے:

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ　　ترجمۂ کنزُالایمان: اللہ نے اُتاری

کِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ق　　سب سے اچھی کتاب کہ اوّل سے آخر تک

(پ۲۳، الزُّمَر:۲۳)　　ایک سی ہے دوھرے بیان والی۔

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوجعفر محمد بن جَریر طَبری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نَقْل فرماتے ہیں: قرآنِ مجید کو مَثانی اس لئے کہا جاتا ہے کہ **اس میں قِصّوں اور خبروں کو بار بار ذِکر کیا گیا ہے۔** (تفسیر طبری، الحجر، تحت الآیۃ:۸۷، ۷/۵٤۱)

مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اس آیتِ مبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''یہ چار صفتیں قرآن شریف کی ہیں، وہ بہتر کتاب، یکساں فصیح و بلیغ ہے اس کے دوہرے بیان ہیں یعنی وعدے کے ساتھ وعید کا، رحمت کے ساتھ عذاب کا، ظلمت کے ساتھ نور کا ذکر ہے یا مثانی کے یہ معنٰی ہیں کہ بار بار پڑھی جاوے اور دل نہ بھرے یا ہر بار نیا لطف دے یا زمانہ گزرنے سے ختم نہ ہو یا ثنا سے مشتق ہے کہ ہمیشہ اس کی تعریف ہو۔'' (تفسیرِ نورُ العرفان، پ۲۳، الزمر، تحت الآیہ:۲۳)

﴿11﴾..... اَلنُّجُوْم

قرآنِ پاک کا ایک نام **اَلنُّجُوْم** ہے جیسا کہ قرآنِ مجید، فرقانِ حمید میں ارشادِ خدائے قیُّوم ہے:

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝　　ترجمۂ کنزُ الایمان: تو مجھے قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں۔ (پ۲۷، الواقعۃ:۷۵)

حضرتِ سیِّدُنا امام فخرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ''قرآنِ مجید کو نُجوم اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ تھوڑا تھوڑا نازِل ہوا۔''

(التفسیر الکبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲، الجزء الثانی، ۱/۲٦۳)

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: نجوم نَجم سے بنا ہے، اس کے معنٰی تارے کے بھی ہیں اور حِصّہ کے بھی چونکہ قرآنِ پاک کی آیتیں تاروں کی طرح لوگوں کی ہدایت کرتی ہیں اور علیحدہ علیحدہ آئیں۔ اس لئے ان کا نام **نُجوم** ہوا۔ **(تفسیر نعیمی، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲، ۱/۱۱۷)**

﴿12﴾..... حِکْمَت

قرآنِ پاک کا ایک نام حِکْمَت ہے جیسا کہ قرآنِ مجید میں ارشادِ ربّانی ہے:

یُّؤْتِی الْحِکْمَةَ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَنْ	تَرْجَمۂ کَنْزُالْاِیمَان: اللّٰہ حکمت
یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ	دیتا ہے جسے چاہے اور جسے حکمت ملی
خَیْرًا کَثِیْرًا ؕ وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ	اُسے بہت بھلائی ملی اور نصیحت نہیں
اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۹)	مانتے مگر عقل والے۔

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: قرآنِ مجید کو حِکْمت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ قرآنِ پاک ہر شئے کو اُس کے موقع پر رکھنے کے مُعتبر قانون کے ساتھ نازِل ہوا ہے، یا اِس لیے کہ قرآنِ پاک حِکْمَت پر مُشْتَمِل ہے۔

(الاتقان فی علوم القرآن، النوع السابع عشر، فی معرفۃ اسمائہ واسماء سورہ، الجزءُ الثانی، ص۳۴۲)

﴿13﴾..... اَلْحَبْل

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

قرآنِ پاک کا ایک نام حَبْـــل ہے جیسا کہ قرآنِ مجید، فرقانِ حمید میں ارشادِ باری تَعَالٰی ہے:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۪ (پ٤، اٰلِ عِمْرٰن: ١٠٣)	تَرْجَمَۂ کَنْزُالْاِیمَان: اور اللّٰہ کی رسّی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا۔

مُفسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: حَبْل کے معنٰی ہیں رسّی اور رسّی سے تین کام لئے جاتے ہیں:

(۱).....اس سے چند بکھری ہوئی چیزوں کو باندھ لیتے ہیں۔

(۲).....رسّی کو پکڑ کر نیچے سے اوپر پہنچ جاتے ہیں۔

(۳).....رسّی ہی کے ذریعے کشتی پار لگ جاتی ہے۔ چونکہ قرآنِ پاک کے ذریعے مختلف لوگ ایک ہو گئے، اِسی طرح اس کی بَرَکت سے کُفر کے دریا میں ڈوبنے سے بچ جاتے ہیں، اِس کے ذریعے سے حق تَعَالٰی تک پہنچتے ہیں اِس لیے اس کو **حَبْل** کہتے ہیں۔

(تفسیر نعیمی، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲/۱، ۱۱۶/۱)

﴿14 تا 17﴾.....مَوعِظَت، شِفا، ھدایت، رَحْمَت

قرآنِ پاک کے اَسمائے گرامی میں سے چار اَسماء **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس ایک آیت میں بیان فرما دیئے، چُنانچِہ ارشاد فرمایا:

www.dawateislami.net

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ	تَرْجَمَۂ کَنْزُالْاِیمَان: اے لوگو!
مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا	تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف
فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ	سے نصیحت آئی اور دلوں کی صحت اور
لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ○ (پ ۱۱، یُونُس: ۵۷)	ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لئے۔

اِس آیَتِ مبارَکہ میں قرآنِ پاک کے چار مبارَک ناموں کا ذِکر ہے مَوعِظَت، شِفا، ہِدایت اور رَحمت چُنانچِہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ سیِّد مفتی محمّد نعیم الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی **تفسیر خزائنُ العِرفان** میں اس آیَتِ مبارَکہ کے تَحت اِرشاد فرماتے ہیں: ''مَوعِظَت (کے معنٰی) نیکی کی نصیحت کرنا ہے جس سے دل میں نرمی پیدا ہوتی ہے۔ شفا سے مراد یہ ہے کہ قرآنِ پاک قلبی اَمراض کو دور کرتا ہے۔ دل کے اَمراض، اَخلاقِ ذمیمہ، عقائدِ فاسدہ اور جہالتِ مُہلِکہ ہیں، قرآن پاک ان تمام اَمراض کو دور کرتا ہے۔ قرآنِ کریم کی صفت میں ہدایت بھی فرمایا کیونکہ وہ گمراہی سے بچاتا اور راہِ حق دکھاتا ہے اور ایمان والوں کے لئے رَحمت اس لئے فرمایا کہ وہی اس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ۱۱، یُونُس، تحت الآیۃ: ۵۷، ص۴۰۴)

﴿18﴾.....اَلفَصْل

قرآنِ پاک کا ایک نام فَصْل ہے جیسا کہ قرآنِ مجید، فُرقانِ حمید میں اِرشادِ ربِّ مجید ہے:

www.dawateislami.net

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ۝ۙ　　ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک

(پ۳۰، الطّارِق: ۱۳)　　قرآن ضرور فیصلہ کی بات ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا امام فخرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ''قرآنِ مجید کو فصل اس لئے کہا جاتا ہے کہ اللّٰہ تَعَالٰی اس سے لوگوں کے درمیان حق کے فیصلے فرماتا ہے۔ (تفسیرالکبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲، الجزء الثانی، ۲۶۲/۱)

﴿19﴾.....القِصَص

قرآنِ پاک کا ایک نام قِصَص ہے جیسا کہ قرآنِ مجید میں اِرشادِ خدائے بُزُرگ وبرتر ہے:

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ　　تَرجَمۂ کَنزُ الاِیمان: یہی بے شک

وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ　　سچا بیان ہے اور اللّٰہ کے سوا کوئی

لَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ۝　　معبود نہیں اور بے شک اللّٰہ ہی

(پ۳، اٰل عمران:۶۲)　　غالب ہے حکمت والا۔

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ محمد بن عَبدُاللّٰہ زَرْکَشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''قرآنِ مجید کو قَصَص اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں پہلی اُمّتوں کے واقعات اور اُن کی خبریں ہیں۔ (البرھان فی علوم القرآن، النوع الخامس عشر معرفۃ اسمائہ واشتقاقاتھا، تفسیر ھذہ الاسامی، ۲۸۰/۱)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

﴿20﴾.....اَلبَیان

قرآنِ پاک کا ایک نام **بیان** ہے جیسا کہ اِرشادِ خدائے رحمٰن ہے:

هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ○ (پ ٤، اٰلِ عِمْرٰن:١٣٨)

تَرجَمۂ کَنْزُالْاِیمَان: یہ لوگوں کو بتانا اور راہ دکھانا اور پرہیزگاروں کو نصیحت ہے۔

مفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: بیان، تِبیان، مُبین ان سب کے معنٰی ہیں ظاہر کرنے والا چونکہ یہ قرآن سارے **شَرْعی اَحکام** کو اور سارے **عُلومِ غیبیہ** کو نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **ظاہر** فرمانے والا ہے، اس لئے اس کے یہ نام ہیں۔ (تفسیر نعیمی، پ١، البقرۃ، تحت الآیۃ: ٢، ١/١١٧)

﴿21﴾.....بشیر و نذیر

قرآنِ پاک کے ناموں میں سے بَشِیْر اور نَذِیْر بھی ہے جیسا کہ قرآنِ مجید، فرقانِ حمید میں اِرشادِ ربِّ مجید ہے:

بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ○ (پ ٢٤، حٰمٓ اَلسَّجْدَة:٤)

تَرجَمۂ کَنْزُالْاِیمَان: خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تو ان میں اکثر نے منہ پھیرا تو وہ سنتے ہی نہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا امام فخرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی **"تفسیرِ کبیر"** میں اِس کی وجہِ تَسْمِیَہ بیان فرماتے ہیں: "قرآنِ پاک اِطاعت کرنے والوں کو جنّت کی خوشخبری

www.dawateislami.net

سُناتا ہے اور نافرمانی کرنے والوں کو آگ سے ڈراتا ہے (اس لئے اِس کا نام بشیر و نذیر ہے)۔

(تفسیر الکبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲، الجزءُ الثانی ۲۶۳/۱)

﴿22﴾.....اَلبَصائِر

قرآنِ پاک کا ایک نام بَصائِر ہے جیسا کہ اِرشادِ ربِّ حمید ہے:

قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ ۚ هٰذَا بَصَآىٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ۝ (پ۹، الاعراف:۲۰۳)

تَرجَمۂ کَنزُالْاِیمان: تم فرماؤ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف میرے ربّ سے وحی ہوتی ہے یہ تمہارے ربّ کی طرف سے آنکھیں کھولنا ہے اور ہدایت اور رحمت مسلمانوں کے لئے۔

مفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: بَصائِر جَمْع ہے بصیرت کی، بصیرت کہتے ہیں **دل کی روشنی** چونکہ اس کتاب سے دِلوں میں صدہا نور پیدا ہوتے، اس لئے اسے **بصائر** بھی کہا جاتا ہے۔

(تفسیرِ نعیمی، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۱۷/۱/۲)

﴿23﴾.....البرھان

قرآنِ پاک کے مقدّس ناموں میں سے ایک نام بُرْہَان ہے جیسا کہ فرمانِ خدائے رحمٰن ہے:

www.dawateislami.net

قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ　　ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو بے شک
رَّبِّكُمْ۝ (پ٦، النساء:١٧٤)　　تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی۔

مفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''بُرہان کے معنٰی ہیں دلیل اور یہ (قرآن) بھی ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی اور نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اور تمام سابقہ انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) کے صِدْق کی دلیل ہے اس لئے اِسے بُرہان کہتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی، پ١، البقرۃ، تحت الآیۃ:٢، ١/١١٧)

﴿24﴾.....اَلعَظِیم

قرآنِ پاک کا ایک نام عَظِیْم ہے جیسا کہ قرآنِ مجید، فرقانِ حمید میں اِرشادِ ربِّ کریم ہے:

وَلَقَدْ اٰتَیْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ　　تَرْجَمۂ کَنْزُالْاِیمان: اور بے شک ہم
الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ۝　　نے تم کو سات آیتیں دیں جو دہرائی جاتی
(پ١٤، الحِجر:٨٧)　　ہیں اور عظمت والا قرآن۔

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''عظیم کے معنٰی ہیں بڑا چونکہ سب سے بڑی کتاب یہی ہے اس لئے اِس کو **عظیم** فرمایا گیا۔

(تفسیر نعیمی، پ١، البقرۃ، تحت الآیۃ:٢، ١/١١٨)

﴿25﴾.....اَلنُّور

www.dawateislami.net

قرآنِ مجید کا ایک نام اَلنّور ہے جیسا کہ ربِّ غفور کا ارشادِ پُرنور ہے:

وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًاo　　ترجمۂ کنزالایمان :اور ہم نے

(پ٦، النساء:١٧٤)　　تمہاری طرف روشن نور اُتارا۔

حضرتِ سیِّدُنا اعلیٰ مہ محمد اسمٰعیل حقّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: قرآن کو نور کا نام اِس لئے دیا گیا ہے کہ یہ دِلوں میں ایمان کے نور کے داخِل ہونے کا سبَب ہے اور اس لئے کہ اِس سے اَحکام ظاہِر ہوتے ہیں جیسا کہ نور سے اشیاء ظاہر ہوتی ہیں۔

(تفسیر رُوح البیان، سورۃ النساء، تحت الآیۃ:١٧٤، ٣٣٩/٢)

حضرتِ سیِّدُنا اعلیٰ مہ فقیہ ابواللیث نَصر بن محمد سَمَرقَندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''قرآنِ مجید کو نور کا نام اِس لئے دیا جاتا ہے کہ یہ دِلوں میں نور کی طرح داخِل ہوتا ہے اور جب یہ دِل میں پختگی حاصل کر لیتا ہے تو سب کچھ نظر آنے لگتا ہے۔''

(تفسیر بحر العلوم، المائدۃ، تحت الآیۃ:١٥، ٤٢٤/١)

مفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: نور اُسے کہتے ہیں جو خود بھی ظاہِر ہو اور دُوسروں کو بھی ظاہِر کرے، (نور کا مطلب ہے) چمک یا روشنی، چونکہ یہ قرآنِ پاک خود بھی ظاہر ہے اور **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے اَحکام کو اَنبیائے کِرام (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کو توریت و اِنجیل وغیرہ سب کو ظاہِر فرمانے والا ہے، اِس لئے **قرآن کو**

www.dawateislami.net

نور کہا، جن پیغمبروں کے نام قرآن نے بتا دیئے وہ سب میں ظاہر اور مشہور ہو گئے اور جن کا قرآنِ کریم نے ذِکر نہ فرمایا وہ بالکل چُھپ گئے نیز یہ قرآنِ کریم پُل صراط پر نُور بن کر مُسلمانوں کے آگے آگے چلے گا۔ (تفسیر نعیمی، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲، ۱/۱۱۷)

﴿26﴾.....اَلقَیِّم

قرآنِ پاک کا ایک نام قَیِّمْ ہے جیسا کہ پارہ **15**، سُوْرَۃُ الْکَھْف آیت نمبر **2** میں اِرشادِ خداوندی ہے:

قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ	تَرْجَمَۂ کَنْزُ الْاِیمَان: عدل والی
لَّدُنْهُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ	کتاب کہ اللہ کے سخت عذاب سے ڈرائے
الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ	اور ایمان والوں کو جو نیک کام کریں بشارت
اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًاۙ	دے کہ ان کے لئے اچھا ثواب ہے

حضرتِ سیِّدُنا امام فخرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی ارشاد فرماتے ہیں: قرآن مجید کو قیِّم کا نام اس لئے دیا جاتا ہے کہ یہ بیان کرنے اور فائدہ دینے کے حوالے سے کسی کا محتاج نہیں۔

(تفسیر الکبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲، الجزء الثانی، ۱/۲۶۳)

مفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: **قَیِّم**

www.dawateislami.net

کے معنٰی ہیں قائم رہنے والی یا قائم رکھنے والی اس لئے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کو قیّوم کہتے ہیں۔ قُرآنِ پاک کو اس لئے **قیّم** کہا جاتا ہے کہ وہ خود بھی قیامت تک قائم رہے گا اور اس کے ذریعے سے دین بھی قائم رہے گا۔

(تفسیر نعیمی، پ۱،البقرۃ تحت الآیۃ:۲،۱/۱۱۷)

﴿27﴾.....اَلبَلاغ

قرآنِ مجید کا ایک نام اَلبَلاغ بھی ہے جیسا کہ اِرشادِ قرآنی ہے:

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِیُنْذَرُوْا بِهٖ	ترجمۂ کنز الایمان: یہ لوگوں کو حکم پہنچانا
وَلِیَعْلَمُوْۤا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	ہے اور اس لئے کہ وہ اس سے ڈرائے جائیں
وَّلِیَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ	اور اس لئے کہ وہ جان لیں کہ وہ ایک ہی معبود
(پ۱۳،ابرٰھیم: ۵۲)ع	ہے اور اس لئے کہ عقل والے نصیحت مانیں۔

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی اِرشاد فرماتے ہیں: ''قرآنِ مجید کو اَلبَلاغ اس لئے کہا جاتا ہے کہ جس چیز کا لوگوں کو کرنے کا حکم دیا گیا اور جس سے مَنع کیا گیا اس کو قرآن ہی کے ذریعے لوگوں تک پہنچایا گیا۔(الاتقان فی علوم القرآن، النوع السابع عشر فی معرفة اسمائه واسماء سوره، الجزء الثانی، ص۳۴۳)

﴿28﴾.....اَلمُهَیْمِن

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

قرآنِ پاک کا ایک نام **مُهَيْمِن** ہے جیسا کہ قرآنِ مجید، فرقانِ حمید میں اِرشادِ ربِّ مجید ہے:

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ (پ٦، المَائِدَة:٤٨)	تَرْجَمَۂ کَنْزُالْاِیمَان: اور اے محبوب! ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اُتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور ان پر محافظ و گواہ تو ان میں فیصلہ کرو اللہ کے اُتارے سے۔

مفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: **مُهَيْمِنٌ** کے معنٰی ہیں **امانت دار** یا مُحافِظ چونکہ یہ کتاب مُسلمانوں کی دنیا و آخرت میں مُحافِظ ہے اور ربّ تَعَالٰی کے اَحکام کی امانت دار اور نبیِّ اَمین (یعنی امانت دار نبی) پر اُتری اور اُن صحابۂ کِرام (عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان) کے ہاتھوں میں رہی جو کہ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے امین تھے اِس لئے اِس کو مُهَيْمِن کہا گیا۔

(تفسیرِ نعیمی، پ١، البقرة، تحت الآية:٢، ١/١١٧)

﴿29﴾.....الحَق

قرآنِ پاک کا ایک نام حَقّ ہے جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

www.dawateislami.net

لَقَدْ جَآءَکَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ　　تَرجَمَۂ کَنْزُالْاِیمَان: بے شک

فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ۝　　تیرے پاس تیرے ربّ کی طرف سے

(پ۱۱، یُونُس:۹۴)　　حق آیا تو تُو ہرگز شک والوں میں نہ ہو۔

حضرتِ سیِّدُنا امام فخرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی تفسیر کبیر میں اس کی وجہ تسمیہ بیان فرماتے ہیں: ''**اللہ** تعالیٰ نے اس کا نام حق رکھا کیونکہ حق باطل کی ضد ہے اور قرآن باطل کو مٹاتا ہے۔

(تفسیر الکبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲، الجزء الثانی، ۱/۲۶۴)

﴿30﴾.....اَلکَرِیم

قرآنِ پاک کا ایک نام کَرِیم ہے جیسا کہ ربِّ کریم کا ارشادِ عظیم ہے:

اِنَّہٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ۝　　تَرجَمَۂ کَنْزُالْاِیمَان: بے شک یہ

(پ۲۷، الْوَاقِعَة:۷۷)　　عزّت والا قرآن ہے۔

مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِرشاد فرماتے ہیں: ''کریم اس کے معنٰی ہیں سخی چونکہ قرآنِ کریم علم، خدا (عَزَّوَجَلَّ) کی رَحمت اور ایمان اور بے حساب ثواب دیتا ہے، اس لئے اس سے بڑھ کر سخی کون ہوسکتا ہے (اس لئے اس کا نام کریم بھی ہے)۔ (تفسیرِ نعیمی، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲، ۱/۱۱۷)

﴿31﴾.....اَلمُبارَک

www.dawateislami.net

قرآنِ مجید کا ایک نام مُبارَک ہے جیسا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا اِرشادِ بابرکت ہے:

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ (پ۷، الْاَنْعَام:۹۲)

تَرجَمَہ کَنْزُالْاِیمَان: اور یہ ہے برکت والی کتاب کہ ہم نے اُتاری تصدیق فرماتی ان کتابوں کی جو آگے تھیں۔

حضرتِ سیِّدُنا امام فخرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اِرشاد فرماتے ہیں:

قرآنِ مجید کو مُبارَک اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو مُبارَک فِرِشتہ نے مبارَک رات میں مُبارَک نبی پر مُبارَک اُمّت کے لئے نازِل فرمایا۔

(تفسیرالکبیر، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ:۲، الجزء الثانی، ۲۶۵/۱)

﴿32﴾.....اَلعَزِیز

قرآنِ پاک کا ایک نام **عَزِیز** ہے جیسا کہ ارشادِ ربِّ عزیز ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ ۙ (پ۲۴، حٰمٓ السجدۃ: ۴۱)

تَرجَمَۂ کَنْزُالْاِیمَان: بے شک جو ذکر سے منکِر ہوئے جب وہ ان کے پاس آیا ان کی خرابی کا کچھ حال نہ پوچھ اور بیشک وہ عزّت والی کتاب ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا امام فخرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس کی وجہ تسمیہ بیان فرماتے ہیں: **عزیز** کے دو معنٰی ہیں:

www.dawateislami.net

(۱).....اس کا پہلا معنٰی ہے **غالب**، ایسے ہی قرآن بھی غالب ہے کیونکہ یہ دُشمنوں کو زِیر کر دیتا ہے۔

(۲).....اس کا دوسرا معنٰی ہے جس کا کوئی مِثْل نہ ہو (چونکہ قرآنِ پاک کی کوئی مِثل نہیں اس لئے اِس کو عزیز کہا گیا ہے)۔(تفسیر الکبیر، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲، الجزء الثانی، ۱/۲٦٤)

﴿33﴾.....اَلرُّوح

قرآنِ پاک کا ایک نام رُوح ہے جیسا کہ اللّٰہُ ربُّ العباد کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:

وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ	تَرجَمہ کَنزُالْاِیمَان: اور یونہی ہم نے
رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ	تمہیں وَحی بھیجی ایک جانفزا چیز اپنے حکم
تَدْرِیْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِیْمَانُ	سے اس سے پہلے نہ تم کتاب جانتے تھے
وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ	نہ اَحکامِ شَرع کی تفصیل ہاں ہم نے
مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ	اسے نور کیا جس سے ہم راہ دکھاتے
لَتَهْدِیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍۙ۝	ہیں اپنے بندوں سے جسے چاہتے ہیں
(پ۲۵، الشُّوْرٰی: ۵۲)	اور بیشک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے ہو۔

مُفسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: رُوح، حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَامُ کی مَعرِفت آئی اور یہ جانوں کی زِندگی ہے اِس لئے

www.dawateislami.net

اس کو رُوح کہتے ہیں۔ نیز رُوح کے چند کام ہیں: جِسْم کو باقی رکھنا، بے جان جِسْم جلد سڑ گل جاتا ہے، جِسْم کی حفاظت کرنا کہ بے جان جسم کو جانور کھا جاتے ہیں، جسم پُر روح کرنا کہ جسم کی ہر جُنبش رُوح کے ارادے سے ہوتی ہے، قرآن شریف بھی مسلم قوم کی بَقا کا ذریعہ ہے، مسلمانوں کو شیاطین اور کُفار سے بچاتا ہے، قومِ مسلم پُر روح کرتا ہے کہ مسلمان کی ہر حَرَکت قرآن کے ماتحت ہے، لہٰذا یہ رُوح ہے۔ (تفسیر نعیمی، پ ۱، البقرة، تحت الآیة: ۲، ۱۱۶۸)

﴿34﴾.....اَلعِلْم

قرآنِ پاک کا ایک نام مُبارَک عِلْم ہے جیسا کہ قرآنِ عظیم میں اِرشادِ ربِّ علیم ہے:

وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ مُبَوَّاَ	ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک ہم نے
صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ۚ	بنی اسرائیل کو عزّت کی جگہ دی اور انھیں
فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى جَآءَهُمُ الْعِلْمُ	ستھری روزی عطا کی تو اختلاف میں نہ
ؕ اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ	پڑے مگر علم آنے کے بعد بیشک تمہارا رب
الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ	قیامت کے دن ان میں فیصلہ کردے گا
یَخْتَلِفُوْنَ○ (پ ۱۱، یونس: ۹۳)	جس بات میں جھگڑتے تھے۔

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ ابوحَفْص سِراجُ الدِّین عُمَر بن علی دِمشقی حنبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

پیش کش: **مجلس المدینة العلمیه** (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

الْـقَـوِی فرماتے ہیں: ''قرآنِ مجید کو عِلْم کا نام دیا جاتا ہے کہ یہ عِلْم (حاصل کرنے) کا سبَب ہے۔''(اللباب فی علوم الکتاب، یونس، تحت الآیۃ:۹۳، ۱۰/۴۰۹)

﴿35﴾.....اَلمَجید

قرآنِ پاک کا ایک نام مَـجِیْـد ہے جیسا کہ قرآنِ مجید، فرقانِ حمید میں اِرشادِ ربِّ مجید ہے:

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ۙ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۧ (پ۳۰، الْبُرُوْج:۲۱-۲۲)

تَـرجَـمَـۂ کَـنْزُالْاِیمَـان: بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوحِ محفوظ میں۔

حضرتِ سیِّدُنا عَلّامَہ جلالُ الدِّین سُیُوطی شافِعی عَلَـیْـہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی اِرشاد فرماتے ہیں: ''قرآن کو اِس کی عزّت وعظَمت کی وجہ سے مجید کہا جاتا ہے۔''(الاتـقـان فی عـلـوم القرآن، النوع السابع عشرفی معرفۃ اسمائہ واسماء سورہ، الجزء الثانی، ص۳۴۳)

﴿36﴾.....صُحُف

قرآنِ مجید کا ایک نام صُحُف ہے جیسا کہ اِرشادِ ربّانی ہے:

رَسُـوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ یَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ (پ۳۰، البینۃ:۲)

تـرجمۂ کنز الایمان: وہ کون وہ اللہ کا رسول کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے۔

سورتوں کی کثرت کی وجہ سے قرآنِ مجید کو صُحُف کا نام دیا گیا۔

(تفسیر بحر العلوم، البینۃ، تحت الآیۃ:۲، ۳/۴۹۹)

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوت اسلامی)

﴿37﴾.....اَلکَلام

قرآنِ پاک کا ایک نام کَلام ہے جیسا کہ اِرشادِ ربُّ الانام ہے:

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ۝ (پ ۱۰، التوبۃ:٦)

تَرجَمۂ کَنزُالْاِیمَان: اوراے محبوب اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو کہ وہ اللّٰہ کا کلام سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچادو یہ اس لئے کہ وہ نادان لوگ ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ جلالُ الدِّین سُیوطی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی قرآن کو کَلام کہنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''کلام کلم سے مشتق ہے جس کا معنٰی ہے اثر ڈالنا۔ اس لئے کہ قرآن سننے والے کے ذِہن میں ایک ایسے فائدے کو مؤثّر بناتا ہے جو اس میں نہ ہو۔ (الاتقان فی علوم القرآن، النوع السابع عشرفی معرفة اسمائه واسماء سوره، الجزء الثانی، ص ٣٤١)

﴿38﴾.....اَلحَکِیم

قرآنِ پاک کا ایک نام حَکِیم ہے جیسا کہ ربِّ کریم کا اِرشادِ عظیم ہے:

تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ۝ (پ ۲۱، لُقمان:۲)

تَرجَمہ کَنزُالْاِیمَان: یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ جلالُ الدِّین سُیوطی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے

www.dawateislami.net

ہیں: ''قرآن شریف کا نام حکیم اس لئے ہے کہ اس کی آیات بہت خوبصورت نظم اور نئے معانی کے ساتھ مضبوط و مستحکم کی گئی ہیں اور تبدیلی، تحریف اور اِختلاف اور فَرق سے محفوظ کی گئی ہیں۔'' (الاتقان فی علوم القرآن، النوع السابع عشر فی معرفة اسمائه واسماء سوره، الجزء الثانی، ص۳۴۲)

﴿39﴾.....اَلعَرَبی

قرآنِ پاک کا ایک نام عربی ہے جیسا کہ اِرشادِ ربِّ جلی ہے:

اِنَّاجَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ　　ترجمہ کنزالایمان: ہم نے اُسے

تَعْقِلُوْنَ۝ (پ۲۵، الزخرف:۳)　　عَرَبی قرآن اُتارا کہ تم سمجھو۔

حضرتِ سیِّدُنا امام فخرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ''قرآنِ مجید کو عَرَبی اِس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کے الفاظ اپنے ناموں اور اِصطلاحات کے ساتھ عرب کی وضع پر خاص ہیں۔

(تفسیر الکبیر، الزخرف، تحت الآیة:۳، الجزء الرابع والعشرون، ۶۱۷/۹)

﴿40﴾.....اَلنَّبَا

قرآنِ مجید کا ایک نام نَبَا ہے جیسا کہ اِرشادِ ربُّ العُلٰی ہے:

www.dawateislami.net

عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ۟ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ۟ (پ ۳۰، النبا: ۱-۲)

ترجمۂ کنز الایمان: یہ آپس میں کاہے کی پوچھ گچھ کر رہے ہیں بڑی خبر کی۔

علّامہ مجدُ الدّین محمد بن یعقوب فیروز آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ''قرآنِ مجید کو اَلنَّبَا اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں تم سے پہلے اور بعد والوں کی خبریں ہیں۔'' (بصائر ذوی التمییز، الباب الاوّل، الفصل الرابع فی ذکر اسماء القرآن، ۹۶/۱)

﴿41﴾.....اَلْمُرْشِد

علّامہ مجدُ الدّین محمد بن یعقوب فیروز آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: قرآنِ مجید کے اَسْما میں سے اَلْمُرْشِد بھی ہے (اور قرآنِ مجید کو مُرشِد اس لئے کہا جاتا ہے) کہ جو اِس پر عَمَل کرتا ہے وہ ہدایت پا جاتا ہے۔

(بصائر ذوی التمییز، الباب الاوّل، الفصل الرابع فی ذکر اسماء القرآن، ۹۵/۱)

﴿42﴾.....اَلْمُبِیْن

قرآنِ مجید کا ایک نام مُبین ہے جیسا کہ اِرشادِ ربُّ العٰلمین ہے:

الٓرٰ قف تِلْکَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۟ قف (پ ۱۲، یوسف: ۱)

ترجمۂ کنز الایمان: یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں۔

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبدُاللّٰہ زَرْکشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''قرآنِ مجید کو مُبین کا نام اس لئے دیا گیا ہے کیونکہ یہ حَق و باطِل کے دَرمیان فرق کو بیان کرتا ہے۔(البرھان فی علوم القرآن، النوع الخامس عشر معرفة اسمائه واشتقاقاتها، تفسیر هذه الاسامی، ۲۷۹/۱)

﴿43﴾.....اَلدَّافِع

عَلّامہ مجدُ الدِّین محمد بن یعقوب فیروز آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ''قرآنِ مجید کے ناموں میں سے ایک نام اَلدَّافِعُ بھی ہے (اور قرآنِ مجید کو دافِع اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ) قرآنِ مجید کی تِلاوَت کرنے والے سے آخرت کی مُصیبتیں دفع (یعنی دُور) کردی جاتی ہیں۔

(بصائر ذوی التمییز، الباب الاوّل، الفصل الرابع فی ذکر اسماء القرآن، ۹۶/۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! آپ نے قرآن کے ناموں کے بارے میں مُلاحَظہ فرمایا اور قرآنِ مجید کا ہر نام اپنے اَندر کتنی بَرَکات سمیٹے ہوئے ہے جو اِس کی تِلاوَت کرے گا اِس کی بَرَکت سے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی مُصیبتیں دور فرمائے گا، قرآنِ مجید کی تلاوَت آخرت کی خوشگوار اور نہ ختم ہونے والی زندگی کو پانے کا ایک بہترین سبَب ہے اور جو اس کو سمجھے گا اور اِس پر عَمَل کی کوشش کرے گا اُس کو کیسی کیسی بَرَکات حاصل ہو

www.dawateislami.net

ں گی! گناہوں بھری زِندگی سے چُھٹکارا حاصل کرنے اور خود کو نیک ماحول میں ڈھالنے کے لئے **دَعوتِ اسلامی** کے **مدَنی ماحول** سے وابَستہ رہئے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** دنیا و آخرت دونوں میں سُرخ رُوئی نصیب ہوگی۔ آیئے! ترغیباً ایک نہایت ہی خوشگوار و خوشبو دار **مدَنی بَہار** آپ کے پیشِ خدمت ہے چُنانچِہ

سنّتوں بھرے بیانات کی بَرَکات

پاکستان کے ایک اسلامی بھائی کے حلفیہ بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں **1987**ء تا **1990**ء تک ایک سیاسی پارٹی سے وابَستہ رہا۔ آئے دن کے فسادات سے بیزار ہوکر گھر والوں نے مجھے بیرونِ پاکستان بھیجنے کی ٹھانی۔ چُنانچِہ **3.11.90** کو میں سلطنتِ عُمّان کے دارُالامارات مَسْقَط کی ایک گارمنٹ فیکٹری میں مُلازِم ہوگیا۔ **1992**ء میں **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ایک اسلامی بھائی کام کے سلسلے میں ہماری فیکٹری میں بھرتی ہوئے۔ ان کی انفِرادی کوشش سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** میں نَمازی بنا۔ فیکٹری کا ماحول بَہُت ہی خراب تھا، صرف ہمارے شُعبے ہی کو لے لیجئے اُس میں آٹھ یا نو ٹیپ ریکارڈر تھے جن کے ذَرِیعے مختلف زَبانوں، مَثَلاً اُردو، پنجابی، پشتُو، ہندی اور بنگالی وغیرہ میں اُونچی آواز کے ساتھ گانے چلانے کا سِلسِلہ رَہتا۔ **دعوتِ اسلامی** والے ایک عاشقِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** میں گانے باجوں سے مُتنَفِّر ہوگیا۔ باہَمی مشورَہ سے ہم دونوں نے **مَکتَبَۃُ المَدینہ** سے جاری ہونے والی سنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں چلانی شروع کر دیں۔ ابتِداءً بعض لوگوں نے ہماری مخالَفت

www.dawateislami.net

بھی کی مگر ہم نے ہمّت نہیں ہاری۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سنّتوں بھرے بیانات چلانے کی بَرَکات کا خود مجھ پر بھی ظُہُور ہونے لگا۔ بِالخصوص **قبر کی پہلی رات، نَیر نگیٔ دنیا، بَدنصیب دولہا، قبر کی پکار** اور **تین قبریں** نامی بیانات نے مجھے ہِلا کر رکھ دیا، (یہ تمام بیانات اپنے اپنے مُلک کے مکتبۃُ المدینہ کے بستے سے ہدیۃً طلب کئے جاسکتے ہیں) آخِرت کی تیّاری کی **مَدَنی سوچ** ملی اور میرا دِل گناہوں سے نفرت کرنے لگا۔ اِس دَوران چند اور افراد بھی سنّتوں بھرے بیانات سے مُتأثِّر ہوکر قریب آ گئے۔ جنہوں نے ہمارے دلوں میں مَدَنی انقِلاب برپا کیا تھا وہ عاشِقِ رسول ملازمت چھوڑ کر پاکستان لوٹ گئے۔ ہم نے پاکستان سے سنّتوں بھرے بیانات کی **90** کیسٹیں منگوا لیں۔ پہلے ہماری فیکٹری میں صِرف **50** یا **60** نمازی تھے بیانات سُن سُن کر نمازِیوں کی تعداد بڑھتے بڑھتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **200** سے **250** ہوگئی۔ ہم نے مل کر **400** واٹ کا قیمتی اسپیکر خرید کر اپنی منزِل کی دیوار پر نَصب کرلیا اور دُھوم دھام سے کیسیٹیں چلانے لگے روزانہ صبح **7** تا **8** بجے تِلاوتِ کلامِ پاک کی کیسیٹ، **8** تا **9** نعت شریف اور **9** تا **10** سنّتوں بھرے بیان کی کیسیٹ چلانے کا معمول بنا لیا۔ رَفتہ رَفتہ ہمارے پاس **500** کیسیٹیں جَمع ہوگئیں۔ مجھ سمیت پانچ اسلامی بھائیوں نے اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی رنگ میں رنگ لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مسجِد دَرس کا آغاز ہوگیا پھر رَفتہ رَفتہ ہماری فیکٹری میں **ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع** شروع ہوگیا اجتماع میں کم وبیش **250** اسلامی بھائی شِرکت کرتے تھے، **مدرَسۃُ المدینہ** (برائے بالِغان) بھی قائم ہوگیا۔ سنّتوں کی بہاریں آنے لگیں، مُتَعَدَّد اسلامی بھائیوں نے

www.dawateislami.net

اپنے چہرے پر مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کی نشانی مبارک داڑھی سجالی۔ 20 سے 25 اسلامی بھائیوں کے سروں پر عمامے کے تاج جگمگانے لگے۔ ہماری فیکٹری کے منیجر ابتِداءً کیسٹیں چلانے وغیرہ سے مَنْع کرتے رہے مگر بیانات کی کیسیٹوں کی آواز ان کے کانوں میں بھی رَس گھولتی رہی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ بِالآخِر وہ بھی مُتَأَثِّر ہو ہی گئے نہ صِرف مُتَأَثِّر ہوئے بلکہ نَمازی بھی بن گئے اور ایک مُٹّھی داڑھی بھی سجا لی۔ اسلامی بھائی کا مزید بیان ہے، اب میں واپَس پاکستان آچکا ہوں اور یہ واقِعہ بیان کرتے وقت بابُ المدینہ کراچی کے ایک ڈویژن کی مُشاوَرت کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت کا ساعی ہوں۔ چُونکہ مَکتَبَۃُ المَدینہ سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹوں نے میری تقدیر میں **مَدَنی انقِلاب** بَرپا کیا ہے لہٰذا میری خواہِش ہے کہ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن روزانہ کم از کم ایک سنّتوں بھرے بیان کی یا **مَدَنی مُذاکَرہ** کی کیسیٹ سننے کا معمول بنالے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ بَرَکتیں ملیں گی کہ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوجائے گا۔

(فیضانِ سنّت، باب فیضان رمضان، ۱/۹۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



قرآن کیسے جَمْع ہوا؟

دُرود شریف کی فضیلت

نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالَمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے کہ ''جُمُعہ کے دن مجھ پر دُرودِ پاک کی کثرت کرو، بے شک یہ یومِ مشہود ہے، اس میں فِرِشتے حاضر ہوتے ہیں اور کوئی شخص مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس کے فارغ ہونے سے پہلے اُس کا دُرود میری بارگاہ میں پیش کر دیا جاتا ہے۔'' راوی فرماتے ہیں، میں نے عرض کی: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کے بعد بھی؟ ارشاد فرمایا: ''اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ، فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ یعنی اللّٰہ تعالٰی نے حضراتِ انبیا عَلَیْہِمُ السَّلام کے جسموں کو کھانا زمین پر حرام فرما دیا ہے، پس اللّٰہ کا نبی زندہ ہے، اُسے رزق دیا جاتا ہے۔'' (سُنَنِ ابن ماجة، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاته ودفنه، ص۲۶۳، الحدیث:۱۶۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ حضراتِ انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلام اپنی قبور میں زندہ ہیں، ان کے مبارَک اَجسام سلامت ہیں اور اُنہیں رزق دیا جاتا ہے۔ چُنانچِہ، **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبوعہ **872** صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''**سیرتِ مُصطفےٰ**'' صَفْحہ **645** پر شیخُ الحدیث پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

حضرت علاّمہ عبدُ المصطفٰے اَعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: تمام حضراتِ انبیاعَلَیْہِمُ السَّلام کے مقدّس اَجسام اُن کی مبارَک قبروں میں سلامت رہتے ہیں اور زمین پر حضرتِ حق جَلَّ جَلَالُہٗ نے حرام فرمادیا ہے کہ اُن کے مقدّس جسموں پر کسی قسم کا تغیُّر وتبدُّل پیدا کرے۔ جب تمام انبیاعَلَیْہِمُ السَّلام کی یہ شان ہے تو پھر بھلا حضور سیِّدُ الانبیاء و سیِّدُ المُرسلین اور امامُ الانبیاء و خاتمُ النبیّین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے مقدّس جسمِ انور کو زمین کیونکر کھاسکتی ہے؟ اس لئے تمام علمائے اُمّت واولیائے اُمّت رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا یہی عقیدہ ہے کہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنی قبرِ اَطہر میں زندہ ہیں اور خدا عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے بڑے بڑے تصرُّفات فرماتے رہتے ہیں، اور اپنی خداداد پیغمبرانہ قوتوں اور معجزانہ طاقتوں سے اپنی اُمّت کی مشکل کُشائی اور ان کی فریادرسی فرماتے رہتے ہیں۔ (سیرتِ مصطفٰے، ص۶۴۵)

انبیا کو بھی اَجَل آنی ہے
مگر ایسی کہ فقط آنی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۳۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کتابُ اللّٰہ کی شان وشوکت اور عظمت وشرافت کے کیا کہنے!

(۱).....قرآنِ پاک وہ مُبارَک کتاب ہے جو دُنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

(۲).....قرآنِ پاک حق و باطل، ایمان و کفر، خیر و شر کے درمیان فرق کرتا ہے، اسی وجہ سے اسے فُرقان کہا جاتا ہے۔

(۳).....قرآنِ پاک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں اور مِیثاق کے عہد کو یاد دِلاتا ہے۔

(۴).....قرآنِ پاک ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نازِل کیا گیا ہے۔

(۵).....قرآنِ پاک بُرائیوں سے روکتا اور نیکیوں کی ترغیب دِلاتا ہے۔

(۶).....قرآنِ پاک پر عمل کرنے والا **بآسانی منزلِ مُراد** پر پہنچ سکتا ہے۔

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ہمیں قرآنِ پاک پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خلیفۂ اعجد علی اعظمی، فقیہِ اعظم ہند حضرتِ مولانا **مفتی محمد شریف الحق امجدی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک حدیثِ پاک کا خُلاصہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا **عبدُ اللّٰہ** بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: قرآن کے نُزول کے وقت **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم شدَّت اور سختی محسوس فرماتے تھے، جب جبریل (عَلَیْہِ السَّلام) قرآن سُناتے تو حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ان کے ساتھ ساتھ قرآنِ مجید پڑھتے مقصود یہ تھا کہ کوئی لفظ یاد سے رہ نہ جائے، جس طرح جبریل (عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

السَّلام) لے کر آئے ہیں بِعَینہٖ اِسی طرح مَحفُوظ کرلوں، اس میں شدَّت در شدَّت تھی؛ ایک تو نُزولِ وحی کی شدَّت، دوسرے بغور سننا اور ساتھ ساتھ پڑھنا، اس پر (پارہ **29**) **سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ** کی یہ آیات نازل ہوئیں:

لَاتُحَرِّکْ بِهٖ لِسَانَکَ لِتَعْجَلَ بِهٖ o اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ o فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗo ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَهٗ o (پ۲۹، القیامۃ: ۱۶تا۱۹)

ترجمۂ کنزُ الایمان: تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمّہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو پھر بیشک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمّہ ہے۔

اِن آیات کے نُزول کے بعد جب قرآن نازِل ہوتا تو حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سر جھکا کر بغور سنتے، جب جبریل (عَلَیْہِ السَّلَام) چلے جاتے تو پڑھتے۔ (نُزھۃُ القاری شرح صحیح البخاری، باب بدء الوحی، ۲۶۶/۱، ملتقطًا)

مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مزید فرماتے ہیں: اس آیت سے ظاہر ہوا کہ جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام صرف نُزول کے واسِطہ تھے۔ رہ گیا قرآن کا پڑھانا اور اس کے معانی کی تعلیم یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے خود اپنے ذِمّہ کرَم پر لے لیا تھا۔ (ایضاً، ص ۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

عہدِ رسالت میں قرآنِ مجید جمع کرنے کا بیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عہدِ پاک میں سب سے پہلے قرآنِ مجید کو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حِفْظ کیا اور اپنے دلوں میں جَمْع کیا، سب سے پہلے نبیِّ اَکرَم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اَطہر میں قرآنِ مجید مَحْفُوظ اور جمع ہوا جیسا کہ آپ نے ابھی مُلاحَظہ فرمایا۔ مکی مدَنی سلطان، نبیِّ آخرُ الزَّمان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر ماہِ رمضان میں جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ قرآنِ حکیم کا دَور فرمایا کرتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حیاتِ مبارَکہ کے آخری رمضان میں دو مرتبہ جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ قرآنِ کریم کا دَور فرمایا۔ چُنانچِہ حضرت **سیِّدُنا امام محمد بن اسماعیل بخاری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی "صحیحُ البُخارِی" میں روایت کرتے ہیں: آقا کی شہزادی، خاتونِ جنّت **حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان فرماتی ہیں کہ رسولِ ہاشمی، نبیِّ اُمّی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے راز کی بات فرمائی کہ جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام ہر سال مجھ سے قرآنِ مجید کا دَور کرتے ہیں اور اس سال انہوں نے مجھ سے دو مرتبہ دَور کیا ہے اور مجھے یہ یقین ہے کہ اب میرا مقرَّرہ وقت آ گیا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل القراٰن، باب کان جبریل یعرض القراٰن علی النبی، ص ۱۲۹۴)

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ

www.dawateislami.net

رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ازرُوئے بھلائی کے سب لوگوں سے زِیادہ سخی تھے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رمضان کے مہینے میں مزید سخی ہوجاتے تھے کیونکہ حضرت سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلام ماہِ رمضان کی ہر رات میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُلاقات کرتے تھے حتّٰی کہ رمضان کا مہینہ پورا ہوجاتا، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان سے قرآنِ کریم کا دَور فرماتے اور جب بھی جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُلاقات کرتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خیر کی سخاوت کرنے میں تیز ہواؤں سے بھی زِیادہ سخی ہوتے تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب کان جبریل یعرض القرآن علی النبی، ص۱۲۹۴، الحدیث:۴۹۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مسروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ذِکر کیا تو اُنہوں نے کہا: میں ان سے ہمیشہ مَحَبَّت کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ چار آدمیوں سے قرآنِ مجید کو حاصل کرو: **عبدُ اللّٰہ بن مسعود، سالم، معاذ اور اُبَیّ بن کعب** رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب القراء من اصحاب النبی، ص ۱۲۹۴، الحدیث:۴۹۹۹)

حضرتِ سیِّدُنا شَقِیق بن سَلَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ

www.dawateislami.net

سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَہَنِ مبارک سے (سن کر) **70 سے زِیادہ سُورتیں** حاصل کی ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نبیِّ اُمّی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَصحاب عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے جان لیا ہے کہ مجھے کتابُ اللہ کا سب سے زِیادہ علم ہے حالانکہ میں ان سب سے افضل نہیں ہوں۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل القران، باب القراء من اصحاب النبی، ص۱۲۹٤، الحدیث:۵۰۰۰)

حضرتِ سیِّدُنا مَسْرُوق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کے سِوا کوئی عِبادت کا مُستَحِق نہیں! کتابُ اللہ کی جو بھی سُورت نازِل ہوتی تھی، مجھے اِس کے متعلِّق علم ہوتا تھا کہ یہ سُورت کہاں نازِل ہوئی ہے اور کتابُ اللہ کی جو آیت نازِل ہوتی تھی مجھے اِس کے متعلِّق عِلم ہوتا تھا کہ یہ کس کے متعلِّق نازِل ہوئی ہے اور اگر مجھے یہ عِلم ہوتا کہ کوئی شخص مجھ سے زِیادہ کتابُ اللہ کا عِلْم رکھتا ہے اور اس تک اُونٹ پہنچایا جا سکتا ہے تو میں ضرور سوار ہو کر اس کے پاس جاتا۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب القراء من اصحاب النبی، ص۱۲۹٤، الحدیث:۵۰۰۲)

حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت

www.dawateislami.net

سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے سُوال کیا کہ حُضُور نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عہدِ مبارَک میں قرآنِ پاک کس نے جمع کیا تھا، اُنہوں نے فرمایا: ''4 صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اور وہ سب انصار میں سے تھے۔ حضرت سیِّدُنا اُبَیّ بن کعب، حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرتِ سیِّدُنا زَید بن ثابت اور حضرتِ سیِّدُنا ابوزَید رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن . (صحیح البخاری، کتاب فضائل القراٰن، باب القراء من اَصحابِ النبی، ص۱۲۹۵، الحدیث:۵۰۰۳)

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ جب نبیِّ اِنْس وجاں، رحمتِ عالَمیّاں، رسولِ ذیشاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفاتِ ظاہری ہوئی اُس وقت صرف چار صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے قرآنِ مجید جمع کیا تھا، حضرتِ سیِّدُنا ابودَرْدا، حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرتِ سیِّدُنا زَید بن ثابت اور حضرت سیِّدُنا ابوزید رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن . (صحیح البخاری، کتاب فضائل القراٰن ، باب القراء من اصحاب النبی، ص۱۲۹۵، الحدیث:۵۰۰۴)

مذکورہ حدیثِ پاک کی وضاحت کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا علامہ احمد بن علی بن حجر عسقلانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے جو کچھ فرمایا اس کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے:

(۱).....تمام وُجُوہ اور تمام قراءَتوں کے ساتھ صرف ان چار صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے پورا قرآنِ پاک جمع کیا تھا۔

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

(۲).....ان چار صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے جمع کرنے سے مراد ہے کہ انہوں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بِلا واسِطہ سُن کر پورا قرآنِ مجید حاصل کیا تھا۔ باقی صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے پورا قرآن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بِلا واسِطہ نہیں سُنا تھا۔

(۳).....یہ چار صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان قرآنِ مجید کو حاصل کرنے کی زیادہ جستجو کرتے تھے اور اس کی تعلیم دینے میں بہت مشہور تھے اور باقی اِتنے مشہور نہیں تھے، اس لیے ان کا حال مخفی رہا، اُنہوں نے رِیا اور عُجب کے فساد سے اپنے آپ کو ظاہر نہیں کیا۔

(۴).....ان چار صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے جمع کرنے سے مُراد یہ ہے کہ اُنہوں نے مکمل قرآنِ مجید لکھ کر جمع کیا تھا اور باقی صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے دِل میں یاد کیا تھا۔

(۵).....صرف ان چار صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ظاہر کر دیا تھا کہ اُنہوں نے مکمل قرآن جمع کیا ہے اور باقی صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ظاہر نہیں کیا تھا۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب القراء من اصحاب النبی، ۹/۶۴-۶۵، مُلَخَّصاً)

نبیِّ مُکَرَّم، رسولِ مُحتَشَم، محبوبِ ربِّ اَکرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُن کر صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان قرآنِ مجید لکھ لیتے تھے اور مشہور یہ ہے کہ **25** صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کاتِبِ وحی تھے اور تحقیق یہ ہے کہ وہ تقریباً **60** صحابۂ کِرام

www.dawateislami.net

عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تھے، ان کا تبیینِ وحی میں زِیادہ مشہور خلفاءِ راشِدین (حضراتِ ابوبکر و عمر، عثمان و علی عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان)، حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بن کعب، حضرتِ سیِّدُنا زَید بن ثابت، حضرتِ سیِّدُنا مُعاویہ بن ابی سُفیان اور ان کے بھائی حضرتِ سیِّدُنا یزید بن ابی سُفیان، حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن شُعبہ، حضرتِ سیِّدُنا زُبیر بن عوام، حضرتِ سیِّدُنا خالِد بن ولید عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان تھے۔ زیادہ مشہور حُفَّاظ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی، اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی، حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بن کعب، حضرتِ سیِّدُنا ابودَرْدا، حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرتِ سیِّدُنا زَید بن ثابت، حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود اور حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشعری رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن تھے۔ (التفسیر المنیر، تقدیم، ۱/ ۲۰-۲۱، ملتقطًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃ کی آیت **17** میں بیان فرمایا کہ قرآنِ مجید جمع کرنا ہمارے ذمّہ ہے، ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سب سے پہلے اِسے حفظ کر کے مَحفوظ کیا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُن کر مُتعدّد صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے قرآنِ پاک کو حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی اور یوں اِسے اپنے سینوں میں جمع کیا۔

اس بارے میں مزید معلومات حاصل کیجئے کہ دَورِ صِدّیقی میں قرآنِ پاک کو جمع

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

کرنے کی کیا صورت ہوئی؟

خلافتِ صِدّیقی میں جمعِ قرآن

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، منزَّہٌ عَنِ العُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارَک عہد میں قرآنِ مجید کو ایک مُصْحَف میں جمع نہیں کیا گیا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ مبارَکہ میں نُزولِ وحی کا عمل مسلسل جاری تھا اور ہر وقت کسی نئی وحی کے نازل ہونے کا اِمکان رہتا تھا، البتہ قرآنِ مجید کی تمام آیات کپڑے کے ٹکڑوں پر، ہڈیوں پر، پتھروں پر اور پتوں سے صاف کی ہوئی کھجور کی ٹہنیوں پر لکھی ہوتی تھیں، پھر جب اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مبارَک عہد میں جنگِ یَمامہ کے دوران بہت سے حُفّاظ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان شہید ہوئے، تو قرآنِ مجید کو پہلی بار ایک مُصْحَف میں جمع کرنے کی تحریک پیدا ہوئی۔ چُنانچِہ،

حضرتِ سیِّدُنا زَید بن ثابِت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ میدانِ جنگِ یَمامہ میں اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مجھے بُلوایا، اس وقت ان کے پاس اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی تھے، حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میرے پاس حضرتِ عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آئے اور کہا: جنگِ یَمامہ میں بہت سے حُفّاظِ قرآن شہید ہو گئے اور

www.dawateislami.net

مجھے خدشہ ہے کہ اگر یونہی مختلف جنگوں میں حُفّاظِ قرآن شہید ہوتے رہے تو بہت سا قرآنِ مجید چلا جائے گا اور میرا خیال ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قرآنِ مجید کو جمع کرنے کا حکم دیں، (حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:) میں نے حضرتِ عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کہا: آپ یہ کام کیسے کرو گے، جس کو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہیں کیا؟ حضرتِ عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس میں خیر ہے، پھر حضرتِ عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسلسل مجھ سے یہ کہتے رہے، حتّٰی کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اس کام کے لیے میرا شرحِ صدْر کر دیا (یعنی سینہ کھول دیا) اور میں نے اس کے متعلّق وہی خیال کیا جو حضرتِ عُمَر نے خیال کیا تھا۔

حضرت سیِّدُنا زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (مجھ سے) فرمایا: تم ایک نوجوان عقلمند آدمی ہو، ہمیں تمہارے مُتَعلِّق کسی قسم کی کوئی بدگمانی نہیں اور تم رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے وحی لکھتے تھے ،لہٰذا تم قرآنِ مجید کو تلاش کر کے جمع کرو۔ (حضرتِ سیِّدُنا زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں:) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھے پہاڑوں میں سے کسی پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا پابند بناتے تو مجھ پر یہ کام قرآنِ پاک جمع کرنے کے حکم سے زیادہ دُشوار نہ ہوتا۔ پس میں نے کہا: آپ وہ کام کیسے کریں گے جس کو رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہیں کیا؟ امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے

www.dawateislami.net

فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس میں خیر و بھلائی ہے، پھر اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مجھ سے مسلسل اِصرار کرتے رہے حتّٰی کہ اللہ رَبُّ الْعِزَّت نے اس کام کے لیے میرا سینہ کھول دیا، جس کے لیے اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اَمیرُ الْمُؤمنین حضراتِ ابو بکر صدّیق و عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا سینہ کھول دیا تھا، (حضرتِ سیِّدُنا زَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں) پس میں نے قرآنِ کریم کو تلاش کرنا شروع کر دیا، میں نے پتوں سے صاف کی ہوئی کھجوروں کی شاخوں، چوڑے سفید باریک پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے قرآنِ مجید کو جمع کیا، حتّٰی کہ سورۂ توبہ کی آخری آیت ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ (پ۱۱، التوبۃ: ۱۲۸) ترجمۂ کنز الایمان: بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔﴾ مجھے حضرتِ سیِّدُنا خُزیمہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس ملی اور میں نے ان کے علاوہ کسی کے پاس اس کو نہ پایا، پھر صحیفوں میں جمع شُدہ یہ قرآنِ مجید اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس رکھا گیا، پھر ان کی وفاتِ ظاہری کے بعد تا حیات اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس رہا پھر ان کے بعد اُمُّ الْمُؤمنین سیِّدَتُنا حفصہ بِنتِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس رہا۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل القراٰن، باب جمع القراٰن، ص ۱۲۹۱، الحدیث: ۴۹۸۶، بتغیر قلیل)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

آیئے! اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قرآن جمع کرنے کے بارے میں اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا علیُّ المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الکَرِیم کا فرمان مُلاحظہ فرمایئے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُ نا امام جلالُ الدِّین عبدُ الرَّحمٰن سُیُوطی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی حضرتِ سیِّدُ نا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الکَرِیم کا فرمان نقل فرماتے ہیں کہ ''مَصاحِف میں سب لوگوں سے زیادہ اَجْر وثواب اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ہے، حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہو، آپ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے کتابُ اللّٰہ کو جمع کیا۔ (الاتقان فی علوم القرآن، النوع الثامن عشر فی جمعه وترتیبه، الجزء الثانی، ص ۳۸۰)

بدعتِ حَسَنَہ کے خیر ہونے کا بیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے حدیثِ پاک میں مُلاحظہ فرمایا کہ جو کام نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہیں کیا تھا یا ان کے زمانہ میں نہ ہوا یعنی جمعِ قرآن، اُس کام کے کرنے کا مشورہ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دیا اور فرمایا کہ اس میں بھلائی ہے اور اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِنْشِراحِ صدر کے بعد اس مشورہ کو قبول کیا اور اس پر حضرتِ سیِّدُ نا زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عمل بھی کروایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کام سرکار

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا آپ کے اَصحاب نے نہ کیا ہو لیکن اس میں دین کی بھلائی ہو اور شرعاً منع بھی نہ ہو تو اس کا کرنا جائز ہے جیسا کہ جمعِ قرآن کا مُعامَلہ ہوا اور اس کی دلیل مذکورہ حدیثِ پاک بھی ہے۔ اس کے باوُجُود آج کل بعض لوگ اس طرح کے اِعتِراضات کرتے نظر آتے ہیں کہ یہ کام (مثلاً میلاد، سَوئم، چہلم، بُزُرگوں کے اَعراس، نذر، نیاز، فاتحہ وغیرہ) جب نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہیں کئے تو ہم کیوں کریں؟ نبیِّ غیب دان، رحمتِ عالمیّان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس طرح کے بے شمار وسوسوں کا پہلے ہی علاج فرما دیا چُنانچہ رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ اِجازت نشان ہے، ''مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ یعنی جو اسلام میں اچّھا طریقہ ایجاد کرے اسے اپنے عمل اور ان کے عملوں کا ثواب ہے جو اس کے بعد اس پر کاربند ہوں بغیر اس کے کہ ان کا ثواب کم ہو اور جو اسلام میں برا طریقہ ایجاد کرے اس پر اپنی بدعملی کا گناہ ہے اور ان کی بدعملیوں کا جو اس کے بعد اس پر کاربند ہوں بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں سے کچھ کم ہو۔'' (صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ .....الخ، ص۳۶۵، الحدیث:۱۰۱۷)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی ''مراٰۃ''

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

المناہج'' جلد **1** صفحہ **196** پر اِس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی مُوجِدِ خیر (اچّھے کام کی ابتدا کرنے والا) تمام عمل کرنے والوں کے برابر اَجْر پائے گا لہٰذا جن لوگوں نے علمِ فقہ، فنِّ حدیث، میلاد شریف، عُرسِ بُزُرگاں، ذکرِ خیر کی مجلسیں، اسلامی مدرسے ،طریقت کے سلسلے ایجاد کئے انہیں قیامت تک ثواب ملتا رہے گا۔ یہاں اسلام میں اچّھی بِدعَتیں ایجاد کرنے کا ذکر ہے نہ کہ چھوڑی ہوئی سنّتیں زندہ کرنے کا جیسا کہ اگلے مقابلے سے معلوم ہورہا ہے۔ اس حدیث سے بِدعتِ حَسَنَہ کے خیر ہونے کا اعلیٰ ثبوت ہوا، یہ حدیث ان تمام اَحادیث کی شرح ہے جن میں بِدعتوں کی بُرائیاں آئیں۔ صاف معلوم ہوا کہ بدعتِ سیِّئہ بُری ہے اور ان احادیث میں یہی مُراد ہے، یہ حدیث بِدعت کی دو قسمیں فرما رہی ہے؛ بِدعتِ حَسَنَہ اور سیِّئہ۔ اس میں کسی قسم کی تاویل نہیں ہوسکتی، ان لوگوں پر افسوس ہے جو اس حدیث سے آنکھیں بند کرکے ہر بِدعت کو بُرا کہتے ہیں حالانکہ خود ہزاروں بِدعَتیں کرتے ہیں۔

مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: ''بِدعت کے لغوی معنٰے ہیں نئی چیز، ربّ فرماتا ہے: اَللّٰهُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (ترجمۂ کنزُ الایمان: نیا پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا) اصطلاح میں اس کے تین معنٰے ہیں:

(1)..... نئے عقیدے، اسے بِدعتِ اِعتقادی کہتے ہیں۔

(2).....وہ نئے اَعمال جو قرآن وحدیث کے خلاف ہوں اور حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بعد ایجاد ہوں۔

(3)..... ہر نیا عمل جو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بعد ایجاد ہوا۔

پہلے دو معنٰے سے ہر بِدعت بُری ہے کوئی اچھی نہیں، تیسرے معنٰی کے لحاظ سے بعض بِدعَتیں اچھی ہیں بعض بُری، کیونکہ یہ بِدعت دو قسم کی ہے؛ بِدعتِ حَسَنَہ اور سیِّئہ۔ بِدعتِ حَسَنَہ کبھی جائز، کبھی واجب، کبھی فرض ہوتی ہے۔ بعض لوگ اس کے معنٰی یہ کرتے ہیں کہ جو کام (حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بعد ایجاد ہو وہ بِدعت ہے اور ہر بِدعت گمراہی مگر یہ معنٰی بالکل فاسِد ہیں کیونکہ تمام دینی چیزیں چھ کلمے، قرآن شریف کے ۳۰ پارے، علمِ حدیث اور حدیث کی اقسام اور کُتُب، شریعَت وطریقت کے چار سلسلے، حنفی، شافعی، قادری، چشتی وغیرہ، زبان سے نماز کی نِیَّت، ہوائی جہاز کے ذریعہ حج کا سفر اور جدید سائنسی ہتھیاروں سے جہاد وغیرہ اور دنیا کی تمام چیزیں پلاؤ، زردے، ڈاک خانہ، ریلوے وغیرہ سب بِدعَتیں ہیں جو حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بعد ایجاد ہوئیں حرام ہونی چاہئیں حالانکہ انہیں کوئی حرام نہیں کہتا۔

(مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۱۴۶، ملتقطًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خلافتِ صِدّیقی میں جمعِ قرآن کی کیفیّت

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خلافتِ صِدّیقی میں قرآنِ پاک کس طرح جمع کیا گیا اس کے متعلّق حضرتِ سیِّدُنا امام جلالُ الدّین عبدُ الرَّحمٰن سُیُوطی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نقل فرماتے ہیں: اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرتِ سیِّدُنا زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: ''آپ دونوں مسجد کے دَروازہ پر بیٹھ جائیں اور جو شخص کتابُ اللّٰہ پر دو گواہ لے کر آئے اس کو لکھ لیں۔ لوگ حضرتِ سیِّدُنا زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس قرآنِ مجید کی آیات لے کر آتے تو آپ ان کو دو عادل گواہوں کی گواہی کے ساتھ لکھتے تھے اور سورۂ توبہ کی آخری آیت سوائے حضرتِ سیِّدُنا خُزیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کسی کے پاس نہ پائی گئی، حضرتِ سیِّدُنا زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا: اس کو لکھ لو کیونکہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا خُزیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی گواہی کو دو مردوں کی گواہی کے برابر قرار دیا ہے، پھر اِس آیت کو لکھ لیا گیا۔

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: جس شخص نے رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جتنا قرآنِ مجید حاصل کیا ہو وہ اس کو لے کر آئے اور اس وقت لوگ صحیفوں میں، تختیوں پر اور پتوں سے خالی شاخوں پر لکھتے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کسی سے اُس وقت تک کوئی چیز قبول نہیں کرتے تھے جب تک کہ دو گواہ اس پر گواہی نہ دیتے اور یہ اس پر دَلالت کرتا ہے

www.dawateislami.net

کہ حضرتِ سیِّدُنا زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ صرف لکھے ہوئے کو کافی نہیں سمجھتے تھے حتّٰی کہ وہ دو گواہ گواہی دیتے جنہوں نے اسے (رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے) سن کر حاصل کیا ہوتا حالانکہ حضرتِ سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خود حافظِ قرآن تھے لیکن وہ اِحتیاط میں مُبالَغہ کرنے کے لیے ایسا کرتے تھے۔ (**الاتقان فی علوم القراٰن، النوع الثامن عشر فی جمعه وترتیبه، الجزء الثانی، ص۳۸۳-۳۸۵، ملتقطًا**)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس حدیث میں حضرتِ سیِّدُنا خُزَیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی گواہی کو دو گواہیوں کے برابر قرار دِیا گیا وہ ایمان افروز حدیثِ پاک مُلاحظہ فرمائیے اور ایمان تازہ کیجئے۔ چُنانچِہ، حضرتِ سیِّدُنا امام ابوداؤد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سُنَن اَبِی دَاوٗد میں حدیثِ پاک تحریر فرماتے ہیں: حضرت عُمارہ بن خُزَیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ان کے چچا جو کہ صحابی رسول ہیں، بیان کرتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، منزَّہٌ عَنِ العُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک اَعرابی (عرب کے دیہاتی) سے ایک گھوڑا خریدا، نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے ساتھ لے لیا تاکہ اس کے گھوڑے کی قیمت ادا کریں، رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلدی جلدی چلنے لگے اور وہ اَعرابی سُست رفتار ہو گیا، لوگ اِس اعرابی کے ساتھ گھوڑے کی خرید و فروخت کی پیش کش کرنے لگے اور ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس گھوڑے کو خرید فرما چکے ہیں۔ اُس اَعرابی نے رسولِ

www.dawateislami.net

ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ندا دی: اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس گھوڑے کے خریدار ہیں (تو ٹھیک) ورنہ میں اس کو بیچ رہا ہوں، جب محبوبِ ربّ، شاہِ عرب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُس اَعرابی کی یہ ندا سُنی تو رُک گئے اور فرمایا: کیا میں تم سے یہ گھوڑا خرید نہیں چکا؟ اَعرابی نے کہا: نہیں! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے یہ گھوڑا آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو نہیں بیچا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیوں نہیں! میں تم سے یہ گھوڑا خرید چکا ہوں، اَعرابی کہنے لگا: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گواہ لائیں، حضرتِ سیِّدُنا خُزَیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک یہ گھوڑا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے خریدا ہے۔ مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدُنا خُزَیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا: تم کس بنا پر گواہی دے رہے ہو؟ عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ کی تصدیق کرنے کی وجہ سے، تب محبوبِ ربّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا خُزَیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی گواہی کو دو مردوں کی گواہی کے برابر قرار دیا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الاقضیۃ، باب اذا علم الحاکم صدق الشاھد...الخ، ص ۵۷۲، الحدیث: ۳۶۰۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! محبوبِ ربُّ العلٰی، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حضرتِ سیِّدُنا خُزَیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی گواہی کو دو گواہیوں کے برابر

www.dawateislami.net

قرار دینا ان کے ایمان کی پختگی کی بنا پر تھا اور اِس بات کا اِنعام تھا کہ اُنہوں نے بِن دیکھے نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دعویٰ کی تصدیق کر دی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خلافتِ سیِّدُنا عثمان میں جمعِ قرآن

حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رِوایَت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عثمان بن عفّان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس آئے جبکہ آپ فتحِ اَرْمِیْنِیَّہ [1] کے لئے اہلِ شام اور فتحِ اَذْرَبِیْجان کے لئے اہلِ عراق سے جہاد کر رہے تھے۔ حضرتِ سیِّدُ نا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو لوگوں کے اِختلافِ قراءَت نے پریشان کر دیا۔ حضرتِ سیِّدُ نا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرتِ سیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے عرض کی: اے اَمیرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ! اِس اُمَّت کی مدد کیجئے اس سے پہلے یہ لوگ یہود و نصاریٰ کی طرح اپنی کتاب میں اِختلاف کر بیٹھیں، پھر حضرتِ سیِّدُ نا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرتِ

(1).....ایک شہر کا نام۔ آج کل اس مقام پر ترکی اور اَذْرَبِیْجان کے درمیان ایک ملک اَرْمِیْنِیَّہ آباد ہے۔

سیِّدَتُنا حَفْصَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو پیغام بھیجا کہ ہماری طرف وہ اَوراق بھیج دیجئے تا کہ ہم صحیفوں میں نقل کر لیں پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو واپس کر دیں گے، حضرتِ سیِّدَتُنا

www.dawateislami.net

حَفْصَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے وہ صحیفے حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھیج دیئے۔

حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرتِ سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرَّحمٰن بن حارث بن ہشام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو حکم دیا، انہوں نے اسے مختلف صحیفوں میں نقل کیا اور حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تین قریشیوں کی جماعت سے فرمایا: جب تم اور حضرتِ زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قرآن کی کسی آیت میں اِختلاف کرو تو اس کو زبانِ قریش ہی میں لکھنا کیونکہ قرآنِ مجید زبانِ قریش میں نازل ہوا، چُنانچہ اُنہوں نے ایسا ہی کیا حتّٰی کہ جب اُنہوں نے یہ صحیفے دیگر مَصاحِف میں نقل کر لئے تو حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ اَوراق حضرتِ سیِّدَتُنا حَفْصَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو واپس بھیج دیئے اور ان نقل شدہ میں سے ایک مُصْحَف ہر طرف بھیج دیا۔ (**صحیح البخاری، کتاب فضائل القراٰن، باب جمع القراٰن، ص۱۲۹۲، الحدیث:۴۹۸۷**)

سیِّدی اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ العزَّت **''فتاویٰ رضویہ''** جلد **26**، صفحہ **449** پر اِمام شہابُ الدِّین احمد قَسْطَلَانی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وہ صحیفے حضرتِ حَفْصَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو واپس بھیج دیئے وہ وصال تک حضرتِ حَفْصَہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے پاس رہے۔

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

(ارشاد الساری شرح صحیح البخاری، کتاب فضائل القراٰن، باب جمع القراٰن، ۹/۱۱، تحت الحدیث:۴۹۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُوْرَۂ بَرَاءَ ت کو سات بڑی سورتوں میں کیوں شامل کیا گیا؟

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''میں نے اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ نے سُوْرَۃُ الاَنْفَال جو مثانی[1] میں سے ہے اور سورۂ براءَت جو مئین[2] میں سے ہے، کو باہم ملا دیا اور ان کے مابین بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی سطر نہیں لکھی پھر ان کو سات بڑی سورتوں کے زُمرہ میں بھی شامل کر دیا؟ حضرتِ سیِّدُنا عثمان ذُوالنُّورَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جواب دیا: رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر مُتَعَدَّد (مُ۔تَ۔عَدْ۔دَد) سورتیں نازِل ہوا کرتی تھیں اس لیے جب آپ پر کچھ قرآن نازِل ہوا کرتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فوراً کاتبینِ وحی میں سے کسی کو بلوا کر حکم دیتے کہ ان آیات کو اس سورت میں درج کرو جس میں ایسا ایسا ذکر آیا ہے اور اَنفال مدینہ میں پہلے نازِل ہونے والے قرآن میں سے تھی اور سورۂ براءَت کا نُزول سب سے آخر میں ہوا تھا۔ اور اِس سورت (براءَت) کا مُعامَلہ اُس

www.dawateislami.net

(1).....مثانی سے مراد وہ سورتیں ہیں جو مئین سے ملی ہوئی ہیں کیونکہ یہ مئین کے بعد ہیں پس ان کے لئے دوسرا مقام ہے جبکہ مئین کے لئے پہلا مقام ہے۔حضرتِ سیِّدُنا امام فخرُ اعَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعُلَا نے فرمایا: مثانی سے مراد ہر وہ سورت ہے جو **100** سے کم آیات پر مشتمل ہو،ان کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہ طوال (سات بڑی سورتوں) اور مئین سے زیادہ دہرائی جاتی ہیں۔(2).....مئین وہ سورتیں ہیں جو سبع طِوال سے ملی ہوئی ہیں،ان کو مئین اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک سورت **100** سے زائد یا اسی تعداد کے قریب قریب آیات پر مشتمل ہے۔**(الاتقان فی علوم القراٰن، النوع الثامن عشر فی جمعه وترتیبه.....الخ، الجزء الثانی، ص۴۱۳)**

سورت (اَنفال) کے مُشابِہ تھا اور میرا خیال تھا کہ یہ بھی اس میں سے ہے اور اس کو سات بڑی سورتوں کی صف میں رکھ دیا۔**(الاتقان فی علوم القرآن، النوع الثامن عشر فی جمعه و ترتیبه، الجزء الثانی، ص۳۹۵)**

آیتوں اور سورتوں کی ترتیب

سورتوں میں آیتوں کی ترتیب نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے ہوئی ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آغازِ سورۂ براءَت میں اس بات کا حکم نہیں دیا لہٰذا وہ بغیر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے چھوڑ دی گئی۔

آیتوں کی ترتیب ایک واجبی اَمر اور لازمی حکم ہے کیونکہ حضرتِ جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام ہی اس بات کو کہہ دیا کرتے تھے کہ فلاں آیت فلاں جگہ پر رکھو۔قاضی ابوبکر کا قول ہے،''ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ وہ تمام قرآن جسے خداوندِ کریم نے نازِل فرمایا،اس کے لکھے جانے کا حکم دیا،اس کو منسوخ نہیں کیا اور نہ اس کے نُزول کے بعد اس کی تِلاوت کو

www.dawateislami.net

رفع کیا وہ یہی قرآن ہے جو مَا بَیْنَ الدَّفَّتَیْن (دوگتوں کے درمیان) پایا جاتا ہے اور جس کو مُصْحَفِ عثمان حاوِی ہوگیا ہے اس قرآن میں نہ کمی ہے اور نہ زیادتی۔ اس کی ترتیب اور نَظْم اسی انداز پر ثابت ہے جس طرح خداوندِ کریم عَزَّوَجَلَّ نے اس کا نَظْم فرمایا اور رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے سورتوں کی آیتوں کے یکے بعد دیگرے رکھنے سے ترتیب دیا نہ اس میں کسی پچھلی آیت کو اگلی بنایا اور نہ اگلی کو پچھلی کیا۔ پھر اُمّت نے ہر ایک سورۃ کی آیتوں کی ترتیب، ان کی جگہوں اور مَوْقَعوں کو اسی طریقہ پر ضَبْط (یاد) کیا جس طرح آپ سے خاص قِراءَت اور تِلاوت کو سیکھا۔''

سورتوں کی ترتیب اور آیتوں کا ان جگہوں میں رکھنا مَحْض وحی کے ذَرِیْعے (ذَ۔رِی۔عے) سے عَمَل میں آیا ہے۔ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود ہی فرمادیتے تھے کہ اس آیت کو فلاں موقع میں رکھو اور اس ترتیب کا یقین رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلاوت کی نسبت مُتَواتِر نقْل کے ذَرِیْعے (ذَ۔رِی۔عے) حاصل ہوا ہے اور اس بات سے بھی کہ صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے مُصْحَف میں اسے یونہی رکھنے پر اِجماع کیا ہے۔'' **(الاتقان فی علوم القرآن، النوع الثامن عشر فی جمعه و ترتیبه، الجزء الثانی، ص۴۰۱-۴۰۵، ملتقطًا)**

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حق میں سِوائے کلِمۂ خیر کے کچھ نہ کہو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مُعامَلۂ مَصاحِف میں انہوں نے جو کچھ کیا ہم

www.dawateislami.net

سب کے مشورہ سے کیا انہوں نے فرمایا کہ تم اس قراءَت (پڑھنے کے طرز) کے بارے میں کیا کہتے ہو مجھے خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگ (اَوروں سے) کہتے ہیں میری قِراءَت تیری قِراءَت سے اچھی ہے اور قریب ہے کہ وہ کفر میں پڑ جائیں، ہم نے کہا بھلا آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا: میری رائے یہ ہے کہ سب لوگوں کو ایک مُصْحَف پر جمع کر دیں تا کہ پھر باہم نِزاع واِختلاف نہ ہو، ہم سب نے کہا: آپ کی رائے بہت خوب ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب جمع القرآن، ۹/۲٤، تحت الحدیث: ٤۹۸۷)

عثمانِ غنی کے اِحراقِ مُصْحَف کی وُجوہات

اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دِین وملّت، اِمامِ اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: زمانۂ اَقْدَس حُضُور پُرنور صَلَوَاتُ اللّٰہ وَسَلَامُہ عَلَیْہِ میں کہ قرآنِ عظیم نیا نیا اُترا تھا اور ہر قوم وقبیلہ کو اپنے مادری لَہْجہ قدیمی عادات کا دَفْعۃً بدل دینا دُشوار تھا آسانی فرمائی گئی تھی کہ ہر قومِ عرب اپنے طَرْز ولَہْجہ میں قِراءَتِ قرآنِ عظیم کرے، زمانۂ نُبُوَّت (نُ۔بُو۔وَت) کے بعد شُدَہ شُدَہ اَقوامِ مُخْتَلِفہ سے بعض بعض لوگوں کے ذہن میں جم گیا جس لَہْجہ ولُغَت میں ہم پڑھتے ہیں اسی میں قرآنِ کریم نازِل ہوا ہے یہاں تک کہ زمانۂ اَمیرُ الْمُؤمنین عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میں بعض لوگوں کو اس بات پر باہم جنگ وجَدل وزَدوکوب کی نَوبَت پہنچی، یہ کہتا تھا قرآن اس لَہْجہ میں ہے، وہ کہتا تھا نہیں بلکہ دوسرے میں ہے، ہر ایک اپنے لغت پر دعویٰ کرتا تھا جب یہ خبر اَمیرُ الْمُؤمنین عثمانِ غنی

www.dawateislami.net

(رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو پہنچی فرمایا ابھی سے تم میں یہ اختلاف پیدا ہوا تو آئندہ کیا اُمید ہے۔ لہٰذا حسبِ مشورۂ اَمیرُ الْمُؤمنین سیِّدُنا علی مرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الکَرِیْم ودیگر اَعیانِ صَحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم یہ قرار پایا کہ اب ہر قوم کو اس کے لَب ولَہْجہ کی اجازت میں مَصْلَحت نہ رہی بلکہ فتنہ اٹھتا ہے لہٰذا تمام اُمّت کو خاص لغتِ قریش پر جس میں قرآنِ عظیم نازِل ہوا ہے جمع کر دینا اور باقی لغات سے باز رکھنا چاہئے۔ (فتاوٰی رضویہ، ۴۴۱/۲۶)

مُفسِّرِ شہیر ،حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ارشاد فرماتے ہیں: بعض صَحابۂ کرام کے پاس کچھ اَوراق تھے جن میں بعض وہ آیات بھی تھیں جو منسوخُ التلاوت ہو چکی تھیں مگر انہیں نَسْخ کی خبر نہ ہوئی تھی اور بعض تفسیری نوٹ بھی تھے جو حُضُورِ اَنْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آیت کے ساتھ بطورِ تفسیر ارشاد فرمائے تھے یہ حضرات ان سب کو قرآن ہی سمجھے ہوئے تھے جیسے حضرت اُبَیّ بن کعب یا اِبنِ مسعود کے مَصاحِف، اگر وہ اَوراق باقی رہ جاتے تو مسلمانوں میں بڑا فتنہ پھیلتا ہر فرقہ کہتا کہ یہ قرآن دُرُسْت دوسرا غَلَط ،اس لئے باقی تمام نُسْخے جَلوا دیے گئے۔ یہ بھی خیال رہے کہ اس وَقْت ان نُسْخوں کا جَلا دینا ہی بہتر بلکہ ضَروری تھا کہ اگر وہ دَفْن ہوتے تو بعد میں پھر نکال لئے جاتے اور اُن کی اِشاعت سے فساد پھیلتا اور اتنے اَوراق دھونا دشوار بھی تھا اور خطرناک بھی ورنہ بیکار قرآن کے اَوراق (یعنی جو کارآمد نہ ہوں اُن) کا دَفْن کر دینا بہتر ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، باب متفرقات تلاوت، فصل ثالث، ۲۸۷/۳)

www.dawateislami.net

اور قرآن کے اَوراق کا پانی دھوکر پینا تمام بیماریوں سے شِفا ہے جیسا کہ شیخ علی بن سلطان محمد المعروف مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: بہتر ہے کہ (اس کو دھوکر) اس کا پانی پی لیا جائے کہ اس کا پانی ہر بیماری کی دوا اور شِفا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب فضائل القرآن، باب اختلافات القراءَات وجمع القرآن، ۱۰۸/۵، تحت الحدیث: ۲۲۲۱)

قرآن مجید کو جلانا منع ہے

صدرُ الشّریعہ، بدرالطّریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: قرآنِ مجید پُرانا بوسیدہ ہوگیا، اس قابل نہ رہا کہ اس میں تِلاوت کی جائے اور یہ اَندیشہ ہے کہ اس کے اَوراق مُنْتَشِر ہوکر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لَپیٹ کر احتیاط کی جگہ دَفْن کر دیا جائے اور دَفْن کرنے میں اس کے لیے **لَحْد بنائی جائے** (یعنی گڑھا کھود کر جانبِ قِبلہ کی دیوار کو اِتنا کھودیں کہ سارے مُقَدَّس اَوراق سما جائیں) تاکہ اس پر مٹّی نہ پڑے یا (گڑھے میں رکھ کر) اُس پر تَختہ لگا کر چَھت بنا کر مٹّی ڈالیں کہ اس پر مٹّی نہ پڑے، **مُصْحَف شریف** بوسیدہ ہوجائے تو اس کو جَلایا نہ جائے۔ (بہارِ شریعت، قرآنِ مجید اور کتابوں کے آداب، حصّہ ۱۶، ۴۹۵/۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا عُثمان نے کتنے مَصاحِف تیار

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

کروائے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجدِّدِ دِین وملّت حضرتِ علّامہ مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ، جلد 26، صفحہ 449 پر نقل فرماتے ہیں: حضرتِ عثمان (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے سات مُصْحَف تحریر فرمائے؛ ایک مکہ مکرّمہ، ایک شام، ایک یمن، ایک بحرین، ایک بصرہ، ایک کوفہ میں بھیج دیا جبکہ ایک مُصْحَف مدینہ منوّرہ میں رکھ لیا۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب جمع القراٰن وبیان کیفیتہ، ۲۰/۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامِعُ القُرآن کون؟

قرآنِ عظیم کا جامِع حقیقی اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ہے، جیسا کہ سُوْرَۃُ الْقِیٰمَہ میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۚ تَرْجَمَۂ کَنْزُالاِیمَان: بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمّہ ہے۔ (پ ۲۹، القیٰمۃ: ۱۷)

پھر جامِع عَزَّوَجَلَّ کے مظہرِ اوّل واَتَم واَکمل حُضُور سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ہوئے۔ آیاتِ قرآنیہ اسی ترتیبِ جمیل پر کہ مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے، مطابِق ترتیبِ لَوحِ مَحفوظ حسبِ تبلیغِ جبریل (یعنی لَوحِ محفوظ کی ترتیب کے مطابق جو حضرت سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

السَّلام لے کر حاضر ہوئے) وتعلیمِ جلیل (یعنی تعلیمِ باری تعالیٰ کے مطابق) صاحبِ تنزیل (یعنی رسولُ اللہ) صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانۂ اَقْدَس میں، اپنی اپنی سورتوں میں جمع ہولیں، قرآنِ عظیم 23 برس میں حسبِ حاجتِ عبادت مُتفرِّق آیتیں ہوکر اُترا، کسی سورت کی کچھ آیات اُترتیں پھر دوسری سورت کی آیتیں آتیں پھر سُورَتِ اُولیٰ کی نازِل ہوتیں، حُضُور پُرنور، سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ہر بار ارشاد فرماتے کہ یہ آیات فُلاں سورت کی ہیں، فُلاں آیت کے بعد فُلاں کے پہلے رکھی جائیں۔

اسی طرح سورۂ قرآنیہ مُنتظَم ہوتیں اور حُضُور اِقدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سن کر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اسی ترتیب پر اسے نمازوں، تلاوتوں میں پڑھتے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۶/۴۵۰)

بِالْجُمْلَہ اصل جمعِ قرآن تو بحکمِ رَبُّ الْعِزَّۃ حسبِ ارشادِ حُضُور پُرنور، سیِّدُ الا َسیاد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ہولیا تھا سب سُوَر (سورتوں) کا یکجا کرنا باقی تھا اَمیرُ الْمُؤمنین صِدّیقِ اکبر نے بمشورہ اَمیرُ الْمُؤمنین فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کیا پھر اسی جمع فرمودۂ صِدّیقی کی نَقْلوں سے مَصاحِف بنا کر اَمیرُ الْمُؤمنین عثمانِ غنی نے بمشورہ اَمیرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بلادِ اسلام میں شائع کئے اور تمام اُمّت کو اصل لَہْجۂ قریش پر مُجْتَمِع (جمع) ہونے کی ہدایت فرمائی اسی وجہ سے وہ جناب (عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) جامِعُ القرآن کہلائے۔ (المرجع السابق، ۲۶/۴۴۱)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

حافظِ حقیقی، جامعِ ازلی جَلَّ جَلَالُہٗ کے بعد دوسرے جامعُ القرآن حُضُور نبیِّ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قرار پائے اور اس کے بعد قرآنِ پاک کو جمع کرنے کا سہرا اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سر ہے۔ جیسا کہ آپ نے مُلاحَظہ فرمایا۔ اب اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جامعُ القرآن کہنے کی مزید وضاحت مُلاحَظہ فرمائیے، چُنانچہ

سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جامعُ القرآن کہنے کی وضاحت

''فتاویٰ رضویہ'' جلد 26 صفحہ 452 پر سیِّدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے جو کچھ فرمایا اُس کا خُلاصہ یہ ہے کہ ''قرآنِ پاک کی سورتیں اگرچہ مختلف جگہوں سے ایک مجموعے میں جمع ہو گئیں تھیں اور وہ مجموعہ پہلے اَمیرُ الْمُؤمنین حضرت سیِّدُنا صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پھر اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور پھر اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تھا، مگر 3 کام ابھی باقی تھے جو **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے جامعُ القرآن اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے لئے۔

(۱).....اِن مجموع صحیفوں کا ایک مُصْحَفِ واحِد میں نقْل ہونا۔

(۲).....اُس ایک مُصْحَف شریف کے نُسَخ مَمْلَکَتِ اسلامیہ کے مختلف بڑے بڑے

www.dawateislami.net

شہروں میں تقسیم ہونا۔

(۳).....لوگوں کو قرآنِ عظیم کے حقیقی اصلی، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نازل کردہ لہجے پر جمع کرنا۔

یہ تینوں کام **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے تیسرے بندے اَمیرُ الْمُؤمنین جامِعُ القرآن ذوالنُّورَین حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے لیے اور قرآنِ عظیم کا جمع کرنا حسبِ وعدۂ الٰہیہ تام وکامل ہوا اس لیے اس جناب (عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کو جامِعُ القرآن کہتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۶/۴۵۲ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صِدّیق وعثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے جمعِ قرآن میں فرق

''فتاویٰ رضویہ'' جلد **26**، صفحہ **447** پر مزید نقل فرماتے ہیں: **ابوبکر صِدّیق** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جمع کرنا اس خوف سے تھا کہ قُرّاءِ قرآن (یعنی حُفّاظِ قرآن) کی شہادت کے سبب سے قرآن کا کچھ حصّہ ضائع نہ ہو جائے کیونکہ قرآنِ مجید یکجا نہ تھا، چُنانچِہ ابوبکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے قرآن کو صحیفوں میں اس طرح جمع کر دیا کہ ہر ایک سورت کی آیتیں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بیان کے مطابِق مُرتَّب کر کے درج فرما دیں اور حضرتِ عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس وقت قرآنِ مجید جمع فرمایا جب قراءَت

www.dawateislami.net

کی وُجوہ (طریقوں) میں بکثرت اِختلاف واقع ہوا جبکہ عربوں نے وسیع لغات کی بناء پر اپنی اپنی زبانوں میں الگ الگ قراءَت میں قرآن پڑھنا شروع کر دیا اور ایک زبان والے دوسری زبان والوں کی قراءَت کو غلَط قرار دینے لگے تو حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو لوگوں کے درمیان مُعاملہ حد سے بڑھ جانے کا خوف محسوس ہوا اس لئے آپ نے تمام صحیفوں کو ایک مُصْحَف میں سورتوں کی ترتیب کے ساتھ جمع کر دیا اور تمام لغات کو چھوڑ کر صرف لغتِ قریش پر اِکتفا کیا اس بات سے اِستِدلال کرتے ہوئے کہ قرآنِ مجید لُغتِ قریش پر نازِل ہوا۔

(الاتقان فی علوم القرآن، النوع الثامن عشر فی جمعه وترتیبه، ۱/۱۲۰)

صحیفے اور مُصْحَف میں فرق

صحیفے اور مُصْحَف میں فرْق یہ ہے کہ صحیفے وہ اَوراق ہیں جن میں اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدِّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عہدِ مبارَک میں قرآن مجید لکھا گیا تھا اس میں سورتیں الگ الگ تھیں، ہر سورت اپنی آیات کے ساتھ الگ مُرَتَّب تھی لیکن بعض کو بعض کے بعد بالترتیب نہیں رکھا گیا تھا، جب ان کو اس طرح لکھا گیا کہ بعض سورتوں کو بعض کے بعد بالترتیب رکھا گیا تو مُصْحَف بن گیا، چُنانچہ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عہد سے پہلے مُصْحَف نہ تھا۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب جمع القرآن وبیان کیفیته، ۲۰/۱۸)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے جامعات ومَدارِس کی تعداد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے قرآنِ پاک کو جمع کرنے کے بارے میں معلومات حاصل کیں یہ بھی معلومات حاصل کرتے چلئے کہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کس طرح قرآنِ پاک کی تعلیمات کو عام کر رہی ہے، چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **616** صفحات پر مُشتمِل کتاب (**فیضانِ سنّت** جلد دُوُم کے ایک باب) **''نیکی کی دعوت،** حصّہ اوّل'' صفحہ **564** پر ہے: ۱۴ رَمَضَانُ الْمُبَارَک ۱۴۳۲ھ/**15** اگست **2011**ء تک صِرف پاکستان میں برائے حِفظ و ناظِرہ مَدَنی مُنّوں کے تقریباً **766** اور مَدَنی مُنّیوں کے تقریباً **316** مدارسُ المدینہ چلائے جارہے ہیں جن میں مدَنی مُنّوں اور مدَنی مُنّیوں کی ملا کر کُل تعداد تقریباً (**72,000**) ہے۔ نیز اسلامی بھائیوں کے **مَدْرَسۃُ المدینہ** بالِغان (عُموماً وقت: بعدِ عشاء دورانیہ: تقریباً **40** مِنَٹ) کی تعداد تقریباً (**3316**) ہے اور اسلامی بہنوں کے **مَدرَسۃُ المدینہ** بالِغات (عموماً وقت: صبح **8:00** سے لے کر عصر تک مختلف اوقات میں، دورانیہ: **1** گھنٹہ **12** منٹ) کی تعداد تقریباً (**39938**) ہے۔ نیز (۱۰ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۳۲ھ۔ **12-6-2011** تک) اسلامی بھائیوں کے درسِ نظامی کے جامِعات المدینہ کی تعداد تقریباً

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

90 اور اسلامی بہنوں کے جامِعات المدینہ کی تعداد تقریباً 72 ہے، طلبہ کی تعداد تقریباً 6671 اور طالبات کی تعداد تقریباً 2841 ہے۔ان تمام جامعاتُ المدینہ (لِلْبِنِیْن وَلِلْبَنَات)اور مَدارِسُ المدینہ(لِلْبِنِیْن وَلِلْبَنَات) میں مُفت تعلیم دی جاتی ہے اوران کے اَخراجات مُخَیِّر (مُ۔خی۔یر) اسلامی بھائیوں کے عطیات سے پورے کئے جاتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجھے بھی اپنے جیسا بنا لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! ان مَدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ کے علاوہ بھی مُبلِّغین ومُبلِّغاتِ دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا رہے ہیں جس کی برکت سے بے شمار کفّار دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں اور کئی نوجوانوں کی زندگیوں میں مدَنی انقلاب برپا ہو چکا ہے جس کی آئے دن بہاریں موصول ہوتی رہتی ہیں آپ کی ترغیب وتحریص کے لیے ایک مدَنی بہار پیشِ خدمت ہے، چُنانچِہ راولپنڈی (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے، میں اُس وقت دسویں کلاس کا اسٹوڈنٹ تھا۔ اپنے مَحلّے کی بِلال مسجد میں رَمَضان المبارَک (۱۴۲۱ھ۔2000ء) کے آخِری عَشَرہ کا اعتِکاف کیا۔ وہاں ہم 14، 15 افراد مُعتَکِف تھے غالِباً 28 رَمَضانُ المبارَک کو بعدِ نَمازِ ظہر میرے بچپن کے ایک کلاس فیلو (جو بے

www.dawateislami.net

چارے شرافت کی وجہ سے ہماری شرارت کا نشانہ بنا کرتے تھے) تشریف لائے۔ اُنہوں نے اپنے سر پر سبز عمامہ شریف سجایا ہوا تھا۔ سلام دُعا کے بعد اُنہوں نے ہم پر انفِرادی کوشش کرتے ہوئے پوچھا: آپ میں سے برائے مہربانی کوئی نَمازِ عید کا طریقہ سنا دے۔ ہم سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ اس پر اُنہوں نے کہا: اچھا! چلئے، نَمازِ جنازہ کا طریقہ ہی بتا دیجئے۔ افسوس! ہم میں سے کوئی بھی نہ بتا سکا۔ پھر اُنہوں نے ہمیں نَماز کی مَشق (Practical) کروائی۔ اِس سے ہماری بَہُت ساری غَلَطیاں سامنے آئیں۔ اس کے بعد نہایت ہی اَحسن انداز میں اُنہوں نے ہمیں نَمازِ عید اور نَمازِ جنازہ کا طریقہ سکھایا۔ ہمارا دل بَہُت خوش ہوا۔ سچ پوچھو تو ہمارے لئے حاصِلِ اعتِکاف یہی تھا کہ ہمیں مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے مختلف نَمازوں کے اَہَم اَحکام سیکھنے کو مل گئے۔ عید کی نَماز میں مجھے مسجِد کی چھت پر جگہ ملی۔ جب امام صاحب نے دوسری تکبیر کہی تو میرے علاوہ تقریباً سبھی رُکوع میں چلے گئے! حالانکہ یہ رُکوع کا موقع نہیں تھا بلکہ اس میں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر لٹکانے تھے۔ خیر ورنہ میں بھی عوام کے ساتھ رکوع ہی میں ہوتا مگر قربان جاؤں مُبلِّغِ دعوتِ اسلامی پر کہ اُنہوں نے اِعتِکاف میں نَمازِ عید کا طریقہ سکھا دیا تھا۔ اِس موقَع پر میرا دل چوٹ کھا گیا اور دعوتِ اسلامی کی اَہَمِّیَّت مجھ پر خوب واضح ہوگئی۔ میں نے اُن مُبلِّغ سے عید کی ملاقات پر عرض کی، **مجھے بھی اپنے جیسا بنا لیجئے**۔ اُنہوں نے نہایت ہی مَحَبَّت کے ساتھ میری حوصَلہ افزائی فرمائی۔ ان کی اِنفِرادی کوشش سے آہِستہ آہِستہ **اَلْحَمْدُ**

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں آ گیا۔ یہ بیان دیتے وقت میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لحاظ سے تنظیمی طور پر شُعبہ تعلیم کا علاقائی ذِمّہ دار ہوں۔

ہاں جنازہ وعید، اس کو سیکھیں مزید آئیں مسجِد چلیں کیجئے اعتِکاف
قلب میں انقِلاب، آئے گا آں جناب آپ ہمّت کریں کیجئے اعتِکاف

(فیضانِ سُنَّت، ۱۴۷۲/۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



www.dawateislami.net

قرآنِ پاک کے آداب

دُرود شریف کی فضیلت

''اَرْبَعِیْنِ مَدَنِیَّہ'' میں ہے، نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ عظیم ہے: ''اِنَّ الدُّعَاءَ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ لَا یُرَدُّ یعنی مجھ پر دُرود پڑھنے کے بعد جو دُعا کی جائے وہ ردّ نہیں کی جاتی۔''

(الصِّلاۃُ والبُشَر فی الصّلاۃِ علٰی خَیرِ البَشَر، ص۱۱۹، الحدیث:۱۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ادَب کی اَہَمِّیَّت وافادِیّت سے کسی کو اِنکار نہیں، انسان ادَب کی بدولت دُنیا وآخرت میں سُرخرو ہوتا ہے، قرآنِ مجید **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی آخری اور سب سے افضل کتاب ہونے کے ناطے خصوصی اَہَمِّیَّت کی حامل ہے لہٰذا اس کا ادَب واِحترام بے حد ضروری ہے، قرآنِ مجید کے آداب کی بَہُت زیادہ برکات ہیں جبکہ قرآنِ پاک کی توہین مَعَاذَاللّٰہ بربادیٔ اِیمان کا سبب بن جاتی ہے۔ قرآنِ پاک کے آداب کے متعلِّق کلام کرنے سے پہلے ادَب کی فضیلت واَہَمِّیَّت مُلاحَظہ فرمائیے۔

ادَب کے فضائل

﴿1﴾..... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن ابوالعاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جو والد اپنے بیٹے کو نیک ادَب سکھائے اس سے بڑھ کر کوئی عَطِیّہ نہیں۔ (اَلْمُسْتَدْرَک عَلَی الصَّحِیْحَیْن

www.dawateislami.net

لِلْحَاکِم، کتاب الادب، باب فضل تادیب الاولاد، ۳۷۳/۵ ، الحدیث:۷۷۵۳)

﴿2﴾..... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن سَمُرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: کسی شخص کا اپنے بیٹے کو ادَب سکھانا ایک صاع (یعنی 4 کلو میں سے 160 گرام کم) صدَقہ کرنے سے بہتر ہے۔(جَامِعُ التِّرْمِذِی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی ادب الولد، ص۴۷۷، الحدیث:۱۹۵۱)

اِمام احمد کا ادَب مَغْفِرَت کا سبب بن گیا

ایک شخص جو کہ بدکردار اور فاسِق وفاجِر تھا۔ایک دن وہ دریائے دجلہ پر ہاتھ پاؤں دھونے گیا، اِتّفاق سے حضرتِ سیِّدُنا اِمام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دریا پر وُضو کررہے تھے، وہ شخص جب ہاتھ پاؤں دھونے کے لئے بیٹھا تو اِتّفاقاً وہ ایسی جگہ بیٹھ گیا جو حضرت اِمام احمد بن حنبل (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاوّل) کے اُوپر تھی اور حضرت اِمام احمد بن حنبل (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاوّل) نیچے بہاؤ کی طرف بیٹھے وُضو کررہے تھے۔اس شخص کو خیال آیا یہ بڑی بے ادَبی کی بات ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مقبول اِمام وقت وُضو کررہا ہو اور میرے جیسا ایک نالائق انسان ان سے اُوپر بیٹھ کر ہاتھ پاؤں دھوئے۔ یہ خیال آتے ہی وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور سیِّدُنا اِمام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے نیچے بہاؤ کی طرف آ بیٹھا اور ہاتھ پاؤں دھوکر چلا گیا۔ جب وہ شخص مرگیا تو ایک بُزُرگ کو خیال آیا کہ فلاں آدمی بڑا ہی فاسِق وفاجِر تھا دیکھیں تو سہی کہ اس کے ساتھ کیا مُعامَلہ پیش آیا؟ انہوں نے اس کی قبر پر جاکر مُراقبہ کیا اور اُس سے پوچھا: ''بتا! تیرے ساتھ کیا مُعامَلہ ہوا؟'' اُس نے کہا:

www.dawateislami.net

''اللہ تَعَالٰی کا شکر ہے کہ میری بخشش صرف ایک گھڑی اِمام احمد بن حنبل (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاوّل) کے ساتھ ادَب کرنے کی وجہ سے ہوئی اور سارا قصّہ سنا دیا۔ (آبِ کوثر، ص۲۵۶)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیسا خوش نصیب تھا وہ شخص کہ صرف ایک گھڑی حضرتِ سیِّدُنا اِمام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَوَّل کا ادَب کیا تو آخرت سنور گئی۔ اس سلسلے میں یہ بھی ضَروری ہے کہ ادَب و اِحترام دل سے کیا جائے، کیونکہ دل سے ادَب کرنے کی اپنی تاثیر ہے، دل سے ادَب کی بدولت بسا اَوقات ایمان بھی مل جاتا ہے، چُنانچِہ

سیِّدُنا موسیٰ علیہ السلام اور جادوگروں کا ادَب

قَالُوْا یٰمُوْسٰۤی اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا (پ۱۶، طٰہٰ:۶۵)

ترجمۂ کنزُ الایمان: بولے اے موسیٰ! یا تو تم ڈالو یا ہم پہلے ڈالیں موسیٰ نے کہا بلکہ تمہیں ڈالو۔

اِمامُ المُفَسِّرِین، رئیسُ المُتکَلِّمِین حضرت سیِّدُنا امام فخرالدِّین رازی پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیۂ مبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: میلے کے دن جب حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام سے جادوگروں کا مُقابَلہ ہوا تو جادوگروں نے کہا: یا تو آپ ہم سے پہلے (عصا) ڈالیں جو کچھ آپ کے پاس ہے یا ہم پہلے ڈالیں جو کچھ ہمارے پاس ہے۔ اور آپ کا ذکر پہلے کرتے ہوئے یہ اختیار دینا جادوگروں کی طرف سے حُسنِ ادَب اور آپ کی بارگاہ میں عاجزی کا عملی اِظہار تھا۔ بلاشبہ اسی ادَب کی بَرَکت سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ایمان کی دولت عطا فرمائی پھر حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے بھی ان کے ادَب کی لاج رکھی اور فرمایا بلکہ تمہیں ڈالو۔ (اَلتَّفْسِیْر الْکَبِیْر، سورۂ طٰہٰ، تحت الاٰیۃ:۶۵، ۸/ ۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے جادوگروں کو ادَب کی وجہ سے ایمان کی دولت سے سرفراز فرمادیا۔ یقیناً انسان ادَب کی بدولت بلند مرتبہ پر فائز ہوسکتا ہے اور بسا اوقات اسی ادَب کے سبب دوسروں پر برتری بھی حاصل ہوجاتی ہے، چُنانچِہ

فِرِشتوں کی سرداری ادَب کی برکت سے

حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو سب سے پہلے کس نے سجدہ کیا؟ اِس کے متعلِّق حضرتِ سیِّدُنا محمد اسمٰعیل حقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **"تفسیر رُوحُ البیان"** میں ایک قول نقل فرماتے ہیں کہ فِرِشتوں میں سب سے پہلے حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلام نے سجدہ کیا اسی وجہ سے آپ عَلَیْہِ السَّلام کو تمام اَنبیا اور خصوصاً اِمامُ الانبیا حضرتِ سیِّدُنا محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں وحی کی خدمت کا شَرَف

www.dawateislami.net

عطا فرمایا گیا۔(تفسیرِ رُوحُ البَیَان، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ:۳۴، ۱/۱۰۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! انسان کی کامیابی میں ادَب اور ناکامی میں بے ادَبی کا بڑا دخل ہے۔ادَب کی بدولت انسان کئی فضائل وکمالات حاصل کرلیتا ہے جبکہ بے ادَبی انسان کی ہلاکت کا سبب بن سکتی ہے تو جس طرح آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ ادَب کی وجہ سے مغفِرت، ایمان اور فِرِشتوں کی سرداری نصیب ہوئی اسی طرح بعض اوقات بے ادَبی دنیاوآخرت میں ناکامی ونامُرادی کا سبب اور کبھی کفر کا سبب بھی بن جاتی ہے، چُنانچِہ

بے ادَبی سے ایمان واَعمال برباد

مُفسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی **''تفسیرِ نعیمی''** پارہ1، سورۃُ البقرہ، آیت نمبر**34** کے تحت فرماتے ہیں: ''**اللہ** والوں کو حقیر جاننا اتنا بڑا جُرم ہے کہ اس کے بعد توبہ کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔(تفسیر نعیمی،۱/۲۹۱)

خواجہ بایزید بُسطامی کی بے ادَبی وگستاخی کا وبال

ایک دن سیِّدُ نا سلطانُ العارفین خواجہ بایزید بُسطامی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پاؤں مبارَک پھیلا کر لیٹے ہوئے تھے اور ایک مرید پاس بیٹھا تھا۔ایک شخص آیا اور حضرت خواجہ بایزید بُسطامی قُدِّسَ سِرُّہُ کے پاؤں پر پاؤں رکھ کر آگے گزر گیا۔یہ دیکھ کر اس مرید نے کہا: ''تجھے معلوم نہیں کہ یہ خواجہ بایزید بُسطامی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی) لیٹے ہوئے ہیں اور تو اوپر پاؤں رکھ کر گزر گیا ہے'' یہ سن کر اس بدبخت نے کہا: بایزید بُسطامی ہیں تو پھر کیا ہوا؟ یہ کہہ

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

کر چلتا بنا لیکن اس بے ادَبی کا وبال اس پر یوں نازِل ہوا کہ جب اس کے مرنے کا وقت قریب آیا تو اس کے دونوں پاؤں سیاہ ہو گئے اور اسی پر بس نہیں بلکہ آج تک اس بدبخت کی نسل میں بھی یہ چیز آ رہی ہے کہ جب اُس کی اولاد میں سے کسی کا آخِری وقت آتا ہے تو اس کے پاؤں سیاہ ہو جاتے ہیں۔ (آبِ کوثر، ص۲۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ بے ادَبی کی ایسی نَحُوست ہے کہ جو صِرْف اس انسان تک ہی محدود نہیں رہتی بلکہ بسا اَوقات دوسروں کو بھی اس میں سے کچھ وبال ملتا رہتا ہے تاکہ ہر کسی کو معلوم ہو جائے کہ یہ فُلاں کی بے ادَبی کی نَحُوست کا وبال ہے۔

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ہم سب کو اپنے پیاروں کا ادَب کرنے کی توفیق اور اس پر اِستِقامت عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حقیقتِ ادَب

حضرتِ سیِّدُنا ابوالقاسم عبدُ الکریم بن ہوازِن قُشَیْری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حقیقتِ ادَب تمام اچھی خصلتوں کے اِجتماع کا نام ہے۔ (اور ادَب کی اَہَمِّیَّت کو مزید اُجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:) حضرتِ سیِّدُنا اُستاد ابوعلی دقّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّزَّاق فرماتے تھے: ''بندہ اپنی فرمانبرداری کے سبب جنت تک پہنچتا ہے اور فرمانبرداری میں ادَب کے سبب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تک پہنچتا ہے۔'' (اَلرِّسَالَۃُ الْقُشَیْرِیَّۃ، باب الادب، ص۳۱۶)

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

حضرتِ سیِّدُنا شیخ یوسف بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ادَب سے عِلْم کا فَہم ہوتا ہے، عِلْم کے ذریعے عمل دُرُست ہوتا ہے اور عمل کے ذریعے حکمت حاصل ہوتی ہے اور حکمت کے ذریعے زُہد قائم ہوتا ہے، زُہد کے ذریعے دنیا ترک ہوتی ہے اور ترکِ دنیا سے آخرت میں رَغبت ہوتی ہے، آخرت میں رَغبت سے **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے نزدیک رتبہ حاصل ہوتا ہے (**عَوَارِفُ الْمَعَارِف مع اِحیاء العلوم، الباب الحادی والثلاثون فی ذکرالادب ومکانه ...الخ، ۵/۲۰۰**)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مومن ادَب کی وجہ سے دین میں کامِل اور افضل ہوتا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور انبیا و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم کا قُربِ خاص پالیتا ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ حکیم کے ذریعے واضح طور پر ہمیں ادَب سکھایا اور اپنے پیارے مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتِ مبارَکہ کے ذریعے اس کی تعلیم دی اور اس سلسلہ کو صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، تابِعین، تبع تابِعین اور سلَف صالحین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُتِیْن کے ذریعے ہم تک پہنچایا جس کی پیروی ہم پر لازم ہے اور ہمیں ہر حال میں اس ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ کا شکْر ادا کرنا چاہئے کہ جس نے ہمیں کمالِ ادَب سے نوازا اور اَشْرَفُ المخلوقات کے درَجات پر فائز فرمادیا۔

بعض اوقات **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کسی چھوٹے سے عمل کو شرَفِ قبولیت سے نواز کر ایک گنہگار کا بیڑہ پار فرمادیتا ہے، کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

www.dawateislami.net

رحمتِ حق ''بہا'' نہ می جوید رحمتِ حق ''بہانہ'' می جوید

یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت قیمت طلب نہیں کرتی بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت تو بہانہ ڈھونڈتی ہے۔ کیونکہ جب اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی بخشش فرمانا چاہے تو بظاہر ایک چھوٹی سی نیکی کی وجہ سے انسان کو معاف فرما دیتا اور اس کے تمام گناہوں پر پردہ ڈال دیتا ہے تاکہ وہ رسوائی سے بھی محفوظ رہے، جیسا کہ

شرابی کی بخشش ہو گئی

ایک نیک آدمی نے کہا کہ میرا بھائی نشے کی حالت میں میرے پاس آیا میں نے اس کو نشہ کے باعث سزا دی، واپَسی پر وہ پانی میں ڈوب کر فوت ہو گیا۔ اُس نیک شخص نے خواب دیکھا کہ **اس کا مرحوم بھائی جنّت میں ٹہل رہا ہے**۔ اُس نے پوچھا، (تُو تو شرابی تھا اور) تو نَشہ کی حالت میں مَرا پھر تجھے **جنّت** کیسے نصیب ہوئی؟ وہ کہنے لگا: آپ سے مار کھانے کے بعد جب میں واپَس ہوا تو راہ میں ایک کاغذ دیکھا جس پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم تحریر تھا، میں نے اُسے نگل لیا۔ (پھر پانی میں گر گیا اور دم نکل گیا)۔ (جب قَبْر میں پہنچا) تو جب منکَر نکیر میرے پاس آئے (ان کے سُوالات پر) میں نے ان سے عرض کی، آپ مجھ سے سُوالات فرما رہے ہیں، حالانکہ میرے پیارے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کا پاک نام میرے پیٹ میں موجود ہے۔ اتنے میں غیب سے آواز آئی، ''صَدَقَ عَبْدِی قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ یعنی میرے بندے نے سچ کہا، بے شک میں نے اُسے بَخْش دیا۔'' (نُزْهَةُ الْمَجَالِس،

www.dawateislami.net

کتاب العقائد وفضل الذکر والقرآن.....الخ، فصل فی فضل البسملة، الجزء الاوّل، ص۳۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نام کی تعظیم کرنے والوں سے بَہُت خوش ہوتا اوران پر اِنعام و اِکرام کی بارِشیں فرمادیتا ہے یہ بھی اُس کی **خُفیہ تدبیر** ہے کہ سخت گنہگار وشراب خور کے بظاہر چھوٹے سے نیک عمل سے خوش ہوکر توبہ کی توفیق دے کر ولی کامل بنادے، چُنانچِہ

بِشرِ حافی کا ادب

حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی توبہ سے قَبل بَہُت بڑے شرابی تھے۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک مرتبہ شراب کے نشے میں دُھت کہیں جارہے تھے کہ راستے میں ایک کاغذ پر نظر پڑی جس پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھا ہوا تھا۔آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تعظیماً اُٹھالیا اور عِطْر خرید کر مُعَطَّر کیا پھر اُسے ایک بُلند جگہ پر اَدَب کے ساتھ رکھ دیا۔اُسی رات ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خواب میں سُنا کہ کوئی کہہ رہا ہے، ''جاؤ! **بِشر** سے کہہ دو کہ تم نے میرے نام کو مُعَطَّر کیا، اُس کی تعظیم کی اور اسے بُلند جگہ رکھا میں تمہیں پاک کردوں گا، مجھے اپنی عزّت کی قسم! میں تمہارا نام دنیا

www.dawateislami.net

وآخرت میں ضرور پاک کر دوں گا۔'' اُن بُزُرگ نے دِل میں سَوچا کہ **بِشر تو شرابی ہے،** شایَد مجھے خواب میں غَلَط فَہمی ہوئی ہے۔ چُنانچِہ اُنہوں نے وُضُو کیا، نَفْل پڑھے اور پھر سو گئے۔ دوسری اور تیسری بار بھی یہی خواب دیکھا اور یہ بھی سُنا کہ ''ہمارا یہ پَیغام **بِشر** ہی کی طرف ہے، جاؤ! اُنہیں ہمارا پَیغام پہنچادو!'' چُنانچِہ وہ بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کی تلاش میں نکل پڑے۔ ان کو پتا چلا کہ وہ شراب کی مَحفِل میں ہیں تو وہاں پہنچے اور **بِشر** کو آواز دی۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ تو نَشے میں بدمست ہیں! اُنہوں نے کہا، اُنہیں جا کر کِسی طرح بتادو کہ ایک آدمی آپ کے نام کوئی پَیغام لایا ہے اور وہ باہَر کھڑا ہے۔ کِسی نے جا کر اندر خبر دی۔ حضرت سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نے فرمایا: اُس سے پوچھو کہ وہ کِس کا پیغام لایا ہے؟ دَریافت کرنے پر وہ بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمانے لگے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا پیغام لایا ہوں۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ بات بتائی گئی تو جُھوم اُٹھے اور فَوراً ننگے پاؤں باہَر تشریف لے آئے پَیغامِ حق سُن کر سچّے دِل سے تَوبہ کی اور اُس بُلَند مَقام پر جا پہنچے کہ مُشاہَدَۂ حق کے غَلَبہ کی شِدَّت سے ننگے پاؤں رہنے لگے۔ اِسی لئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **حافی** (یعنی ننگے پاؤں والا) کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ لوگوں نے آپ سے جوتے نہ پہننے کی وجہ پوچھی تو جواباً فرمایا: **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِرشاد فرماتا ہے: ''ہم نے زمین کو فرش کیا۔'' اور خدا تعالٰی کے فرش پر جوتے پہننا بے اَدَبی ہے۔ (تذکرۃ الاولیا، باب دوازدھم، ذکر بشر حافی، ص۱۰۶)

حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی ہمیشہ ننگے پاؤں چلتے تھے اور جب تک بغداد میں آپ حیات رہے کسی چوپائے نے راستے میں گوبر نہ کیا اور وہ صرف

www.dawateislami.net

اس حرمت کے پیشِ نظر کہ حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی یہاں ننگے پاؤں پھرتے تھے ایک دن ایک چوپائے نے راستے میں گوبر کر دیا تو اس کا مالک یہ بات دیکھ کر گھبرا گیا کہ ہو نہ ہو کہ آج حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کا اِنتقال ہو گیا ورنہ یہ جانور کبھی راستے میں گوبر نہ کرتا۔ چُنانچِہ تھوڑی دیر کے بعد اس نے سن لیا کہ حضرت کا وصال ہو گیا ہے۔ (فضائلِ دُعا، ص ۲۵۶، مُلَخَّصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! قرآنِ پاک کی آیتِ مبارَکہ کے ایک حصّے بِسْمِ اللّٰہ شریف لکھے ہوئے کاغذ کے ٹکڑے کا ادَب کرنے سے ایک سخت گُنہگار اور شرابی ولیُّ اللہ بن گیا تو جن کے دِلوں میں ربُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ کا نام کَنْدَہ (گُن۔دَہ) ہے اور جن کے قُلوب ذِکرُ اللہ سے مَعْمُور ہیں اُن نُفُوسِ قُدْسِیَّہ کے اَدَب کے سبب ہم گنہگار، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کَرَم سے بَہرہ وَر کیوں نہ ہوں گے؟ نیز جو تمام اولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام وانبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بھی آقا ہیں یعنی سَیِّدُ الصّٰلِحِیْن، جَنَابِ رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِن کا اَدَب ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو کِس قدر مَحْبُوب ہوگا۔ یقیناً کِسی شان والے کے نام کا ادَب اَجر و ثَواب کا مُوجِب ہے۔

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نے **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت کے نام کا ادَب کیا تو عظَمت پائی۔ تو آج ہم اگر شَہَنشاہِ عالی نَسب، سلطانِ عرب، کے نامِ پاک کا ادَب کریں، جہاں سُنیں **چُوم** کر آنکھوں سے لگالیں تو کیونکر عِزّت نہ پائیں گے؟ حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نے جہاں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام دیکھا وہاں **عِطر** لگایا تو پاک ہوگئے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ جہاں جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکر ہو وہاں عرقِ گلاب چِھڑکیں تو کیوں پاک نہ ہوں گے؟ یقیناً صاف ہو جائیں گے حضرتِ سیِّدُنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کا اندازِ ادَب مُلاحَظہ فرمائیے اور **اللہ** تَبَارَک وَتَعَالٰی کی رحمت سے پُر اُمید ہو جائیے۔

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے بُو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے
عاصیو! تھام لو دامن ان کا وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

(حَدائقِ بخشش، ص۱۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عقیدت مندوں کی بھی مغفِرت

حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کو انتِقال کے بعد قاسم بن مُنَبِّہ نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: **ما فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا اور اِرشاد فرمایا: تم کو بلکہ

www.dawateislami.net

تمہارے جنازے میں جو جو شریک ہوئے ان کو بھی میں نے بخش دیا۔ تو میں نے عرض کیا، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے مَحَبَّت کرنے والوں کو بھی بخش دے۔ (تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت مزید جوش پر آئی اور) فرمایا: **قِیامت تک جو تم سے مَحَبَّت کریں گے اُن سب کو بھی میں نے بخش دیا۔** (شرحُ الصُدور، باب فی نبذ من اخبار من رای الموتی فی منامہ ۔۔الخ ،ص۲۸۹)

اَعمال نہ دیکھے یہ دیکھا ، ہے میرے ولی کے در کا گدا
خالق نے مجھے یوں بخش دیا سُبْحٰنَ اللّٰہ سُبْحٰنَ اللّٰہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی تَعظیم کی بَرَکت سے سیِّدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کا مقام کتنا بُلند ہوگیا کہ ان کی بَرَکتوں سے ہمیں بھی اس کا حصّہ مل رہا ہے! جی ہاں! بارگاہِ خداوندی میں عرض کرنے پر انہیں ان سے مَحَبَّت کرنے والوں کی مغفِرت کی بھی بشارت مل گئی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری بھی بگڑی بن جائے گی ، کیوں کہ ہمیں تمام اولیاءُ اللہ سے مَحَبَّت اور ولی کامل حضرتِ سیدُنا بِشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی سے بھی پیار ہے۔

بِشرِ حافی سے ہمیں تو پیار ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنا بیڑا پار ہے
ہم کو سارے اولیا سے پیار ہے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنا بیڑا پار ہے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے حِکایت مُلاحَظہ فرمائی کہ ایک گناہ گار شخص جس کی زندگی بے قدر و قیمت گزر رہی تھی جب اس نے بِسْمِ اللّٰہ شریف کا اَدَب کیا تو اس کی بدولت اس کو ایمان میں ثابِت قدَمی ہی نہ ملی بلکہ اَولیاءُ اللّٰہ کی صف میں شمار کر دیا گیا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اَدَب و اِحترام صرْف انسانوں کے دلوں میں نہیں بلکہ جانوروں کے دلوں میں بھی ڈال دیا گیا اور آنے والے لوگوں میں بھی ان کے نام کو روشن کر دیا گیا۔ اس مبارَک کلام کے کیا کہنے کہ یہ آسمانی صَحِیفہ ہے جو انسان کی اِصلاح، ہدایت اور رہنمائی کے لیے نازِل ہوا، یہ حقائق و مَعارِف کا بیش بہا خزانہ اور دین و دنیا کی فلاح و کامرانی کا ضامِن ہے، اگرچہ اس کے فُیُوض و بَرَکات کی فراوانی ہے اور اس کی تلاوت پر بھی بے شمار ثواب ملتا ہے لیکن اس کی اصل رُوح اس کے اَحکام کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا ہے اور نہ صرْف خود بلکہ اپنے زیرِ کفالت اَفراد اور ملازِمین کو بھی اَحکامِ قرآنی کا پابند بنانا ہے۔

اسی لئے **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے ارشاد فرمایا:

www.dawateislami.net

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا	ترجمۂ کنزُالایمان: اے ایمان
اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا	والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو
وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ	اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن
(پ۲۸، التحریم:٦)	آدمی اور پتھر ہیں۔

یہی مقدّس کتاب ہے کہ جس کی تلاوت کا حُکْم **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے ہمیں عطا فرمایا قرآن کو نازِل کرنے سے پہلے **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے خود اس کی تلاوت فرمائی تاکہ جب کوئی اس مقدّس کلام کی تلاوت کرے تو وہ صرف سنّتِ مصطفٰی کا عامِل نہ ہو بلکہ سنتِ خدا پر بھی عمل کرنے والا بن جائے جس کو دیکھ کر زمین و آسمان والے رشک کریں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آسمان و زمین کو پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے **سورۂ طٰہٰ** اور **سورۂ یٰسین** کی تلاوت فرمائی، جب فِرِشتوں نے قرآن کو سنا تو کہا: مبارَک ہو اس اُمَّت کے لئے جن پر یہ قرآن نازِل ہوگا، مبارَک ہیں وہ سینے جو اُسے اُٹھائیں گے اور مبارَک ہیں وہ زبانیں جو اس میں کلام کریں گی۔'' (**سنن الدارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی فضل سورۃ طٰہٰ ویٰس، ص۱۰۳٤، الحدیث۳٤۱۵**)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ادَب کی فضیلت و اَہَمِّیَّت اور بے ادَبی

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

کی نُحوست کے متعلّق کچھ رِوایات وحِکایات مُلاحَظہ فرمائیں۔اب قرآنِ پاک کے آداب کی طرف متوجّہ ہوتے ہیں۔ کسی مُصَنِّف نے اپنی کتاب کے آداب نہ بتائے اور نہ ہی سکھائے۔ یہ صرف قرآنِ مجید کا امتیاز ہے کہ اس کے پڑھنے اور سننے کے آداب سکھائے گئے، جب تک قرآنِ پاک کو اس کے آداب کا لحاظ رکھ کر نہ پڑھا جائے تب تک قاریٔ قرآن مکمل طور پر اس کے انوار سے ضیابار اور اس کے فُیوض وبرَکات سے مستفید نہیں ہو سکتا۔آیئے! قرآنِ پاک کے چند آداب مُلاحَظہ فرمایئے:

قرآنِ پاک کے آداب

علمائے کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے قرآنِ عظیم کے بَہُت سے آداب بیان کئے ہیں،ان میں سے چند آداب یہ ہیں:

﴿1﴾.....قرآنِ مجید کی کتابت نہایت خوش خط اور واضح حرفوں میں کی جائے، کاغذ بھی بہت اچھا، روشنائی بھی خوب اچّھی ہو کہ دیکھنے والے کو بھلا معلوم ہو۔بعض مکتبوں والے نہایت معمولی کاغذ پر بہت خراب کتابت وروشنائی سے چھپواتے ہیں یہ ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

﴿2﴾.....فی زمانہ قرآنِ مجید کے تراجم بھی چھاپنے کا رواج ہے، اگر ترجمہ صحیح ہو تو قرآنِ مجید کے ساتھ چھاپنے میں حرج نہیں، اس لئے کہ اس سے آیت کا ترجمہ جاننے میں

www.dawateislami.net

سہولت ہوتی ہے مگر تنہا ترجمہ طبع (شائع) نہ کیا جائے۔

﴿3﴾.....قرآنِ مجید کا حجم چھوٹا کرنا مکروہ ہے مثلاً بعض مکتبوں والے تعویذی قرآنِ مجید چھپواتے ہیں جن کا قلم اتنا باریک ہے کہ پڑھنے میں بھی نہیں آتا، بلکہ گلے میں لٹکانے کے لئے بھی قرآنِ پاک نہ چھپوایا جائے کہ اس کا حجم بھی بہت کم ہوتا ہے۔

﴿4﴾.....قرآنِ مجید کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے، نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اُونچا کریں، نہ یہ کہ خود اُونچی جگہ پر ہوں اور قرآنِ مجید نیچے ہو۔

﴿5﴾.....قرآنِ مجید کو جُزدان و غِلاف میں رکھنا ادَب ہے۔ صَحابہ و تابِعین رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن کے زمانہ سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔

﴿6﴾.....(اگر) قرآنِ مجید اس قابِل نہ رہا کہ اس میں تِلاوت کی جائے تو کسی پاک کپڑے میں لَپیٹ کر احتیاط کی جگہ **دَفْن** کر دیا جائے اور دَفْن کرنے میں اس کیلئے **لَحْد بنائی جائے** (یعنی گڑھا کھود کر جانبِ قِبلہ کی دیوار کو اِتنا کھودیں کہ سارے مُقَدَّس اَوراق سما جائیں) تاکہ اس پر مٹّی نہ پڑے یا (گڑھے میں رکھ کر) اُس پر تَختہ لگا کر چَھت بنا کر مٹّی ڈالیں کہ اس پر مٹّی نہ پڑے، **مُصْحَف شریف** بوسیدہ ہوجائے تو اس کو بالکل جَلایا نہ جائے۔ (بہارِ شریعت، قرآنِ مجید اور کتابوں کے آداب، حصّہ ۱۶، ۳/ ۴۹۴ تا ۴۹۶، مُلَخَّصًا)

﴿7﴾.....قرآنِ مجید کو اُٹھاتے اور رکھتے وقت ہمیشہ ادَب کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

﴿8﴾.....کسی قسم کی کوئی چیز قرآنِ مجید پر نہیں رکھنی چاہئے۔قرآن اور دیگر کتب کے رکھنے کی ترتیب یہ ہے کہ سب سے اوپر قرآن پاک کو رکھا جائے اس کے نیچے تفسیر، حدیث، فقہ اور لغت وغیرہ کی کتب رکھی جائیں۔

﴿9﴾.....جو چیز ایک مرتبہ بھی قرآنِ مجید سے مَس (TOUCH) ہو جائے اس کی بھی تَعْظِیم کرنی چاہئے۔

﴿10﴾.....قرآنِ مجید کو ادَب سے اُٹھانا اور بوسہ دینا چاہئے۔

ٹھنڈا کرنے کا طریقہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی اپنے رسالہ ''**تلاوت کی فضیلت**'' میں اِرشاد فرماتے ہیں: ٹھنڈا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی تھیلی یا خالی بوری میں بھر کر اُس میں وَزنی پتّھر ڈال دیا جائے نیز تھیلی یا بوری پر چند جگہ اس طرح چِیرے لگائے جائیں کہ اُس میں فوراً پانی بھر جائے اور وہ تہ میں چلی جائے ورنہ پانی اَندر نہ جانے کی صُورت میں بعض اَوقات مِیلوں تک تَیرتی ہوئی کنارے پَہُنچ جاتی ہے اور کبھی گنوار یا کُفّار خالی بوری حاصِل کرنے کے لالچ میں مُقدّس اَوراق کنارے ہی پر ڈھیر کر دیتے ہیں اور پھر اِتنی سخت بے اَدَبیاں ہوتی ہیں کہ سن کر عشاق کا کلیجہ کانپ اُٹھے۔

مدَنی مشورہ: مُقدّس اَوراق کی بوری گہرے پانی تک پَہُنچانے کیلئے مسلمان کشتی والے سے بھی تعاوُن حاصِل کیا جا سکتا ہے مگر بوری میں چِیرے ہر حال میں

www.dawateislami.net

ڈالنے ہوں گے۔

میں ادَب قرآن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

(تلاوت کی فضیلت، ص ۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن کے ظاہِری آداب

اب تلاوتِ قرآنِ مجید کے ظاہری آداب بیان کئے جاتے ہیں، جب بھی قرآن کی تلاوت کی جائے تو اس سے پہلے ان آداب اور شرعی اَحکام کا لحاظ رکھا جائے:

﴿1﴾.....مستحب یہ ہے کہ باوُضو، قبلہ رُو، اچّھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے اور شروعِ تلاوت میں اَعُوْذ پڑھنا مستحب ہے اور ابتدائے سورت میں بِسْمِ اللّٰہ سنّت، ورنہ مستحب۔ (بہارِ شریعت، مسائلِ قراءَت بیرونِ نماز، حصّہ سوم، ۱/۵۵۰)

﴿2﴾.....تلاوت کرنے والا اپنے منہ کو ہر قسم کی بدبو سے پاک صاف رکھے، خاص طور پر سگریٹ نوشی، تمباکو نوشی کرنے، نسوار ڈالنے اور کچا لہسن و پیاز کھانے والے تلاوت سے قبل مسواک یا کسی بھی چیز سے اچھی طرح منہ کی بدبو دور کر لیں، اور عطریات وغیرہ استعمال کرے۔

﴿3﴾.....(قرآن پڑھنے والے کو چاہئے کہ) ہمیشہ باوقار و باحیا رہے، فضولیات ولغویات اور فحش

www.dawateislami.net

گوئی وبدکلامی سے اِجتناب کرے۔(الادب فی الدین، آداب القراءۃ، ص۴۰۸)

﴿4﴾.....تلاوت کرنے والے کو چاہئے کہ ادَب وسکون کی حالت میں قبلہ رُو ہو کر سر جھکائے بیٹھا ہو، نہ چوکڑی مار کر بیٹھے، نہ ٹیک لگا کر اور نہ ہی مُتکبّرانہ انداز میں بیٹھے بلکہ یوں بیٹھے جیسے اُستاذ کے سامنے بیٹھتا ہے۔(اِحیاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الثانی فی ظاھر آداب التلاوۃ وھی عشرۃ، ۳۶۲/۱)

﴿5﴾.....قرآنِ مجید دیکھ کر پڑھنا، زبانی پڑھنے سے افضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چھونا بھی اور یہ سب چیزیں عبادت ہیں۔(صِراطُ الجنان، مقدّمہ، تلاوت قرآن کے آداب، ۲۱/۱)

﴿6﴾.....قرآن مجید کو نہایت اچھی آواز سے پڑھنا چاہئے۔اسی طرح اذان کہنے میں خوش گلوئی سے کام لے یعنی اگر آواز اچھی نہ ہو تو اچھی آواز بنانے کی کوشش کرے۔لَحن کے ساتھ پڑھنا کہ، حروف میں کمی بیشی ہو جائے جیسے گانے والے کیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے، بلکہ پڑھنے میں قواعدِ تجوید کی رعایت کرے۔(بہارِ شریعت، قرآنِ مجید اور کتابوں کے آداب، حصّہ ۱۶، ۴۹۶/۳)

﴿7﴾.....لیٹ کر قرآن مجید پڑھنے میں حرج نہیں، جبکہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کھلا ہو، یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے جب کہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔(صِراطُ الجنان، مقدّمہ، تلاوتِ قرآن کے آداب، ۲۲/۱)

﴿8﴾.....جب قرآنِ مجید ختم ہو تو تین بار ''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ'' پڑھنا بہتر ہے، اگرچہ

www.dawateislami.net

تراویح میں ہو، البتہ اگر فرض نماز میں ختم کرے، تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ سوم، ۱/۵۵۱)

﴿9﴾.....مسلمانوں میں یہ دستُور ہے کہ قرآنِ مجید پڑھتے وقت اگر اُٹھ کر کہیں جاتے ہیں تو بند کر دیتے ہیں کھلا ہوا چھوڑ کر نہیں جاتے، یہ ادب کی بات ہے، مگر بعض لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ اگر کھلا ہوا چھوڑ دیا جائے گا تو شیطان پڑھے گا، اس کی اصل نہیں، ممکن ہے کہ بچوں کو اس ادَب کی طرف توجُّہ دلانے کے لئے ایسا اِختِراع کیا گیا (یعنی یہ بات بنائی گئی) ہو۔

(بہارِ شریعت، قرآنِ مجید اور کتابوں کے آداب، حصّہ ۱۶، ۳/۴۹۶)

﴿10﴾.....جو شخص غلط پڑھتا ہو تو سننے والے پر واجب ہے کہ بتادے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ وحسد پیدا نہ ہو۔ اسی طرح اگر کسی کا مُصْحَف شریف اپنے پاس عارِیَت (یعنی وقتی طور پر لیا ہوا) ہے، اگر اس میں کتابت کی غلطی دیکھے (تو) بتا دینا واجب ہے۔ (بہارِ شریعت، مسائلِ قراءَت بیرونِ نماز، حصّہ سوم، ۱/۵۵۳)

﴿11﴾.....جماہی آئے تو تلاوتِ قرآن موقوف کر دے جیسا کہ **"بخاری شریف"** میں ہے، "جماہی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔" (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب اذا تثاوَبَ فلیضع یدہ علٰی فیہ، ص ۱۵٤۰، الحدیث: ٦٢٢٦)

﴿12﴾.....جب بلند آواز سے قرآنِ مجید پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سننا فرض ہے جب کہ وہ مجمع قرآنِ مجید سننے کی غرض سے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے، اگرچہ باقی لوگ اپنے کام

www.dawateislami.net

میں مصروف ہوں۔(صِراطُ الجنان،مقدّمہ،تلاوت قرآن کے آداب،۱/۲۲)

﴿13﴾.....مجمع میں بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے۔اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔(المرجع السابق)

﴿14﴾.....بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے۔(المرجع السابق)

﴿15﴾.....جب قرآنِ پاک کی سورَتیں یا آیتیں پڑھی جاتی ہیں اُس وقت بعض لوگ چُپ تو رہتے ہیں مگر اِدھر اُدھر دیکھنے اور دیگر حرکات و اِشارات وغیرہ سے باز نہیں آتے، ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ چُپ رہنے کے ساتھ ساتھ غور سے سننا بھی لازِمی ہے جیسا کہ **فتاویٰ رضویہ**،جلد23،صفحہ352 پر میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، اِمامِ اَہلسنّت مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں:قرآنِ مجید پڑھا جائے اُسے کان لگا کر غور سے سُننا اور خاموش رہنا **فرض** ہے۔قَالَ اللّٰہُ تعالٰی (**اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے ارشاد فرمایا:) وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ (پ۹، الاعراف: ۲۰۴) ترجَمۂ کنزُ الایمان :اور جب قرآن پڑھا جائے تو اُسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تلاوتِ قرآن سننے والے کو بھی چاہئے کہ وہ مذکورہ آداب کا خیال رکھے۔روایات میں آتا ہے کہ جس طرح قرآنِ مجید کی تِلاوت کرنے

www.dawateislami.net

والے کو ثواب ملتا ہے اسی طرح قرآنِ مجید کی سماعت کرنے والے کو بھی ثواب ملتا ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ **اللہ** بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جس نے قرآنِ مجید کی ایک آیَت کو غور سے سنا تو وہ آیت بروزِ قیامت اس کے لئے نور ہوگی۔ (سُنَنُ الدارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فضل من استمع الی القرآن، ص۱۰۲٤، الحدیث:۳۳٦۸)

خوش نصیب قاریٔ قرآن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھی آواز سے قرآن کی تلاوت کرنا بھی تلاوت کے آداب میں سے ہے۔ ایک قاریٔ قرآن کو خوبصورت آواز میں قراءَت کرنے پر شاہِ خیرُ الانام نے دعائے خیر سے نوازا جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا قاری ہیثم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم اِرشاد فرماتے ہیں: میں خواب میں پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مُشَرَّف ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے اِرشاد فرمایا: تو ہی ہیثم ہے جو خوش اِلحانی سے تِلاوت کرتا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ نے دعا سے نوازتے ہوئے اِرشاد فرمایا: **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی تجھے جزائے خیر عطا فرمائے۔ (اِحیاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن، کتاب آداب تلاوۃ القران، الباب الثانی فی ظاھر آداب تلاوۃ القرآن، ۱/۳٦۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس قاریٔ قرآن کی قسمت پر ہم کیوں نہ ناز کریں جسے دُعائے مصطفےٰ سے نوازا گیا یقیناً دنیا و آخرت میں مقبول وہی ہے جسے رسولِ مقبول صَلَّی

www.dawateislami.net

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبول فرمالیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تلاوتِ قرآن کے باطنی آداب

﴿1﴾.....تِلاوت کرنے والے کو چاہئے کہ اپنے دل کو فاسِد خیالات، اندیشوں اور وَسوسوں سے پاک کرے اور دل کو حاضر کرے اور نفسانی خواہشات کو دُور کر کے اپنی تمام تر توجُّہ کلامِ ربانی پر رکھے تا کہ **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے روحانی کیف سے لُطف اندوز ہو سکے اور اس پر مَعارِفِ قرآن مُنْکَشِف ہوں۔

﴿2﴾.....یہ تصوُّر کرے کہ **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی میری تِلاوت کو سن رہا ہے اور میں اُسی کا کلام اُسی کو سنا رہا ہوں۔

﴿3﴾.....قرآنِ مجید کی جس آیَت میں ذوق وشوق اور وَجْد آئے اس کو بار بار دہرائے۔

﴿4﴾.....عاجِزی وانکساری اور آہ وزاری کی عادت بنائے۔

﴿5﴾.....جس آیَت میں رَحمت ومغفِرت کا ذِکْر ہو تو **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت سے اس کی رَحمت ومغفِرت کا سُوال کرے اور جس آیَت میں قہر وغضَب کا ذِکْر ہو تو اس پر روئے اور پناہ مانگے۔

حضرتِ سیِّدُنا اِمام محمد بن محمد غزالی شافعی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی) نے تلاوت کے باطِنی آداب تفصیلاً بیان فرمائے ہیں، ان میں سے چند آداب یہاں اِجمالاً بیان کئے جاتے ہیں:

﴿6﴾.....**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل واِحسان اور لُطف وکرَم کو یوں سمجھنا کہ اُس نے عرشِ

www.dawateislami.net

بریں سے ایسا کلام اُتارا کہ مخلوق کی سمجھ میں آجائے۔

﴿7﴾.....قاریٔ قرآن کو چاہئے کہ تلاوتِ قرآن شروع کرتے وقت دل میں متکلم (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) کی عظمت ظاہر کرے۔

﴿8﴾.....حضورِ قلب کے ساتھ تلاوت کرے اور دل میں پیدا ہونے والے خیالات کو ترک کرے۔

﴿9﴾.....قرآنی آیات پر غور وفکر کرے۔

﴿10﴾.....آیات کو سمجھے اور معانی سمجھنے میں رکاوٹ بننے والے اَسباب کا خاتمہ کرے۔

﴿11﴾.....قرآنِ پاک کے ہر خطاب میں یہ تصوُّر کرے کہ اس سے میں ہی مقصود ہوں۔

﴿12﴾.....تلاوت کرنے والے کا دل مختلف آیات سے (ان کے مطابق) مختلف طرح کا اَثر لے۔

﴿13﴾.....تلاوتِ قرآن میں اس حد تک ترقّی کرے کہ اپنے آپ سے نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے قرآنِ پاک کو سنے۔

﴿14﴾.....اپنی طاقت وقوّت اور اپنے نفس کی طرف رضا و پاکیزگی کی نگاہ کرنے سے براءَت ظاہر کرے۔ جب نیک لوگوں کی تعریف اور اُن کے لئے اِنعامات کے وعدے پر مشتمل آیات کی تلاوت کرے تو خود کو پیشِ نظر نہ رکھے بلکہ اَہلِ یقین اور صِدّیقین کو پیشِ نظر رکھے اور اس بات کا شوق رکھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بھی اُن کے ساتھ ملا دے۔ جب نافرمانی وکوتاہی کرنے والوں کی مَذَمَّت اور ناراضی پر مشتمل آیات کی تلاوت کرے تو خود کو پیشِ نظر رکھے اور خوف وڈر کے سبب یہ تصوُّر کرے کہ یہ خود ان آیات کا مُخاطَب ہے۔

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

(اِحیاءُ العلوم، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الثالث: فی اَعمالِ الباطنۃ.....الخ، ۳۶۹/۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ابھی قرآنِ مجید کے چند آداب مُلاحظہ فرمائے۔ یہ سب کچھ اس لیے بیان کیا گیا کہ جب انسان قرآنِ مجید کی تِلاوت کے فوائدِ کثیرہ پڑھتا یا سنتا ہے تو دل میں اس کی تِلاوت وسماعت کا شوق پیدا ہوتا ہے لہٰذا اس صورت میں ظاہِری وباطِنی آداب کی رِعایت ضَروری ہے ورنہ بسا اَوقات ان آداب کی رِعایت نہ کرکے بندہ بے ادَبی کی وجہ سے گنہگار بلکہ بعض اَوقات دائرۂ اِسلام سے خارِج بھی ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃ المدینہ** کی مَطْبُوعہ **692** صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **''کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب''** جلد اوّل، صَفْحہ **185** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ **دعوتِ اسلامی** حضرتِ علّامہ مولانا **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ایک سُوال مع جواب تحریر فرماتے ہیں:

سُوال: کیا قرآن پڑھنا کبھی کفر بھی ہوسکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! مَثَلاً شانِ تاجدارِ رسالت کی اِہانت (یعنی گستاخی) کی نیّت سے کوئی آیت پڑھنا، چُنانچِہ

فاروقِ اعظم نے اِمام کو قَتْل کروا دیا!

علّامہ محمد اسمٰعیل حقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **''تفسیرِ روحُ البیان''** میں فرماتے

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

ہیں: اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانے میں ایک **اِمام منافِق** ہر نماز میں پارہ **30** کی سورۂ عَبَسَ ہی پڑھا کرتا تھا۔ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو خبر ہوئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُس اِمام کو بُلا کر قتل کرا دیا، کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس حرکت سے اس کے کفر پر اِستدلال کر لیا (اور پہچان لیا کہ یہ مُنافِق ہے اور اس کے دل میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بُغض ہے، اس لئے اِس سورت کو ہر نماز میں پڑھتا ہے جو بظاہر عِتاب معلوم ہوتی ہے)

(رُوحُ البیان، سورۃ عبس، تحت الآیۃ ۱۔۲، ۱۰/۳۳۶)

سورۂ اِخلاص پڑھنے والے صَحابی کی حِکایت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بُری نیّت سے قرآنِ کریم کی تِلاوت کرنے والے بدنصیب گستاخِ رسول کا کتنا دردناک اَنجام ہوا! اب اچّھی نیّت سے **''سورۂ اخلاص''** پڑھنے والے خوش نصیب **''صحابی''** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حِکایت پڑھ کر آنکھیں ٹھنڈی کیجئے اور دل کو شاد کیجئے، چُنانچِہ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک صَحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جنگ کے لئے بھیجا اور وہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو نمازیں پڑھاتے

www.dawateislami.net

اور ہر نماز کا اِختتام قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پر کرتے تھے صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان نے واپس آ کر اس معاملے کو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا حُضُور عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلام نے فرمایا: اس سے پوچھو کہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان نے اس سے پوچھا تو اس نے عرض کی: اس میں رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی صِفات کا ذِکْر ہے اِس لئے میں اس سُورت کی تِلاوت کو پسند کرتا ہوں۔ حُضُور عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلام نے فرمایا کہ اس سے کہہ دو کہ ربّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اس سے مَحَبَّت فرماتا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب التوحید، باب ما جاء فی دعاء النبی ..... الخ، ص ۱۷۸۱، الحدیث: ۷۳۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک ہی قرآنِ مجید ہے اور اس کو پڑھنے والے مختلف اَذہان کے مالک ہیں۔ ایک قرآن پڑھنے والے کو جنّت کی بشارت عطا فرما دی جاتی ہے جبکہ دوسرا فسادِ نیّت کے سبب تِلاوت کر کے بھی جَہَنَّم کا حق دار بن جاتا ہے۔ **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ہم سب کو خلوصِ دل سے بکثرت تِلاوتِ قرآن کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تِلاوت میں آداب ملحوظ نہ رکھنے والوں کی مَذَمّت

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

رسولِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ''بَہُت سے قرآنِ مجید کی تِلاوت کرنے والے ایسے ہیں کہ قرآن ان پر لَعنت بھیجتا ہے۔'' (تَفْسِیرِ رُوحُ الْبَیان، سورۃ المزمل، تحت الآیۃ:۵، ۱۰/۲۰۹)

حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: جو شخص قرآنِ پاک کے اَخلاق سے مُتَّصِف نہیں جب قرآن پڑھتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے ندا فرماتا ہے: تجھے میرے کلام سے کیا تعلُّق؟ حالانکہ تو مجھ سے رُوگردانی کرتا ہے، اگر تو میری بارگاہ میں توبہ نہیں کرتا تو میرے کلام کو بھی چھوڑ دے۔ (اِحیاءُ عُلُومِ الدِّیْن، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الثالث فی اعمال الباطن فی التلاوۃ وھی عشرۃ، ۱/۳۷۶)

حضرتِ سیِّدُ نا ابوسلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''دوزخ کے فِرِشتے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نافرمان حاملینِ قرآن کو بت پرستوں سے بھی جلدی پکڑیں گے۔''

''**تورات شریف**'' میں ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے: ''اے میرے بندے! کیا تجھے مجھ سے حیا نہیں آتی؟ تیرے پاس کسی دوست کا خط آتا ہے اور تو راستے میں چل رہا ہو تو راستے سے ہٹ کر اسے پڑھنے کے لئے بیٹھ جاتا ہے اور اس کے ایک ایک حرف میں غور کرتا ہے حتّٰی کہ تو اس میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑتا اور یہ میری کتاب ہے جسے میں نے تیری طرف اُتارا ہے، دیکھ! میں نے اس میں تیرے لئے کتنی باتوں کو تفصیل سے بیان کیا اور کتنی باتوں کو تکرار سے بیان کیا تاکہ تو اس کے طول وعرض میں غور وفکر کرے مگر تو اس سے منہ پھیرتا

www.dawateislami.net

ہے، کیا میں تیرے نزدیک تیرے بھائی سے بھی پیچھے ہوں؟ اے میرے بندے! تیرا بھائی تجھے کوئی واقعہ سُناتا ہے تو تُو پوری طرح مُتَوَجِّہ ہوکر سنتا ہے اور پوری دل جَمْعی سے اس کی باتوں کو سنتا ہے، اگر کوئی درمیان میں بات کرتا ہے یا تجھے اس کی بات سے بے توجُّہ کرتا ہے تو تو اِشارے سے اسے روکتا ہے جبکہ میں تیری طرف مُتَوَجِّہ ہوں اور تجھ سے کلام کرتا ہوں اور تو اپنا دل مجھ سے پھیر لیتا ہے کیا تو نے مجھے اپنے بھائی سے بھی ہلکا سمجھ رکھا ہے؟'' اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بہت زیادہ بلند واعلیٰ ہے۔

(لُبَابُ الْاَحْیَاء ، الباب الثامن فی تلاوۃ القران، ص۱۰۳)

قرآن چھاپنے کے متعلِّق آداب

قرآنِ پاک چھاپنے کے بھی کچھ آداب ہیں، مُلاحَظہ کیجئے:

﴿1﴾.....قرآنِ مجید چھاپنے والے کو باوُضُو رہنا چاہئے کیونکہ دورانِ طباعت اسے بار بار قرآن کو چھونا پڑے گا اور قرآن کو چھونے کے لئے وضو ضروری ہے۔

﴿2﴾.....قرآنِ مجید کے لئے مقدّس اور بڑے اَوراق کو استعمال کرنا چاہئے۔

﴿3﴾.....عمدہ روشنائی کے ساتھ خوش خط لکھنا چاہئے۔

﴿4﴾.....باہر والی دونوں طرف قرآنی آیَت یا اس کے ترجمہ کو نہ لکھا جائے کیونکہ اس میں بے شمار مسلمان بے خیالی میں بے وُضُو چھونے میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان، رسالہ تلاوت کے خوشبودار مدنی پھول، ص۱۷۵، مفہوماً)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

﴿5﴾.....باریک لکھائی سے بالکل گریز کرنا چاہئے جس کے پڑھنے میں دُشواری ہو۔

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادَبی ہو

(وسائلِ بخشش،ص۱۹۳)

اعلیٰ حضرت کا ادبِ قرآن

جب صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ترجمۂ قرآنِ پاک کے لئے اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی بارگاہِ عظَمت میں درخواست پیش کی تو آپ نے قرآنِ پاک چھاپنے کے حوالے سے مدَنی پھول عطا کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: یہ تو بَہُت ضروری ہے مگر چھپنے کی کیا صورت ہوگی؟ اِس کی طباعت کا کون اِہتمام کرے گا ﴿1﴾ باوُضو کاپیوں کو لکھنا، ﴿2﴾ باوُضو کاپیوں اور حروفوں کی تصحیح کرنا اور ﴿3﴾ تصحیح بھی ایسی ہو کہ اِعراب، نقطے یا علامتوں کی بھی غلطی نہ رہ جائے پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے کہ ﴿4﴾ پریس مین ہمہ وقت باوضو رہے، ﴿5،6﴾ بغیر وُضو نہ پتھر کو چھوئے اور نہ کاٹے، ﴿7﴾ پتھر کاٹنے میں بھی احتیاط کی جائے اور ﴿8﴾ چھپنے میں جو جوڑیاں نکلی ہیں ان کو بھی بہت احتیاط سے رکھا جائے۔ (کنز الایمان مع خزائن العرفان، عرض ناشر، ص۱۱۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

”ادَبِ قرآن“ کے سات حروف کی نسبت سے ادَب کی بابَت 7 حکایات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اَسلاف ہمیشہ ہر اس کام کو کرنے کی کوشش فرماتے تھے جس کے ذریعے **اللہ** ورسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم راضی ہو جائیں اور ہر اَدَب والا کام کرنے کی کوشش فرماتے تھے چونکہ جتنا علم وکمال زیادہ ہوتا ہے انسان اتنا زیادہ اَدَب کرتا ہے یہ مقدّس ہستیاں بعد والوں کے لئے اَدَب کا پیکر ثابت ہوئیں۔ ہمارے اَسلاف آیاتِ قرآنی لکھے ہوئے اَوراق ہی کا اَدَب نہیں کرتے تھے بلکہ ہر لائقِ اَدَب چیز کا اَدَب ملحوظِ خاطر رکھتے تھے، چُنانچِہ

﴿1﴾.....مٹّی کا شِکَستہ پیالہ

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1548 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ”**فیضانِ سنّت**“ جلد اوّل، صَفْحہ 116 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ **دعوتِ اسلامی** حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اَدَب سے لبریز واقعہ نقل فرماتے ہیں: **سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ** کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا مُجَدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی نے ایک دن عام بَیْتُ الْخَلا میں بھنگی کا صفائی کیلئے رکھا ہوا گندگی سے آلودہ کونا ٹوٹا ہوا بڑا سا مٹّی کا پیالہ مُلاحَظہ فرمایا، غور سے دیکھا تو بیتاب ہو گئے کیونکہ اُس پیالے پر لفظ ، **اللہ** کندہ تھا! لپک کر پیالہ اُٹھالیا اور خادم سے پانی کا آفتابہ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

(یعنی ڈھکن والا دستہ لگا ہوا لوٹا) منگوا کر اپنے دستِ مبارک سے خوب مَل مَل کر اچّھی طرح دھو کر اُس کو پاک کیا، پھر ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر اَدَب کے ساتھ اُونچی جگہ رکھ دیا۔ ایک دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اِلہام فرمایا گیا، ''جس طرح تم نے میرے نام کی تَعْظِیم کی میں بھی دنیا و آخرت میں تمہارا نام اُونچا کرتا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نامِ پاک کا اَدَب کرنے سے مجھے وہ مقام حاصل ہوا جو **100** سال کی عبادت و رِیاضت سے بھی حاصل نہ ہوسکتا تھا۔'' (مُلَخَّص از حضراتُ القُدس، دفتر دُوُم، ص۱۱۳، مکاشَفہ نمبر۳۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾.....مفتیٔ اعظم ہند کا ادب

عالِمِ باعمل، فاضلِ اَجل، تاجدارِ اہلسنّت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت سیِّدُنا و مولٰینا الحاج محمد مصطفٰے رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان المعروف **''حضور مفتیٔ اعظم ہند''** سادہ کاغذات اور حروفِ مُفردہ کا بھی ادَب کرتے تھے کیونکہ وہ قرآن و حدیث اور شریعت کی باتوں کو لکھنے میں کام آتے ہیں۔ ۱۳۹۱ھ میں **دارُالعُلُوم رَبّانِیہ**، باندھ (الہند) کے سالانہ جلسۂ دستار بندی میں

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

حُضُور مفتیِ اعظم ہند رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائے۔ سواری سے اُتر کر چند ہی قدم چلے تھے کہ آپ کی نظر اُردو لکھائی والے کاغذ کے چند بوسیدہ ٹکڑوں پر پڑی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فوراً ان کو زمین سے اُٹھایا اور فرمایا: **کاغذات اور عربی حُروف** کا اِحترام کرنا چاہئے اس لیے کہ ان سے قرآنِ عظیم واَحادیثِ مقدّسہ اور تفاسیر وغیرہ مُرتّب ہوتی ہیں۔

(مُلَخَّص از مفتئ اعظم کی استقامت وکرامت، ص۱۲٤)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾.....اِمام بُخاری کا ادَب

ایک دفعہ امام بخاری (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی) مسجد میں حدیثیں بیان فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے اپنی داڑھی میں لگے ہوئے تنکے کو نکال کر مسجد کے فرش پر ڈال دیا، اِمام بُخاری نے لوگوں کی نظریں بچا کر اس تنکے کو اُٹھا کر اپنی آستین میں رکھ لیا اور لوگوں کے چلے جانے کے بعد اس تنکے کو مسجد سے باہر پھینکا۔ (نُزْہَۃُ الْقَارِی، مقدمہ، ۱/۱۱۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾.....اِمام احمد رضا خان کا ادب و اِحترام

اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دِین وملّت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن جب دوسری مرتبہ حرمینِ طیبین حاضر ہوئے اور وہیں پر کرنسی نوٹ کے احکام پر ''کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِم'' اور علمِ غیبِ مصطفےٰ پر ''اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّۃُ بِالْمَادَّۃِ الْغَیْبِیَّۃِ'' تصنیف فرمائی۔ انہی دنوں کا علم کے ادَب کے متعلِّق اپنا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں چُنانچہ حیاتِ اعلیٰ حضرت میں ہے: ایک دن میں کُتُب خانہ میں جاتا اور ایک شاندار صاحب کو بیٹھے دیکھتا ہوں، کہ میرا رسالہ ''کِفْلُ الْفَقِیْہِ'' مطالعہ کررہے ہیں، جب اس مقام پر پہنچے جہاں میں نے فتح القدیر سے یہ عبارت نقل کی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے ایک کاغذ کا ٹکڑا ہزار روپیہ کو بیچے تو جائز ہے مکروہ نہیں، بھڑک اٹھے، اور اپنی ران پر ہاتھ مار کر بولے: ''اَیْنَ جَمَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ مِنْ ھٰذَا النَّصِّ الصَّرِیْحِ'' (یعنی) حضرت جمال بن عبداللہ اس نصِ صریح سے کہاں غافل رہے؟ پھر کوئی مسئلہ دیکھنا تھا، اس کے لئے کتابیں نکلوائیں، ان کی عبارتیں نکال کر نقل کرنا چاہتے تھے اور میں رسالہ کی نقل کی تصحیح کررہا تھا، اس وقت نہ انہوں نے مجھے جانا نہ میں نے ان کو۔ اتنے میں انہوں نے دوات ایک ایسی کتاب پر رکھ دی جسے نہ دیکھ رہے

www.dawateislami.net

تھے، نہ اس سے کچھ نقل کر رہے تھے، میں نے ان پر اعتراض نہ کیا، بلکہ کتاب کی تعظیم کے لئے اُتار کر رکھ دی۔ انہوں نے پھر اٹھا کر کتاب پر رکھ دی، اور کہا: **بحر الرائق** ''**کتاب الکراھیة**'' میں اس کے جواز کی تصریح ہے۔ میں نے ان سے یہ تو نہ کہا کہ **بحر الرائق** ''**کتاب الکراھیة**'' تک کب پہنچی؟ وہ ''**کتاب القضا**'' ہی میں ختم ہوگئی ہے۔ ہاں! یہ کہا کہ ایسا نہیں بلکہ مُمانَعت کی تصریح فرمائی ہے۔ مگر لکھتے وقت بضرورت مثلاً ورق ہوا سے اُڑیں نہیں۔ کہا کہ میں لکھنا ہی تو چاہتا ہوں۔ میں نے کہا: ابھی لکھتے تو نہیں ہو، وہ خاموش ہو رہے۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ۱/۴۳۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾.....مُجدِّد اَلْفِ ثانی اور بچھونا

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا شیخ احمد سرہندی المعروف مُجدِّد اَلْف ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سادہ کاغذ کا بھی اِحترام فرماتے تھے چُنانچہ ایک روز اپنے بچھونے پر تشریف فرما تھے کہ یکا یک بے قرار ہو کر نیچے اُتر آئے اور فرمانے لگے، معلوم ہوتا ہے، اِس بچھونے کے نیچے کوئی کاغذ ہے۔ (زُبدَۃُ الْمَقامات، ص۱۹۲)

پیش کش: **مجلس المدینة العلمیه** (دعوتِ اسلامی)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾.....سیاہی کے نقطے کا ادَب

حضرتِ سیِّدُنا محمد ہاشِم کشْمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں، میں سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی خدمت میں حاضِر تھا۔ آپ تحریری کام کر رہے تھے، ضَرورتاً بَیتُ الْخَلاء گئے مگر فوراً واپَس آ کر پانی کا لوٹا منگوا کر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن شریف دھویا، پھر بَیتُ الْخَلاء تشریف لے گئے۔ بعدِ فراغت جب تشریف لائے تو فرمایا: بَیتُ الْخَلاء میں جُوں ہی بیٹھا کہ میری نظر بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخُن کی پُشت پر پڑی جس پر قلم کا امتحان کرتے وَقْت کا سیاہی (ink) کا نُقْطہ لگا ہوا تھا، چُونکہ یہ اُسی قلم سے تھا جس سے قرآنی حُرُوف لکھے جاتے ہیں اس لئے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے پر لگے ہوئے اُس نُقْطے کے ساتھ وہاں بیٹھنا ادَب کے خِلاف تھا، حالانکہ بَہُت شدَّت سے پیشاب کی حاجت تھی مگر اُس تکلیف کے مقابلے میں اِس بے اَدَبی کی تکلیف بَہُت زیادہ تھی لہٰذا فوراً باہَر آ کر سیاہی کے نُقْطے کو دھو کر پھر گیا۔ (زُبدَۃُ الْمقامات، ص ۱۸۰)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿7﴾.....اِمام احمد اور ذِکْر ابراھیم بن طَھْمان

حضرتِ سیِّدُنا ابوزُرْعَہ رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے میں حضرتِ سیِّدُنا اِمام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاَوَّل کے پاس حاضر تھا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیماری کی وجہ سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن طَہمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا ذِکْر آ گیا آپ یکدم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: صالحین اور نیک لوگوں کے تذکرے کے وقْت ٹیک لگانا مُناسِب نہیں۔ (الاعلام للزرکلی، ابن طھمان، ۱/۴۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ہر وہ چیز جس کی نسبت **اللہ** تَبَارَکَ

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

وَتَعَالٰی یا اس کے مقدّس کلام سے ہو جائے اس کا اَدَب کرنا چاہئے، سادے کاغذ کا بھی اَدَب ضروری ہے اور کیوں نہ ہو کہ اِس پر قرآنِ وحدیث اور اسلامی باتیں لکھی جاتی ہیں، اور اس مقدّس کاغذ کا کیا کہنا جس کو قرآن کی خدمت کا موقع میسّر آ گیا ہو۔ بہارِ شریعت میں ہے، ''کاغذ سے اِستنجا مَنْع ہے اگرچہ اُس پر کچھ لکھا نہ ہو یا ابوجہل ایسے کافِر کا نام لکھا ہو۔'' (بہارِ شریعت، حصہ۲، ۱/۴۱۱) چُونکہ لفظِ ''ابوجہل'' کے تمام حُروف تہجّی (ا۔ب۔و۔ج۔ ہ۔ل) قرآنی ہیں۔ اِس لئے لکھے ہوئے لفظِ ''ابوجہل'' کی ان معنوں میں تعظیم ہے کہ اُس کو ناپاک یا گندی جگہوں پر ڈالنے اور جُوتے مارنے وغیرہ کی اجازت نہیں۔ اِس سے ہمیں عِبرت حاصِل کرنی چاہئے کہ ہم اَخبارات کو بطورِ ردّی یا استِعمال کرتے ہیں اور پھر **مَعَاذَاللّٰہ**، وہ اَخبارات بے اَدبیوں کے مُختَلِف مراحِل مَثَلاً **مَعَاذَاللّٰہ**، گھر کے کچرا ڈالنے کے ڈِبّے، گلیوں میں قدموں تلے روندے جانے اور طرح طرح کی آلودگیوں سے دوچار ہونے کے بعد بالآخر کچرا کونڈی میں جا پہنچتے ہیں، نیز بعض لوگوں کی یہ نامعقول عادت ہوتی ہے کہ چلتے چلتے راہ میں پڑے ہوئے لکھائی والے خالی ڈِبّوں، اخبارات اور کاغذات وغیرہ کو **مَعَاذَاللّٰہ**، لاتیں مارتے ہیں۔ حالانکہ ثواب تو اس میں ہے کہ تحریروں والے کاغذات اور گتّے اُٹھا کر اَدَب کی جگہ رکھے جائیں یا ٹھنڈے کئے جائیں۔ بَہرحال لاتیں مارنے اور اِدھر اُدھر پھینکنے، اَخبارات یا لکھے ہوئے کاغذات سے مَیز یا برتن وغیرہ صاف کرنے، ہاتھ پُونچھنے، ان پر پاؤں رکھنے نیز

www.dawateislami.net

اَخبارات وغیرہ بچھا کر اس کے اوپر بیٹھنے وغیرہ سے بچنا بَہُت ضَروری ہے۔

اَخبارات ردّی میں نہ بیچیں

آج کل عُمُوماً اَخبارات میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ،آیاتِ کریمہ، اَحادیثِ مبارَکہ اور اسلامی مضامین ہوتے ہیں اور ہم صِرف چند سِکّوں کی خاطر انہیں رَدّی میں فَرَوْخت کر دیتے ہیں اور وہاں ان کا بالکل اَدَب نہیں کیا جاتا۔ افسوس! صد کروڑ افسوس! اس قسم کے اَخبارات گندی نالیوں میں نظر آتے ہیں۔ کاش! مقدّس اَوراق کا ہمیں اَدَب نصیب ہو جائے۔ غَیُور اسلامی بھائیو! ہم حقیر رقم حاصل کرنے کے لیے رَدّی کو بیچیں اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے کہ ہم ان اَخبارات کو سَمُندر میں ٹھنڈا کر دیا کریں، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔ بعض لوگ مذہبی مضامین جدا کر کے بقیّہ اَخبار کو بنڈل وغیرہ بنانے میں استِعمال کر کے دل کو یوں منا لیتے ہیں کہ ہم نے کوئی بے اَدَبی نہیں کی حالانکہ یہ صرف شیطانی دھوکے ہیں اور شیطان مُخْتَلِف حِیلے بنا کر اصل مقصد سے دور کرنا چاہتا ہے اور عافیت اسی میں ہے کہ مکمّل اَخبار ہی ٹھنڈا کر دیجئے کیونکہ خبریں ہوں یا فلمی اشتِہار جگہ بہ جگہ اسلامی نام ہوتے ہیں اور ان میں عُمُوماً ''**اللہ**'' اور ''**مُحَمَّد**'' کے الفاظ بھی شامل ہوتے ہیں۔ مثلاً عبد اللہ، عبدُ الرَّحمٰن، غلام محمد وغیرہ۔ اُردو ہو یا سندھی، اِنگریزی ہو یا ہندی دنیا کی ہر زَبان میں شائع ہونے والے ہر اَخبار میں مقدّس نام موجود ہوتے ہیں، بلکہ دنیا کی ہر زَبان کے حُرُوفِ

www.dawateislami.net

تہجّی (ALPHABETS) کا ادَب کرنا چاہئے کیوں کہ صاحبِ تفسیر صاوِی شریف کے قول کے مطابق دنیا میں بولی جانے والی تمام زبانیں اِلہامی ہیں۔

(التفسیر الصَاوِی، ج ۱، ص ۳۰)

لکھنے سے گریز کرنا چاھئے!

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ 1548 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب ''فیضانِ سنّت'' جلد اوّل صَفْحَہ 127 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور دیگر اَسمائے مقدّسہ کو ایسی جگہ ہرگز مت لکھئے جہاں ان کی بے حُرمتی ہونے کا اندیشہ ہو۔ بلکہ کسی بھی زَبان میں زمین پر کچھ نہ لکھا جائے ہر زَبان کے حُرُوفِ تَہَجِّی (یعنی ALPHABETS) کی تَعْظِیم کی جائے۔ لکھائی کسی بھی زَبان میں ہو اُس پر پاؤں نہ رکھا جائے۔ مَثَلاً ایسے پائیدان (DOOR MATE) دروازے کے باہَر نہ رکھے جائیں جن پر WELL COME لکھا ہوتا ہے۔ چَپّل وغیرہ پر خواہ انگلِش زَبان ہی میں کمپنی کا نام لکھا ہو پہننے سے قَبْل اسے مٹا دینا چاہئے۔ اکثر مُصَلّوں کے ساتھ چٹ لگی ہوتی ہے جس پر عَرَبی اُردو یا اِنگلش میں فیکٹری وغیرہ کا نام لکھا ہوتا ہے اور وہ بھی اکثر پاؤں رکھنے کی جگہ پر۔ نیز پلاسٹک کی چٹائی، لحاف وتولیہ وغیرہ میں بھی اکثر تحریری چِٹ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

ہوتی ہے، لہٰذا ایسی چِٹ کو جدا کر کے ٹھنڈی کر دینا چاہئے۔ پلنگ پر بچھے ہوئے فوم کے گدیلوں کے اَستَر پر عُمُوماً MOLTY FOAM وغیرہ لکھا ہوتا ہے کاش! کمپنیوں والے ہمیں امتحان میں نہ ڈالیں، یہ فِقْہی جُزئِیَّہ غور سے مُلاحَظہ فرمائیے، چُنانچِہ **بہارِ شریعت**، ج۳، حصّہ ۱۶، ص۴۲۰ پر رَدُّالْمُحتار کے حوالے سے لکھا ہے، ''**بچھونے** یا مُصَلّے پر کچھ لکھا ہوا ہو تو اس کو استِعمال کرنا **ناجائز** ہے۔ یہ عبارت اس کی بناوٹ میں ہو یا کاڑھی گئی ہو یا روشنائی (INK) سے لکھی ہو اگرچہ حُرُوفِ مُفْرَدہ (ALPHABETS) لکھے ہوں کیوں کہ حُروف مُفْرَدَہْ (یعنی جدا جدا لکھے ہوئے حروف) کا بھی احترام ہے۔''

(رد المحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، ۶۰۰/۹)

صاحبِ بہارِ شریعت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت مزید فرماتے ہیں، ''اکثر دسترخوان پر عِبارَت لکھی ہوتی ہے ایسے دسترخوان کو استِعمال میں لانا اور ان پر کھانا نہ کھانا چاہئے۔ بعض لوگوں کے تکیوں پر اَشْعار لکھے ہوتے ہیں ان کو بھی استِعمال نہ کیا جائے۔ (بہارِ شریعت، باب عمامہ کا بیان، حصّہ ۱۶، ۴۲۰/۳)

بَہَر حال مُصَلّے ہوں یا چادریں، قالین ہوں یا ڈیکوریشن کی دریاں، تکیہ ہو یا گَدَیلا جس چیز پر بھی بیٹھنے یا پاؤں رکھنے کی ضَرورت پڑتی ہو اُس پر کسی بھی زَبان میں کچھ بھی نہ لکھا جائے نہ ہی چھپی ہوئی چِٹ سِلائی کی جائے۔ خوبصورت مکمّل قالین (ONE PIECE CARPET) کے پیچھے عام طور پر کمپنی کا نام و پتا لکھا ہوا اسٹیکر چَسپاں ہوتا ہے

پیش کش: **مجلس المدینة العلمیه** (دعوتِ اسلامی)

، اُس اسٹیکر پر پانی لگا دیجئے پھر چند مِنَٹ کے بعد اُتار لیجئے ۔ **عَرَبی تحریروں** کا تو خاص طور پر ادَب کرنا چاہئے کہ میٹھے میٹھے عَرَبی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارَک زَبان عَرَبی ہے، قرآنِ پاک کی زَبان عَرَبی اور جنّت میں اہلِ جنّت کی زَبان بھی عَرَبی ہے۔

بعض اوقات چپل پر اگر کچھ نہیں بھی لکھا ہوتا تو نمبر ضَرور نقش ہوتا ہے اُس پر پاؤں رکھنے میں بھی اہلِ مَحَبَّت کا دل نہیں کرتا، کیوں کہ ہر نمبر میں کوئی نہ کوئی نسبت ہوتی ہے۔ مَثَلاً **طاق عدد** (SINGULER) کے بارے میں "اَحْسَنُ الْوِعَاء "ص **81**، پر دعاء کی تکرار کے بارے میں ہے، "**اللّٰہ** وِتر (اکیلا) اور وِتْر (یعنی ایک، تین، پانچ، سات، وغیرہ کو) دوست رکھتا ہے، **پانچ** بہتر ہے اور **سات** کا عدد **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کو نہایت محبوب اور اَقَل مرتبہ (یعنی کم از کم) **تین** ہے۔" (مطلب یہ ہے کہ جب بھی دُعا مانگو تو اُس کو **سات** مرتبہ دوہراؤ، ورنہ **پانچ** مرتبہ یا کم از کم **تین** مرتبہ ہی دوہرالو۔) (فضائل دعا، فصل دوم آدابِ دُعا، ص ۸۱، ادب ۳۱)

جُفت عدد (PLULER) میں بھی نسبتیں ہی نسبتیں ہیں ۔ **2 کی نسبت**: مَثَلاً **2 مُحَرَّمُ الْحرام** کو حضرتِ سیِّدُنا مَعْروف کَرخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور **2 ذِیقَعدۃِ الْحرام** کو **صدرُ الشَّریعہ** مصنِّف بہارِ شریعت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یومِ عُرس ۔ **4 کی نِسبت**: چار یار عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے جس کسی کو پیار ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا بیڑا پار ہے، **6 کی نسبت**: **6 رَجَبُ الْمُرَجَّب** کو غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چھٹی

www.dawateislami.net

شریف۔ **8 کی نسبت:** جنّتیں آٹھ ہیں اور **8** مـحـرَّمُ الْـحـرام شَیرِ بیشۂ سنّت حضرتِ مولیٰنا حَشمت علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کا یومِ عُرس، **10 کی نسبت:** یومِ عاشورا، امامِ عالی مقام سیِّدُ الشُّھَدَاء، سلطانِ کربلا امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا یومِ شہادت، **بَقَرہ عید** اور **11، 12 کی نسبتوں کی تو عُشّاق میں ہر طرف دُھوم دھام ہے۔** (فیضانِ سنّت، فیضانِ بِسْمِ اللّٰہ، ص۱۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس، صد ہزار افسوس! آج کل ایسے ادَب واحترام کرنے والوں کے بارے میں عجیب وغریب گمان کئے جاتے ہیں کہ گویا ان کو تو دنیا کی کسی قسم کی خبر ہی نہیں اور دنیا کہاں سے کہاں تک پہنچ گئی ہے اور یہ وہی پرانی باتیں کرتے پھرتے ہیں اور بسا اَوقات تو ان کو بیوقوف اور نفسیاتی مریض بھی کہہ دیا جاتا ہے حالانکہ درحقیقت وہ بے وقوف نہیں بلکہ عقل مند ہیں، چُنانچِہ

میرے والد صاحب ذھنی مریض ھیں

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ **دعوتِ اسلامی** حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ ایک نوجوان کا واقعہ کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ ایک بار میرے پاس ایک نوجوان آیا اور کہنے لگا کہ مجھے اپنے والِد صاحب کے لئے دُعا کروانی ہے تاکہ ان کا ذِہن ٹھیک ہو جائے، وہ ذہنی مریض ہیں، ان پر ایک دُھن سُوار رہتی ہے اور وہ **اَخبارات**، لکھے ہوئے **کاغذات** سڑکوں سے چُنتے اور جمع

www.dawateislami.net

کر کے ٹھنڈے کرتے ہیں، میرے پیسے بھی استِعمال نہیں کرتے۔ میں مُعامَلہ سمجھ گیا، میں نے اُس نوجوان سے پوچھا، کیا آپ **سرکاری ملازِم** ہیں؟ اُس نے کہا، ہاں۔ تو میں نے اُن سے کہا، والِد صاحِب کو میرا سلام عرض کر کے میرے لئے دُعائے مغفِرت کروائیے، آپ بھی اُن کی خدمت کیجئے وہ اَخبار وغیرہ اس لئے چُنتے ہیں کہ اُن میں مقدّس تحریریں ہوتی ہیں اور آپ کے پیسے اس لئے استِعمال نہیں فرماتے کہ آپ سرکاری ملازِم ہیں اور اکثر سرکاری ملازِمین پوری ڈیوٹی نہ کر کے ناجائز تنخواہ لیتے ہیں۔ یہ بات سُن کر اُس نے تسلیم کیا کہ واقعی میں ڈیوٹی میں کوتاہی کرتا ہوں۔

(فیضانِ سنّت، فیضانِ بِسْمِ اللّٰہ، ۱/۱۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کتنی افسوس ناک بات ہے کہ ہم اپنے آپ کو بَہُت پڑھا لکھا اور باادَب سمجھتے ہیں لیکن جب حقیقت سے آگاہ ہوتے ہیں تو مُعامَلہ کچھ اور ہوتا ہے لیکن پھر بھی ہم نصیحت حاصل نہیں کرتے اور نہ ہی اپنی آخرت کے بارے میں دھیان دیتے ہیں ہم دنیا میں ایسے مصروف ہو چکے ہیں کہ شیطان نے ہمیں اپنے اصل مقصد سے دور کر دیا ہے، یہی وقْت ہے کہ اپنی آخرت کو سنوار لیں ورنہ سوائے حسرت کے اور کچھ نہیں ہوگا اور اگر **اللہ** تَعَالٰی نے اسی وجہ سے پکڑ فرمالی تو ہمارا کیا بنے گا؟ **اللہ** تَعَالٰی ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تَعَالٰی جب نظرِ رحمت فرماتا ہے تو یہی اَدَب

www.dawateislami.net

بسا اوقات علم وحکمت کے حصول کا ذریعہ بن جاتا ہے، چُنانچہ

مُقدَّس کاغذ کی برَکت

حضرتِ سیِّدُنا منصور بن عَمّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ الغَفّار کی توبہ کا سبب یہ ہوا کہ ایک مرتبہ ان کو راستے میں کاغذ کا ٹکڑا ملا جس پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھا ہوا تھا۔ اُنہوں نے اسے اُٹھا کر ادَب سے رکھنے کی کوئی مُناسِب جگہ نہ پائی تو اُسے نگل لیا۔ خواب میں دیکھا کوئی کہہ رہا ہے، اِس مقدَّس کاغذ کے احترام کی بَرَکت سے **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے تجھ پر حِکمت کے دروازے کھول دیئے۔ (اَلرِّسَالَۃُ الْقُشَیْرِیَّۃ، فصل فی بیان عقائدھم فی مسائل التوحید، باب فی ذکر مشایخ.....الخ، ابو السری منصور بن عمار، ص٤٨)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے مقدَّس کاغذ کا اِحترام کرنے والے کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا کہ جو چیز کافی محنت ومشقت کے باوجود حاصل نہیں ہوسکتی وہ **اللہ** کریم نے ایک لمحہ میں عطا فرمادی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ

www.dawateislami.net

انسان جتنا ادَب کرتا ہے **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اس سے بڑھ کر اس کو مرتبہ و مقام عطا فرماتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** قرآنِ پاک کی تعلیمات کو دنیا بھر میں عام کرنے کے لیے کوشاں ہے، **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول کے تحت فی سبیلِ اللّٰہ بچوں اور بچیوں کے مدارِس بنام مدرسۃُ المدینہ پاکستان کے مختلف شہروں میں اور بیرونِ ملک بھی لگائے جاتے ہیں، ایک اندازے کے مطابق پاکستان میں **دعوتِ اسلامی** کے تحت کم و بیش **1550** مدارس قائم ہیں جن میں تقریباً **90** ہزار مدَنی منّے اور مدَنی مُنّیاں قرآنِ پاک حفظ و ناظِرہ کی مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بہنوں کے لئے مدرسۃُ المدینہ بالغات کی ترکیب ہوتی ہے جن میں مُدَرِّسہ اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں کو پڑھاتی ہیں اور بالِغ اسلامی بھائیوں کے لئے مدرسۃ المدینہ بالغان کی ترکیب ہوتی ہے جس میں اسلامی بھائی بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کو مفت قرآنِ پاک پڑھاتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ نماز کی سنتیں اور دعائیں بھی سِکھاتے ہیں، درس و بیان بھی سِکھاتے ہیں آیئے! اسی حوالے سے ایک مدَنی بہار مُلاحَظہ فرمایئے!

مدرسۃُ المدینہ بالِغان پڑھانے والا مُفتی کیسے بنا؟

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

بابُ المدینہ (کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی مُفتی فُضیل رضا عَطّاری سَلَّمَہُ الْبَارِی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں نے **14** سال کی عمر میں میٹرک پاس کیا اور مزید تعلیم کے لئے کالج جا پہنچا۔ میرا اکثر وقت عام نوجوانوں کی طرح دوستوں کے ساتھ گپ شپ لڑاتے یا کرکٹ وغیرہ کھیلنے میں گزرتا۔ ہمارے علاقے میں **سبز عمامہ** اور **سفید لباس** میں ملبوس ایک **عاشقِ رسول** اکثر بڑی مَحَبَّت سے ملتے اور تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں بتاتے اور مجھے بھی یہ ماحول اپنانے کی ترغیب دیتے۔ میں ان کے مَحَبَّت بھرے مَدَنی انداز سے متأثّر تو بہت تھا مگر طویل عرصہ تک کوئی پیش قدمی نہ کر پایا۔ بالآخر میں ان کی **انفرادی کوشش** کی بَرَکت سے مسجد میں بعدِ نمازِ عشاء قائم کئے جانے والے **مدرسۃ المدینہ** (بالغان) میں شرکت کرنے لگا۔ میں جسمانی طور پر کمزور ہونے کی وجہ سے اپنی اصل عمر سے بہت چھوٹا دکھائی دیتا تھا ،اس لئے مجھے الگ سے بٹھا کر پڑھایا جاتا۔ اسی وجہ سے ایک بار مجھے مدرسے میں پڑھانے سے معذرت بھی کر لی گئی۔ کیونکہ وہاں بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں کی ترکیب تھی۔مگر میں نے ہمّت نہ ہاری اور دوبارہ داخلے کی کوشش کرتا رہا۔ میرے جذبے کو دیکھتے ہوئے مجھے دوبارہ داخلہ دے دیا گیا۔ میں **عاشقانِ رسول** کی صحبت میں دُرُست قرآن پڑھنا سیکھ گیا۔

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے باجماعت نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ سنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا۔ جلد ہی میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ **دعوتِ**

www.dawateislami.net

اسلامی حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطّار قادِری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے مرید ہوکر **"عطّاری"** بن گیا۔ میں کم وبیش **8** سال **مدرسۃ المدینہ** (بالغان) میں قرآنِ پاک صحیح مَخارِج کے ساتھ پڑھانے کی سعادت پاتا رہا۔ اس دوران میں نے دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ہونے والے **اجتماعی اعتکاف** میں بھی شرکت کی اور نیکیوں کی مزید رغبت پائی۔ میں نے **1996**ء میں درسِ نظامی کرنا شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **2003**ء میں فارغُ التحصیل ہوا۔ اس دوران فتویٰ نویسی کی بھی تربیت لے چکا تھا۔ پیر ومرشد کی شفقت سے **مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ** کے رُکن کی حیثیت سے اپنے فرائض اَنجام دینے کے ساتھ فیضانِ مدینہ میں تادمِ تحریر بطورِ **مُفتی ومصدِّق** خدمتِ اِفتا کی سعادت حاصل ہے۔

مقبول جہاں بھر میں ہو "دعوتِ اسلامی"
صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار مدینے کا

(وسائلِ بخشش، ص۳۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **مدرسۃُ المدینہ** (بالغان) پڑھاتے پڑھاتے **توجُّہِ مُرشِد** کی برکت سے کالج میں پڑھنے والے مذکورہ اسلامی بھائی **مفتی ومصدِّق بن گئے۔** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تحت **قرآنِ پاک** کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے مختلف مساجد وغیرہ میں عُمُوماً بعد نمازِ عشاء ہزارہا **مدارسُ المدینہ** بالغان کی ترکیب ہوتی ہے۔ جن میں بڑی عمر

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

کے اسلامی بھائی صحیح مَخارِج سے حُرُوف کی دُرُست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے ،نمازیں وغیرہ دُرُست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں ۔آپ بھی ان **مدارس المدینہ** (بالغان) میں پڑھنے یا پڑھانے کی نیّت کر لیجئے۔(فیضانِ امیرِ اہلسنّت،ص۲۶)

ہمیں عالموں اور بُزُرگوں کے آداب
سکھاتا ہے ہردم سدا مدنی ماحول
اس میں ہے فیضانِ قراں اس میں فیضانِ حدیث
جل مرے او ر خاک ڈالے سر پہ شیطانِ خبیث

(وَسَائلِ بَخْشش،ص۶۰۲۔۶۰۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ہمیں اپنا،اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا،قرآنِ مجید کا بالخُصُوص اور بالعُمُوم تمام آسمانی کتابوں کا،تمام رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا،تمام صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا،اہلِ بیتِ اطہار عَلَیْہِم رحمۃُ الغَفَّار کا،تمام اَولیاء رَحِمَہُمُ اللّٰہ کا،پیرو مُرشِد کا، ماں باپ کا ، بڑے بہن بھائیوں کا، ہر مسلمان کا ادَب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

قرآن کی سُورتوں اور آیتوں کے مُتَعلِّق اَہَم معلومات

دُرُودِ پاک پُل صراط پر نُور ہے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المَدِینہ کی مَطْبُوعَہ **480** صفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''**بیاناتِ عَطّاریہ**'' (حصّہ اوّل) صفحہ **432** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دُرودِ پاک کی فضیلت کے بارے میں حدیثِ پاک نَقْل فرماتے ہیں کہ حُضُورِ پُرنُور، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا پُل صِراط پر نور ہے، جو روزِ جمعہ مجھ پر اَسّی (80) بار دُرودِ پاک پڑھے اُس کے اَسّی (80) سال کے گُناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (**الجامع الصغیر، حرف الصاد، ص ۳۲۰، الحدیث: ۵۱۹۱**)

السلام اے خُسرَوِ دُنیا و دیں — السلام اے راحتِ جانِ حَزِیں
السلام اے بادشاہِ دو جہاں — السلام اے سرورِ کون و مکاں
السلام اے نورِ ایماں السلام — السلام اے راحتِ جاں السلام
اے شَکِیبِ جانِ مُضْطَر السلام — آفتابِ ذرّہ پَرْوَر السلام
درد و غم کے چارہ فرما السلام — درد مندوں کے مسیحا السلام

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

اے مرادیں دینے والے السلام دونوں عالَم کے اُجالے السلام

(ذوقِ نعت، ص۲۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن کی وجہ تسمیہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سب سے پہلے مُلاحَظہ فرمائیے کہ قُرآن سے کیا مُراد ہے؟ چُنانچِہ قرآن کا لُغوی معنٰی ہے سب سے زِیادہ پڑھی جانے والی کتاب۔ علامہ رَاغِب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّب نے فرمایا: قرآن کو قرآن کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ پہلی آسمانی کُتُب کے تمام فوائد کا جامع ہے اور یہ وجہ بھی بیان کی گئی ہے کہ یہ تمام عُلُوم کا جامع ہے۔ (الاتقان فی علوم القرآن، النوع السابع عشر فی معرفة اسمائه واسماء سوره، الجزءُ الثانی، ص۳٤۱)

قرآنِ پاک پر اِعراب کب لگائے گئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شُروع میں جب قرآنِ پاک کو لکھا جاتا تو قرآنِ پاک کے حُروف پر نُقْطے، حَرَکات، سَکَنات اور اِعراب نہیں لگائے جاتے تھے اور نہ رُموزِ اَوقاف تھے، کیونکہ اَہلِ عرَب اپنی زبان اور مُحاوَرَہ کی مدَد سے نُقطوں، حرَکات، سَکَنات اور اِعراب کے بغیر بالکل صحیح قرآن پڑھ لیتے تھے، اور نہ انہیں کسی فِقرہ کو مِلانے یا اس پر وَقْف کرنے کے لیے رُموزِ اَوقاف کی ضَرورَت تھی، وہ اَہلِ زبان تھے اور

www.dawateislami.net

ان تمام چیزوں سے مُستَغْنِی تھے حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جو قرآنِ پاک تیار کروایا تھا وہ بھی ان تمام چیزوں سے خالی تھا، پھر جیسے جیسے اِسلام پھیلتا گیا اور عَجَمِی غیر عَرَب لوگ مسلمان ہوتے گئے اور وہ اہلِ عَرَب نہ ہونے کی وجہ سے قِراءَت میں غَلَطیاں کرنے لگے تو پھر قرآنِ مجید کی کِتابت میں اِن تمام چیزوں کا اِہتمام و اِلتزام کیا گیا۔ سب سے پہلے قرآنِ مجید کے حُرُوف پر نُقطے لگائے گئے، پھر حرکات، سَکَنات اور اِعراب لگائے گئے پھر قرآنِ مجید کو صحیح پڑھنے کے لئے قراءَت اور تجوِید کے قَواعد مُقرَّر کئے گئے، اور عام لوگوں کی سَہُولَت کے لیے قرآنِ مجید کی آیتوں پر رُموزِ اَوقاف کو لکھا گیا۔

امام ابو عبدُ اللّٰہ محمد بن احمد انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: عَبْدُ الْمَلِک بن مَرْوان نے مُصْحَف (یعنی قرآن) کے حُروف کو مُتَشَکِّل کرنے اور ان پر نُقطے لگانے کا حُکم دیا، اِس کام کے لیے حجّاج بن یُوسُف شہرِ وَاسِطْ میں الگ ہو گیا، اُس نے بہت کوشش سے اِس کام کو سَرانجام دیا اور اِس میں چند اَفراد اِضافہ کیا، اُس وَقْت حجّاج عِراق کا گورنَر تھا، اس نے حَسَن اور یحییٰ بن یَعْمَر کے ذِمَّہ یہ کام لگایا، اس کے بعد وَاسِط میں ایک کتاب لکھی جس میں قراءَت کے متعلّق مُخْتَلِف (مُخ۔تَ۔لِف) رِوَایات کو جَمع کیا، بڑے عَرصہ تک لوگ اِسی کتاب پر عَمَل کرتے رہے حتّٰی کہ اِبنِ مُجاہد نے قِراءَت میں کتاب لکھی۔ علامہ زبیدی نے **''کتابُ الطبقات''** میں روایت کیا کہ جس نے سب سے پہلے مُصْحَف کے حُروف پر نقطے لگائے وہ اَبُو الاَسوَد دَؤلی ہیں اور انہوں نے یہ بھی

www.dawateislami.net

ذِکر کیا کہ علّامہ اِبنِ سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمُبِیْن کے پاس ایک مُصْحَف تھا، جس پر یحییٰ بن یَعْمَر نے نُقطے لگائے تھے۔ (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، باب ما جاء فی ترتیب سُوَرِ القرآن وآیاته.....الخ، ۱/۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ پاک کو 30 پاروں میں کب تقسیم کیا گیا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب یہ مُلاحَظہ فرمایئے کہ قرآنِ پاک کو 30 پاروں میں کب تقسیم کیا گیا؟ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجَدِّدِ دین ومِلَّت امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے سوال کیا گیا کہ

عرض: حُضور! زمانۂ صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) میں بھی قرآنِ عظیم کے پارے ہوگئے تھے؟

ارشاد: امام جلالُ الدِّین سُیُوطی نے کتاب ''اَلْاِتْقَان'' میں جس قدر اَحادیث ورِوایات واَقوال قرآنِ عظیم کے ایسے اُمُور کے متعلّق ہیں، جَمْع فرمادیئے ہیں۔ اس میں پاروں کا کہیں ذکر نہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن (یعنی صحابۂ کِرام) کے وَقْت تک یہ (یعنی قرآنِ پاک کی 30 پاروں میں) تقسیم نہ تھی۔ مزید فرمایا: ہاں (قرآنِ پاک کے) **رُکوع** جاری ہوئے 800 بَرَس ہوئے۔ مشائخِ کِرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) نے اَلْحَمْد شریف کے بعد پانچ سو چالیس (540) رکھے کہ تراویح کی ہر رَکعَت میں ایک رُکوع پڑھے تو

www.dawateislami.net

ستائیسویں شَب میں کہ شبِ قَدْر ہے، ختم ہو۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصّہ اوّل، ص۱۴۹)

سُورَت کا مطلب

لفظِ ''سُورَت'' کا مطلب ہے کہ **قراءَت** کی مَنْزِلوں میں سے ایک مَنْزِل۔

سُورتوں کی تعداد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سچے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے سچے کلام قرآنِ مجید، فُرقانِ حمید میں سورتیں کتنی ہیں؟ اس سلسلے میں حافظُ الحدیث حضرتِ علّامہ مولانا امام جلالُ الدِّین عبدُ الرحمٰن سُیُوطی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی ''**اَلْاِتْقَان فِیْ عُلُوْمِ الْقُرْآن**'' میں تحریر فرماتے ہیں: ''اِس پر اِجماع (مُجتہدین یعنی بڑے بڑے عُلمائے اِسلام کا اِتّفاق ہے) ہے کہ قرآنِ مجید میں **114** سُورتیں ہیں۔ (**اَلْاِتْقَان فِیْ عُلُوْمِ الْقُرْاٰن، النوع التاسع عشر، فی عدد سوره وآیاته وکلماته وحروفه، الجزء الثانی، ص۴۲۲**)

مکّی اور مَدَنی سُورتوں کی پہچان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کی سورتیں مکّی یا مدَنی کہلاتی ہیں، مکّی اور مَدَنی سورتوں کی پہچان کیا ہے؟ آیئے! پڑھئے اور اپنی معلومات میں اِضافہ کیجئے۔

مکّی اور مدَنی سُورتوں کے متعلّق عُلَما کی **3** اِصطِلاحات ہیں، اِن میں زِیادہ مشہور یہ ہے کہ جو سورتیں ہجرت سے پہلے نازِل ہوئیں وہ مکّی ہیں اور جو ہجرت کے بعد نازِل ہوئیں وہ مَدَنی ہیں، خواہ وہ سورتیں مکہ میں نازِل ہوئی ہوں یا مدینہ میں یا فتحِ مَکّہ کے

www.dawateislami.net

سال یا حَجَّۃُ الْوَدَاع کے سال یا کسی سفَر کے دوران نازِل ہوئی ہوں۔

دُوسری اِصطلاح یہ ہے کہ جو سورتیں مَکّہ میں نازِل ہوئیں وہ مکی ہیں خواہ ہجرت کے بعد مَکّہ میں نازِل ہوئی ہوں اور جو مدینہ میں نازل ہوئیں وہ مَدَنی ہیں، (اب یہاں سُوال پیدا ہوتا ہے کہ جو آیات مکہ مدینہ کے اَطراف میں نازل ہوئیں وہ مکی کہلاتی ہیں یا مدَنی؟ تو یہاں یہ اَمر قابلِ توجُّہ اور غور طلب ہے کہ) مکّہ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں اِس کے اَطراف یعنی مِنیٰ شریف، عَرَفات شریف اور حُدَیبیہ داخل ہیں اور مدینۂ منوَّرہ میں بدر، اُحُد اور سَلْع داخل ہیں (یعنی سورتیں مکۂ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا اور اس کے اَطراف میں نازل ہونے والی سورتیں مکی اور مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا اور اس کے اَطراف میں نازل ہونے والی سورتیں مدَنی کہلاتی ہیں)۔

تیسری اِصطلاح یہ ہے کہ جن سورتوں میں اَہلِ مَکّہ سے خِطاب ہو، وہ مکی ہیں اور جن سورتوں میں اہلِ مدینہ سے خطاب ہو وہ مَدَنی سورتیں ہیں۔ (الاتقان فی علوم القرآن، النوع الاوّل، معرفة المکی والمدنی، ۱/۴۵۔۴۶)

مَکّی اور مدَنی سورتوں کی تعداد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک میں **86** مکّی اور **28** سورتیں مَدَنی ہیں۔ اب مَکّی اور مَدَنی سورتوں کے نام مُلاحَظہ فرمائیے۔

مَکّی سُورَتیں

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

﴿1﴾ سُوْرَةُ الْفَاتِحَة ﴿2﴾ سُوْرَةُ الانْعَام ﴿3﴾ سُوْرَةُ الْاَعْرَاف ﴿4﴾ سُوْرَةُ يُوْنُس ﴿5﴾ سُوْرَةُ هُوْد ﴿6﴾ سُوْرَةُ يُوسُف ﴿7﴾ سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم ﴿8﴾ سُوْرَةُ الْحَجَر ﴿9﴾ سُوْرَةُ النَّحْل ﴿10﴾ سُوْرَةُ بَنِیْ اِسْرَائِيل ﴿11﴾ سُوْرَةُ الْكَهْف ﴿12﴾ سُوْرَةُ مَرْيَم ﴿13﴾ سُوْرَةُ طٰهٰ ﴿14﴾ سُوْرَةُ الْاَنْبِيَاء ﴿15﴾ سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْن ﴿16﴾ سُوْرَةُ الْفُرْقَان ﴿17﴾ سُوْرَةُ الشُّعَرَاء ﴿18﴾ سُوْرَةُ النَّمْل ﴿19﴾ سُوْرَةُ الْقَصَص ﴿20﴾ سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْت ﴿21﴾ سُوْرَةُ الرُّوْم ﴿22﴾ سُوْرَة لُقْمَان ﴿23﴾ سُوْرَةُ السَجْدَة ﴿24﴾ سُوْرَةُ سَبَاء ﴿25﴾ سُوْرَةُ فَاطِر ﴿26﴾ سُوْرَةُ يٰس ﴿27﴾ سُوْرَةُ الصّٰفّٰت ﴿28﴾ سُوْرَةُ ص ﴿29﴾ سُوْرَةُ الزُّمَر ﴿30﴾ سُوْرَةُ الْمُؤْمِن ﴿31﴾ سُوْرَةُ حم سَجده ﴿32﴾ سُوْرَةُ الشُوْرٰی ﴿33﴾ سُوْرَةُ الزُّخْرُف ﴿34﴾ سُوْرَةُ الدُّخَان ﴿35﴾ سُوْرَةُ الْجَاثِيَة ﴿36﴾ سُوْرَةُ الْاَحْقَاف ﴿37﴾ سُوْرَةُ ق ﴿38﴾ سُوْرَةُ الذّٰرِيٰت ﴿39﴾ سُوْرَةُ الطُّوْر ﴿40﴾ سُوْرَةُ النَّجْم ﴿41﴾ سُوْرَةُ الْقَمَر ﴿42﴾ سُوْرَةُ الْوَاقِعَة ﴿43﴾ سُوْرَةُ الْمُلْک ﴿44﴾ سُوْرَةُ الْقَلَم ﴿45﴾ سُوْرَةُ الْحَاقَّة ﴿46﴾ سُوْرَةُ الْمَعَارِج ﴿47﴾ سُوْرَةُ نُوْح ﴿48﴾ سُوْرَةُ الْجِن ﴿49﴾ سُوْرَةُ الْمُزَّمِّل ﴿50﴾ سُوْرَةُ الْمُدَّثِّر ﴿51﴾ سُوْرَةُ الْقِيٰمَة ﴿52﴾ سُوْرَةُ الْمُرْسَلَات ﴿53﴾ سُوْرَةُ النَّبَاء ﴿54﴾ سُوْرَةُ النّٰزِعٰت ﴿55﴾ سُوْرَةُ الْعَبَس ﴿56﴾ سُوْرَةُ التَّكْوِيْر ﴿57﴾ سُوْرَةُ الْاِنْفِطَار ﴿58﴾ سُوْرَةُ

www.dawateislami.net

الْمُطَفِّفِیْن ﴿59﴾سُوْرَۃُ الْاِنْشِقَاق ﴿60﴾سُوْرَۃُ الْبُرُوْج ﴿61﴾سُوْرَۃُ الطَّارِق ﴿62﴾سُوْرَۃُ الاعْلٰی ﴿63﴾سُوْرَۃُ الْغَاشِیَۃ ﴿64﴾سُوْرَۃُ الْفَجْر ﴿65﴾ سُوْرَۃُ الْبَلَد ﴿66﴾سُوْرَۃُ الشَّمْس ﴿67﴾سُوْرَۃُ الَّیْل ﴿68﴾سُوْرَۃُ الضُّحٰی ﴿69﴾سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَح ﴿70﴾سُوْرَۃُ التِّیْن ﴿71﴾ سُوْرَۃُ الْعَلَق ﴿72﴾سُوْرَۃُ الْقَدْر ﴿73﴾سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰت ﴿74﴾سُوْرَۃُ الْقَارِعَۃ ﴿75﴾سُوْرَۃُ التَّکَاثُر ﴿76﴾سُوْرَۃُ الْعَصْر ﴿77﴾سُوْرَۃُ الْھُمَزَۃ ﴿78﴾سُوْرَۃُ الْفِیْل ﴿79﴾سُوْرَۃُ الْقُرَیْش ﴿80﴾سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن ﴿81﴾ سُوْرَۃُ الْکَوْثَر ﴿82﴾سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن ﴿83﴾سُوْرَۃُ اللَّھَب ﴿84﴾سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص ﴿85﴾سُوْرَۃُ الْفَلَق ﴿86﴾سُوْرَۃُ النَّاس (ماخوذ از تفسیر خزائن العرفان)

مَدَنی سُورَتیں

﴿1﴾ سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ ﴿2﴾سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَان ﴿3﴾سُوْرَۃُ النِّسَاء ﴿4﴾سُوْرَۃُ الْمَائِدَۃ ﴿5﴾ سُوْرَۃُ الْاَنْفَال ﴿6﴾ سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ ﴿7﴾ سُوْرَۃُ الرَّعْد ﴿8﴾سُوْرَۃُ الْحَج ﴿9﴾سُوْرَۃُ النُّوْر ﴿10﴾سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب ﴿11﴾سُوْرَۃُ مُحَمَّد ﴿12﴾سُوْرَۃُ الْفَتْح ﴿13﴾سُوْرَۃُ الْحُجُرَات ﴿14﴾سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن ﴿15﴾سُوْرَۃُ الْحَدِیْد ﴿16﴾سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَۃ ﴿17﴾سُوْرَۃُ الْحَشْر ﴿18﴾سُوْرَۃُ الْمُمْتَحِنَۃ ﴿19﴾ سُوْرَۃُ

www.dawateislami.net

الصَّف ﴿20﴾ سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃ ﴿21﴾ سُوْرَۃُ الْمُنٰفِقُون ﴿22﴾ سُوْرَۃُ التَّغَابُنْ ﴿23﴾ سُوْرَۃُ الطَّلَاق ﴿24﴾ سُوْرَۃُ التَّحْرِیْم ﴿25﴾ سُوْرَۃُ الدَّھْر ﴿26﴾ سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ ﴿27﴾ سُوْرَۃُ الزِّلْزَال ﴿28﴾ سُوْرَۃُ النَّصْر

(ماخوذ از تفسیر خزائن العرفان)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سَب سے بڑی سُورَت

سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ قرآنِ پاک کی سب سے طویل یعنی لمبی سُوْرَت ہے۔

سُورۂ بَقَرَہ کی وجہ تسمیہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کا نام بَقَرَہ کیوں رکھا گیا؟ مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی **"تفسیرِ نعیمی"** جلد **1** صفحہ **109** پر فرماتے ہیں: بَقَرَۃ کے معنٰی ہیں گائے یا بیل، چُونکہ اس میں گائے کے ذَبح کرنے اور اِس کے ذَرِیعے سے ایک مقتول کو زِندہ کرنے کا ذِکر کیا گیا ہے اس لئے اِس کا نام سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ رکھا گیا۔ مزید لکھا ہے کہ اس سورت میں دوسو چھیاسی **(286)** آیتیں، چالیس **(40)** رُکُوع، چھ ہزار ایک سو اکیس **(6121)** کلمے اور پچیس ہزار پانچ سو **(25,500)** حُرُوف ہیں۔

سُوْرَۂ بَقَرَہ میں ایک ہزار حکم، ایک ہزار نَہی اور ایک ہزار خَبریں ہیں، یعنی جس

www.dawateislami.net

قدر اَحکام اِس سُورَت میں ہیں اِتنے اور سورتوں میں نہیں۔ (تفسیرِ نعیمی، سورۂ بقرہ کا نام اور فضائل، ۱/۱۰۹-۱۱۱ ملتقطاً)

''سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ'' پڑھنے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب شیطان کو گھر سے بھگانے کا نُسخہ بھی مُلاحَظہ فرمالیجئے اور ہاتھوں ہاتھ اس پر عمل کرتے ہوئے اس بَد بخت کو گھر سے نکالئے اور گھر میں پیار و مَحبّت بھرا مَدَنی ماحول قائم کیجئے، چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مَطْبُوعَہ **743 صَفْحات** پر مُشْتَمِل کتاب **''جنّت میں لے جانے والے اَعمال''** صفحہ **397** پر ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت، مَخْزَنِ جُود و سخاوَت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزَّت، مُحسنِ انسانیت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ بابرکت ہے: ''اپنے گھروں کو قَبرستان مَت بناؤ، بے شک جس گھر میں سورۂ بَقَرَہ پڑھی جاتی ہے **شیطان اُس گھر سے بھاگ** جاتا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ...الخ، ص۲۸۲، الحدیث: ۷۸۰)

''سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ'' کے خَواص

حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو

www.dawateislami.net

ارشاد فرماتے سنا: ''سُوْرَۃْ بَقَرَہ پڑھا کرو کیونکہ اِس کو **پڑھنا بَرَکت** اور چھوڑنا حَسْرَت ہے اور جادوگر اِس (یعنی سورۂ بَقَرَہ) کی طاقت نہیں رکھتے۔'' (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل قراءۃ القرآن وسورۃ البقرۃ، ص ۲۹۰، الحدیث: ۸۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سب سے چھوٹی سورت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب قرآنِ پاک کی سب سے چھوٹی سُورت کے بارے میں معلومات حاصل کیجئے چُنانچِہ **قرآنِ پاک** کی سب سے مختصر سُورَت **سُوْرَۃُ الْکَوْثَر** ہے۔

''سُوْرَۃُ الْکَوْثَر'' پڑھنے کی فضیلت

سُورۂ کوثر وہ مبارَک سُورت ہے جس میں **اللّٰہُ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خیرِ کثیر عطا کرنے کا ذِکْر فرمایا، چُنانچِہ **''صحیح بُخاری''** میں ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ''کوثر سے مُراد خیرِ کثیر ہے جو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے خاص آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمائی۔ (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، ص ۱۶۱۱، الحدیث ۶۵۷۸)

اسلام، قرآن، نُبُوّت، دُنیا و آخرت میں تعریف و تَحْسِیْن و ثَناءِ جَمیل

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

خیراتِ کثیرہ ہیں اور جنّت کی سب نعمتیں خیرِ کثیر ہیں۔ **سیّدی اعلیٰ حضرت** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے کتنا مختصر اور جامع شعر تحریر فرمایا:

اِنَّـــا اَعْـطَیْـنٰـــکَ الْـکَـوْثَـر

ساری کثرت پاتے یہ ہیں

(الاستمداد، ص۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

''سُوْرَۃُ الْکَوْثَر'' کے خواص

شیخُ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدُ المصطفٰے اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سورۂ کوثر کے خواص بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: لا وَلَد (یعنی بے اَولاد) صاحبِ اَولاد ہو جائے اُس کے لئے اِس سُورہ کو روزانہ پانچ سو (500) مرتبہ پڑھے تین ماہ تک پڑھنے کے بعد اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حَمل قَرار پا جائے گا اور آدمی صاحبِ اَولاد ہو جائے گا۔ (جنّتی زیور، ص۲۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیَت کا مطلَب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیَت کا لُغوی معنٰی ہے عَلامَت۔ اِصطلاحی تعریف: امام بدرُالدِّین محمد بن عبدُ اللّٰہ زَرکشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: بعض نے کہا، صحیح یہ

www.dawateislami.net

ہے کہ آیَت وہ ہے جو شارِع عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے آگاہ کرنے سے معلوم ہو، قیاس کا کو ئی دَخْل نہ ہو جیسے سُورتوں کی پہچان۔ (البرهان فی علوم القرآن، النوع الرابع عشر، معرفة تقسیمه بحسب سوره...الخ، فائدة فی بیان لفظ السورة لغةً واصطلاحًا، ۷۶۲/۱)

سب سے عظیم آیَت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب یہ بھی مُلاحَظہ فرمالیجئے کہ قرآنِ پاک میں سب سے عظیم آیَت کونسی ہے، چُنانچِہ ''**صحیح مُسْلِم شریف**'' میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا اُبَیّ بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں: رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے ابوالمُنْذِر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نزدِیک کتابُ اللّٰہ کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ آپ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کا رسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ پھر فرمایا: اے ابوالمُنْذِر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے نزدیک کتابُ اللّٰہ کی سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ آپ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۝ (یعنی آیَۃُ الْکُرْسی) فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اے ابوالمُنْذِر! تجھے (یہ) عِلْم مُبارَک ہو۔ (صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب فضل سورةِ الکهف وآیة الکرسی، ص ۲۹۱، الحدیث: ۸۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! قرآنِ پاک کی سب سے عظیم

www.dawateislami.net

آیت، آیۃُ الکُرسی ہے۔

آیۃُ الکُرسی کی فضیلت کی ایک وجہ

آیۃُ الکرسی کی فضیلت کی ایک وَجہ یہ بھی ہے کہ اس آیتِ طیّبہ میں **اللّٰہ تعالٰی** کے اَسْما اِسمِ ذات، اِسمِ صِفَت اور اِسمِ ضمیر کے اِعتبار سے شامِل ہیں جو دوسری آیات کے مُقابلہ میں زِیادَہ ہیں اِس لئے یہ آیت دوسری آیات سے اعظم ہے چُنانچِہ امام جلالُ الدِّین سُیُوطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اِبنِ مُنیر نے فرمایا کہ آیۃُ الکرسی میں **اللّٰہ تعالٰی** کے ایسے اَسْما شامِل ہیں جو کسی اور آیَت میں شامِل نہیں، اس آیَت میں **17 مقامات** پر **اللّٰہ تعالٰی** کے اَسما ہیں، بعض جگہ ظاہر اور بعض جگہ پوشیدہ۔ اَللّٰہُ، هُوَ، اَلْحَیُّ، اَلْقَیُّوْمُ، لَا تَاْخُذُهٗ کی ضمیر، لَهٗ، عِنْدَهٗ، بِاِذْنِهٖ، یَعْلَمُ، عِلْمِهٖ، شَآءَ، كُرْسِیُّهُ، یَؤُدُهٗ اور حِفْظُهُمَا کی ضمیر پوشیدہ جو مَصْدَر کا فاعِل ہے، وَهُوَ، اَلْعَلِیُّ، اَلْعَظِیْمُ۔ (**الاتقان فی علوم القرآن، النوع الثالث والسبعون فی افضل القرآن وفاضله، الجزء السادس، ص ۲۱۵۰**)

آیتوں کی سَردار

اب ترمِذی شریف کی ایک حدیثِ پاک مُلاحَظہ فرمائیے اور رات سونے سے پہلے آیَۃُ الْکُرْسِی پڑھنے والے مَدَنی اِنعام پر عَمَل کرتے ہوئے روزانہ سونے سے پہلے کم از کم ایک مَرتبہ آیَۃُ الْکُرْسِی شریف پڑھنے کا ذِہن بنائیے، چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا

www.dawateislami.net

ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت ہے کہ حُضور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ معظَّم ہے، ''ہر چیز کی ایک بُلندی ہے اور بیشک قرآن کی بُلندی سورۂ بَقَرَہ ہے اور اِس میں ایک آیَت ایسی ہے جو قرآنِ پاک کی **آیتوں کی سَردار** ہے اور وہ آیَۃُ الکُرْسِی ہے۔(سنن ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل سورۃ البقرۃ..... الخ، ص٦٦٩، الحدیث:٢٨٧٨)

آیۃُ الکُرسی پڑھنے والا جنّت میں جائے گا

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں میں نے حضور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لکڑی کے منبر پر فرماتے ہوئے سنا، جو ہر نَماز کے بعد آیۃُ الکرسی پڑھ لے، اُس کے جَنَّت میں داخِل ہونے سے سِوائے موت کے کوئی رکاوٹ نہ ہوگی اور جو اِسے لیٹتے وَقْت پڑھے، اللّٰہ تَعَالٰی اُس کے اور اُس کے پڑوسی کے گھر کو اور آس پاس کے گھر والوں کو اَمْن دے گا۔(شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی فضائل السور والآیات، تخصیص اٰیۃ الکرسی بالذکر، ٢/ ٤٥٨، الحدیث: ٢٣٩٥)

جنّت میں آقا کا پڑوسی بن جائے عطّار اِلٰہی
بہرِ رضا وقُطبِ مدینہ یا اللّٰہ میری جھولی بھر دے

(وسائلِ بخشش، ص١٠٩)

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سب سے چھوٹی آیت

آیئے! اب قرآن کی سب سے مختصر آیت کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لیجئے، چُنانچِہ امام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نقل فرماتے ہیں: ''قرآنِ پاک میں ثُمَّ نَظَرَ، عَمَّ، وَالضُّحٰی اور وَالْفَجْر سے چھوٹی آیت کوئی نہیں۔''

(الاتقان فی علوم القرآن، النوع التاسع عشر فی عدد سورہ واٰیاتہ.....الخ، الجزء الثانی، ص٤٤٩)

''وَالضُّحٰی'' کی تفسیرِ مبارک

وَالضُّحٰی کا تَرجَمہ کنزُ الایمان میں یوں لکھا ہے، ''**چاشت کی قسم**''

''**تفسیرِ رُوحُ البیان**'' میں ہے کہ ضُحٰی سے نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَقدَس کی روشنی مُراد ہے۔ (تفسیرِ رُوحُ البیان، سورۃ الضحٰی، تحت الاٰیۃ ١، ١٠/٤٦٢)

''وَالْفَجْر'' کی تفسیرِ منیر

وَالْفَجْر کا ترجمۂ کنزُ الایمان میں لکھا ہے، ''اُس صبح کی قسم!'' اس کی تفسیر میں مفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان ''**تفسیرِ نورُ العرفان**'' میں فرماتے ہیں: ''فَجْر سے مُراد یا تو صُبح کی نماز ہے کیونکہ اس وَقْت رات

www.dawateislami.net

اور دِن کے فِرِشتے جَمع ہوتے ہیں یا صبحِ صادِق کا وَقْت کہ اِس وَقْت تمام مخلوق اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرتی ہے، نیز وہ صُبحِ قِیامَت کا نَمونہ ہے، تمام سونے والے جاگ جاتے ہیں یا یکم مُحَرَّم کی صبح ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے یا یکم ذِی الْحَجَّہ کی صبح یا حُضُورِ نبیِّ اَکرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ پاک کی صبح، جس میں آسمانِ نُبُوَّت پر مَکّہ کا سورج چمکا جس کی بَرَکت سے کُفر کی رات گئی۔ ایمان کا دِن نکلا ،معلوم ہوا کہ جس وَقْت کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبولوں سے نِسبَت حاصِل ہو جائے وہ عظمَت والا ہے کہ ربّ عَزَّوَجَلَّ نے قسم فرمائی، صُوفیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام فرماتے ہیں کہ اِنسان کی غَفْلَت رات ہے، جو خود اپنے نفسِ اَمّارَہ کی اصلی حالَت ہے، اور مُتَوَجِّہ اِلَی اللّٰہ (یعنی اللہ کی طرف توجُّہ) ہونا دِن ہے جو مدینے کے سُورج کی توجُّہ سے ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ رات خود زَمین کا اپنا سایہ ہے، دِن سورج کا نور ہے، یا اولیاءُ اللّٰہ کا دنیا میں شاغِل ہونا قَبْض ہے (یعنی دِل کا یادِ خدا کی طرف کبھی متوجّہ ہونا اور کبھی نہ ہونا) جو گویا رات ہے، اور ان کا مَشْغُول بِاللّٰہ ہونا دِن یا فَجْر ہے۔ (تفسیر نور العرفان، پ۳۰، سورۃ الفجر، ص۸۸۴)

ایک مُعجِزۂ قرآنی

مُفسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی ''تفسیرِ نعیمی'' جلد 1، صفحہ 110 پر فرماتے ہیں: ''یہ بھی قرآنِ پاک کا ایک مُعْجِزَہ (مُع۔جِ۔زَہ) ہے کہ اِس کی سورتیں اور آیتیں چھوٹی بڑی ہیں جس سے ربّ تعالٰی کی قُدرتِ کامِلَہ کا ظُہُور

www.dawateislami.net

ہوتا ہے کہ وہ جس طَرْح بڑی سُورۃ میں بے شُمار خوبیاں بھر سکتا ہے اِسی طرْح چھوٹی سے چھوٹی سُورۃ میں بھی۔ سورۃ چھوٹی ہو یا بڑی ہر ایک مُعْجِزَہ ہے۔ غور کرو کہ ہاتھی، اُونٹ کے جسم بہت بڑے ہیں اور چیونٹی کا جسم نہایت معمولی لیکن جتنے عضو کہ ہاتھی اور اُونٹ میں ہیں، قریب قریب وہ سَب عضو چیونٹی میں بھی ہیں، اس سے حق تعالیٰ کی **قُدرَت کا ظُہُور** ہوتا ہے۔''

(تفسیر نعیمی، ۱/۱۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بِلاواسِطہ عطا کَردَہ آیاتِ مُبارَکہ

مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان **''تفسیرِ نعیمی''** میں لکھتے ہیں: ''سورۂ بَقَرَہ کی آخری دو آیتیں یعنی اٰمَنَ الرَّسُولُ سے آخیر تک حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مِعراج میں بِلا واسطہ عطا ہوئیں اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لامَکان میں پہنچ کر یہی دُعائیں مانگیں۔

(تفسیر نعیمی، ۳/۲۳۳)

حضرتِ سیِّدُنا نُعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین وآسمان کو پیدا کرنے سے **2000** سال پہلے ایک کتاب لکھی پھر اِس میں سے (سورۂ

www.dawateislami.net

بَـقَـرَہ کی آخری دو آیتیں نازل فرمائیں۔ جس گھر میں تین راتیں اِن دو آیتوں کو پڑھا جائے گا **شیطان اُس گھر کے قریب نہ آئے گا۔**'' (سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی آخر سورة البقرة، ص ٦٧٠، الحدیث:٢٨٨٢)

ایک رِوایت کے الفاظ کُچھ یوں ہیں کہ ''جس گھر میں اِن دو آیتوں کو پڑھا جائے گا شیطان تین دن تک اُس کے قریب نہ آئے گا۔'' (المستدرك، کتاب فضائل القرآن، ٨٥١۔ آیتان من آخر سورة البقرة.....الخ، ٢٦٨/٢، الحدیث:٢١٠٩)

حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ دوجَہاں کے تاجْوَر، سُلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جن دو آیتوں پر سورۂ بَـقَـرَہ کا اِختِتام فرمایا، وہ مجھے عَرْش کے نیچے رکھے خزانے میں سے عطا فرمائیں لہٰذا انہیں سیکھو اور اپنی عَورتوں اور بچوں کو سِکھاؤ کیونکہ یہ (دو آیات) نَماز، قرآن اور دُعا ہیں۔'' (المستدرك، کتاب فضائل القرآن، ٨٥١۔ آیتان من آخر سورة البقرة.....الخ، ٢٦٨/٢، الحدیث: ٢١١٠)

اب فرمانِ مصطفٰے مُلاحَظہ فرمائیے اور ہِمَّت کر کے ان دو آیات کو یاد کر لیجئے اور ہر رات پڑھنے کا اِہتمام فرمائیے چُنانچِہ **حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن** مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

www.dawateislami.net

وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جو شخص (سورۂ) بَقَرَہ کی آخری دو آیتیں رات میں پڑھے گا وہ اُسے کِفایت کریں گی۔'' (صحیحُ البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل البقرة، ص۱۲۹۶، الحدیث: ۵۰۰۹)

شرحِ حدیث:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کِفایَت کرنے سے مُراد یہ ہے کہ یہ دو آیتیں اُس کے اُس رات کے قِیام (یعنی رات کی عِبادَت) کے قائم مقام ہو جائیں گی یا اُس رات اُسے شیطان اور اُس کے شر سے محفوظ رکھیں گی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ اُس رات میں نازِل ہونے والی آفات سے بچائیں گی اور ایک قول یہ ہے کہ اسے فضیلت وثواب کے لئے کافی ہوں گی۔ (عمدة القاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة، تحت الحدیث: ۲۹، ۲۰/۳۰، مُلَخَّصًا)

سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آخری دو آیات یہ ہیں:

www.dawateislami.net

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖقف وَقَالُوْا سَمِعْنَا قز وَاَطَعْنَاغُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ o لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْلَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة اَنْتَ مَوْلٰيْنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ o

(پ۳، البقرۃ: ۲۸۵، ۲۸۶)

ترجمۂ کنزُالایمان: رسول ایمان لایا اس پر جو اسکے ربّ کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو اے ربّ ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی اے ربّ ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں اے ربّ ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا اے ربّ ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرمادے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

آیتِ مُبارَکہ سیکھنے کی فضیلت

کتابُ اللّٰہ کی ایک آیت سیکھنے کی فضیلت سنئے اور اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لئے گوشاں ہوجایئے چُنانچِہ **حضرتِ سیِّدُنا** ابوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ''اے ابوذر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! تمہارا صبح کو کتابُ اللّٰہ کی ایک **آیت** سیکھنے کے لئے جانا تمہارے لئے **100** رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا صبح کو علم کا ایک باب سیکھنے کے لئے جانا خواہ اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے **1000 رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے۔**''

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضل من تعلم القرآن وعلمہ، ص۴۸، الحدیث:۲۱۹)

قرآن پڑھتا جا، جنّت کے بُلند درَجات طَے کرتا جا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، تمام نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رُوح پَرْوَر ہے: ''قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور اوپر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا تُو جہاں آخری آیت پڑھے گا وہیں تیری مَنزِل ہوگی۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

استحباب الترتیل فی القراءۃ، ص ۲٤۱، الحدیث:۱٤٦٤)

جنّت کے درَجات آیاتِ قرآنیہ کے برابر

مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت حضرتِ سیِّدُنا علامہ خَطَّابی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: ''رِوایت میں آیا ہے کہ قرآن کی آیتوں کی تعداد جنّت کے دَرَجات کے برابر ہے، لہٰذا قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ تُو قرآن کی جتنی آیتیں پڑھتا تھا اُتنے درَجے بلند ہو جا تو جو اُس وقت پورا قرآنِ پاک پڑھ لے گا، وہ آخرت میں جنّت کے انتہائی درَجے کو پالے گا اور جس نے قرآن کا کوئی جُز پڑھا اُس کے دَرَجات میں بُلندی اس کے مُطابق ہوگی اور اس کے ثواب کی اِنتہا قراءَت کی انتہا تک ہوگی۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب قراءۃ القرآن، الترغیب فی قراءۃ القرآن فی الصلاۃ وغیرھا...الخ، ص ٤۸۲، تحت الحدیث ۱٦)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب یعنی حقیقتِ حال اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

جنّت میں صِرف تِلاوتِ قرآن ہوگی

اِس حدیثِ پاک کے تحت **مُفسِّرِ شَہیر**، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی لکھتے ہیں: ''جنّت میں کوئی عِبادت نہ ہوگی سِوائے تِلاوتِ قرآنِ پاک کے۔'' مگر یہ تِلاوت لذّت اور ترقیٔ دَرَجات کے لیے ہوگی جیسے **فِرِشتوں کی تسبیح**۔ دُنیا

www.dawateislami.net

میں تِلاوتِ قرآنِ کریم کا عادی بعدِ موت اِنْ شَآءَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) **حافظِ قرآن** ہو جائے گا ورنہ یہ شخص وہاں بغیر قرآن دیکھے سارا قرآن کیسے پڑھتا؟'' **مزید** فرماتے ہیں: ''بغیر تَرجَمہ سمجھے بھی تِلاوت بَہُت مُفید ہے کہ یہاں تِلاوت کو مُطلَق رکھا گیا۔'' (مراۃ شرح مشکوٰۃ، قرآنِ پاک کے فضائل، ۳/۲۳۷)

ہر آیت پر ایک حَسَنَہ

اب تِرمِذی شریف کی حدیثِ پاک پڑھئے اور کتابُ اللّٰہ کی تِلاوت کا ذِہن بنائیے، چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اَکرَم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ مُعَظَّم ہے، ''قیامت کے دن قرآن پڑھنے والا آئے گا تو (قرآن) عرض کرے گا، ''یاربّ عَزَّوَجَلَّ! اسے حُلّہ (یعنی جنّتی لباس) **پہنا**۔'' تو اُسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر (قرآن) عرض کرے گا، ''یاربّ عَزَّوَجَلَّ! اس میں اضافہ فرما۔'' تو اُسے **کرامت کا حُلّہ** پہنایا جائے گا۔ پھر (قرآن) عرض کرے گا، ''یاربّ عَزَّوَجَلَّ! اس سے راضی ہو جا۔'' تو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا، ''قرآن پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور ہر آیت پر اُسے ایک حَسَنَہ (نیکی) عطا کی جائے گی۔'' (سُنَنُ التِّرمِذِی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی من قرأ حرفاً من القرآن، ص٦٧٦، الحدیث: ٢٩١٠)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

ہر آیت سُننے کے عِوَض نیکی

حضرتِ سیِّدُ نا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوّت، مَخزنِ جُود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزّت، مُحسَنِ اِنسانیت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جس نے کتابُ اللّٰہ کی ایک آیت توجُّہ کے ساتھ سُنی اُس کے لئے دُگنا نیکی لکھی جائے گی اور جس نے اُس کی تِلاوت کی وہ قِیامَت کے دن اُس کے لئے نُور ہوگی۔''

(مسندِ احمد، مسند ابی هریرة، ٣٤٢/٤، الحدیث:٨٧١٨)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جو صاحبِ ایمان قرآن کی ایک آیت توجُّہ کے ساتھ سُنے گا اُس کے لئے دُگنا نیکی لکھی جائے گی اور کتابُ اللّٰہ کی ہر آیَت قِیامَت کے اندھیرے میں نُور ہوگی۔ **اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ پاک کے رُکوع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب یہ مُلاحَظہ فرمایئے کہ قرآنِ پاک میں کتنے رُکوع ہیں؟ **قرآنِ پاک** میں جب ایک مضمون ختم ہو جاتا ہے تو وہاں رُکوع کی عَلامَت ''ع'' لکھی جاتی ہے، ''**ملفُوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' میں ہے: قرآنِ پاک میں کُل **540** رُکوع ہیں۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصّہ اوّل، ص۱۴۹، ماخوذًا)

پیش کش: **مجلس المدینة العلمیه** (دعوتِ اسلامی)

سورۂ توبہ کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہ نہ ہونے کی حکمت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کی ہر سورت کی اِبتدا میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ہے مگر سورۂ توبہ کے شروع میں نہیں اس کی حِکمت مُلاحَظہ فرمائیے، چُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ **1548** صفحات پر مُشْتَمِل کتاب مُسْتَطاب **''فیضانِ سُنَّت''** جلد اوّل، صفحہ **54** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ **''تفسیرِ نعیمی''** کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتِ بے پایاں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''غور تو کرو کہ سورۂ توبہ میں بِسْمِ اللّٰہ نہیں لکھی گئی۔ اِسی طرح ذَبح کے وَقْت پوری بِسْمِ اللّٰہ نہیں پڑھتے بلکہ یوں کہتے ہیں بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر، اِس میں کیا حِکْمَت ہے؟ حِکمت یہ ہے کہ سورۂ توبہ میں اَوّل سے آخر تک جِہاد اور قِتال کا ذِکر ہے اور یہ کافِروں پر قَہر ہے، اِسی طرح ذَبح میں جانور کی جان لی جاتی ہے یہ بھی جَبر وقَہر کا وَقْت ہوتا ہے اِس وقْت پر رَحْمت کا ذِکر نہ کرو۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تو جو شخص پوری بِسْمِ اللّٰہ (یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم) کا وِرْد کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خدا کے غَضَب سے محفوظ رہے گا۔ (تفسیرِ نعیمی،

www.dawateislami.net

بِسْمِ اللّٰہ کے فوائد، ۱/۵۶)

امام ابو عبدُ اللّٰہ محمد بن احمد انصاری قرطبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ (سورۂ توبہ میں) بِسْمِ اللّٰہ نہ لکھی گئی کیونکہ حضرت جبرئیل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اِس سورت کے ساتھ بِسْمِ اللّٰہ لے کر نازل نہ ہوئے۔ (تفسیر قرطبی، سورۃُ التوبۃ، تحت الاٰیۃ۱، الجزءُ الثامن، ٤/ ٤) اور نبیِّ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم نے یہاں بِسْمِ اللّٰہ لکھنے کا حکم نہ دیا۔ (تفسیر نور العرفان، پ۱۰، التوبۃ ۱، ص۲۲۵)

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: بِسْمِ اللّٰہ اَمان ہے اور (سورۂ) بَراءَت اَمان کو اُٹھانے کے لئے نازل ہوئی۔ لہٰذا یہاں بِسْمِ اللّٰہ نہ لکھی گئی۔ (تفسیر النسفی، سورۃ التوبۃ، ۱/٦٦١)

سورۂ توبہ سے پہلے تَعَوُّذ پڑھنے کا حکم

سورۂ بَراءَت سے اگر تِلاوَت شُروع کی تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے اور جو اِس کے پہلے سے تِلاوت شروع کی اور سُورتِ براءَت آ گئی تو تَسمِیہ پڑھنے کی حاجَت نہیں اور اس کی اِبتدا میں نیا تَعَوُّذ جو آج کل کے حافظوں نے نکالا ہے، بے اَصل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورۂ توبہ اِبتداءً بھی پڑھے، جب بھی بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھے، یہ مَحْض غَلَط ہے۔

(بہارِ شریعت، قرآنِ مجید پڑھنے کا بیان، حصہ سوم، ۱/۵۵۱)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دِین وملّت، اِمامِ اہلسنّت شاہ اِمام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سورۂ توبہ سے پہلے **تَعَوُّذ** پڑھنے کے متعلّق فرماتے ہیں: سورۂ توبہ شریف کے آغاز پر بجائے تَسمِیہ، یہ تعوُّذ مُحدَثاتِ عوام (عوام کی گھڑی ہوئی بدعات) سے ہے، شَرع میں اِس کی اَصْل نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۷، باب الحظر والاباحۃ، ص۴۸۱)

اگر اِبتدائے تِلاوَت میں تعوُّذ وتسمیہ پڑھی اور تِلاوَت کرتے کرتے سورۂ توبہ تک پہنچ گیا تو شروع والی تَعوُّذ وتَسمِیَہ کافی ہے اور اگر سورۂ توبہ سے پہلے تِلاوت موقوف کر دی اور اَب سورۂ توبہ پڑھنا چاہتا ہے تو پہلے تعوُّذ وتَسْمِیَہ پڑھے جیسا کہ **"فتاویٰ ہندیہ"** میں ہے اگر سورۂ اَنفال کے ساتھ تعوُّذ اور تَسْمِیَہ پڑھی اور سورۂ توبہ تک پہنچ گیا اور اِس کی تلاوت کی تو ماقَبْل تعوُّذ اور تسمیہ کافی ہے اور اگر سورۂ اَنفال کے اِختِتام پر تِلاوَت ختم کر دی اور اب سورۂ توبہ کی تِلاوت کرنا چاہے تو پہلے تَعوُّذ وتَسْمِیہ پڑھے گا۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الرابع فی الصلاۃ والتسبیح وقراءَۃ القرآن...الخ، ۵/ ۳۹۰، ملتقطًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیاتِ سَجْدہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! اب یہ بھی مُلاحَظہ فرماتے جایئے کہ کتابُ اللّٰہ میں آیاتِ سَجدہ کتنی ہیں؟ یعنی جن آیات کے پڑھنے یا سُننے سے سجدہ واجِب ہوجاتا

www.dawateislami.net

ہے جیسا کہ حضرتِ علّامہ محمد بن علی حنفی حَصْکَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: قرآنِ مجید میں **14** آیاتِ سجدہ میں سے کسی آیت کا اکثر حصّہ حرفِ سجدہ سمیت تِلاوَت کرنے سے (سجدۂ تلاوت) واجِب ہوجاتا ہے۔

(الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ص ۲۰۱)

حصولِ مَقصَد کا مَدَنی نُسخہ

صَدرُالشریعہ، بَدرُالطَّریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اِرشاد فرماتے ہیں: جس مَقْصَد کے لیے ایک مجلس میں سجدہ کی سب آیتیں پڑھ کر سجدے کرے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا **مقصد** پورا فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں چودہ سجدے کرلے۔

(بہارِشریعت، سجدہ تلاوت کا بیان، حصّہ ۴، ۱/۷۳۸)

سجدۂ تِلاوَت اور شیطان کی شامت

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نِشان ہے، ''جب آدمی (آیتِ) سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے، شیطان ہَٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے، ہائے میری بَربادی! ابنِ آدم کو سجدہ کرنے کا حکم ہوا اُس نے سَجدہ کیا اُس کیلئے جنّت ہے اور مجھے سجدہ کرنے کا حکم ہوا میں نے اِنکار کیا تو میرے لئے دوزَخ۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم

www.dawateislami.net

الکفر...الخ، ص ۵۱، الحدیث:۱۳۳)

قُرآنِ مجید کے آٹھ حُروف کی نِسبَت سے سجدۂ تلاوت کے 8 مَدَنی پُھول

(۱).....آیتِ سجدہ پڑھنے اور سُننے سے سجدہ واجِب ہوجاتا ہے چاہے قرآن سُننے کا اِرادَہ ہو یا نہ ہو۔(الفتاوٰی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ۱/۱۴۶)

(۲).....فارسی یا کسی اور زَبان میں آیت کا تَرجَمہ پڑھنے اور سُننے والے پر سجدہ واجِب ہو گیا، سُننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو کہ آیتِ سَجدہ کا ترجمہ ہے البتّہ یہ ضَرور ہے کہ اسے معلوم نہ ہو تو بتادیا گیا ہو کہ یہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اِس کی ضَرورَت نہیں کہ سُننے والے کو آیتِ سَجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔(الفتاوٰی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ، ۱/۱۴۷)

(۳).....صحیح قول کے مُطابق اگر آیتِ سجدہ میں صِرف حرْفِ سجدہ کو اُس کے ماقَبل یا مابعد کَلِمَہ کے ساتھ پڑھ لیا تو سَجدہ لازِم ہوجائے گا جیسے کہ تمام آیَت کی تِلاوت سے لازِم ہوتا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ۸/۲۲۹)

(۴).....آیتِ سَجدہ بیرونِ نَماز پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجِب نہیں البتّہ وُضُو ہو تو تاخیر مکروہِ تنزیہی ہے۔(بہارِ شریعت، سجدہ تلاوت کا بیان، حصہ۴، ۱/۷۳۳)

(۵).....سجدۂ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجِب ہے اگر تاخیر کی یعنی تین آیات سے زِیادہ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

پڑھ لیا تو گنہگار ہوگا اور جب تک نَماز میں ہے یا سَلام پھیرنے کے بعد کوئی نَماز کے مُنافی فِعْل نہیں کیا تو سجدۂ تِلاوت کر کے سجدۂ سَہْو بجالائے۔

(بہارِ شریعت، سجدہ تلاوت کا بیان، حصہ۴، ۱/ ۷۳۳)

خبردار! ہوشیار!

(۶).....کافر یا نابالِغ سے آیتِ سجدہ مسلمان عاقِل بالِغ نے سُنی تب بھی سجدۂ تلاوت واجِب ہوگیا۔ (الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشرفی سجود التلاوة، ۱/ ۱۴۶)

رَمَضانُ المبارَک میں تَراویح یا شَبینہ میں اگرچہ شریک نہ ہوں بے شک اپنی ہی الگ نَماز پڑھ رہے ہوں آیتِ سجدہ سُن لینے سے آپ پر بھی سجدہ تِلاوت واجِبْ ہو جائے گا۔ بالِغْ ہونے کے بعد جتنی بار بھی آیاتِ سجدہ سُن کر ابھی تک سَجدہ نہ کیا ہو ان کا غَلَبۂ ظن کے اِعْتِبار سے حساب لگا کر اُتنی بار باوُضو سجدہ تِلاوَت کر لیجئے۔

سجدۂ تِلاوَت کا طریقہ

(۷).....جب سَجدہ تلاوت کا اِرادَہ کرے تو کھڑا ہو کر بغیر ہاتھ اُٹھائے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا سَجدہ میں جائے اور کَم سے کَم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے اپنا سر اُٹھائے پھر کھڑا ہو جائے۔ پہلے اور پیچھے دونوں بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا سنّت ہے اور کھڑے ہو کر سَجدہ میں جانا اور سَجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قِیام مُستَحَب۔ (الفتاوٰی

www.dawateislami.net

الهندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ۱۴۹/۱)

(۸).....سجدۂ تِلاوت کے لئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے وَقْت ہاتھ اُٹھانا ہے نہ اِس میں تَشَہُّد ہے نہ سَلام۔(تنویر الابصار مع الدرالمختار، کتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ص۱۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

14 آیاتِ سَجْدَہ

(1)..... اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِہٖ وَیُسَبِّحُوْنَہٗ وَلَہٗ یَسْجُدُوْنَ o (پ۹، الاعراف:۲۰۶) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جو تیرے ربّ کے پاس ہیں اس کی عبادت سے تکبُّر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بولتے اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

(2).....وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّکَرْھًا وَّظِلٰلُھُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ o (پ۱۳، الرعد: ۱۵) ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جتنے آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی سے خواہ مجبوری سے اور ان کی پرچھائیاں ہر صبح وشام۔

(3).....وَلِلّٰہِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّۃٍ وَّ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ oیَخَافُوْنَ رَبَّھُمْ مِنْ فَوْقِھِمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ o(پ۱۴، النحل:۴۹۔۵۰) ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں چلنے والا ہے اور فرِشتے اور وہ غرور نہیں کرتے۔اپنے اوپر اپنے ربّ کا خوف کرتے ہیں اور

www.dawateislami.net

وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم ہو۔

(4)..... اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا o وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ لِلّٰهِ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا o وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَیَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا o (پ۱۵، بنی اسرائیل:۱۰۷تا۱۰۹) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جنہیں اس کے اُترنے سے پہلے علم ملا جب ان پر پڑھا جاتا ہے ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ اور کہتے ہیں پاکی ہے ہمارے ربّ کو بے شک ہمارے ربّ کا وعدہ پورا ہونا تھا اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھاتا ہے۔

(5).....اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِیًّا o(پ ۱۶، مریم: ۵۸)ترجمۂ کنز الایمان: جب ان پر رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتیں گر پڑتے سجدہ کرتے اور روتے

-

(6)..... اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ o (پ۱۷، الحج:۱۸)ترجمۂ کنز الایمان: کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ کے لئے سجدہ کرتے ہیں وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور سورج اور چاند اور تارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے اور بہت آدمی اور بہت وہ ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا اور جسے اللہ ذلیل کرے اسے کوئی

www.dawateislami.net

عزت دینے والا نہیں بے شک اللّٰہ جو چاہے کرے۔

(7).....وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا o (پ۱۹، الفرقان:۶۰) ترجمۂ کنز الایمان: اور جب ان سے کہا جائے رحمٰن کو سجدہ کرو کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے کیا ہم سجدہ کرلیں جسے تم کہو اور اس حکم نے انہیں اور بدکنا بڑھایا۔

(8)..... اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ o اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ o (پ۱۹، النمل:۲۵۔۲۶) ترجمۂ کنز الایمان: کیوں نہیں سجدہ کرتے اللّٰہ کو جو نکالتا ہے آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو۔ اللّٰہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔

(9)..... اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ o (پ۲۱، السجدۃ:۱۵) ترجمۂ کنز الایمان: ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب وہ انہیں یاد دلائی جاتی ہیں سجدہ میں گر جاتے ہیں اور اپنے ربّ کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بولتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔

(10)..... فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ o فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ o (پ۲۳، صٓ:۲۴، ۲۵) ترجمۂ کنز الایمان: تو اپنے

www.dawateislami.net

ربّ سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع لایا تو ہم نے اسے یہ معاف فرمادیا اور بیشک اس کے لئے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانا ہے۔

(11).....وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ oفَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا یَسْـَٔمُوْنَ o

(پ۲٤، حم السجدة: ۳۷۔۳۸) ترجمۂ کنز الایمان: اور اس کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن اور سورج اور چاند سجدہ نہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور اللہ کو سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا۔ اگر تم اس کے بندے ہو۔ تو اگر یہ تکبُّر کریں تو وہ جو تمہارے ربّ کے پاس ہیں رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور اُکتاتے نہیں۔

(12).....فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا o (پ ۲۷، النجم:٦٢) ترجمۂ کنز الایمان: تو اللہ کے لئے سجدہ اور اس کی بندگی کرو۔

(13).....فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ o وَاِذَا قُرِیَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ o

(پ۳۰، الانشقاق:۲۰،۲۱) ترجمۂ کنز الایمان: تو کیا ہوا ایمان نہیں لاتے اور جب قرآن پڑھا جائے سجدہ نہیں کرتے۔

(14).....وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ o (پ۳۰، العلق:۱۹) ترجمۂ کنز الایمان: اور سجدہ کرو اور ہم سے قریب ہو جاؤ۔

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوت اسلامی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سجدۂ شُکر کا بیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے! ہاتھوں ہاتھ سجدۂ شُکر کا طریقہ بھی مُلاحَظہ فرما لیجئے۔ چُنانچِہ **''فتاویٰ عالمگیری''** میں ہے کہ سجدۂ شُکر کا طریقہ وُہی ہے جو سجدۂ تِلاوَت کا ہے۔ صاحبِ بہارِ شریعت **''فتاویٰ عالمگیری''** کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: اَولاد پیدا ہوئی، یا مال پایا یا گُمی ہوئی چیز مِل گئی یا مریض نے شِفا پائی یا مُسافِر واپَس آیا الغَرَض! کسی نِعْمَت کے حُصُول پر سَجدۂ شُکْر کرنا مُسْتَحَب ہے۔ (الفتاوٰی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ، ۱/ ۱۵۰)

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اِسی طرح جب بھی کوئی خُوشخبری یا نِعْمَت ملے تو سَجدۂ شُکْر کرنا کارِ ثواب ہے مَثَلاً مدینہ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کا وِیزا لگ گیا، کسی پر **اِنفرادی کوشش** کامیاب ہوئی اور وہ **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہو گیا، مُبارَک خواب نظر آیا، آفَت ٹلی یا کوئی دُشمنِ اِسلام مرا وغیرہ وغیرہ۔ (اسلامی بہنوں کی نماز، ص ۱۳۶)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِستِقامَت عطا فرمائے تو دعوتِ اسلامی سے وابستگی بھی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نِعْمَت ہے اس پر بھی سجدۂ شکر کرنا چاہئے۔ دعوتِ اسلامی والوں پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا کرَم دیکھئے اور آپ بھی دَعوتِ اسلامی سے وابَستہ ہو جایئے، چُنانچِہ

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

محمد اِحسان عطّاری کا لاشہ

بابُ المدینہ (کراچی) کے عَلاقے گُلبہار کے ایک ماڈَرن نوجوان بنام محمد اِحسان دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوئے اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے ذَرِیعے سرکارِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُرید بن گئے۔ سرکارِ غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُرید تو کیا ہوئے ان کی زِندَگی میں مَدَنی انقِلاب بَرپا ہوگیا۔ چِہرہ ایک مُٹّھی داڑھی کے ذَرِیعے مَدَنی چِہرہ بَن گیا اور سَر پر مستقل طور پر سبز عمامہ کا تاج جگمگ جگمگ کرنے لگا۔ انہوں نے دعوتِ اسلامی کے مَدْرَسَۃُ المَدینہ (بالِغان) میں قرآنِ پاک ناظِرہ خَتْم کرلیا اور لوگوں کے پاس خود جا جا کر نیکی کی دَعوت کی دُھومیں مچانے اور اِنفِرادی کوشش فرمانے لگے۔ ایک دِن اچانک انہیں گلے میں دَرْد محسوس ہوا، عِلاج بھی کروایا مگر ''دَرد بڑھتا گیا جُوں جُوں دَوا کی'' کے مِصداق گلے کے مَرَض نے بَہُت زِیادہ شِدَّت اِختیار کرلی یہاں تک کہ قریبُ المَرگ ہوگئے، اِسی حالت میں انہوں نے اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے مَطبُوعہ **مَدَنی وَصِیَّت نامہ** کو سامنے رکھ کر اپنا وَصِیّت نامہ تیار کروا کر دعوتِ اسلامی کے اپنے عَلاقے کے ذِمّہ دار کے سپُرد کردیا اور پھر سدا کے لیے آنکھیں مُوندلیں۔ بوقتِ وفات ان کی عُمر تقریباً **35** سال ہوگی، انہیں گُلبہار کے قبرِستان میں سپُردِ خاک کردیا گیا، حَسْبِ وَصِیَّت بعدِ غُسل کَفَن میں چِہرہ چُھپانے سے پہلے پیشانی پر اَنگُشتِ شَہادَت سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سِینہ پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناف اور سینے کے دَرْمیانی حِصّہ کَفَن پر یا غوثِ اعظم دستگیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ،یا اِمام اَباحَنِیفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ،یا اِمام اَحمد رَضا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ،یا شیخ ضیاءُ الدِّین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور اِنکے پیرومُرشِد (امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ) کا نام لکھا گیا۔دَفْن کرتے وقت دِیوارِقَبْر میں طاق بنا کر عَہْد نامہ ،نقشِ نعلین و دیگر تَبَرُّکات رکھے گئے۔بعدِ دَفْن قبر پر اذان بھی دی گئی اور کم و بیش بارَہ گھنٹے تک اِن کی قَبْر کے قریب اِسلامی بھائیوں نے اِجتماعِ ذِکْر و نعت جاری رکھا۔وَفات کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد بروز منگل،٦ جُمَادَی الآخِرَۃ ١٤٢٨ھ (7-10-97) کا واقعہ ہے کہ ایک اور اسلامی بھائی محمد عثمان عطاری کا جَنازہ اُسی قَبْرِستان میں لایا گیا، کُچھ اِسلامی بھائی مرحوم محمد اِحسان عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہ الْبَارِی کی قبر پر فاتحہ کیلئے آئے تو یہ مَنظر دیکھ کر اِن کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رَہ گئیں کہ قبر کی ایک جانِب بَہُت بڑا شگاف ہوگیا ہے اور تقریباً ساڑھے تین سال قَبْل وفات پانے والے مرحوم محمد احسان عطاری سَر پر سَبْز سَبْز عِمامہ شریف کا تاج سجائے خوشبودار کفن اوڑھے مزے سے لیٹے ہوئے ہیں۔آناً فاناً یہ خبر ہر طَرَف پھیل گئی اور رات گئے تک زائرین محمد اِحسان عطاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْبَارِی کے کفن میں لپٹے ہوئے تر و تازَہ لاشے کی زِیارَت کرتے رہے تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دَعوتِ اسلامی کے بارے میں غَلَط فَہمیوں کا شِکار رَہنے والے اَفراد بھی

www.dawateislami.net

دعوتِ اسلامی والوں پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اِس عظیم فضل و کرَم کا کُھلی آنکھوں سے مُشاہَدَہ کر کے تحسین و آفرین پُکار اُٹھے اور دعوتِ اسلامی کے مُحِب بن گئے۔ (قبر کھل گئی، ص۲۳)

جو اپنی زندگی میں سنتیں ان کی سجاتے ہیں
انہیں پیارا محمدِ مصطفٰے اپنا بناتے ہیں

(وسائلِ بخشش، ص۳۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ پاک کے متعلِّق اَہَم معلومات کی جھلکیاں

نمبر شمار	عنوان	تعداد	حوالہ
(۱)	قرآنِ مجید کے کل پارے۔	30	(تفسیر رُوحُ البیان، سورۃُ البقرۃ، تحت الاٰیۃ۲، ۳۳/۱)
(۲)	قرآنِ مجید کی کل سورتیں۔	114	(تفسیرِ رُوحُ البیان، سورۃ البقرۃ، تحت الاٰیۃ۲، ۳۳/۱)
(۳)	قرآنِ مجید کے کل رکوع سورۂ فاتحہ کے علاوہ۔	540	(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ اوّل، ص۱۴۹، ماخوذاً)
(۴)	قرآنِ مجید کے کل حُروف۔	340740	(الجامع لاحکام القرآن، فصل فی وضع الاعشار، ۵۷/۱، ماخوذاً)
(۵)	قرآنِ مجید کی کل آیات۔	6666	(اُمُّ الکتاب، رموز القرآن، ص۳۰)

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

(٦)	شرعی اَحکام ومسائل پر مشتمل آیات۔	500	(تفسیرات احمدیه، دیباچه، ص٦)
(٧)	جن آیات میں ممنُوعات کا ذکر ہے۔	1000	(زبدۃ الاتقان، مضامینِ قرآن، ص ۵۲)
(٨)	جن آیات میں وَعدے بیان کئے گئے ہیں۔	1000	(زبدۃ الاتقان، مضامینِ قرآن، ص ۵۲)
(٩)	سَزاؤں کے مُتَعلِّق آیات	1000	(زبدۃ الاتقان، مضامینِ قرآن، ص۵۲)
(١٠)	جن آیات میں واقعات وخَبریں ہیں	1000	(زبدۃ الاتقان، مضامینِ قرآن، ص ۵۲)
(١١)	جن آیات میں اَمثال کا ذکر ہے۔	1000	(تفسیرِ رُوحُ البیان، سورة البقرة، تحت الاٰیة:١٧، ٦٩/١)
(١١)	حرام وحلال کے اَحکام پر مشتمل آیات۔	1000	(تفسیرِ بغوی، سورة البقرة، تحت الاٰیة٢٦٩، ٢٩٢/١)
(١٢)	دعاؤں پر مشتمل آیات	100	(زبدۃ الاتقان، مضامینِ قرآن، ص۵۲)
(١٣)	ناسخ ومنسوخ آیات۔	109	(تفسیر خازن، سورة البقرة، تحت الاٰیة٢٦٩، ٢١١/١)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



پیش کش: مجلس المدینة العلمیه (دعوتِ اسلامی)

قرآن میں ہر شے کا روشن بیان

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت علّامہ حلیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اور اس کے فِرِشتے دُرُود وسلام بھیجتے ہیں حالانکہ فِرِشتے شریعتِ مُطَہَّرہ کے پابند نہیں۔ تو وہ دُرُودِ پاک پڑھ کر **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کا قُرب حاصل کرتے ہیں، لہٰذا ہم ان فِرِشتوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں کہ دُرُودِ پاک پڑھ کر قُربِ خداوندی حاصل کریں۔ (**سَعَادَۃُ الدَّارَین، الباب الثالث، فی ما ورد عن الانبیاء والعلماء فی فضل الصلوٰۃ علیہ، ص۱۰۷، مُلَخَّصًا**)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامِعِیَّتِ قرآن پر چند آیاتِ طیّبات

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اِس مُقَدَّس کتاب کی جامِعِیَّت (جا۔مِ۔عِی۔یَت) اور ہر چیز کے روشن بیان ہونے کو جا بجا واضح طور پر بیان فرمایا، یہاں چند آیات پیش کی جاتی ہے:

﴿1﴾ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَتَفْصِیْلَ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ o

(پ۱۳، یوسف:۱۱۱)

ترجمۂ کنزُ الایمان: بیشک ان کی خبروں سے عقل مندوں کی آنکھیں کُھلتی ہیں یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں لیکن اپنے سے اگلے کاموں کی تصدیق ہے اور ہر چیز کا مفصّل بیان اور مسلمانوں کے لئے ہدایت ورحمت۔

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

﴿2﴾وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ o (پ۷، الانعام:۵۹)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۔

﴿3﴾وَكُلُّ صَغِیْرٍ وَّكَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌo (پ۳۰، القمر:۵۳)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔

﴿4﴾وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍo (پ۲۲، یٰس:۱۲)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں۔

﴿5﴾وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ (پ۱٤، النحل:۸۹)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اُتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔

﴿6﴾مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ (پ۷، الانعام:۳۸)

ترجمۂ کنزُ الایمان: ہم نے اس کتاب میں کچھ اُٹھا نہ رکھا۔

مُفسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی **"تفسیر نورُ العرفان"** میں مذکورہ آیتِ مبارکہ (یعنی سُوْرَۃُ الاَنْعَام کی آیت نمبر **38**) کے تحت فرماتے ہیں: ہم نے قرآن میں سارے عُلُوم بیان کر دیئے، کچھ بچا نہ رکھا، کیونکہ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے زیادہ اور کون محبوب تھا جس کے لئے وہ عُلُوم اُٹھا کر رکھے جاتے اس سے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا علمِ غیب کلی [1] ثابت ہوا، کیونکہ سارے عُلُوم ان کتابوں میں اور یہ کتابیں حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے علم میں ہیں، نیز اگر کسی کو یہ عُلُوم بتانا نہ ہوتے تو ربّ (عَزَّوَجَلَّ) نے انہیں لکھا ہی کیوں؟ لکھنے کا منشا یہ تو ہے نہیں کہ ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کو اپنے بھول جانے کا اندیشہ تھا، تو لامحالہ اس لئے لکھا کہ دوسروں کو بتایا جائے۔ (نورُ العرفان،

www.dawateislami.net

پ ۷، سورۃ الانعام، تحت الآیۃ: ۳۸، ص ۱۵۹)

مُفتی صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِسی آیتِ مبارکہ کے تحت مدید:

(1).....حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علمِ غیب کلی علمِ خالق کے مقابلے میں نہیں بلکہ علمِ مخلوق کے مقابلے میں کُلی ہے کیونکہ تمام مخلوقات کے علم کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم سے کوئی مقابلہ نہیں ہوسکتا۔ چُنانچِہ اسی بات کو سمجھاتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: تمام مخلوقات کے جملہ عُلُوم ہمارے ربُّ العالمین کے علوم کی برابری کا شبہ بھی نہیں کر سکتے۔ ایک مسلمان کے دل میں ذرہ بھر اس خدشہ کا احتمال نہیں کہ اللّٰہ تَعالٰی کے علوم اور اس کی مخلوقات کے علوم کا کوئی موازنہ یا مقابلہ ہو سکتا ہے۔ ان لوگوں (علمِ غیبِ مصطفٰے کے منکرین) کو اتنا بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اللّٰہ کا علم ذاتی ہے اور مخلوق کا عطائی۔ اللّٰہ کا علم اس کی ذات سے واجب اور خلق کا علم حادِث (کیونکہ تمام مخلوقات حادِث ہے)۔ صِفَت موصوف سے پہلے نہیں ہوسکتی۔ اللہ کا علم مخلوق نہیں۔ خلق کا علم مخلوق ہے۔ اللہ کا علم کسی کے زیرِ قدرت اور تابع نہیں ہے۔ علمِ الٰہی ہمیشہ واجب اور دائم ہے۔ مخلوق کا علم حادِث اور عارضی ہے۔ علمِ الٰہی کسی طرح بدل نہیں سکتا۔ خلق کا علم تغیُّر پذیر ہے۔ اس فرق اور امتیاز کے باوجود کوئی شخص برابری کا تصوُّر کر سکتا ہے؟ ہاں! صرف وہی بد بخت لوگ ایسی اُلجھن میں گرفتار ہوں گے جن پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہے۔ وہ حق کی بات سے بہرہ ہو چکے ہیں۔ ان کی آنکھیں نور سے محروم ہو چکی ہیں۔ ہم پورے وُثوق اور ایمان سے کہہ سکتے ہیں کہ ایسا فرض کرنا کہ ''حضور کے علوم اللّٰہ تعالٰی کے علوم پر محیط ہیں'' بھی خیالِ باطل ہے، علمِ الٰہی سے برابری پھر بھی نہیں ہوسکتی اور ان وسیع اور واضح فرقوں کے ہوتے ہوئے علومِ الٰہیہ ذاتی اور علومِ مصطفٰی عطائی میں کیا برابری ہوسکتی ہے؟ اللّٰہ تَعالٰی اور رسولِ مقبول کے علم میں سوائے ع ل م کے اور کوئی شراکت نہیں پائی جاتی۔ ہم نے دلائلِ قطعیہ سے ثابت کر دیا ہے کہ معلوماتِ الٰہیہ کا محیط ہونا عقلاً بھی باطل ہے شرعاً بھی باطل۔ (الدولۃ المکیہ (مترجم)، ص ۵۳)

''تفسیرِ نعیمی'' میں مزید فرماتے ہیں: خیال رہے کہ قرآنِ کریم کی جامعیّت (جا۔ مِ۔ عی۔ یَت) کا ذِکر فرما کر سب کے حَشر کا ذِکر فرمانا عجیب حِکمت سے ہے کوئی کہہ سکتا تھا کہ قرآنِ کریم بہت مختصر سی کتاب ہے اس میں سارے عُلُوم ساری چیزوں کا ذِکر کیونکر ممکن اور ''مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ (پ۸، الانعام:۳۸) ترجمۂ کنزُ الایمان: ہم نے اس کتاب میں کچھ اُٹھا نہ رکھا'' کیونکر دُرُست ہے، جواباً فرمایا کہ حَشر کا نظارہ کرو جواب مل

www.dawateislami.net

جائے گا کہ اَز اِبتداءِ آفرِ ینش (آف۔ رِی۔ نِش یعنی اِبتداءِ دُنیا) تا قیامت ساری مخلوق ایک چھوٹے سے علاقہ فلسطین میں بیک وَقت جَمْع کر دی جائے گی جو ربّ اتنی بڑی مخلوق اتنے چھوٹے علاقہ میں جَمْع کر سکتا ہے وہ ساری چیزوں کا ذکر مختصر سی کتاب میں بھی فرما سکتا ہے، ہماری قوّتِ حافظہ میں جو کچھ دماغ کے ایک اِنچ حصّہ میں ہے سارا قرآنِ مجید، ہزاروں باتیں، لاکھوں اَحادیث، سینکڑوں اَشعار جَمْع ہو جاتے ہیں، نُطفہ کی ایک بُوند میں سارا جسم مُضْمَر ہوتا ہے، درخت کے بیج میں سارا درخت جڑ، تنا، شاخیں، پتے، پھل، پھول وغیرہ سب ہوتے ہیں، ایسا قادرِ مُطلَق قرآنِ مجید میں سب کچھ ذکر فرما سکتا ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، پ۷، سورۃ الانعام، تحت الآیۃ: ۳۷۔۳۸، ۷/۳۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامِعِیَّتِ قرآن پر چند فرامینِ مصطفٰے

﴿1﴾.....نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''میرے پاس حضرتِ جبریل (عَلَیْہِ السَّلام) آئے اور عرض کیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد اُمّت فتنوں میں مبتلا ہو جائے گی میں نے کہا: اے جبریل! ان سے راہِ فرار (بھاگنے کا راستہ) کیا ہوگا؟ عرض کیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب کہ اس میں آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے پہلوں اور بعد والوں کی خبریں ہیں اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے مابین لوگوں کا حکم بھی موجود ہے۔'' (کَنْزُ الْعُمَّال، حرف الھمزہ، کتاب الایمان والاسلام، الباب الثانی فی الاعتصام.....الخ، الجزء الاوّل، ۱/۱۰۱، الحدیث: ۸۸۵)

﴿2﴾.....حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: میں نے سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: سُن لو! عنقریب فتنہ پیدا ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: یَا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس سے راہِ فرار (بچنے کا راستہ) کیا ہے؟ نبیِّ غیب دان باذنِ خدائے رحمٰن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''کتابُ اللّٰہ کہ اس میں تم سے پہلے واقعات کی بھی خبریں ہے، تم سے بعد کے واقعات کی بھی اور تمہارے مابَین کا حکم بھی۔''

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

(سُنَنُ الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل القرآن، ص٦٧٥، الحدیث:٢٩٠٦)

﴿3﴾.....حضرتِ سیِّدُنا حارِث اَعْوَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں مسجد میں داخِل ہوا تو لوگ باتیں کررہے تھے، میں نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: اے اَمیرُ الْمُؤمنین! کیا آپ نے لوگوں کو مُلاحَظہ فرمایا وہ باتوں میں مصروف ہیں؟ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے دریافت فرمایا: کیا وہ لوگ ایسے ایسے کررہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرمارہے تھے: عنقریب ایک فتنہ آئے گا۔ تو میں نے عرض کی: اس سے بچنے کا راستہ کیا ہوگا؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب کہ اس میں تم سے پہلوں اور بعد والوں کی خبریں اور تمہارے درمیان کا حُکْم موجود ہے۔'' (جَامِعُ التِّرْمِذِی، کتاب فضائل القراٰن، باب ما جاء فی فضل القراٰن، ص٦٧٥، الحدیث:٢٩٠٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامِعِیّتِ قرآن پر فرامینِ اَسلاف

﴿1﴾.....حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''جو شَخْص عِلْم کا اِرادہ کرے وہ قرآن کو لازِم کرلے کیونکہ اس میں اوّلین وآخِرین کا عِلْم ہے۔'' (شُعَبُ الْاِیْمَان، باب فی تعظیم القراٰن، فصل فی تعلیم القراٰن، ٣٣٢/٢، الحدیث:١٩٦٠)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

﴿2﴾.....اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الکَرِیْم فرماتے ہیں: ''اگر میں چاہوں تو سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کی تفسیر سے ستر اُونٹ بھر دوں۔''

(اِحیاءُ عُلُوْمِ الدِّیْن، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الرابع فی فھم القرآن وتفسیرہ ...الخ، ۳۸۰/۱)

﴿3﴾.....حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''اگر میرے اُونٹ باندھنے کی رسی گُم ہو جائے تو میں اس کو بھی قرآنِ پاک میں پاتا ہوں۔'' **(اَلْاِتْقَانُ فِی عُلُوْمِ الْقُرْاٰن، النوع الخامس والستون، فی العلوم المستنبطۃ من القران، الجزء الخامس، ص ۱۹۱۰)**

﴿4﴾.....حضرتِ سیِّدُنا اِمام ابوبکر بن مجاہد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس کا ذِکر قرآن میں نہ ہو۔'' **(المرجع السابق، ص ۱۹۰۹)**

﴿5﴾.....حضرتِ سیِّدُنا اِمام محمد بن ادریس شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نے فرمایا: وہ تمام باتیں جو اُمّت کہتی ہے وہ سنت (یعنی حدیث) کی شرح ہیں اور تمام سنت (حدیث) قرآن کی شرح ہے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے یہ بھی فرمایا کہ ''نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو کوئی حُکْم بھی فرمایا وہ وہی تھا جو آپ کو قرآنِ پاک سے مفہوم ہوا۔'' **(المرجع السابق، ص ۱۹۰۶)**

﴿6﴾.....حضرتِ سیِّدُنا اِمام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: ''تم لوگ مجھ سے جو بھی پوچھو میں تمہیں اس کا جواب قرآنِ مجید سے دوں گا۔'' **(السنن الکبری، کتاب الحج، باب ما للمحرم قتلہ من دواب البر.....الخ، ۳۴۷/۵، الرقم: ۱۰۵۵)**

﴿7﴾.....کثیر علمائے کِرام نے ذِکر فرمایا ہے: ''اللّٰہ تَعَالٰی نے اوّلین و آخرین کے عُلُوم کُتُبِ اَربعہ میں اور کُتُبِ اَربعہ کے عُلُوم قرآنِ مجید میں اور قرآنِ مجید کے عُلُوم سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ میں اور سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے عُلُوم بِسْمِ اللّٰہ میں اور بِسْمِ اللّٰہ کے عُلُوم بِسْمِ اللّٰہ کی ب میں جمع فرما

www.dawateislami.net

دیئے ہیں۔(اَلْاِتْقَانُ فِی عُلُومِ الْقُرْاٰن، النوع الثالث والسبعون فی افضل القران وفاضله، تذنیب، الجزء السادس، ص ۲۱۸۵)

غرض! یہ کتاب جامع ہے جمیع عُلُوم کی جس کسی کو اس کا جتنا عِلْم ملا ہے اتنا ہی جانتا ہے۔(تفسیر خزائنُ العرفان، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۸۹، ص ۵۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن نے عُلُومِ اوّلین و آخِرین کو جَمْع کر لیا

حضرتِ سیِّدُنا امام جلالُ الدّین سُیُوطی شافعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْکَافِی فرماتے ہیں: علّامہ ابنِ ابُوفَضْل مُرْسی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی نے اپنی تفسیر میں بیان کیا: قرآنِ عظیم نے عُلُومِ اوّلین و آخِرین سب کو جَمْع کر لیا، قرآنی عُلُوم کو صِرْف **اللّٰه** تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی ہی جانتا ہے پھر **اللّٰه** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے (قرآنِ پاک کے عُلُوم) اپنے محبوب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو سِکھا دیئے، حُضُورِ پُرنور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کِرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان بِالْخُصُوص خُلفائے راشِدین، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰه بن مسعود رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰه بن عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُما ان قرآنی عُلُوم کے جانشین قرار پائے یہاں تک کہ حضرتِ عبد اللّٰه بنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُما نے اِرشاد فرمایا: ''اگر میرے اُونٹ کی رسی بھی گُم ہو جائے تو میں اُسے قرآنِ پاک میں پاتا ہے۔ صحابۂ کِرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان سے تابِعین ان قرآنی عُلُوم کے وارِث بنے۔

''(اَلْاِتْقَان، النوع الخامس والستون، فی العُلُوم المستنبطة من القراٰن، الجزء الخامس، ص ۱۹۱۰، مفهومًا)

اَسلاف کا قرآن سے مسائل کا اِستِنباط کرنا

پیش کش: مجلس المدینة العلمیه (دعوتِ اسلامی)

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی اور عِلمُ القرآن

ایک یہودی کی داڑھی بہت مُختصر تھی، ٹھوڑی پر صرف چند گنتی کے بال تھے، حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الکَرِیْم کی داڑھی مبارک بڑی گھنی اور لمبی تھی۔ ایک دِن وہ یہودی آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الکَرِیْم سے کہنے لگا: اے علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الکَرِیْم)! تمہارا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن میں سارے عُلُوم ہیں اور تُم بابِ مَدینۃُ العِلْم (یعنی شہرِ عِلْم کا دروازہ) ہو تو بتاؤ! قرآنِ میں تمہاری گھنی داڑھی اور میری مختصر داڑھی کا بھی ذِکر ہے؟ حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الکَرِیْم نے فرمایا: ہاں! سورۂ اَعراف میں ہے:

وَالْبَلَدُ الطَّیِّبُ یَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا یَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ (پ۸، الاعراف:۵۸)	ترجمۂ کنزُ الایمان: اور جو اچھی زمین ہے اس کا سبزہ اللہ کے حُکْم سے نکلتا ہے اور جو خراب ہے اس میں نہیں نکلتا مگر تھوڑا بمشکل۔

تو اے یہودی! وہ اچھی زمین ہماری ٹھوڑی ہے اور خراب زمین تیری ٹھوڑی۔

معلوم ہوا کہ حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الکَرِیْم کا علم بہت وسیع تھا کہ اپنی گھنی داڑھی اور یہودی کی مختصر داڑھی کا ذِکر آپ (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الکَرِیْم) نے قرآنِ مجید میں ثابت کر دِکھایا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ قرآن سارے عُلُوم کا خزانہ ہے مگر لوگوں کی عقلیں اِس کے سمجھنے سے قاصِر ہیں۔ ایک شاعر نے بہت خوب کہا ہے:

جَمِیْعُ الْعِلْمِ فِی الْقُرْاٰنِ لٰكِنْ
تَقَاصَرَ عَنْهُ اَفْهَامُ الرِّجَالِ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

(ترجمہ: قرآنِ حکیم میں تو تمام عُلُوم موجود ہیں یہ الگ بات ہے کہ لوگوں کی سمجھ کی رسائی اس تک نہ ہو۔) (خطباتِ محرم، ص ۱۹۵)

شیخ اِبنِ عربی اور عِلْمِ قرآن

حضرتِ سیِّدُنا شیخ اکبر محی الدِّین اِبنِ عربی (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی) ایک بار اپنی سُواری سے گر گئے، لوگوں نے اٹھانا چاہا فرمایا: ٹھہر جاؤ، پھر فرمایا: اچھا مجھے اب اُٹھا لو۔ آپ کا پاؤں سُوج چکا تھا، لوگوں نے روکنے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: (میں نے) قرآنِ مجید کی طرف رجوع کیا (کہ) اس میں میرا یہ واقعہ سُواری سے گرنا، پاؤں سُوج جانا موجود ہے؟ (تو مجھ پر آشکار ہوا کہ) سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ میں یہ پورا واقعہ موجود ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، پ ۷، الانعام، تحت الآیۃ: ۳۸، ۷/ ۳۵۳)

سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود اور عِلْمُ القرآن

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو بدن گود نے والیوں، گدوانے والیوں، منہ کے بال نوچنے والیوں، خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں اور اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی بنائی ہوئی چیز بگاڑنے والیوں پر۔ جب یہ خبر قبیلہ بنی اسد کی ایک عورت تک پہنچی جسے اُمِّ یعقوب کہا جاتا تھا، تو اس نے حاضر ہو کر عرض کی: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ نے ایسی ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی، فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں اس پر لعنت نہ کروں جس پر رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لعنت فرمائی اور وہ کہ جس کا بیان قرآنِ عظیم میں ہے۔ اس عورت

www.dawateislami.net

نے کہا: میں نے قرآن اوّل سے آخر تک پڑھا ہے، مگر جو آپ کہہ رہے ہیں: میں نے تو اس میں نہیں پایا فرمایا: اگر تم نے قرآن پڑھا ہوتا تو یہ بیان اس میں ضرور پاتیں۔ کیا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی؟ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (پ۲۸، الحشر:۷) (ترجمۂ کنز الایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو) اس نے جواب دیا: کیوں نہیں؟ فرمایا: تو بے شک نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان حرکات سے منع فرمایا ہے۔

(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب التفسیر، باب وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ، ص۱۲۵۳، الحدیث:۴۸۸۶)

سَیِّدُنا اِمام مَہْدی کا ظُہور

حضرتِ سیِّدُنا اِمام مَہْدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ظُہور کی تاریخ کے متعلّق بابِ مدینۃُ العلْم حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الکَرِیْم اِرشاد فرماتے ہیں: جب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے حروف کی تعداد کے مطابق صدیاں ختم ہو جائیں گی تو وہ اِمام مَہْدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اپنی ماں کے پیٹ سے ظہور کا وقت ہوگا۔

(تفسیرِ رُوحُ البیان، سورۃ النور، تحت الآیۃ:۳۲، ۶/۱۵۹)

قرآنِ پاک میں جانور ہانکنے کا ذِکر

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن زِیادَہ بکری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی حضرتِ سیِّدُنا بشر مازِنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

www.dawateislami.net

عَنْہُ کے دو بیٹوں کے پاس حاضر ہوا! اور عرض کی: یَرْحَمُکُمَا اللّٰہ ! یعنی اللّٰہ تم پر رحم فرمائے، ہم میں سے ایک آدمی جانور پر سوار ہوتا ہے، اُسے کوڑے کے ساتھ مارتا ہے یا اُس کی لگام کھینچتا ہے، کیا تم نے اس بارے میں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کچھ سنا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اتنے میں ایک عورت نے مجھے اندر سے آواز دی اور کہا: اے فلاں! اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اپنی کتاب میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ یُحْشَرُوْنَ ۝ (پ۷، الانعام: ۳۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرند کہ اپنے پروں اُڑتا ہے مگر تم جیسی اُمّتیں، ہم نے اس کتاب میں کچھ اُٹھا نہ رکھا، پھر اپنے ربّ کی طرف اُٹھائے جائیں گے۔

تو اُن دونوں نے کہا: یہ ہماری بڑی بہن ہے اور اس نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا زمانہ پایا ہے۔

(اَلدُّرُّالْمَنْثُوْر، سورۃ الانعام، تحت الآیۃ:۳۸، ۶/۴۶)

قرآنِ عظیم سے دُکانوں، موٹر گاڑیوں اور ہوائی جہاز کا اِستِخراج

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدّدِ دین وملّت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے رسالہ ''اِنْبَاءُ الْحَی'' میں تحریر فرماتے ہیں: حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ صادِق ہے، وہ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

صادِق ومَصْدُوق (سچے اور تصدیق) ہیں۔آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: قرآن کے عجائب مُنْتَہِی (ختم ہونے والے) نہیں۔علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام ہمیشہ قرآنِ عظیم سے ہی اِستخراج فرماتے (مسائل نکالتے) رہے جو نَو اِیجاد (نئی اِیجاد ہونے والی) اور دنیا میں رائج ہو رہی ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیُوطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی ''اَلْاِتْقَان'' میں فرماتے ہیں:

اِبنِ سراقہ نے کتاب ''اَلْاِعْجَاز'' میں ایک حکایت بیان کی ہے جو (حضرتِ سیِّدُنا) ابوبکر بن مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے، انہوں نے ایک دن فرمایا کہ دنیا کی ہر چیز قرآنِ پاک کے اندر موجود ہے۔اُن سے کہا گیا: دُکانوں کا ذکر کہاں ہے؟ انہوں نے فرمایا: دکانوں کا ذکر اس آیت میں ہے:

لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ مَسْکُوْنَۃٍ فِیْهَا مَتَاعٌ لَّکُمْ ط وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَکْتُمُوْنَ o

(پ۱۸، النور:۲۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں اور ان کے برتنے کا تمہیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو۔

جو گھر کسی خاص سکونت کے لئے نہیں وہی دکانیں ہیں۔

(الاتقان فی علوم القرآن، النوع الخامس والستون فی العلوم المستنبطة من القرآن، الجزء الخامس، ص۱۹۰۹)

اسی سے ملتا جلتا بعض علما سے موٹر گاڑیوں کے بارے میں سوال ہوا جو ابھی حال کی ایجاد ہیں، انہوں نے کہا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

وَالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِیْنَةً ؕ وَیَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ o (پ١٤، النحل:٨)

ترجمۂ کنز الایمان: اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے اور وہ پیدا کرے گا جس کی تمہیں خبر نہیں۔

یہ موٹر گاڑیاں وہ چیزیں ہیں جنہیں تم نہیں جانتے تھے۔

اور جب ہوائی جہاز ایجاد ہوئے تو اس میں عبدِ ضعیف (یعنی امام احمد رضا غُفِرَ لَهٗ) نے اس آیت سے ان کا اِستخراج کیا، آیت یہ ہے:

وَلَا طٰٓىٕرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ (پ٧، الانعام:٣٨)

ترجمۂ کنز الایمان: نہ کوئی پرند کہ اپنے پروں اڑتا ہے۔

مفسرینِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام ہمیشہ یہ سمجھتے رہے کہ یہ قید صرف تاکید کے لئے ہے جیسے کہا جاتا ہے: رَأَیْتُ یعنی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور قُلْتُ بِفَمِیْ (یعنی) میں نے اپنے منہ سے کہا۔ جب یہ طیارے ایجاد ہوئے تو میرے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ قید بھی ان مقولوں کے مثل اِحترازی[1] ہے کیونکہ یہ طیارے بغیر پروں کے اُڑتے ہیں اور یہ ہمارے مثل اُمّت نہیں ہیں۔ (اِنبَاءُ الحی .....الخ (مترجم)، ص٣٢٢)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صدرُ الْاَفاضِل اور علمُ القرآن

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَنِی اِس آیَتِ مبارَکہ کے تَحْت **"تفسیرِ نعیمی"** جلد 7، صفحہ 353 پر فرماتے ہیں: میرے مرشدِ برحق، ولیِ نعمت، صدرُ الاَفاضِل مولانا نعیمُ الدِّین صاحب قُدِّسَ سِرُّهٗ بفضلِ تعالیٰ جامعِ کمالات تھے، عُلُومِ نقلیہ وعقلیہ[2] کے علاوہ بہت سے فنون میں پوری

www.dawateislami.net

(1).....قیدِ اِحترازی سے مراد ایسی قید ہے جس کے لگانے سے ایک چیز کے تحت آنے والے جملہ اَفراد میں سے بعض افراد خارج ہو جائیں۔

(2).....عُلُومِ عقلیہ وہ عُلُوم ہیں جن کا تعلُّق عقل سے ہو جیسے منطق، فلسفہ وغیرہ اور عُلُومِ نقلیہ وہ عُلُوم ہیں جن کا تعلُّق نقل سے ہو جیسے قرآن وحدیث وغیرہ۔

مہارت تھی جیسے خوش نَویسی، علمِ طِب وغیرہ، چُنانچہ آپ لاٹھی گھمانے، لاٹھی چلانے کے بھی اُستاذ تھے جسے اَہلِ فن بانا اور بَنوٹ (فنِّ سپہ گری کی ایک قسم) کہتے ہیں: ایک بار حضرت کی مجلس میں اسی آیتِ کریمہ کی تحقیق ہو رہی تھی کسی نے پوچھا: حُضُور! کیا قرآنِ مجید میں اس فن (بَنوٹ) کا بھی ذِکر ہے؟ فرمایا: اس کا مکمل بیان موجود ہے، چُنانچہ اِرشادِ باری ہے: فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ (پ۹، الانفال: ۱۲)

ترجمۂ کنزُ الایمان: کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ۔

فرمایا: جب دشمن کو جان سے مارنا ہو تو بَنوٹ والا گردن کے اوپر یعنی کھوپڑی پر مارتا ہے اگر کوئی عُضو بیکار کرنا ہو تو اس کے جوڑ پر چوٹ مارتا ہے اور ضربِ حیدری میں ایسی چوٹ ماری جاتی ہے کہ سارے جوڑ بیمار ہو جاتے ہیں اس آیتِ کریمہ میں اس کا مکمل بیان ہے، کسی نے پوچھا: حُضُور! قرآنِ مجید میں علمِ طب بھی ہے؟ فرمایا: ہاں! علمِ طب بہت آیات میں مذکور ہے، چُنانچہ ایک آیتِ کریمہ تو بہت ہی جامع ہے: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (پ۸، الاعراف: ۳۱) **ترجمۂ کنزُ الایمان:** کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو۔ اَسّی فیصد بیماریاں معدے سے پیدا ہوتی ہیں اور معدہ زیادہ کھانے پینے سے خراب ہوتا ہے کسی نے پوچھا: حُضُور! قرآنِ مجید میں قمری مہینوں کا ذکر تو ہے کہیں شمسی مہینوں کا بھی ذکر ہے؟ فرمایا: ہاں! ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا (پ۱۵، الکهف: ۲۵) **ترجمۂ کنزُ الایمان:** اور وہ اپنے غار میں تین سو برس ٹھہرے نو اوپر۔ یعنی شمسی مہینوں سے تین سو سال اور قمری سے تین سو نو سال، کسی نے پوچھا حُضُور! قرآنِ مجید میں علمِ جغرافیہ بھی ہے؟ فرمایا: ہاں! ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ ۝ (پ۱۶، الکهف: ۸۶) **ترجمۂ کنزُ الایمان:** اسے ایک سیاہ کیچڑ کے چشمے میں ڈوبتا پایا۔ معلوم ہوا سمت مغربی میں اتنی برف ہے کہ وہاں سمندر برف کا دلدل بنا ہوا ہے اور سورج اس میں ڈوبتا معلوم ہوتا ہے، علمِ تاریخ تو قرآنِ کریم کا حِصّہ ہے۔

(تفسیرِ نعیمی، پ۷، الانعام، تحت الآیۃ: ۳۸، ۷/ ۳۵۳)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

قرآنی جواب اور عیسائی کا قبولِ اسلام

خلیفہ ہارونُ الرَّشید کا ایک عیسائی حکیم تھا جو بڑا خوبصورت لڑکا تھا۔ وہ کامِلُ الادَب اوران تمام عادتوں کا جامع تھا جن کے ذریعے بادشاہوں کا قُرب حاصل کیا جاتا ہے، ہارونُ الرَّشید اس کے اسلام لانے کا بَہُت زیادہ مُتَمَنِّی (خواہش مند) تھا، ہارونُ الرَّشید نے اسے اپنی امان دی تا کہ وہ اسلام لے آئے۔ ایک دن ہارونُ الرَّشید نے کہا: کیا وجہ ہے کہ تو ایمان نہیں لاتا؟ اس لڑکے نے کہا: تمہاری کتاب میں اس بات پر دلیل ہے کہ جس میں **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنی طرف منسوب کیا (حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کا جز یعنی حِصّہ ہیں)۔

ہارونُ الرَّشید نے کہا: وہ کون سی آیت ہے؟ اس نوجوان نے کہا: **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کا فرمان ہے، اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَاۤ اِلٰى مَرْیَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ (پ٦، النسآء:١٧١) ترجمۂ کنزُ الایمان: مسیح عیسٰی مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک رُوح۔ تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس سے مُراد لیا کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کا جز ہیں، ہارونُ الرَّشید کا دل یہ سن کر گھبرا گیا اور علمائے کِرام کو جَمع کیا لیکن ان میں کوئی ایسا نہیں تھا کہ جو اس اِشکال کو دُور کر سکے یہاں تک کہ آپ کو بتایا گیا کہ خراسان سے حجاجِ کِرام کا ایک وفد تشریف لایا ہے اور ان میں شیخ علی بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں

www.dawateislami.net

جو علمُ القرآن میں وَقت کے اِمام ہیں آپ نے ان کو بلوایا اور اس لڑکے کے ساتھ آپ کی ملاقات کروائی۔ اس نے اسی کے بارے میں سوال کیا اور شیخ پر اس وَقت اس کا جواب دینا مشکل ہوگیا اور فرمایا: اے اَمیرُ الْمُؤمنین! اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اپنے سابِق عِلْم میں جانتا ہے کہ یہ خبیث آپ کی مجلس میں مجھ سے یہ سوال کرے گا اور اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اپنی کتاب کو اس جواب سے خالی نہیں کیا لیکن وہ جواب مجھے اس وَقت معلوم نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اس وَقت تک نہ کھاؤں گا اور نہ ہی پیؤں گا یہاں تک کہ مجھے اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی طرف سے اس کا جواب مل جائے اور آپ ایک اندھیرے کمرے میں داخِل ہو گئے اور اس کے دروازے کو بھی بند کر دیا اور قرآنِ مجید کی تلاوت میں ہمہ تن مصروف ہو گئے یہاں تک کہ سُوْرَۃُ الجَاثِیہ کی اس آیَت پر پہنچے،

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْهُ ؕ (پ۲۵، الجَاثِیة : ۱۳)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور تمہارے لئے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں اپنے حُکْم سے۔

تو بلند آواز سے پکارے: دروازہ کھولو میں نے جواب پا لیا ہے انہوں نے دروازہ کھولا اور اس لڑکے کو بلایا اور آپ نے ہارونُ الرَّشید کے سامنے اس لڑکے کو آیَتِ مبارَکہ پڑھ کر سنائی اور فرمایا: اگر رُوحٌ مِّنْه سے مُراد حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلام اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کا بعض (یعنی جُز) ہیں تو اس سے لازِم آئے گا کہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے یہ بھی اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کا بعض (یعنی جُز) ہو (جبکہ ایسا نہیں ہے)، عیسائی خاموش ہو

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

گیا اور اسلام لے آیا، اس کے اِیمان لانے سے ہارونُ الرَّشید بَہُت زیادہ خوش ہوا۔(تَفْسِیرِ رُوْحُ الْبَیان، سورۃ النسآء، تحت الآیۃ:۱۷۱، ۳۳٤/۲)

قرآن سے وِصالِ رسول

بعض عُلمائے کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی 63 برس کی عُمر مبارَک کو سُوْرَۃُ الْمُنَافِقُون میں اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے اس فرمان سے مُستَنبَط کیا ہے:

وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ (پ۲۸، المنٰفقون:۱۱)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وَعدہ آجائے۔''

اور یہ سورت 63 ویں نمبر پر ہے اس کے بعد سُوْرَۃُ التَّغَابُن کو رکھا تا کہ سُوْرَۃُ التَّغَابُن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کمی کو ظاہر کرے۔

(اَلْاِتْقَانُ فِی عُلُومِ الْقُرْاٰن، النوع الخامس والستون فی العُلُوم المستنبطة من القراٰن، الجزء الخامس، ص ۱۹۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ ہمارے اَکابِرین علمائے ربّانِیّین کو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے کس قدر عُلُومِ کثیرہ عطا فرمائے تھے کہ جب بھی کسی نے کوئی سوال کیا تو قرآنِ مجید سے ثابت کر دکھایا اور سامنے والوں نے تسلیم بھی کیا اور وہ اَغیار جو قرآنِ مجید پر مختلِف قِسم کے اِعتِراضات کرنے کے لئے آتے تھے جب قرآنِ مجید کی فصاحَت و بلاغَت پیش کر کے حَقّانِیَّتِ قرآن کو ثابت کیا جاتا تو اس کی خوبیوں کی وجہ

www.dawateislami.net

سے پھر قرآن کے ہو کر رہ جاتے اور مجبوراً کہتے کہ اس جیسی جامع و مانع اور مختصر کتاب ہم نے کبھی نہیں دیکھی اور یہ خُصُوصِیّت صِرْف اسی کتاب کی ہے جو **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازِل فرمائی۔

صِرْف یہ نہیں کہ کسی نے اَسلاف سے کوئی سُوال کیا تو اس کو جواب دے دیا بلکہ **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے فضل و کرَم اور عطائے مُصطفٰے کے صَدْقے اپنے اوپر اتنا بھروسہ تھا کہ منبر پر بیٹھ کر لوگوں میں اِعلانِ عام فرماتے تھے کہ جو کچھ پوچھنا ہے مجھ سے پوچھو، آپ کو قرآن سے جواب دوں گا۔ اور صِرْف زبانی اتنا بڑا دعویٰ ہی نہیں بلکہ جب کسی نے ان سے سُوال کیا تو فوراً آیَتِ قرآنی تلاوت کی اور فرمایا: یہ آپ کا جواب ہے اور عموماً وہ سُوال کئے جاتے تھے جہاں پر دانشمند وعَقْلمند اور فصاحَت و بلاغَت کے دعوے دار عاجِز آ چکے ہوتے اور یہ سمجھتے کہ اس کا جواب ہرگز نہیں دے سکیں گے لیکن قربان جائیے ان مُقدّس ہستیوں پر کہ جن کے عُلُوم کی اِبتداء حقیقت میں وہاں سے ہوتی تھی جہاں عام لوگوں کے عُلُوم کی اِنتہا ہو چکی ہوتی، جتنا بھی مشکل مَسْئلہ ان کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا چاہے اس کا تعلُّق کسی بھی مخلوق، زمین و آسمان وحَشْر و نَشْر سے ہو اس کے جواب میں یہ نہیں فرماتے تھے کہ یہ آپ نے کیوں پوچھا؟ بلکہ **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے لُطف و کرَم سے ایسا تسلّی بَخْش جواب عطا فرماتے کہ سننے والوں کی عَقْلیں دَنگ رہ جاتیں، بطورِ نَمُونہ چند واقعات مُلاحَظہ فرمائیں اور اپنے دلوں کو منوّر فرمائیں۔

اَسلاف کا دعویٰ جو چاہو پوچھو جواب قرآن

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

سے

سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کا دعویٰ

حضرتِ سیِّدُنا ابوطفیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الکَرِیْم فرماتے تھے: مجھ سے سُوال کرو، سُوال کرو، قرآن کے بارے میں مجھ سے سُوال کرو، اِرشاد فرمایا: ہر آیت کے متعلق میں جانتا ہوں کہ وہ دن کو نازل ہوئی یا رات کو۔ (اَلْاِصَابَۃُ فِیْ تَمْیِیْزِ الصَّحَابَۃ، حرف العین بعدھا اللام، علیُّ بن ابی طالب الھاشمی، ٤/٤٦٢)

سُوالِ اِبنِ کوا اور جوابِ علیُّ المرتضٰی

اِبنِ کوا نے اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الکَرِیْم سے چاند کی سیاہی کے متعلق سُوال کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: (یہ مَحْو کا اَثَر ہے) جس کا ذِکر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اس اِرشاد میں ہے،

فَمَحَوْنَآ اٰیَۃَ الَّیْلِ (پ١٥، بنی اسرآئیل:١٢) ترجمۂ کنزُ الایمان: تو رات کی نشانی مٹی ہوئی رکھی۔

(تفسیر الدر المنثور، سورۃ الاسراء، تحت الآیۃ ١٢، ٩/٢٧١)

سورج اور چاند کیسے بنائے گئے؟

اس رِوایت میں مَحْو سے مُراد یہ ہے کہ چاند کی روشنی ختم کردی گئی جیسا کہ دوسری

www.dawateislami.net

رِوایت میں اس کی وضاحت کی گئی ہے، چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے دوسُو رجوں کو اپنے عرش کے نور سے پیدا فرمایا: اور **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے عِلْمِ سابِق میں تھا کہ ایک سورج باقی رکھنا ہے پس اسے دُنیا کی مثل مشرق ومغرب کی مقدار کے مطابق پیدا فرمایا اور جو اس کے عِلْمِ سابِق میں تھا کہ اسے مِٹانا ہے اور چاند بنانا ہے تو اس کو اس نے سورج سے کم پیدا فرمایا لیکن آسمان میں انتہائی بلند ہونے اور زمین سے زیادہ دُور ہونے کی وجہ سے چھوٹا دکھائی دیتا ہے اگر سورج کو اسی طرح رکھا جاتا جس طرح **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اسے پہلی مرتبہ پیدا فرمایا تھا تو رات کی دِن سے اور دن کی رات سے پہچان نہ ہوتی اور روزے دار کو عِلْم نہ ہوتا کہ روزہ کب رکھنا ہے اور کب اِفطار کرنا ہے اور مسلمان اپنے حج کا وَقْت بھی نہ پہچان سکتے اور انہیں پتہ نہ چلتا کہ دنوں، مہینوں، سالوں اور حساب کی تعداد کیا ہے۔ پس **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلام کو بھیجا کہ چاند کے چہرے پر تین مرتبہ اپنا پَر مارو (وہ اس وَقْت سورج تھا) پس اُس کی روشنی خَتْم ہوگئی اور اس میں نور باقی رہا۔ (المرجع السابق، ص۲۶۸)

سَیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبّاس کا دعوٰی

حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبَیْدَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اپنے اَصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے اور اِرشاد فرمایا: تم جس چیز کے مُتَعلِّق چاہو مجھ سے سوال کرو چاہے وہ ساتوں آسمانوں کے اوپر ہو یا زمینوں کے نیچے ہو میں تمہیں اس کی بھی خبر دوں گا۔ (**مُسْنَدُ الرَّبِیْع، کتاب الایمان والنذور، باب حلیۃ رسول اللّٰہ، ۱/۲۸۵**)

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

امام شافعی کا دعویٰ

ایک بار عالِمِ قریش حضرتِ سیِّدُ نا اِمام محمد بن اِدْ رِیس شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نے مکہ معظّمہ میں فرمایا: مجھ سے جو چاہو پوچھو، میں قرآن سے جواب دوں گا۔ تو آپ سے پوچھا گیا: حالتِ اِحرام میں زَنبُور (زَم۔بُور۔بھڑ) کو قتل کرنے کے متعلّق آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ	ترجمۂ کنزُ الایمان: اور جو کچھ تمہیں
وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَ اتَّقُوا	رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع
اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ	فرمائیں باز رہو اور **اللہ** سے ڈرو بیشک
○ (پ ۲۸، الحشر:۷)	**اللہ** کا عذاب سخت ہے۔

حضرتِ سیِّدُ نا طارق بن شہاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت کی کہ انہوں نے اِحرام باندھے ہوئے کو قتلِ زَنبور (زَم۔بُور) کا حُکْم دیا ہے۔ (حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعٰلَمِیْن، القسم الثالث فیما وقع له من المعجزات...الخ، الباب الاوّل فی معجزة القراٰن الکریم، الفصل الثانی فی بیان وجوه، ص۳۱۸)

قرآن میں مذکور بعض عُلُوم کا بیان

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن قرآنِ

www.dawateislami.net

پاک میں صراحۃً ذکر کردہ علوم کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: قرآنِ مجید میں صراحۃً جن علوم کا تذکرہ ہے، وہ یہ ہیں:

﴿1﴾..... **علمِ ہندسہ** ﴿اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ (پ۲۹، المرسلات:۳۰) ترجمۂ کنزُ الایمان: چلو! اس دھوئیں کے سائے کی طرف جس کی تین شاخیں۔﴾ سے ثابت ہے۔

﴿2﴾..... **علمِ نجوم** ﴿اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ (پ۲۶، الاحقاف:٤) ترجمۂ کنزُ الایمان: یا کچھ بچا کھچا علم۔﴾ سے ثابت ہے۔

اور قرآنِ عظیم میں صنعت وحرفت کے اُصول ومبادی ہیں:

﴿3﴾..... **کپڑا وغیرہ سینے کا علم** ﴿وَطَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ط (پ۸، الاعراف:۲۲) ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اپنے بدن پر جنّت کے پتّے چپٹانے لگے۔﴾ سے ظاہر ہے۔

﴿4﴾..... **علمِ آہن گری** ﴿اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ط (پ۱٦، الکھف، ۹٦) ترجمۂ کنزُ الایمان: میرے پاس لوہے کے تخت لاؤ۔﴾ سے ثابت ہے۔

﴿5﴾..... **علمِ نجاری** ﴿فَاَوْحَیْنَآ اِلَیْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْیُنِنَا (پ۱۸، المومنون:۲۷) ترجمۂ کنزُ الایمان: ہم نے اسے وحی بھیجی کہ ہماری نگاہ کے سامنے کشتی بناؤ۔﴾ سے ثابت ہے۔

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

﴿6﴾.....**تاگا کاتنے کا علم** ﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ (پ ١٤، النحل، ٩٢) ترجمۂ کنز الایمان: اور اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سُوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کر کے توڑ دیا۔﴾ سے ثابت ہے۔

﴿7﴾.....**کپڑا وغیرہ بُننے کا علم** ﴿مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَیْتًا (پ ٢٠، العنکبوت: ٤١) ترجمۂ کنزُ الایمان: ان کی مثال جنہوں نے **اللہ** کے سوا اور مالک بنا لئے ہیں مکڑی کی طرح ہے اس نے جالے کا گھر بنایا۔﴾ سے ظاہر ہو رہا ہے۔

﴿8﴾.....**کاشتکاری کی حرفت** ﴿اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝ (پ ٢٧، الواقعة: ٦٣) ترجمۂ کنزُ الایمان: تو بھلا بتاؤ تو جو بوتے ہو۔﴾ سے ثابت ہے۔

﴿9﴾.....**فنِّ غواصی** ﴿وَالشَّیٰطِیْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ (پ ٢٣، ص: ٣٧) ترجمۂ کنزُ الایمان: اور دیو بس میں کر دیئے ہر معمار اور غوطہ خور۔﴾ سے ثابت ہے۔

﴿10﴾.....**زرگری کی صنعت** ﴿وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِیِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ (پ ٩، الاعراف: ١٤٨) ترجمۂ کنزُ الایمان: اور موسیٰ کے بعد اس کی قوم اپنے زیوروں سے ایک بچھڑا بنا بیٹھی۔﴾ سے ظاہر ہو رہی ہے۔

﴿11﴾.....**شیشہ گری کی حرفت** ﴿قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ (پ ١٩، النمل ٤٤) ترجمۂ کنزُ الایمان: سلیمان نے فرمایا یہ تو ایک چکنا صحن ہے شیشوں جڑا۔﴾ سے

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

معلوم ہو رہی ہے۔

﴿12﴾.....**کشتی رانی کا فن** ﴿اَمَّا السَّفِیْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِیْنَ یَعْمَلُوْنَ فِی الْبَحْرِ (پ١٦، الکھف:٧٩) ترجمۂ کنزُالایمان: وہ جو کشتی تھی وہ کچھ محتاجوں کی تھی کہ دریا میں کام کرتے تھے۔﴾ سے سامنے آیا۔

﴿13﴾.....**روٹی پکانے کی حرفت** ﴿وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّیْۤ اَرٰىنِیْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِیْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْهُ ؕ (پ١٢، یوسف: ٣٦) ترجمۂ کنزُ الایمان: اور دوسرا بولا میں نے خواب دیکھا کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرند کھاتے ہیں۔﴾ سے وجود میں آئی۔

﴿14﴾.....**گوشت وغیرہ پکانے کی حرفت وصنعت** ﴿وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ (پ١٢، ھود:٦٩) ترجمۂ کنزُ الایمان: اور بیشک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس مژدہ لے کر آئے بولے سلام کہا سلام پھر کچھ دیر نہ کی کہ ایک بچھڑا بھنا لے آئے۔﴾ سے معلوم ہوئی۔

﴿15﴾.....**کپڑا وغیرہ دھونے کی صنعت** ﴿وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ (پ٢٩، المدثر: ٤) ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔﴾ سے آشکارا ہوئی۔

﴿16﴾.....**قصائی کی حرفت** ﴿وَمَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّیْتُمْ ؕ (پ٦، المآئدۃ:٣) ترجمۂ کنزُ الایمان: اور جسے کوئی درندہ کھا گیا مگر جنہیں تم ذبح کرلو۔﴾ سے ثابت ہے۔

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوت اسلامی)

www.dawateislami.net

﴿17﴾.....**رنگریزی کا علم** ﴿صِبْغَةَ اللّٰهِ﴾ (پ۱، البقرۃ:۱۳۸) ترجمۂ کنزُ الایمان: ہم نے اللہ کی رَینی (رنگائی) لی﴾ سے ثابت ہے۔

(مزید فرماتے ہیں:) تمہیں معلوم ہے کہ ان کلمات کے ان علوم وفنون کے روشن بیان ہونے کا وہم کسی بھی عقل مند کو نہ ہوگا بلکہ کسی عقل ورائے والے کو یہ وہم بھی نہ ہوگا کہ ان کلمات میں ان علوم کی افادِیَّت کا اِشارہ بھی ہے اگر چہ اِجمالاً ہی سہی۔ اگر تم کلمہ ''اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ'' کو روزانہ مرتے دم تک ہزار مرتبہ بار بار دہراؤ پھر بھی تم کو علمِ نجوم کے ایک مسئلہ پر بھی اِطّلاع نہ ہوگی اور اگر لفظ ''اَمَّا السَّفِیْنَةُ'' یا پوری ''سُوْرَۂ کَهْف'' کو عمر بھر بار بار پڑھو اس کے باوجود تمہیں کشتی رانی کی ایک بات بھی معلوم نہ ہوگی۔ اسی پر دوسرے علوم وفنون کا قیاس واندازہ کیا جاسکتا ہے۔ (اِنباءُ الحی .....الخ (مترجم)، ص۳۱۶، بتغیرٍ قلیلٍ)

قرآن سے مُستَنبَط عُلُوم

صحابۂ کِرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان اور تابعین عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان کے بعد لوگوں کی حالت اس عِلْم کو سیکھنے میں کمزور ہونا شروع ہوگئی اور بعد کے علمائے کِرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان نے قرآنِ مجید کو کئی اَنواع میں تقسیم کرلیا اور ہر گروہ کسی ایک فن کو سیکھنے میں مصروف ہوگیا، چُنانچِہ (یہاں چند علوم وفنون اور ان کے ماہرین کے متعلق بیان کیا جاتا ہے:)

قُرّا: یہ وہ لوگ تھے کہ جنہوں نے قرآنِ مجید کی لغت کو ضَبْط کرنے، اس کے کَلِمات کی تحریر، اس کے حُرُوف کے مَخَارِج اور تعداد، تعدادِ کَلِماتِ آیات، سورتوں، اَوراد ووظائف، نصف، چوتھائی اور سَجْدوں کی تعداد وغیرہ کو شمار کیا اور ہر 10 آیات تک تعلیم دینے کے

www.dawateislami.net

اُصول وضَوابِط کو وَضْع کیا اور قرآن کے معانی کی طرف پیش قدمی کئے بغیر محض اس کے مُتشابَہ کلمات اور ملتی جلتی آیات کے شمار پر ہی اِکتفا کیا گیا اور نہ ان فنون کی طرف توجُّہ مائل کی جو قرآن میں ودیعت رکھے گئے تھے، ان حضرات کو قُرّا کا نام دیا گیا۔

علمائے صرف ونحو[1]: یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اِسْم، فِعْل، حَرْف، معرَب، مبنی، حروفِ عامِلہ وغیرِ عامِلہ، توابِع، اَفعال کی اَقسام، لازِم، مُتَعَدّی اور کَلِمات کے رَسْمُ الخط، وہ تمام چیزیں جو اس کے مُتعلِّق ہیں ان پر (شَرح وبَسط کے ساتھ) کام کیا یہاں تک کے ان میں بَعْض نے اس کے مشکل اَلفاظ کو اِعراب دیا اور بَعْض نے ہر کَلِمہ کو اِعراب دیا۔

مفسِّرین: یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنی زیادہ تر توجُّہ الفاظِ قرآن پر رکھی کہ جب ایک لَفْظ ایک مَقام پر اِستعمال ہوتا ہے تو ایک معنٰی پر دلالت کرتا ہے اور جب دوسرے مَقام پر اِستعمال ہوتا ہے تو کبھی دو معانی پر اور کبھی زیادہ معانی پر دلالت کرتا ہے تو انہوں نے پہلے لَفْظ کو اپنے معنٰی پر محمول کیا اور اس کے پوشیدہ معنٰی بھی بیان کر دیئے اور دو یا دو سے زیادہ اِحتمال رکھنے والے لَفْظ میں متعدَّد اِحتمالات میں سے کسی ایک معنٰی کو ترجیح دینے کے اُصول مقرَّر فرمائے۔

علمِ اُصولِ دین: ان حضرات نے قرآنِ مجید میں پائے جانے والے اُصولی اور نَظَرِیّاتی شواہِد اور عَقْلی دلائل پر توجُّہ مَبْذُول کی مثلاً قرآنِ پاک میں ہے، لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ (پ۱۷، الانبیاء: ۲۲) ترجمۂ کنزُ الایمان: اگر زمین و آسمان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا اور خدا ہوتے تو وہ دونوں تباہ ہو جاتے۔ انہوں نے اس سے اللہ

www.dawateislami.net

تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی وحدانیّت کو ثابت کیا اور

ان جیسی آیات میں غور و فِکْر کر کے **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے وُجود و بقا، قدرت

---

(1).....وہ عُلُوم جن کا تعلُّق الفاظ اور اُن کے اِعراب کے ساتھ ہے۔

اور عِلْم وغیرہ پر دلائل و براہین سے اِستِنباط کیا اور ہر ایسی چیز کہ جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی شان کے لائق نہ ہو اس سے **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کا تَنَزُّہ (یعنی پاک ہونا) بیان کیا اس کو عِلمِ اُصولِ دین کا نام دیا گیا۔

اُصولِ فِقہ: قرآنِ مجید کے خطابات اور اس کے معانی میں غور و خوض کر کے دیکھا گیا کہ اس میں بعض خطابات عام اور بعض خاص ہیں اور اسی طرح حقیقت، مجاز، نص، ظاہر، مُجْمَل، مُحْکَم، مُتَشابِہ، اَمر، نَہی، نَسْخ اور اسی طرح دیگر اُمور پر کلام کیا گیا اس فن کو اُصولِ فِقہ کا نام دیا گیا۔

علمِ فِقہ: قرآنِ مجید سے حلال، حرام (فَرض، واجِب، مکروہ اور مُستَحَب وغیرہ) اور اس میں موجود تمام اَحکام پر نظرِ صحیح اور فکرِ صادِق سے کام لیا گیا اور ان اَحکامات کے اُصول اور فروع کے قوانین کو وَضْع کیا گیا۔

تاریخ: قرآنِ مجید میں پائے جانے والے گزشتہ صدیوں اور سابِقہ اُمّتوں کے واقعات کو مُدَوَّن کیا گیا اور یہاں تک کہ دنیا کی ابتداء اور تمام آفرِ ینش (یعنی مخلوق) کا ذِکْر کر دیا گیا۔

خُطَبَا: ان حضرات نے قرآنِ مجید میں موجود وعدہ و وعید، ڈر، خوشخبری، موت، حَشْر، نَشْر، حِساب، عِقاب، جنّت اور دوزخ وغیرہ کے مَواعِظ (نصیحتوں) کو فصلوں میں تقسیم کیا اور

www.dawateislami.net

تنبیہ کرنے کے طریقے بیان کئے اور ان کی حِکمتوں، تمثیلوں اور نصیحتوں پر مُتَنَبِّہ کیا جو کہ بڑے بڑے مردانِ کار کے دلوں کو لرزا دیتی اور پہاڑوں کو پاش پاش کر دیتی ہیں۔

تعبیرُ الرُّءْیا: قرآنِ مجید کے تمام خوابوں کے واقعات کو بنیاد بنا کر ان کے قواعد بنائے گئے اور اگر کسی خواب کی کوئی تعبیر مشکل ہو جاتی تو حدیثِ رسول سے رہنمائی حاصل کر لی جاتی اور اگر اس میں بھی دشواری آجاتی تو اَمثال وحُکْم اور عرفِ عام سے حل کر کے اس کے قواعد وَضْع کئے گئے۔

علمُ الفرائض: قرآنِ مجید میں سے وِراثت سے تعلُّق رکھنے والے حِصّہ داروں کے حُقوق کے حِصّے مثلاً نِصْف، رُبُع، ثُلُث، سُدُس اور عَول (یہ علمِ وراثت کی اِصطِلاحات ہیں) کے مسائل وغیرہ کے بیان سے ان کے اُصول وقواعِد مقرَّر کئے گئے۔

علمُ المِیْقات: قرآنِ مجید کی ان روشن آیتوں میں غور وفِکْر کیا گیا جن میں چاند، سورج کا ذِکر ہے اور ان کے منازِل، نُجوم اور بُروج وغیرہ کی جو دن رات کی ان حِکمتوں پر دلالت کرتی ہیں ان سے علمُ المیقات کے قوانین وَضْع کئے گئے۔

عِلمِ بلاغَت: ادیبوں اور شاعروں نے قرآنِ مجید کے اَلفاظ کی عمدگی، نَظْم کا اَچُھوتا پن، حُسْنِ سیاق، مَبادِی، مَقاطِع، مخارِص اور خطاب کی رنگینی اور تنَوُّع (تَ-نَوْ-وُ ع) اِیجاز و اِطناب وغیرہ کو دیکھ کر علمِ معانی، علمِ بیان اور علمِ بدیع کی بنیاد ڈالی۔

اَصحابِ حقیقت: صوفیائے کِرام نے جب قرآنِ مجید میں غور وفِکْر کیا تو ان پر اَلفاظ کے کچھ معانی اور باریکیاں مُنْکَشِف ہوئیں، چُنانچہ ان حضرات نے اپنی مخصوص

www.dawateislami.net

اِصطِلاحات وَضْع کر کے ان معانی کو خاص معانی مثلاً فنا، بقا، حُضُور، خوف، اُنس، وَحشت، قَبض اور بَسط وغیرہ کے ناموں سے مَوسوم کیا۔

اَطِبَّا: علمِ طب کا دارومدار (زندگی) کی قوت کو برقرار رکھنے اور نظامِ صحت کی نگہداشت باقی رکھنے پر ہے اور یہ مزاج کے مُعْتَدِل ہونے سے ہے (اور مزاج کا مُعْتدِل ہونا) مُتضاد کَیْفِیّتوں کے باہم اَثَر انداز ہونے سے ہوتا ہے اور اس کو ایک آیَت میں جَمْع کیا گیا،

وَ كَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا (پ۱۹، الفرقان:٦٧)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔

اور اس سے صحت کے خراب ہونے کے بعد صحیح ہونے اور بیماری کے بعد شِفا پانے کے طریقے پہچانے گئے۔

علمِ جدَل (مناظرہ): قرآنِ مجید میں براہین، مُقدّمات، نَتائج اور مُعارَضہ وغیرہ کو دیکھ کر اُصول مقرّر کئے گئے اور اس کی بنیاد حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام اور نمرود کے واقعہ کو بنایا گیا۔

جبر ومقابلہ: پچھلی قوموں کی تواریخ کے مُتعلّق مدّتوں، سالوں اور دِنوں کا ذِکر اور خود اس اُمّتِ محمدیہ کے بقا کی تاریخ، دنیا کے ایام اور گزشتہ باقی ماندہ مدّت کا ذِکر ان کو ایک دوسرے سے ضَرب دینے سے معلوم کیا گیا۔

(اَلْاِتْقَانُ فِی عُلُومِ الْقُرْاٰن، النوع الخامس والستون، فی العُلُوم المستنبطة من القران، ص ۱۹۱۰ تا ۱۹۱۵، ملخصًا وملتقطًا)

الغرض! جو بھی اس مقدّس کتاب میں جتنی جدّ وجہد کرتا ہے اور مسائل کا حل نکالنا چاہتا ہے تو اس کو ہر لحاظ سے مکمل پاتا ہے اور آخر میں مجبوراً یہی کہتا ہے کہ دنیا میں اس

www.dawateislami.net

جیسی جامع و مانع کتاب کوئی نہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِمامِ اعظم ابو حنیفہ کا اِستِنباط

حضرتِ سیِّدُنا قَتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مرتبہ کوفہ میں تشریف لائے اور لوگ آپ کی طَرْف مُتَوَجِّہ (مُ۔تَ۔وَج۔جِہ) ہوئے اور آپ نے اِرشاد فرمایا: جو پوچھنا چاہو پوچھو! اس وَقْت حضرتِ سیِّدُنا اِمام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضر تھے اور جوانی کے عالَم میں تھے دوسروں کو فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلام کی چیونٹی کے بارے میں پوچھو کہ مذکر تھی یا مونث؟ انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا قَتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے سُوال کیا تو آپ خاموش ہوگئے، اِمام صاحب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: مونّث تھی، پوچھا گیا: آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا: **اللّٰہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اِرشاد فرمایا: ''**قَالَتْ نَمْلَۃٌ** اگر مذکر ہوتی تو **قَالَ نَمْلَۃٌ** ارشاد فرمایا جاتا۔'' (عربی میں مؤنّث کے لئے ''قَالَتْ'' اور مذکّر کیلئے ''قَالَ'' استعمال ہوتا ہے) (**اَلتَّفْسِیرُ الْکَبِیْر، سورۃ النمل، تحت الآیۃ ۱۸، الجزء الرابع والعشرون، ۵٤۸/۸**)

اِمامِ شافعی کا اِستِنباطِ مسائل

حضرتِ سیِّدُنا اِمام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاوّل حضرتِ سیِّدُنا اِمام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کی بَہُت زِیادہ عزّت اور ذِکْر خیر کرتے تھے اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک نیک سیرت بیٹی تھی جو رات شب بیداری میں اور دن روزے میں گُزارتی تھی اور سَلَف صالحین کے واقعات کو بَہُت پسند کرتی تھی اور حضرتِ سیِّدُنا اِمام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کو دیکھنا چاہتی تھی کیونکہ اس کے والِدِ مُحْتَرم اِمام صاحِب کی بَہُت

www.dawateislami.net

زِیادہ عظمت وشان بیان کرتے تھے۔ایک دفعہ حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کا حضرتِ سیِّدُنا اِمام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاوّل کے ہاں رات گزارنے کا اتّفاق ہوا۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیٹی بَہُت خوش ہوئی۔اُسے اُمید تھی کہ آج حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کے اَفعال یعنی ان کی عبادت کو دیکھنے اور کلام سننے کا خوب موقع ملے گا۔جب رات ہوئی تو حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاوّل نماز اور ذِکرِ الٰہی کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے جبکہ حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی چت لیٹے رہے۔بَچّی فَجْر تک آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اسی حالت میں دیکھتی رہی اور صبح اپنے باپ سے عَرض کی: میں نے دیکھا کہ آپ حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کی بَہُت تعظیم کرتے ہیں لیکن میں نے تو ان کو آج رات نماز، ذِکر یا دیگر اَوراد وَوَظائف میں مشغول نہیں پایا۔ابھی یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی تشریف لے آئے۔حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاوّل نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: رات کیسی گزری؟'' ارشاد فرمایا: ''اس سے زیادہ برکت ونَفع والی اور اچھی رات میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔'' حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاوّل نے پوچھا: ''وہ کیسے؟'' تو فرمانے لگے: ''وہ یوں کہ میں نے آج رات پیٹھ کے بل لیٹے لیٹے **100** مسائل اَخذ کئے، جو تمام کے تمام مسلمانوں کے نَفع کے لئے ہیں۔'' پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رُخصت لی اور تشریف لے گئے۔حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاوّل نے اپنی صاحبزادی سے فرمایا: ''یہ حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کا آج رات کا عمل تھا۔وہ سوئے ہوئے اس سے افضل عمل کر رہے تھے جو میں نے کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہوئے کیا۔'' **(اَلرَّوْضُ الْفَائِق، المجلس الثامن والثلاثون فی مناقب الامام الشافعی، ص ۲۱۱)**

قرآنِ پاک کی کیا بات ہے!

حضرتِ سیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے فرمایا گیا: ''آسمانی کتابوں میں احمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کتاب ایک ایسے برتن کی طرح ہے جس میں دودھ بھرا ہو جب بھی تم اِس کو ہلاؤ گے اِس سے مَکھن نکالو گے۔'' **(اَلْاِتْقَانُ فِی عُلُومِ الْقُرْاٰن، النوع الخامس والستون، فی العُلُوم المستنبطة**

پیش کش: **مجلس المدینة العلمیه** (دعوتِ اسلامی)

من القراٰن، الجزء الخامس، ص۱۹۱۸)

خلاصۂ کلام یہ کہ اس مبارَک کتاب میں جدّ و جہد اور غور و فِکْر کرنے والا اسے ہر لحاظ سے مکمل پائے گا اور بالآخر یہی اِعتراف کرے گا کہ قرآنِ پاک میں ہر شے کا بیان ہے۔

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ہم سب کو قرآنِ پاک میں غور و فِکْر کرنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے اس باب میں چند دلائل مُلاحَظہ فرمائے کہ قرآنِ مجید میں ہر شے کا روشن بیان ہے،

کیا ہر کوئی قرآن سے مسائل اخذ کر سکتا ہے؟

لیکن قرآنِ پاک کو سمجھنا اور اس سے مسائل اَخذ کرنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں بلکہ اس سے صِرْف وہی مسائل نکال سکتا ہے جو اس کا اہل ہو، چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **524** صفحات پر مشتمل تفسیرِ قرآن ''صِراطُ الْجِنَان فِیْ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰن'' جلد اوّل، صفحہ **31** پر ہے: علماءِ کرام (رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام) نے مُفَسِّر کے لئے جن عُلُوم کو ضروری قرار دیا ہے، ان میں سے چند یہ ہیں (1) لُغَت کا علم (2) نَحو کا

www.dawateislami.net

علْم (3) صَرْف کا علْم (4) اِشتِقاق کا علْم (5) معانی، بیان اور بدیع کا علْم (8) قراءتوں کا علْم (9) اُصولِ دین کا علْم (10) اُصولِ فقہ کا علْم (11) اَسبابِ نُزول کا علْم (12) ناسخ اور منسوخ کا علْم (13) مُجمَل اور مُبْہَم کی تفسیر پر مبنی اَحادیث کا علْم۔

ان علوم کو سامنے رکھتے ہوئے ان خواتین وحضرات کو اپنے طرزِ عمَل پر بڑی سنجیدگی سے غور کرنے کی حاجت ہے جو قرآنِ مجید کا صرف اُردو ترجمہ اور تفاسیر کی اُردو کتب پڑھ کر ترجمہ وتفسیر کرنا اور اس کے معانی ومَطالب بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ بَہُت خطرناک اِقدام ہے۔ اسے یوں سمجھئے کہ اگر کوئی شخص از خود میڈیکل کی کتابیں پڑھ کر اپنا کلینک (Clinic) کھول لے اور مریضوں کا علاج کرنا اور ان کے آپریشن کرنا شروع کر دے تو اس کا کیا نتیجہ ہوگا؟ اسی طرح بلکہ اس سے کہیں زیادہ نازُک قرآنِ مجید کے ترجمہ وتفسیر کا مُعامَلہ ہے کہ اس میں اللہ تعالٰی کے کلام کا معنٰی ومفہوم اور اس کی مراد بیان کرنی ہوتی ہے اور یہ کام سیکھے بغیر کرنا اور علم کے بغیر کرنا جہنَّم میں پہنچا دے گا۔ اس لئے اگر کسی کو تفسیر بیان کرنے کا شوق ہے تو اسے چاہئے کہ باقاعدہ عُلُومِ دینیہ سیکھ کر اس کا اَہل بنے۔ (حضرتِ سیِّدُنا) امام حَسَن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''عجمیوں کو اس بات نے ہلاک کر دیا کہ ان میں سے کوئی قرآنِ مجید کی آیت پڑھتا ہے اور وہ اس کے معانی سے جاہل ہوتا ہے تو وہ اپنی جہالت کی وجہ سے اللہ تعالٰی پر اِفترا باندھنا شروع کر دیتا ہے۔'' (**البحر المحیط، مقدَّمۃُ المؤلِّف، الترغیب فی تفسیر القرآن، ۱/۱۱۸-۱۱۹**)

رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ''جس شخص نے قرآنِ مجید میں بغیر علم کچھ کہا اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ سمجھ لینا چاہئے۔'' (**جامع الترمذی، کتاب تفسیر**

www.dawateislami.net

القراٰن، باب ما جآء فی الذی یفسر القراٰن برأیه، ص٦٨٥، الحدیث: ٢٩٥٠)

عقل مند آدمی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ جب ہماری کامیابی و کامرانی اس مُقدّس کتاب کے ساتھ وابستہ ہے اور یہی ہمیں دین و دنیا کی بھلائیاں عطا کرسکتی ہے تو ہمیں بھی اس کے ساتھ اپنا رشتہ مضبوط کرنا چاہئے اور اسی کی تعلیم کی طَرْف توجُّہ دینی چاہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** قرآن وسنّت کی تعلیم کو عام کرنے میں دن رات مصروفِ عمل ہے اور دین کے کاموں کو عمدگی سے سرانجام دینے کے لئے مَدَنی مرکز نے ہر کام کا علیحدہ شُعبہ قائم کردیا ہے ان شُعبہ جات میں سے ایک شعبہ فیضانِ قرآن بھی ہے جس میں قیدی اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ قرآنِ مجید کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی کو اس نیک مقصد میں اپنے ساتھ مُنْسَلِک کرنے کی کوشش کرتے ہیں، چُنانچِہ

غیر مسلمہ مسلمان ہو گئی

سینٹرل جیل سکھر **2** (بابُ الاسلام، سندھ) کی قیدی خاتون کے بیان کا خُلاصَہ کچھ اس طرح ہے: مسلمان ہونے سے پہلے میں غیر مُسلِمہ تھی۔ ہماری بیرک میں ایک باپردہ اسلامی بہن، قیدی خواتین کو قرآنِ پاک کی تعلیم دینے اور سنّتیں سکھانے کے لئے آتی تھیں۔ ان کا اسلام کے سانچے میں ڈھلا کردار اور چہرے سے تقدُّس کے جھلکتے انوار دیکھ کر مجھے ان میں عجیب کشِش محسوس ہوئی، انہیں دیکھ کر مجھے حضرتِ سیِّدَتُنا مریم رَضِیَ

www.dawateislami.net

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا یاد آجاتیں۔ میں نے جب ان سے ملاقات کی تو انہوں نے اپنا تعارُف کچھ یوں کروایا: میرا تعلُّق **دعوتِ اسلامی** سے ہے، **دعوتِ اسلامی** تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ہے، **دعوتِ اسلامی** نے ہمیں یہ مَدَنی مقصد عطا فرمایا ہے کہ مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِسی عظیم مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کے لئے **دعوتِ اسلامی** نے مختلِف شُعبوں میں مَدَنی کام کرنے کیلئے جہاں دیگر مجالِس قائم ہیں وہیں ایک مجلس **فیضانِ قرآن** کے نام سے بھی ہے جو دنیا کے مختلف مُمالِک کے جیل خانہ جات میں **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام کرنے کی سعی میں مصروف ہے، میں اِسی مجلس کی اجازت سے یہاں قیدی خواتین کی اِصلاح کی کوشش کا جذبہ لے کر آتی ہوں۔ اللّٰہ کرے میری کوششیں بارآوَر ہوں اور یہاں موجود اسلامی بہنیں نیک بن جائیں۔

مِری جس قدَر ہیں بہنیں سبھی مَدَنی بُرقع پہنیں
انہیں نیک تُو بنانا مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص۲۸۸)

دعوتِ اسلامی کی اس مُبلِّغہ کے اندازِ گفتگو نے مجھے اپنا ایسا گرویدہ کرلیا کہ میں روزانہ ان کی مُنتظِر رہنے لگی، جب وہ تشریف لے آتیں تو میں اپنا زیادہ وَقت ان کے ساتھ ہی گزارنے کی کوشش کرتی۔ ان کا پاکیزہ کِردار دیکھ کر سوچا کرتی کہ اسلام اپنے ماننے والوں کو عِفّت و پارسائی کا کیسا پیارا دَرْس دیتا ہے! اُن کی صحبت اور اِنفِرادی کوشش کی

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

بَرَکت سے میرے دل میں اسلام کی مَحَبَّت کی شمع روشن ہونے لگی، بالآخر ایک روز میں نے مسلمان ہونے کا عزمِ مُصَمَّم کر ہی لیا۔ دوسرے دن جوں ہی وہ مُبلِّغہ تشریف لائیں میں نے وُفُورِ شوق میں بے قرار ہو کر ان سے کہا: آپ کے اعلیٰ کردار اور پاکیزہ گُفتار نے مجھے بَہُت مُتَاَثِّر کیا ہے۔ اسلام کس قدر پیارا دین ہے، میں نے ایسا تو کبھی سوچا بھی نہ تھا، میں اس کی روشن تعلیمات کا کُھلی آنکھوں سے مُشاہَدہ کر چکی ہوں، اس کے بعد جب میں نے مسلمان ہونے کی خواہش کا اِظہار کیا تو انہوں نے خوش ہو کر فوراً مجھے توبہ کروا کر کلمہ پڑھا دیا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

یہ دیکھ کر وہاں موجود دیگر اسلامی بہنیں اَشکبار ہو گئیں اور گلے لگ کر مجھے مسلمان ہونے کی مبارَک باد دینے لگیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے **دعوتِ اسلامی** کے پاکیزہ مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر اسلامی احکامات پر عمل کی کوشش شروع کر دی اور سلسلہ قادریہ رضویہ میں داخِل ہو کر سرکارِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کی مُریدنی بن گئی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے اپنے شوہر پر اِنفِرادی کوشش شروع کر دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دو ماہ بعد وہ بھی جمادی الآخرۃ ۱۴۲۷ھ میں سایۂ اسلام میں آ گئے۔

(غیبت کی تباہ کاریاں، ص۲۵۲)

اے اسلامی بہنو! تمہارے لئے بھی سنو ہے بَہُت کام کا مَدَنی ماحول
تمہیں سُنّتوں اور پردے کے اَحکام یہ تعلیم فرمائے گا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص۶۰۳)

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ہم سب کو اس مُقدّس کتاب کا ادب و اِحترام کرنے کی

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

توفیق عطا فرمائے اور جس مقصد کے لئے اس کو نازِل کیا گیا ہمیں اس مقصد کو پانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنے اَسلاف کے نقشِ قدَم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



www.dawateislami.net

تورات واِنجیل میں تحریف کیسے ہوئی؟

دُرودِ پاک کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطبُوعہ **419** صَفحات پر مُشتَمِل کتاب ''**مدَنی پنج سورہ**'' صَفحہ **168** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ **دعوتِ اسلامی** حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ''**اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَات**'' کے حوالے سے دُرودِ پاک کی فضیلت نقل فرماتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ** کسی شخص نے حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کو وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور حال دَریافت کیا تو آپ نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس دُرودِ پاک کی بَرَکت سے میری بخشش فرمادی۔

(اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات، الصَّلاۃ التاسعۃ والعشرون، ص۴۵، مُلَخَّصاً)

ہر مرض کی دَوا درود شریف　　دافعِ ہر بلا دُرود شریف
جو محبِ جنابِ احمد ہے　　اس کو مُونِس ہوا دُرود شریف

(کافی کی نعت، ص۴۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حفاظتِ قرآن کا عجیب واقعہ

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوبکر احمد بن حسین بَیْہَقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی، ''**دلائلُ**

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

النُّبُوَّہ'' میں فرماتے ہیں'' حضرت حسن بن فَہم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت یحییٰ بن اَکْثم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم کوفرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ **مامونُ الرشید** کے ہاں ہر سال ایک علمی مجلس مُنعقِد ہوتی تھی، ایک مرتبہ اس مجلس میں ایک ایسے یہودی نے شرکت کی جس کے کپڑے صاف ستھرے، چہرہ بہت خوبصورت اور جسْم سے عمدہ خوشبو آ رہی تھی، اس نے وہاں بہت فصیح و بلیغ گفتگو کی، جب مجلس برخاست ہوئی تو مامونُ الرشید نے اسے اپنے پاس بُلا کر پوچھا: کیا تم اسرائیلی ہو؟ اس نے کہا: ہاں! مامونُ الرشید نے کہا: تم اسلام قبول کرلو، ہم تم پر بہت سی عنایات ونوازشات کریں گے اس نے کہا: میرے لیے میرے ماں باپ کا دین ہی بہتر ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا جب ایک سال بعد آیا تو مسلمان ہو چکا تھا، آج کی مجلس میں اس نے فقہِ اسلامی پر بہت پُر مغز کلام کیا، جب مجلس اختتام کو پہنچی تو خلیفہ مامونُ الرشید نے اسے بُلا کر دریافت کیا: کیا پچھلے سال تم ہماری مجلس میں شریک نہیں تھے؟ اس نے کہا: کیوں نہیں۔ مامونُ الرشید نے پوچھا: تمہارے اِسلام قبول کرنے کا سبب کیا ہے؟ اس نے کہا: گذشتہ سال جب میں آپ کی مجلس سے چلا گیا تو میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ میں ان آسمانی دینوں کو آزماؤں اور آپ جانتے ہیں کہ میں ایک خوش خط انسان ہوں یعنی میری لکھائی (Writting) بہت اچھی ہے۔

میں نے سب سے پہلے تورات کے تین خوشخط نسخے تیار کئے اور ان میں اپنی

www.dawateislami.net

طرف سے کمی بیشی کر دی اور انہیں لے کر میں یہود کے کَنِیْسَہ (عبادت خانے) میں پہنچ گیا تو وہ مجھ سے خرید لئے گئے۔ پھر میں نے انجیل کے تین خوشخط نسخے تیار کئے اور ان میں اپنی طرف سے کمی بیشی کر دی اور انہیں اُٹھا کر عیسائیوں کے چَرچ (عبادت خانے) میں پہنچ گیا تو وہ نسخے بھی مجھ سے خرید لئے گئے، پھر میں نے قرآن کے نہایت ہی حسین اور خوشخط تین نسخے تیار کئے اور ان میں اپنی طرف سے کمی بیشی کر دی اور انہیں اُٹھا کر مسلمان کُتب فروشوں کے پاس پہنچا، انہوں نے مجھ سے وہ نسخے لئے اور انہیں پڑھنا اور کھنگالنا شروع کر دیا۔ جب انہوں نے ان میں کمی اور زِیادتی پائی تو خریدے بغیر نسخے میرے سامنے رکھ دیئے۔ پس مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کتاب (تبدیلی سے) محفوظ ہے، پس یہی میرے اِسلام قبول کرنے کا سبب ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن اَکْثَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: پھر میں نے اُسی سال حج کیا تو میری ملاقات حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے ہوئی، میں نے اُن کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ حق ہے اور اس کی تائید کتابُ اللّٰہ میں موجود ہے، میں نے پوچھا: کہاں؟ اُنہوں نے فرمایا: تورات واِنجیل کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا اِرشاد ہے:

www.dawateislami.net

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِیْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ یَحْكُمُ بِهَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِیْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِیُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ (پ٦، المائدۃ:٤٤)

ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک ہم نے تورات اُتاری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق یہود کو حُکم دیتے تھے ہمارے فرماں بردار نبی اور عالم اور فقیہ کہ اُن سے کتابُ اللّٰہ کی حفاظت چاہی گئی تھی۔

سو جب **اللہ** تَعَالٰی نے اُن کتابوں کی حفاظت کی ذمّہ داری اُنہی پر ڈال دی تو وہ ضائع ہوگئیں اور (قرآنِ کریم کے بارے میں) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا اِرشاد ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۝ (پ١٤، الحجر:٩)

ترجمۂ کنزُ الایمان: بیشک ہم نے اُتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

پس **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اسے ہمارے سینوں میں محفوظ کیا تو یہ ضائع نہ ہوا۔

(دلائلُ النُبُوَّہ للبیھقی، جماع ابواب نزول الوحی علی رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ.....الخ، باب ما جاء فی تالیف القرآن.....الخ، ١٥٩/٧)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ واقعہ اور آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جو تحریف اور ردّوبدل سے محفوظ ہے، بقیہ آسمانی کتابوں میں تبدیلیاں کر دی گئی ہیں۔ تورات واِنجیل اور زَبور کی حفاظت کی ذمّہ داری ان کے عُلَما

www.dawateislami.net

اور اُمّت کے سپرد کی گئی تھی مگر وہ ان آسمانی کتابوں کی حفاظت نہ کر سکے۔ قرآنِ کریم کی حفاظت خود **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت نے اپنے ذمّہ لی، لہٰذا قرآنِ مجید ردّ و بدل سے محفوظ ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

''تورات وانجیل'' کے گیارہ حُرُوف کی نِسبَت سے ان کی تَحریف کے متعلِّق 11 آیاتِ بیِّنات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب یہاں وہ آیات بیان کی جاتی ہیں جن میں اس چیز کا بیان ہے کہ یہود و نصاریٰ نے تورات و اِنجیل کے کئی اَحکام کو تبدیل کر دیا۔

﴿1﴾..... **اللہ** رَبُّ الْعُلٰی عَزَّوَجَلَّ پارہ 6، سُوْرَۃُ المَائِدَہ کی آیَت نمبر 13 میں فرماتا ہے:

یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ

ترجمۂ کنزُ الایمان: اللہ کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں اور بُھلا بیٹھے بڑا حصّہ ان نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں۔

حضرتِ سیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی اس آیَتِ مبارَکہ کے تحت ''تفسیر دُرِّ مَنْثُور'' میں فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی کتاب، وعدہ جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان سے لیا اور وہ اَمر جس کا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے انہیں حُکم دیا اسے بُھلا دِیا اور **اللہ**

www.dawateislami.net

عَزَّوَجَلَّ کے فرائض کو ضائع کر دیا اور اس کی حُدُود کو مُعَطَّل کر دیا اور اس کے رسولوں کو قتل کیا اور اس کی کتاب کو پس پشت ڈال دیا۔

(الدُّرُّ الْمَنْثُور، المائدة، تحت الآية:۱۳، الجزء الخامس، ص۲۳۳)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ مفتی سیِّد محمّد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی **''تفسیرِ خزائنُ العرفان''** میں اسی آیتِ مبارَکہ کے تحت تحریر فرماتے ہیں: کیونکہ دَغا (دھوکا) وخیانت ونقضِ عہد اور رسولوں کے ساتھ بدعہدی ان کی اور ان کے آباء کی قدیم عادت تھی۔

(تفسیرِ خزائن العرفان، پ٦، المائدہ، تحت الآیۃ:۱۳، ص۲۱۲)

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآنِ پاک کو صحیح مخارج سے پڑھنا ضروری ہے چُنانچِہ **مُفسِّرِ شَہیر**، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی مذکورہ آیتِ مبارَکہ کے تحت **''تفسیرِ نورُ العرفان''** میں فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ کلامُ **اللہ** میں **لفظی تحریف** بھی جُرم ہے، خواہ وہ تَحریف ذاتی ہو یا وصفی، لہٰذا قرآنی حُرُوف کو دِیدہ و دانِستہ صحیح مَخارِج سے ادا نہ کرنا **''ق''** کو **''ك''** اور **''ض''** کو **''ظ''** پڑھنا سخت گناہ ہے۔ **(تفسیر نورُ العرفان، پ٦، المائدة:۱۳، ص۱۳۲)**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

تَحریف کی تعریف:

مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی تَحریف کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اِصطلاح میں بدل دینے کو تَحریف کہتے ہیں کہ اس میں بدلی ہوئی چیز کو حد سے ہٹا دیا جاتا ہے (کہ یہود) اصلی آیات کو مٹا کر ان کی جگہ بناوٹی آیات لکھ دیتے ہیں (یا) آیاتِ تورات کی باطل تاوِیلیں کر کے اصل مقصد سے ہٹا دیتے ہیں۔ (تفسیر نعیمی، پ ۶، سورۃ المائدہ، ۶/۲۸۲، ملتقطاً)

حضرتِ سیِّدُنا اِمام محمد بن احمد انصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی ''**تفسیرِ قُرطبی**'' میں اسی آیَت کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: تورات واِنجیل میں کیا تَحریفات ہوئیں۔

(1).....آیات کی باطل تاویلات کی گئیں۔

(2).....جو آیات **سَیِّدُنَا مُحَمَّد** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صفات (اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کی بشارت) پر مشتمل تھیں، اُن کو تبدیل کر دیا۔

(3).....آیاتِ رَجْم میں (مرضی کے مطابق) تبدیلیاں کی گئیں۔

(تفسیرِ قرطبی، المائدۃ، تحت الاٰیۃ ۱۳، الجزء السادس، ۳/۵۳، مفھومًا)

(4).....اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ یہود نے تورات میں اپنی پسند کی باتیں شامِل کر لیں اور ناپسند کو اس سے مٹا دیا اور اسمِ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو تورات سے مٹا دیا۔ **(کنز العمال، کتاب الاذکار، فصل**

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

فی التفسیر، سورۃ البقرۃ، الجزء الثانی، ۱/۱۵۵، الحدیث: ۴۲۳۱)

حضرتِ سیِّدُ نا ابو عالیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے رِوایت ہے کہ یہود نے اپنی کتاب میں حضرتِ سیِّدُ نا محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صفات کو اپنی جگہ سے بدل دیا۔ (تفسیر الطبری، پ۱، البقرۃ، تحت الاٰیۃ ۷۹، ۱/۴۲۳)

﴿2﴾..... **اللہ رَبُّ الْعُلٰی عَزَّوَجَلَّ** پارہ **1**، سُوْرَۃُ البَقَرَہ کی آیت نمبر **79** میں اِرشاد فرماتا ہے:

فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ	ترجمۂ کنزُ الایمان: تو خرابی ہے ان
بِاَیْدِیْهِمْ ۗ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ هٰذَا	کے لئے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں پھر
مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِیَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا	کہہ دیں یہ خدا کے پاس سے ہے کہ اس
قَلِیْلًا ؕ فَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ	کے عوض تھوڑے دام حاصل کریں تو خرابی
اَیْدِیْهِمْ وَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا	ہے ان کے لئے ان کے ہاتھوں کے لکھے
یَكْسِبُوْنَ۝	سے اور خرابی ان کے لئے اس کمائی سے۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ مفتی سیِّد محمّد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ مبارَکہ کے تحت **''تفسیر خزائنُ العرفان''** میں فرماتے ہیں: شانِ نُزُول: جب سیِّدُ الانبیاء صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو عُلَما تورات ورُوَسا (رُوٴسا) یہود کو قوی اندیشہ ہو گیا کہ ان کی روزی جاتی رہے گی

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

اور سرداری مٹ جائے گی کیونکہ تورات میں حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا حُلْیہ اور اَوصاف مذکور ہیں، جب لوگ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو اس کے مطابِق پائیں گے فوراً ایمان لے آئیں گے اور اپنے عُلَما اور رُؤَسا کو چھوڑ دیں گے، اس اندیشہ سے انہوں نے توریت میں تَحریف وتَغْییر کر ڈالی اور حُلْیہ شریف بدل دیا۔

مثلاً تورات میں آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اَوصاف یہ لکھے تھے کہ آپ **خوب رُو ہیں، بال خوب صورت، آنکھیں سُرمگیں، قد میانہ ہے،** اس کو مٹا کر انہوں نے یہ بنایا کہ وہ بَہُت دراز قد ہیں، آنکھیں کَجی نیلی، بال اُلجھے ہیں۔ یہی عوام کو سناتے، یہی کتابِ الٰہی کا مضمون بتاتے اور سمجھتے کہ لوگ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو اس کے خلاف پائیں گے تو آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر ایمان نہ لائیں گے ہمارے گِرْوِیدہ رہیں گے اور ہماری کمائی میں فرق نہ آئے گا۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ ۷۹، ص ۲۷)

وَیْل کیا ہے؟

مذکورہ آیتِ مبارکہ میں ''وَیْل'' کا بھی ذکر ہے۔ اس کے **متعلِّق** حضرتِ سیِّدُنا ابوجعفر محمد بن جریر طبری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی چند اَحادیث اور آثار نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: ان اَحادیث اور آثار کے اِعتبار سے وَیْل کا معنٰی یہ ہے کہ جو یہودی اپنی

www.dawateislami.net

طرف سے بے حقیقت باتیں لکھ کر **اللہ** کی طرف منسوب کرتے ہیں ان کو جہنَّم کی گہرائی میں اہلِ جہنَّم کی پیپ پینے کا عذاب ہوگا۔

(تفسیر الطبری، البقرة، تحت الاٰیة ۷۹، ۱/۴۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾..... پارہ 3، سورۃ اٰلِ عمرٰن کی آیت نمبر 78 میں ارشادِ خدائے رحمٰن ہے:

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِیْقًا یَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَیَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ (پ۳، اٰل عمرٰن:۷۸)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ان میں کچھ وہ ہیں جو زبان پھیر کر کتاب میں میل (ملاوٹ) کرتے ہیں کہ تم سمجھو یہ بھی کتاب میں ہے اور وہ کتاب میں نہیں اور وہ کہتے ہیں یہ اللّٰہ کے پاس سے ہے اور وہ اللّٰہ کے پاس سے نہیں اور اللّٰہ پر دِیدہ ودانِستہ جھوٹ باندھتے ہیں۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ مفتی سیِّد محمّد نعیمُ الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی **"تفسیر خزائنُ العرفان"** میں اس آیتِ مبارکہ کا شانِ نزول بیان فرماتے ہیں: حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ یہ آیت یہود ونصارٰی دونوں کے حق

پیش کش: **مجلس المدینة العلمیه** (دعوتِ اسلامی)

میں نازِل ہوئی کہ انہوں نے تورات وانجیل کی تحریف کی اور کتابُ **اللہ** میں اپنی طرف سے جو چاہا ملا لیا۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ۳، تحت الآیۃ: ۷۸، ص۱۲۱)

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اِس آیَتِ مبارَکہ کے تحت **"تفسیرِ نورُ العرفان"** میں فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ غیرِ قرآن کو تجویدِ قرآنی اور قرآنی لہجے میں نہ پڑھا جائے اور غیرِ قرآن کو اس طرح پڑھنا یا لکھنا جس سے اس کے قرآن ہونے کا شبہ ہو منع ہے۔

(تفسیر نورُ العرفان، پ۳، اٰلِ عمرٰن، تحت الآیۃ: ۷۸، ص۷۲)

﴿4﴾..... پارہ **6**، سُوْرَۃُ الْمَائدَہ کی آیت نمبر **15** میں ارشادِ ربُّ العلٰی ہے:

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ	ترجمۂ کنزُ الایمان: اے کتاب والو! بے شک
رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ كَثِیْرًا	تمہارے پاس ہمارے یہ رسول تشریف لائے کہ تم پر
مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ	ظاہر فرماتے ہیں بہت سی وہ چیزیں جو تم نے کتاب
الْكِتٰبِ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍ ؕ	میں چھپا ڈالی تھیں اور بہت سی معاف فرماتے ہیں۔

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اِس آیت مبارَکہ کے تحت **"تفسیرِ نورُ العرفان"** میں فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آسمانی کتب کے اَحکام سے واقِف تھے، یہ بھی جانتے تھے کہ کون سے

www.dawateislami.net

اَحکام اصلی ہیں اور کون سے جعلی، کسی کے چھپے بھید وُ ہی ظاہِر کرسکتا ہے جو بھید سے واقِف ہو، لیکن حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو ان کتابوں کے دُرُست کرنے کا حُکْم نہ تھا کیونکہ وہ مَنْسُوخ ہوچکی تھیں، بلکہ حُضُور ِاکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آیتِ رَجْم وغیرہ کو دُرُست فرما بھی دیا۔

(تفسیر نورُالعرفان، پ٦، المائدۃ، تحت الآیۃ: ١٥، ص٧٥٣)

یہود کے نِفاق کا بیان

حضرت علّامہ ابنِ جریر طبری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں: ''جب منافقین یہود سَیِّدُ الصّٰلِحِیْن، جَنَابِ رَحمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے دین پر ہیں۔''

(تفسیر الطبری، سورۃ البقرۃ: تحت الآیۃ ١٤، ١/١٦٣)

حضرتِ سیِّدُ نا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بیان کیا کہ جب یہ آپس میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ تمہاری کتاب میں جو محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی صفات بیان کی گئی ہیں وہ تم مسلمانوں کے سامنے کیوں بیان کرتے ہو، اگر ایسا کرو گے تو وہ اس بیان کو تمہارے خلاف حُجَّت بنالیں گے (کہ جب یہ وہی آنے والے نبی ہیں تو تم ان پر ایمان کیوں نہیں لائے)۔

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

(تفسیر الطبری، البقرۃ، تحت الآیۃ ۷۶، ۱/ ۴۱۴، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾..... پارہ 2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت نمبر 159 میں ارشادِ ربُّ العزّت ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَاۤ	ترجمۂ کنزُ الایمان: بیشک وہ جو ہماری
اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَ الْهُدٰى	اُتاری ہوئی روشن باتوں اور ہدایت کو چھپاتے
مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِی	ہیں بعد اس کے کہ لوگوں کے لئے ہم اُسے
الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓىٕكَ یَلْعَنُهُمُ	کتاب میں واضح فرما چکے ہیں ان پر اللہ کی
اللّٰهُ وَ یَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَۙ	لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت۔

علّامہ جلالُ الدِین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی **''تفسیرِ دُرِّ منثور''** میں اسی آیَت کے تحت فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا **عبدُ اللّٰہ** بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل، حضرت سعد بن معاذ اور حضرت خارجہ بن زید رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے یہود کے عُلَما سے تورات کے بعض اَحکام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ان کو چھپا دیا اور بتانے سے اِنکار کر دیا۔ پس **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے ان کے متعلّق یہ آیت نازِل فرمائی۔ (الدُّرُّ الْمَنْثُور، سورۃ البقرۃ، تحت الاٰیۃ ۱۵۹، ۲/ ۹۸)

علّامہ ابنِ جریر طبری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **''تفسیرِ طَبری''** میں اسی آیَت کے تحت فرماتے ہیں کہ لعنت کرنے والوں سے مراد فِرِشتے ہیں اور (جِنّ اور اِنْس میں سے)

www.dawateislami.net

مؤمنین مراد ہیں یا جنّوں اور بنی آدم کے ماسوا (حیوانات اور حشراتُ الارض) مراد ہیں، اِمام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے منقول ہے کہ حیوانات اور (حشراتُ الارض) بچھو اور کیڑے ان پر لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بنی آدم کے گناہوں کی وجہ سے ہم بارش سے محروم ہو گئے۔

(تفسیرِ طَبری، سورۃ البقرہ، تحت الآیۃ:۱۵۹، ۲/۵۸۔۵۹، ملتقطًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾..... **اللہ** رَبُّ الْعُلٰی عَزَّوَجَلَّ، پارہ **5**، سُوْرَۃُ النِّسَاء کی آیت نمبر **46** میں ارشاد فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَیَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا وَاسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّیْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا o

ترجمۂ کنزُ الایمان: کچھ یہودی کلاموں (اِرشاداتِ خداوندی) کو اُن کی جگہ سے پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے سُنا اور نہ مانا اور سنئے آپ سنائے نہ جائیں اور راعِنا کہتے ہیں زبانیں پھیر کر اور دِین میں طعنہ کے لئے اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سُنا اور مانا اور حُضُور ہماری بات سنیں اور حُضُور ہم پر نظر فرمائیں تو ان کے لئے بھلائی اور راستی میں زِیادہ ہوتا لیکن اُن پر تو اللّٰہ نے لعنت کی اُن کے کُفر کے سبب تو یقین نہیں رکھتے مگر تھوڑا۔

علّامہ جلالُ الدّین سیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی **"تفسیر دُرِّ مَنْثُور"** میں اسی آیَت کے تحت فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا مجاہد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ اس سے مراد یہودیوں کا تورات کو بدل دینا ہے۔

(الدُّرُّ الْمَنْثُور، النِّساء، تحت الآیۃ:٤٦، الجزء الرابع، ص٤٦٥)

﴿7﴾..... **اللہ** رَبُّ الْعُلٰی عَزَّوَجَلَّ، پارہ **1**، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیَت نمبر **42** میں اِرشاد فرماتا ہے:

www.dawateislami.net

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ ترجمۂ کنزُ الایمان: اورحق سے باطل

وَتَكْتُمُوْا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَo کونہ ملاؤ اور دیدہ ودانستہ حق نہ چھپاؤ۔

حضرتِ سیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی اس آیَت کے تحت **''تفسیرِ دُرِّمَنْثُور''** میں فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: یہودیت اور نصرانیت کو اسلام کے ساتھ خلط ملط مت کرو جبکہ تم جانتے ہو کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا دین صرف اِسلام ہے۔

(الدُّرُ الْمَنْثُور، البقرة، تحت الآية:٤٢، الجزء الاوّل، ص٣٤١)

اور آیتِ مبارکہ کے دوسرے حصّے **''وَتَكْتُمُوْا الْحَقَّ''** کے تحت حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہی سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل حضرتِ سیِّدُنا محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چھپاتے تھے جبکہ وہ جانتے تھے کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔ (المرجع السابق)

مزید اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا ابنِ زَید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حق **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ تورات ہے اور باطل وہ ہے جو انہوں نے اپنی طرف سے لکھ دیا تھا۔ (المرجع السابق)

مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اسی آیتِ مبارکہ کے تحت **''تفسیرِ نعیمی''** میں فرماتے ہیں: علماءِ یہود دو طرح لوگوں کو ایمان سے روکتے تھے، بے خبروں کو تو

www.dawateislami.net

سچی بات سناتے ہی نہ تھے اور ہوشیار لوگوں کو شبہ میں ڈال دیتے تھے یا کتاب کی آیتوں میں ہی خلط ملط کر دیتے تھے یا اس کے مطالب اس طرح بیان کرتے تھے جس سے وہ شبہ میں پڑ کر حق بات تک نہ پہنچ سکے مثلاً جاہلوں سے کہتے تھے کہ ہماری کتاب میں نبیِّ آخرُ الزَّماں کی خبر ہی نہیں ہے اور جاننے والوں سے کہتے تھے کہ ان کی خبر تو دی گئی ہے مگر وہ صفتیں حضور میں نہیں پائی جاتیں۔ اس لئے ارشاد ہو رہا ہے کہ اے بنی اسرائیل! یہ دونوں حرکتیں چھوڑ دو نہ تو حق و باطل کو ملاؤ نہ حق کو چھپاؤ اور تمہارا جان بوجھ کر یہ دو حرکتیں کرنا اور بھی خطرناک ہے۔ (تفسیر نعیمی، البقرۃ، تحت الآیہ: ۴۲، ۱/۳۳۸)

﴿8﴾..... پارہ 6، سُوْرَۃُ الْمَائدۃ کی آیت نمبر 41 میں اِرشادِ ربَّانی ہے:

یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ	ترجمۂ کنزُ الایمان: اللہ کی باتوں کو
مَوَاضِعِهٖ ۚ یَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِیْتُمْ	ان کے ٹھکانوں کے بعد بدل دیتے ہیں
هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ	کہتے ہیں یہ حکم تمہیں ملے تو مانو اور یہ نہ
فَاحْذَرُوْا ؕ	ملے تو بچو۔

یہودِ خیبر کے معزَّز زِین میں سے ایک شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت نے زِنا کیا، تو ان کے نزدیک تورات کے حکم کے مطابق اس کی سزا سنگسار کرنا تھی۔ یہود کو ان شُرَفا کو رجم کرنا ناپسند ہوا اس لئے انہوں نے چاہا کہ اس مقدَّمے کا فیصلہ نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کرائیں۔ (ان کا خیال تھا کہ شاید) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

www.dawateislami.net

وَسَلَّم کی کتاب میں سنگسار کرنے کی بجائے کوڑے مارنا ہو۔چُنانچہ ان دونوں مجرموں کو ایک جماعت کے ساتھ (مدینہ طیّبہ) بھیجا اور کہہ دیا کہ اگر حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) حد کا حُکْم دیں تو مان لینا اور سنگسار کرنے کا حُکْم دیں تو مت ماننا، وہ لوگ یہودِ بنی قُرَیظہ و بنی نُضَیر کے پاس آئے اور کہنے لگے: تم اس شخص (یعنی سیِّدُنا محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پڑوسی ہو اور اسی کے شہر میں رہتے ہو اور انہوں نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ فلاں فلاں نے زِنا کیا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ لوگ اس واقعہ کا حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے فیصلہ کروائیں اور ان کے ساتھ آپ کی صُلْح بھی ہے، ان سے بنی قُرَیظہ اور بنی نُضَیر نے کہا: خدا کی قسم! وہ تمہیں اسی بات کا حکم دیں گے جسے تم ناپسند کرتے ہو۔چُنانچہ سردارانِ یہود میں سے کعب بن اشرف و کعب بن اسد و سعید بن عمرو و مالک بن صیف اور کنانہ بن ابی حقیق وغیرہ انہیں لے کر حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مسئلہ دریافت کیا کہ شادی شدہ مرد و عورت زِنا کریں تو ان کی سزا کیا ہے؟

حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میرا فیصلہ مانو گے؟ انہوں نے اِقرار کیا، حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلام آیتِ رَجْم لے کر نازِل ہوئے اور حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو اس بارے میں بتایا تو یہود نے اس حُکْم کو ماننے سے اِنکار کر دیا، تب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سفید رنگ اور ایک آنکھ والا

www.dawateislami.net

اِبنِ صُو رِیا نامی شخص ہے جو کہ فِدک کا باشندہ ہے، کیا تم اس کو جانتے ہو؟ کہنے لگے: ہاں، فرمایا: وہ کیسا آدمی ہے؟ کہنے لگے: آج رُوئے زمین پر یہود میں اس کے پائے کا عالِم نہیں، فرمایا: اس کو بلاؤ چُنانچِہ وہ بُلایا گیا، جب وہ حاضِر ہوا تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تو اِبنِ صُو رِیا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: یہود میں سب سے بڑا عالِم تو ہی ہے؟ اس نے عرض کی: لوگ تو ایسا ہی کہتے ہیں۔

حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہود سے فرمایا: اس مُعامَلہ میں اس کی بات مانو گے؟ سب نے اقرار کیا تب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِبنِ صُو رِیا سے فرمایا: میں تجھے اس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے حضرت موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلام) پر تورات نازِل فرمائی اور تم لوگوں کو مِصر سے نکالا، تمہارے لئے دریا میں راہیں بنائیں، تمہیں نجات دی، فرعونیوں کو غرق کیا، تمہارے لئے اَبر (بادَل) کو سائبان بنایا، آسمان سے من وسلویٰ نازِل فرمایا، اپنی کتاب نازِل فرمائی جس میں حلال وحرام کا بیان ہے، کیا تمہاری کتاب میں شادی شدہ مرد وعورت کے لئے سنگسار کرنے کا حُکْم ہے؟ ابنِ صُو رِیا نے عرض کیا: بے شک ہے اسی کی قَسم جس کا آپ نے مجھ سے ذِکْر کیا عذاب نازِل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اقرار نہ کرتا اور جھوٹ بول دیتا مگر یہ فرمایئے کہ آپ کی کتاب میں اس کا کیا حُکْم ہے؟

فرمایا: جب چار عادل اور معتبر شاہدوں کی گواہی سے زِنا صراحتاً ثابت ہوجائے

www.dawateislami.net

تو سنگسار کرنا واجب ہو جاتا ہے، اِبنِ صُو رِیا نے عرض کیا: خدا (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم! اسی طرح تورات میں ہے، پھر حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِبنِ صُو رِیا سے دریافت فرمایا کہ حُکمِ الٰہی میں تبدیلی کس طرح واقع ہوئی، اس نے عرض کیا کہ ہمارا دستور یہ تھا کہ ہم کسی مالدار کو پکڑتے تو چھوڑ دیتے اور غریب آدمی پر حد قائم کرتے، اس طرزِ عمل سے شُرَفاء میں زِنا کی بہت کثرت ہوگئی یہاں تک کہ ایک مرتبہ بادشاہ کے چچازاد بھائی نے زِنا کیا تو ہم نے اس کو سنگسار نہ کیا پھر ایک دوسرے شخص نے اپنی قوم کی عورت سے زِنا کیا تو بادشاہ نے اس کو سنگسار کرنا چاہا، اس کی قوم اُٹھ کھڑی ہوئی اور انہوں نے کہا جب تک بادشاہ کے چچازاد بھائی کو سنگسار نہ کیا جائے اس وقت تک اس کو ہرگز سنگسار نہ کیا جائے گا، تب ہم نے جمع ہو کر غریب و امیر سب کے لئے بجائے سنگسار کرنے کے یہ سزا نکالی کہ **40** کوڑے مارے جائیں اور منہ کالا کر کے گدھے پر اُلٹا بٹھا کر پھرایا جائے، یہ سن کر یہود بہت بگڑے اور اِبنِ صُو رِیا سے کہنے لگے تو نے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو بڑی جلدی خبر دے دی اور ہم نے جتنی تیری تعریف کی تھی تو اس کا مُستحق نہیں۔

اِبنِ صُو رِیا نے کہا: ''حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے مجھے تورات کی قسم دلائی اگر مجھے عذاب کے نازِل ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں آپ کو خبر نہ دیتا۔'' اس کے بعد حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُکم سے ان دونوں زِنا کاروں کو سنگسار کیا گیا اور یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی۔

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

(تفسیر خازن، المائدۃ، تحت الآیۃ:٤١، ١/٤٩٤، ملخصاً وملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿9﴾..... اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 1، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ، آیت نمبر 75 پر اِرشاد فرماتا ہے:

وَقَدْ كَانَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ۝

ترجمۂ کنز الایمان: اوران میں کا تو ایک گروہ وہ تھا کہ اللہ کا کلام سنتے پھر سمجھنے کے بعد اسے دانستہ بدل دیتے۔

علّامہ قاضی محمد ثناءُ اللّٰہ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ''تفسیرِ مظہری'' میں حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ یہ آیت ان 70 آدمیوں کے حق میں نازِل ہوئی جنہیں حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے وعدہ نبھانے کے لئے چُنا تھا۔ جب وہ اللہ تَعَالٰی کا کلام سن کر واپس اپنی قوم کے پاس آئے تو جو اُن میں سے سچے تھے انہوں نے جو سُنا تھا وہی بیان کر دیا مگر ان کا ایک گروہ کہنے لگا کہ ہم نے اللہ تَعَالٰی سے آخِر میں یہ بھی سُنا تھا کہ اگر تم میں ان اَحکام پر عمل کرنے کی طاقت ہو تو ان کو کر لینا اور اگر عمل کرنا نہ چاہو تو نہ کرنا یہی ان کی تحریف تھی حالانکہ وہ حق کو جانتے تھے۔

(تفسیرِ مَظْهَرِی، پ١، البقرۃ، تحت الآیۃ:٧٥، ١/١٦٠)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اِس آیَتِ مبارَکہ کے تحت **''تفسیرِ نورُ العرفان''** میں فرماتے ہیں: تورات و اِنجیل میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا حُلیہ شریف اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اَوصاف مذکور تھے، ان کے عُلَماء نے دیدہ دانستہ (جان بوجھ کر) وہ بدل دِیئے، اس کا ذِکْر یہاں ہو رہا ہے، یعنی جب یہ لوگ تورات شریف کی تعلیم سے اَثَر پذیر نہ ہوئے، بلکہ اِسے تبدیل کرنے لگے، تو ان کے حالات تمہاری صحبت سے کیا بدلیں گے، یہ بدنصیب تو تمہیں بدلنے کی کوشش کریں گے۔

(تفسیر نورُ العرفان، پ۱، البقرہ، تحت الآیۃ: ۷۵، ص۱۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظَمت شان کا کیا کہنا کہ خود خدائے اَحْکَمُ الْحٰکِمِیْن نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر بلند کرنے کا ان اَلفاظ کے ساتھ اِعلان فرمایا:

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ؕ ترجمۂ کنز الایمان: ہم نے آپ کا

(پ ۳۰، الم نشرح:٤) ذکر آپ کے لئے بلند فرمادیا۔

پس جس کا ذکر اللّٰہ کریم نے بلند کیا ہو اسے کون گھٹا سکتا ہے بلکہ جس نے بھی آپ کا ذکر اور آپ کی رفعت کم کرنے کی کوشش کی تو وہ نہ صرف خود بلکہ اس کا نام تک صفحۂ ہستی سے مٹ گیا مگر آقا کا ذکر اللّٰہ کریم نے ایسا بلند فرمایا کہ نہ کبھی مٹا ہے اور نہ ہی

www.dawateislami.net

مٹ سکے گا۔ رِفعتِ شانِ مصطفٰے، عظمتِ حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کے گھٹانے سے نہیں گھٹ سکتی۔

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ کا ہے سایہ تجھ پر بول بالا ہے ترا ذِکر ہے اُونچا تیرا
مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اَعدا تیرے نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا
تُو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے جب بڑھائے تجھے **اللہ** تعالٰی تیرا

(حدائقِ بخشش، ص۲۸-۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿10﴾..... **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 1، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ آیت نمبر 59 میں اِرشاد فرماتا ہے:

فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَیْرَ الَّذِیْ قِیْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ۠

ترجمۂ کنزُ الایمان: تو ظالموں نے اور بات بدل دی جو فرمائی گئی تھی اس کے سوا تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب اُتارا بدلہ ان کی بے حُکمی کا۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ بنی اسرائیل کو کہا گیا:

وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰیٰكُمْ ؕ (پ۱، البقرۃ: ۵۸)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور دروازہ میں سجدہ کرتے داخل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے۔

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

انہوں نے اسے بدل دیا اور سُرِینوں کے بَل گھسٹتے ہوئے داخِل ہوئے اور (حِطَّةٌ کہنے کی بجائے بطورِ استہزا)، ''حَبَّةٌ فِیْ شَعْرَة'' کہنے لگے (جس کے معنٰی ہیں) پودے میں دانہ۔ (صحیح البخاری ،کتاب التفسیر،باب وقولوا حطة،ص۱۱۰۵،الحدیث: ٤٦٤١)

بنی اِسرائیل پر طاعون کا عذاب

اِمام اِبنِ جریر طَبری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنی سند کے ساتھ اسی آیَت کے تحت رِوایت کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا **اِبنِ زید** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد نے فرمایا کہ جب بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ دروازہ میں سجدہ کرتے ہوئے داخِل ہو اور کہو ہمارے گناہ معاف ہوں تو ان میں سے ظالموں نے بات بدل دی اس کے خلاف جس کا انہیں حکم تھا (حِطَّةٌ کی جگہ انہوں نے حِنْطَةٌ کہا) تو **اللّٰہ تعالٰی** نے ان پر طاعون بھیج دیا حتّٰی کہ ان میں کوئی بھی باقی نہ بچا۔ اور فرمایا: ان کے بیٹے بچ گئے، بنی اسرائیل میں جس فضل، عِبادت اور خیر کا ذِکر کیا جاتا ہے وہ ان کے بیٹوں میں تھا اور ان کے تمام آباء واَجداد طاعون کی اس وَبا میں ہلاک ہوگئے تھے۔

(تفسیر الطَبری، البقرة، تحت الاٰیة:۵۹، ۱/۳٤۵، ملتقطاً)

علّامہ قُرطبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے اسی آیَت کے تحت رِوایت کیا ہے کہ ابنِ زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا کہ اس طاعون نے **70,000** بنی اسرائیلیوں کو ہلاک

www.dawateislami.net

کر دیا۔

(تفسیرِ قُرطبی، سورۃ البقرۃ، تحت الاٰیۃ۵۸، الجزء الاوّل ۱/۲۹۰)

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اِس آیَت مبارَکہ کے تحت **''تفسیرِ نورُالعرفان''** میں فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ وظیفہ اور دُرُود کے اَلفاظ نہ بدلے جائیں، شیخ سے جو ملا ہو اُسی پر عمل کرنا چاہئے۔ (تفسیر نورُ العرفان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ ۵۹، ص۱۱)

مسلمان تورات کی تلاوت نہ کرے

اِمام ابو محمد عبدُ اللّٰہ دارمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے **''سُنَنِ دارمی''** میں حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایَت کی ہے، اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شَہَنْشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں تورات کا ایک نسخہ لائے اور عرض کی: ''یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ تورات کا نسخہ ہے۔ سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش رہے، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پڑھنا شروع کر دیا، سرورِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کا رنگ متغیَّر ہو رہا تھا (حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اس کی خبر نہ تھی) اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اے عُمَر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ)! تجھے رونے والی

www.dawateislami.net

عورتیں روئیں، تم نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کی طرف نہیں دیکھ رہے، تب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور کو دیکھا اور فوراً کہا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غضب سے خدا عَزَّوَجَلَّ کی پناہ! ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ربّ ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہوئے نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قَسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی جان ہے! اگر تم پر موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام ظاہر ہوتے اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اِتِّباع کرتے تو راہِ راست سے بھٹک جاتے اور اگر موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام ظاہری حیات سے مُتَّصِف ہوتے اور میری نبوت کے ظُہُور کے زمانے کو پاتے تو میری پیروی کرتے۔

(سنن الدارمی، المقدّمة، باب ما یتّقی من تفسیر حدیث النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم.....الخ، ص۱۳۳، الحدیث:۴۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب ہمیں غور کرنا چاہئے کہ **"تورات"** کلامِ الٰہی ہے اور **"قرآنِ مجید"** نے اس کی تصدیق بھی کی ہے کہ یہ **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کا کلام ہے لیکن اس بنا پر کہ اس میں تحریف ہو چکی ہے اس کا پڑھنا دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کس قدر ناراضی کا سبب بنا اور فارقِ حق و باطِل اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسی شخصیت کو بھی اس کے

www.dawateislami.net

پڑھنے سے منع فرمادیا جن کا ایمان اتنا پُختہ ہے کہ شیطان بھی ان سے گھبراتا ہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خُصُوصی فیضان سے فیض یاب ہوئے۔ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بھی تورات وانجیل کی تِلاوت کی اجازت نہیں تو کسی دوسرے کو کیسے ہوسکتی ہے۔ اس سے وہ حضرات عِبرت حاصل کریں جو اَحکامِ خداوندی کو قرآنِ مجید کی بجائے دوسری کتابوں میں تلاش کرنے میں اپنا وقْت صرْف کرتے رہتے ہیں اور آج کل کے بعض اَسکالرز دینی معلومات کم ہونے کے باوجود دین کے اہم مسائل پر گفتگو اور رائے زَنی کرتے دکھائی دیتے ہیں اور جو چیز منہ میں آئے کہہ دیتے ہیں۔ یہ لوگ دینِ اسلام سے دور کرنے کا سبب بنتے ہیں اور یہ کب اس لائق ہے کہ اس پر بہت بڑا ثواب گمان کیا جائے اور اس کی مَحَبَّت کو دل میں جگہ دی جائے اور اس کے باوجود محفوظ رہیں اور شدید غضب کے مُسْتَحِق نہ ہوں۔

حضرتِ سیِّدُنا جابِر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رِوایت کرتے ہیں کہ جب اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرورِ دوجہاں، سَیِّاحِ لامکاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئے کہ ہم یہودیوں سے کئی ایسی باتیں سنتے ہیں جو ہمیں اچھی لگتی ہیں کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں اجازت دیتے ہیں کہ ہم ان میں سے کچھ باتیں لکھ لیا کریں؟ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا تم یہود ونصاریٰ کی طرح حیران ہو؟ یقیناً میں تمہارے

www.dawateislami.net

پاس روشن اور صاف شریعت لے کر آیا ہوں اگر موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام زندہ ہوتے تو انہیں میری اِتِّباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔

(شُعَبُ الایمان، باب فی الایمان بالقرآن وسائر الکتب المنزلۃ، ذکر حدیث جمع القرآن، ۱۹۹/۱، الحدیث:۱۷۶)

﴿11﴾..... اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ 1، سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ آیت نمبر 41 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا وَّ اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ۝ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو اور مجھی سے ڈرو۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ مفتی سیِّد محمّد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ مبارَکہ کے تحت ''تفسیر خزائنُ العرفان'' میں فرماتے ہیں: یہ آیت کعب بن اشرف اور دوسرے علمائے یہود کے حق میں نازل ہوئی جو اپنی قوم کے جاہلوں اور کمینوں سے ٹکے وصول کر لیتے اور ان پر سالانے مقرر کرتے تھے اور انہوں نے پھلوں اور نقدی مالوں میں اپنے حق معیَّن کر لئے تھے انہیں اندیشہ ہوا کہ توریت میں جو حضور کی نعت وصفت ہے اگر اس کو ظاہر کر دیں تو قوم حضور پر ایمان لے آئے گی اور ان کی کچھ پُرسش نہ رہے گی یہ تمام منافع جاتے رہیں گے اس لئے انہوں نے کتابوں میں تغییر کی اور حضور کی نعت کو بدل ڈالا اور جب ان سے لوگ دریافت کرتے کہ توریت میں آپ کے کیا اوصاف مذکور ہیں؟ تو وہ چھپا لیتے اور ہرگز نہ بتاتے، اس پر یہ

www.dawateislami.net

آیت نازل ہوئی۔ (تفسیرِ خزائنُ العرفان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۴۱، ص ۱۷)

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اِس آیَتِ مبارَکہ کے تحت **"تفسیرِ نورُ العرفان"** میں فرماتے ہیں: چونکہ تورات شریف قرآنِ کریم کی طرح عام مروّج نہ تھی اور نہ اس کی تِلاوت کا رواج تھا، اس لئے وہ عُلماءِ یہود تک محدود ہوکر رہ گئی تھی، وہ پادری جو چاہتے من مانی کارروائی کر لیتے، جب کوئی امیر آدمی کوئی ایسا جُرم کرتا جس کی سزا ازرُوئے تورات سخت ہوتی تو یہ پادری اُس سے رِشوت لے کر سخت سزا کی بجائے نرم سزا تجویز کرتے اور تورات کے نُسخے میں وہی لکھ دیتے، جیسے زِنا کی سزا بجائے سنگسار کرنے کے صرف منہ کالا کرنا رکھ دی، اس آیَت میں ان کی اس حرکت کا ذِکر ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! قرآنِ مجید تحریف وتبدیلی سے محفوظ ہے، خیال رہے کہ کتاب کے اَحکام یا عبارت رِشوت لے کر تحریف کرنا یہ آیات کا بیچنا ہے، خود قرآن چھاپ کر کمائی کرنا یا اِمامت، تعلیمِ قران، تعویذ پر اُجرت لینا اس میں داخِل نہیں، کیونکہ یہ قرآن کی تبدیلی نہیں بلکہ عمل کی اُجرت ہے، خلفاءِ راشدین نے خلافت پر اُجرت لی تھی۔

اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے: (۱).....ایک یہ کہ حرام کام کی کمائی بھی حرام ہے (۲).....دُوسرے یہ کہ گمراہ کن کتابیں لکھنا، چھاپنا، شائع کرنا سب حرام ہیں (۳)..... تیسرے یہ کہ قرآن میں تفسیری عِبارتیں رکوع وغیرہ کے نشانات ایسے

www.dawateislami.net

مُمتاز طریقہ سے لکھنا چاہئیں کہ ان میں اور قرآن میں فرق رہے، **اللہ** کے کلام سے بندے کی چیز مَخْلُوط نہ ہو جائے، اسی لیے رکوع، نِصْف، رُبْع وغیرہ کی علامتیں حاشیہ پر اور سورتوں کے نام اور بِسْمِ اللّٰہ مُمتاز کر کے لکھی جاتی ہے۔ (تفسیر نورُ العرفان، پ۱، البقرۃ:۷۹، ص۱۵)

علّامہ ابنِ جریر طَبری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **"تفسیرِ طَبری"** میں اپنی سند کے ساتھ رِوایت کرتے ہیں: ابنِ زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اس **کلامُ اللّٰہ** سے مُراد تورات ہے جو ان پر نازل ہوئی، بنی اسرائیل اس میں تحریف کر کے اس کے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرتے اور حق کو باطِل اور باطِل کو حق بنا دیا کرتے تھے، جب ان کے پاس صاحبِ حق رِشوت لے کر آتا تو اس کے لئے کِتابُ اللّٰہ نکال لیتے اور جب باطِل پر قائم شخص رِشوت لے کر آتا تو اس کے لئے (تحریف شدہ) کتاب نکال لیتے تو اس (کتاب) کے مطابق وہ صاحبِ حق بن جاتا اور جب کوئی ایسا شخص آ کر سوال کرتا جو حق پر نہ ہوتا، رِشوت لے کر بھی نہ آتا اور نہ ہی کوئی اور چیز تو اسے صحیح حُکم دیتے۔ (تفسیر الطبری، البقرۃ، تحت الاٰیۃ ۷۵، ۱/۴۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تورات وانجیل تو محفوظ نہ رہ سکیں کیونکہ ان کی حفاظت بندوں کے سپرد تھی جبکہ قرآنِ پاک ہمیشہ کے لئے تغیُّر وتبدُّل سے محفوظ ہے

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

کیونکہ اس کا محافِظ حقیقی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہے، خود ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۝(پ ۱٤، الحجر:۹)

ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک ہم نے تارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ مفتی سیّد محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ مبارَکہ کے تحت **''تفسیر خزائنُ العرفان''** میں فرماتے ہیں: تمام جِنّ واِنْس اور ساری خَلْق کے مَقدُور (بس) میں نہیں ہے کہ اس میں ایک حرف کی کمی بیشی کر سکے یا تغیر وتبدیل کر سکے اور چونکہ **اللہ** تَعَالٰی نے قرآنِ کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اس لئے یہ خُصُوصِیَّت صرف قرآن شریف ہی کی ہے دوسری کسی کتاب کو یہ بات میسَّر نہیں۔ یہ حفاظت کئی طرح پر ہے:

(۱).....ایک یہ کہ قرآنِ کریم کو معجِزہ بنایا کہ بَشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے۔

(۲).....ایک یہ کہ اس کو مُعارَضے اور مُقابَلہ سے محفوظ کیا کوئی اس کی مِثْل کلام بنانے پر قادِر نہ ہو۔

(۳).....ایک یہ کہ ساری خَلق کو اس کے نَیست ونابود اور معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کُفّار باوُجُود کمالِ عداوت کے اس کتابِ مقدّس کو ختم کرنے سے عاجِز ہیں۔ (تفسیرِ خزائن العرفان، پ۱۴، الحجر:۹، ص۴۹۰)

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اِس آیتِ مبارَکہ کے تحت **''تفسیر نورُ العرفان''** میں فرماتے ہیں: قرآن کے اَلفاظ اِس کے معانی، اس کے اَحکام سب ربّ (عَزَّوَجَلَّ) نے محفوظ فرما دیئے، مگر اَلفاظ تو اِس طرح کہ اس میں تبدیلی ناممکن ہے اور معانی واَحکام اس طرح کہ اگرچہ بعض لوگ تحریف کی کوشش کرتے ہیں مگر اصلی اَحکام مٹنے نہیں پاتے بلکہ وہ بِعینہٖ موجود رہیں گے، اسی لیے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) نے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی حدیثوں کو قیامت تک کے لیے باقی رکھا اور عُلَما ومشائخ کا سلسلہ قائم فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ حدیث شریف قرآن کی معنوی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ (تفسیر نورُ العرفان، پ۱۴، الحجر، تحت الآیہ:۹، ص۷۸۹، بقیہ صفحہ ۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ پاک کا مُحافِظ حقیقی کون.....؟

حقیقی طور پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قرآنِ پاک کی حفاظت کرنے والا ہے البتہ **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اس کی حفاظت کے ظاہِری اَسباب مقرّر فرما دیئے ہیں:

(۱).....قرآنِ مجید کو لکھ کر محفوظ کیا گیا۔

(۲).....جتنی قرآنِ مجید کی اشاعت کی گئی، اتنی دُنیا میں آج تک کسی بھی کتاب کی اِشاعت نہ کی گئی نہ کی جائے گی۔

(۳).....قرآنِ مجید کو حِفظ کیا گیا اور اسے حِفظ کرنے کے لئے آسان کر دیا گیا اسی لئے

www.dawateislami.net

مسلمانوں کا بچہ بچہ اسے یاد کرلیتا ہے اور ہر دَور میں دُنیا بھر میں اس کے بے شمار حُفّاظ رہتے ہیں۔

(۴).....کسی بھی مذہب کا ماننے والا یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ ان کے مذہبی صحیفے یا کتابیں ردّوبدل سے محفوظ ہیں ،یہ اِعزاز صرف قرآنِ کریم کو ہی حاصل ہے کہ اس کا مَتن **1400** سے زِیادہ سال گزرنے کے باوُجود تحریف سے محفوظ ہے۔اگر کسی مجلس میں کوئی پڑھنے والا کسی سورت یا کسی آیَت سے اپنی طرف سے کوئی لَفظ کم یا زیادہ کردے تو اُسی مجلس میں لوگ بول اُٹھیں گے،آپ نے یہ لَفظ چھوڑ دیا ہے،یا آپ نے جو لفظ پڑھا ہے وہ قرآنِ مجید میں نہیں،اسی طرح اگر کوئی شخص قرآنِ مجید کو چھاپے اور اس میں کوئی لَفظ کم یا زِیادہ کردے یا کسی نقطہ میں کمی بیشی کردے یا کسی زیر زبر میں تَغَیُّر کردے تو سینکڑوں آدمی آکر اس غلطی کی نشاندہی کریں گے۔**اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ**24**،سُوْرَۃ حٰمٓ اَلسَّجدَہ کی آیَت نمبر **42** میں اِرشاد فرماتا ہے:

لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖؕ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍo	ترجمۂ کنزُ الایمان: باطل کواس کی طرف راہ نہیں نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے، اُتارا ہوا ہے حکمت والے سب خوبیوں سراہے کا۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ مفتی سیّد محمّد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ مبارَکہ کے تحت ''**تفسیر خزائنُ العرفان**''

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

میں فرماتے ہیں: یعنی کسی طرح اور کسی جہت سے بھی باطل اس تک راہ نہیں پا سکتا، وہ تغیُّر وتبدُّل وکمی وزیادتی سے محفوظ ہے، شیطان اس میں تصرُّف کی قدرت نہیں رکھتا۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ۲۴، حم السجدۃ، تحت الآیۃ ۴۲، ص ۸۸۵)

(۵).....قرآنِ پاک کی حفاظت کے ایک ظاہری سبب اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی ہیں کہ آپ ہی نے حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قرآنِ پاک لکھ کر محفوظ کرنے کا مشورہ دیا۔ (مأخوذ از صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب جمع القرآن، ص ۱۲۹۱، الحدیث: ۴۹۸۶)

(۶).....**14** سو سال سے زِیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود دُشمنانِ اسلام اپنی تمام تر خواہشوں، کوششوں اور سازِشوں کے باوُجود قرآنِ کریم میں ایک آیَت کا ردّوبدل بھی نہیں کر سکے بلکہ ایک نکتے کی کمی بیشی اور زیر وزَبر کا فرق بھی نہیں کر سکے۔

(۷).....اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ لاکھوں مسلمانوں کے سِینوں میں قرآنِ کریم محفوظ ہے۔

(۸).....چونکہ کُفّار قرآنِ کریم کا شدّ ومد سے اِنکار کرتے تھے اور اِستِہزاء کرتے تھے، اس لئے **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے تاکید بالائے تاکید کے ساتھ فرمایا: بیشک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ (پ۱۴، الحجر: ۹) یہ دَلیل ہے کہ قرآنِ عظیم مُنَزَّلٌ مِنَ اللّٰہ ہے یعنی **اللہ** تَعَالٰی کی جانب سے نازِل ہوا ہے۔

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

(۹).....اگر یہ کسی اور مُصنّف کی تصنیف وتالیف ہوتا تو اس میں ضرور کمی بیشی ہوتی اور مخالفین یقیناً اس پر طعن کرنے پر قادِر ہوتے۔

مسئلہ: قرآنِ مجید میں جو کسی ایک لَفظ ایک حَرف یا ایک نُقطے کی کمی بیشی کا بھی قائل ہے یقیناً کافِر ومُرتَد ہے۔(مأخوذ از فتاوٰی رضویه(مخرَّجه)،۱۱/ ۶۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰه اَسْتَغْفِرُ اللّٰه

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پارہ 27،سورۃُ القَمَر کی آیت نمبر 17 میں اِرشادِ ربِّ اکبر ہے:

وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍo

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لئے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ مفتی سیِّد محمّد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْهَادِی اس آیتِ مبارَکہ کے تحت **''تفسیر خزائنُ العرفان''** میں فرماتے ہیں: اس آیت میں قرآنِ کریم کی تعلیم و تعلُّم اور اس کے ساتھ اِشتِغال رکھنے اور اس کو حِفظ کرنے کی ترغیب ہے اور یہ بھی مُستَفاد ہوتا ہے کہ قرآن یاد کرنے والے کی **اللہ** تَعَالٰی کی طرف سے مدد ہوتی ہے اور اس کا حِفظ سہل وآسان فرمادینے ہی کا ثمرہ ہے کہ بچّے تک اس کو یاد کرلیتے ہیں سوائے اس کے کوئی مذہبی کتاب ایسی نہیں ہے جو

پیش کش: **مجلس المدینة العلمیه** (دعوتِ اسلامی)

یاد کی جاتی ہو اور سہولت سے یاد ہو جاتی ہو۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ ۲۷، القمر، تحت الآیۃ: ۱۷، ص ۹۷۷)

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اِس آیتِ مبارَکہ کے تحت **"تفسیرِ نورُ العرفان"** میں فرماتے ہیں: قرآن کی تِلاوت عِبادت ہے، قرآن کی تعلیم، اس کا سیکھنا عبادت، قرآن میں غور کرنا عِبادت، اِسے حِفظ کرنا عِبادت، قرآن یاد کرنے والے کی غیبی مدد ہوتی ہے، اس امداد کی بَرَکت سے یاد ہو جاتا ہے، عُلَما کی بھی ربّ تعالیٰ مدد فرماتا ہے تو وہ تفسیریں لکھ لیتے ہیں۔ (تفسیرِ نورُ العرفان، پ ۲۷، القمر، تحت الآیۃ ۱۷، ص ۶۳۶، ملتقطاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مبارَکہ میں **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت حِفْظِ قرآن کی رَغبت دِلا رہا ہے کہ تم اس کے حِفظ کی ہمّت کرو، ہم آسان فرما دیں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن کا حِفظ کر لینا صِرْف ربّ عَزَّوَجَلَّ کے آسان فرمانے سے ہوا، ورنہ نا ممکن تھا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس پُر فِتَن دَور میں دینِ اسلام کو سیکھنے اور اس کی خدمت کرنے کا ایک بہترین ذریعہ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا مدَنی ماحول ہے کہ جس نے دُنیا بھر میں قرآن وسنّت کی تعلیمات کو عام کرنے

www.dawateislami.net

اور دُرُست عقائد کی پختگی کا عزمِ مصمّم کر رکھا ہے۔آپ بھی اس مہکے مہکے مدَنی ماحول سے ہر وابستہ رہئے ۔ دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول میں وقتاً فوقتاً ایمان اَفروز مدَنی بہاروں کا ظہور ہوتا رہتا ہے۔ترغیباً ایک مدَنی بہار پیشِ خدمت ہے۔چُنانچِہ

پیدائشی نابینا کی آنکھیں روشن ہوگئیں

صوبہ پنجاب کے شہر گلزارِ طیبہ (سرگودھا) کے مبلغِ دعوتِ اسلامی کے حلفیہ بیان کا خُلاصہ ہے کہ غالباً **1995**ء کی بات ہے مجھے یہ خوشخبری ملی کہ (واہ کینٹ میں) امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا سنتوں بھرا بیان ہے۔چُنانچِہ میں نے اِنفِرادی کوشش کے ذریعے عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافِلہ تیار کیا کہ سفر کے اِختتام پر سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت پائیں گے۔شرکاء میں میرے بہنوئی بھی شامل تھے جو کراماتِ اولیاء کے منکرین کی صحبت میں بیٹھنے کے باعث عقائد کے معاملے میں تذَبُذُب کا شکار تھے۔اسی دوران ایک پیدائشی نابینا حافظ صاحب تشریف لے آئے جو کسی اور پیر صاحب سے نقشبندی سلسلے میں مُرید تھے اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے طالب تھے اور آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے بے اِنتہا محبت کرتے تھے۔وہ بھی مَدَنی قافلے میں سفر کیلئے اِصرار کرنے لگے۔انہیں سمجھایا گیا کہ آپ نابینا ہیں، **3** دن سفر میں کس طرح رہ سکیں گے؟ مگر وہ بضد رہے حتّٰی کہ ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، وہ کہنے لگے، کہ زندگی میں کم از کم ایک بار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس ولی یعنی امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے ملنے کی ترکیب

www.dawateislami.net

بنادیں۔ان کا شوق وجذبہ دیکھ کر آخر کار انہیں بھی ساتھ لے لیا گیا۔3 دن مَدَنی قافلے میں سفر کے بعد جب ہمارا مَدَنی قافِلہ اجتماع گاہ میں پہنچا تو لوگوں کی تعداد اس قدر کثیر تھی کہ مَنْچ (اسٹیج) نظر نہیں آرہا تھا۔امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کا بیان جاری تھا۔ اچانک میری نظر آسمان کی طرف اٹھی مگر وہاں بارش کے قطعاً کوئی آثار نہ تھے اور مطلع بالکل صاف تھا۔مگر حیرت انگیز طور پر بیان کے بعد دورانِ دُعا اچانک ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنا شروع ہوئی اور ہلکی ہلکی پھوار پڑنے لگی جس نے عقیدت کے پھولوں کو مزید مَہکا دیا۔

اجتماع کے اختتام پر جب ہم گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے تو راستے میں خوش قسمتی سے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی گاڑی آتی دکھائی دی۔بس پھر کیا تھا، اسلامی بھائی گاڑی سے اتر کر امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی کار کے گرد جمع ہو گئے۔ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے کار کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے سلام ارشاد فرمایا اور ہماری خیریت دریافت فرمائی۔اجتماع چونکہ بہت کامیاب ہوا تھا،لہٰذا آپ بہت خوش تھے۔میں نے اور دیگر اسلامی بھائیوں نے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی دست بوسی کی سعادت حاصل کی۔میرے بہنوئی بھی قریب کھڑے تمام منظر دیکھ رہے تھے مگر انہوں نے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے ملاقات نہیں کی اور نہ ہی کسی عقیدت کا اظہار کیا۔اتنے میں پیدائشی نابینا اسلامی بھائی بھی کسی طرح اپنی گاڑی سے اتر کر گرتے پڑتے آپہنچے اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی کار کے اگلے حصے پر ہاتھ مار مار

www.dawateislami.net

کر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی توجہ چاہنے لگے۔ کسی نے امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کو اشارے سے عرض کی کہ یہ مادرزاد نابینا ہیں ان پر دم کردیں اور دعا بھی فرمادیں۔ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے جُھک کر شیشے میں سے اس مادرزاد نابینا کے چہرے پر اپنی نگاہ ولایت ڈالی اور سامنے رکھے بیگ میں سے ٹارچ نکال کر اسکی روشنی اُس مادرزاد نابینا کے چہرے پر ڈالتے ہوئے جیسے ہی دَم کرنے کے انداز میں پھونک ماری تو اُس مادرزاد نابینا نے ایک دم جُھرجُھری سی لی اور اسکی آنکھیں روشن ہوگئیں۔

وہ اسلامی بھائی اچانک آنکھیں روشن ہوجانے پر عجیب کیفیت و دیوانگی کے عالم میں چلّانے لگے کہ مجھے نظر آرہا ہے، میری آنکھیں روشن ہوگئیں، مجھے نظر آرہا ہے۔ یہ کہتے ہوئے وہ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی جانب بڑھے اور روتے ہوئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے قدموں میں گر پڑے۔ یہ ایسا ناقابلِ یقین منظر تھا کہ وہاں موجود **35** کے قریب چشم دید گواہ دَم بخود رہ گئے۔ رات کا آخری پہر تھا۔ لوگوں پر کچھ دیر تو سکتہ طاری رہا پھر جب حواس بحال ہوئے تو ان کی آنکھیں بھی زمانے کے ولی کی کُھلی کرامت دیکھ کر جذباتِ تأثُّر سے بھیگ گئیں۔ پیدائشی نابینا جن کی اب آنکھیں روشن ہوچکی تھیں اُن کی حالت قابلِ دید تھی، وہ آنکھوں کو روشن پا کر پھولے نہیں سمارہے تھے اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ پر فِدا ہوئے جارہے تھے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اسے سینے سے لگا کر پیٹھ تھپکتے ہوئے فرمایا: بیٹا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ شفا دینے والا ہے۔

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

میرے بہنوئی بھی (جو کرامات اولیاء کے منکرین کی صحبت میں رہے تھے) یہ ایمان افروز کرامت دیکھ کر اپنے جذبات قابو میں نہ رکھ سکے اور روتے ہوئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے قدموں میں گر پڑے اور بدعقیدگی اور سابقہ گناہوں سے توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ سنّت کے مطابق داڑھی شریف سجانے کی نیت بھی کر لی اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ سے مرید ہو کر سلسلہ عالیہ قادِریہ رَضَویہ عطّاریہ میں داخل بھی ہو گئے۔

گویا کہ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ایک طرف **اللہ** و **رسول** عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطا سے ظاہری آنکھوں کو روشن فرمایا تو دوسری طرف ایک شخص کو راہِ حق کی روشنی عطا فرما دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے بہنوئی کی زندگی میں ایسا مَدَنی انقلاب برپا ہوا کہ گھر آ کر نہ صرف خود باجماعت نماز پڑھنے لگے بلکہ دوسروں کو بھی تلقین کرنے لگے۔ گھر سے **T.V** اور **V.C.R.** نکال باہر کیا اور **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے لگے۔ (شرح شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص ۱۴۹)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

عطائے حبیبِ خدا مدَنی ماحول ہے فیضانِ غوث ورضا مدَنی ماحول
بفیضانِ احمد رضا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ پھولے پھلے گا مدَنی ماحول

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

(وسائلِ بخشش، ص۶۰۴)

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ہم سب کو **دعوتِ اسلامی** کے مدَنی ماحول سے ہر دم وابَسطہ رکھے اور اسی پر خاتمہ بالخیر فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

ائمّہ اربعَہ کا شوقِ قرآن

فرشتوں کے ساتھ نماز

حضرتِ سیِّدُنا حَفْظ بن عَبْدُاللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا ابوزُرْعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا کہ آسمانِ دنیا پر ملائکہ کے ساتھ نماز ادا کررہے ہیں میں نے پوچھا کہ آپ کو یہ مقام کیسے عطا ہوا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے **ایک لاکھ احادیث** لکھیں اور ہر حدیث میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر **مکمل** دُرودِ پاک پڑھتا اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عالی شان ہے کہ ''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود بھیجا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں نازِل فرماتا ہے۔''

(شرح الصدور، باب فی نبذ من اخبار من رأی الموتی...الخ، ص۲۹۴، دارالمدنی مصر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ائمہ اَرْبعہ سے مُراد چار بڑے امام ہیں جو **مجتہدین** کہلاتے ہیں اور باقی سب اُن ہی کے تابع ہیں اور ان میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کرتے

www.dawateislami.net

ہیں اور **مُقَلِّد** کہلاتے ہیں۔

(۱).....**حنفیوں** کے پیشوا و مُقتدا حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ نُعمان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۲).....شافعیوں کے پیشوا و مقتدا، صَاحِبُ الْمَذْھَب امام ابوعَبْدُاللّٰہ محمد بن ادریس شافِعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

(۳)..... عالمِ مدینہ، مذہبِ مُہَذّب مالکی کے امام و پیشوا، حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

(۴).....ائمۂ حدیث کے اُستاذ، حُرمتِ قرآن کے پاسبان، حدیث و فِقہ کے امام، امام ابوعبداللّٰہ حضرت سیِّدُنا امام **احمد بن حنبل** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب ہم تاریخ کا مُطالعہ کرتے ہیں تو اِن میں سے کچھ ایسی شخصیات ہمیں نظر آتی ہیں کہ جنہوں نے دینِ اسلام کے لیے جان، مال اور سب کچھ قربان کر دیا اور دن رات دین و اسلام کی اِشاعت و ترویج میں مصروف رہے اور اُنہوں نے بعد والوں کے لیے ایسے عظیم کارنامے سرانجام دیئے کہ آج بھی جب ان کا نام آتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں اُن کی اَہَمِّیَّت اُجاگر ہو جاتی ہے اور انتہائی اَدَب و احترام سے نام لیتے ہیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَنْہُ

سِراجُ الامّہ ،امام الائمہ حضرتِ سیِّدُ نا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا اِسمِ گرامی نعمان بن ثابت بن زُوطی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہے۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت باسعادت عبدالملک بن مروان کے دورِ خلافت **80**ھ کوفہ میں ہوئی۔

(مناقب الامام ابی حنیفة للذهبی، ترجمة الامام ابی حنیفه، ص۱۳، لجنة احیاء المعارف النعمانیة هند)

حُلیہ اوراوصافِ کریمہ

حضرتِ سیِّدُ نا شیخ شُعَیبْ حریفیش حضرت سیِّدُ نا ضمری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُ نا امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ہیئت وحالت، چہرہ، لباس اور جوتے اچھے ہوتے تھے اور اپنے پاس آنے والے ہر شخص کی مدد فرماتے۔آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قد دَرمیانہ تھا، نہ زیادہ لمبا تھا، نہ پست۔تمام لوگوں سے زیادہ اَحسن انداز میں کلام فرماتے۔

اور حضرتِ سیِّدُ نا امام ابُونُعَیم رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: امام اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خوبصورت چہرے اور ستھرے کپڑوں والے، اچھی خوشبو والے، بہت کَرَم فرمانے والے اور اپنے بھائیوں کی مدد فرمانے والے تھے۔اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت بڑے عابد وزاہد، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی معرفت اور اس کا خوف رکھنے والے تھے، اپنے

www.dawateislami.net

علم سے ہمیشہ رضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ تلاش کرتے۔

(الروض الفائق،المجلس الثانی والثلاثون فی مناقب الامام ابی حنیفة رضی الله تعالی عنه،ص ۱۷۰، ملتقطا، ملخصا، داراحیاء التراث العربی بیروت)

اِمام اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عبادت وریاضت

حضرتِ سیِّدُنا امام مِسْعَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سَیِّدُنا امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھتا کہ آپ فجر کی نماز ادا فرماتے اور عصر تک علمی مُذاکَرہ میں بیٹھ جاتے نہ وضو کرتے اور نہ ہی کچھ کھاتے پیتے پھر عصر سے مغرب تک مجلس میں بیٹھ جاتے پھر عشاء اخیرہ تک علمی مُذاکَرہ میں بیٹھے رہتے میں نے اپنے دل میں کہا: یہ عبادت کے لئے کب فارِغ ہوں گے؟ میں ضرور آپ کو رات میں، دیکھوں گا فرماتے ہیں: میں آپ کو دیکھتا رہا جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عشاء کی نماز ادا کی تو گھر تشریف لے گئے اور جب لوگ اپنے بستروں میں آرام کرنے لگے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مسجد میں تشریف لے آئے اور کھڑے ہوگئے اور پوری رات نماز ادا فرماتے رہے اور جب لوگوں کے بیدار ہونے کا وقت ہوا تو گھر تشریف لے گئے اور جس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے باہر آنے کا معمول تھا اُس وقت باہر تشریف لے آئے اپنے آپ کو تیار کیا اور داڑھی کو کنگھی کی پھر فجر کی نماز ادا فرمائی اور پھر پورا دن علمی مُذاکَرہ کرتے رہے حضرتِ سَیِّدُنا مِسْعَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے سوچا شاید یہی چیز ہے کہ جس کو آپ نے کئی دنوں سے اپنے نفس پر لازِم کیا ہوا ہے میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَنْہُ کی صحبت میں رہنے لگا یہاں تک کہ انتقال فرما گئے۔اور میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کبھی دن کو افطار کرتے ہوئے اور رات کو سوتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(اخبار ابی حنیفه، ذکر ماروی فی تهجده باللیل وقیامه وقراء ته وتضرعه، ص۵۳، عالم الکتب بیروت)

حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر وبن مُرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عشاء اور فجر کی نماز ایک ہی وُضو سے ادا فرماتے تھے۔(**مناقب الامام ابی حنیفة للذهبی، عبادة ابی حنیفة، ص۲۱، لجنة احیاء المعارف النعمانیة هند**)

حضرتِ سَیِّدُنا ابوجُو یریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سَیِّدُنا حماد بن سلیمان، سَیِّدُنا مَحارِبْ بن دِثار، سَیِّدُنا عَلْقَمَہ بن مَرثَد، اور سَیِّدُنا عون بن عبداللّٰہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی صحبت اختیار کی اور امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی صحبت میں بھی رہا مگر پوری قوم میں ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے اچھی شب بیداری کرنے والا کوئی شخص نہیں ہے، میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی صحبت میں چند ماہ رہا مگر کسی رات آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا پہلو (آرام کرنے کے لئے) نہیں لگایا۔(**تاریخ بغداد، باب النون، ذکر من اسمه نعمان، النعمان بن ثابت الامام ابوحنیفة صاحب المذهب، ۱۵/۴۸۶، دارالکتب العلمیه**)

پوری رات عبادت کیوں؟

حضرتِ سَیِّدُنا امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے: میں امام اعظم

www.dawateislami.net

ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ چل رہا تھا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بچوں کو بلند آواز سے کہتے ہوئے سنا ''**یہ ابوحنیفہ ہیں جو رات کو نہیں سوتے**'' تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے فرمایا: **اے ابو یوسف!** کیا تو نہیں دیکھتا کہ جو یہ بچے کہہ رہے ہیں اللّٰہ کی قسم! میں بستر پر اپنے پہلو کو نہیں لگاؤں گا یہاں تک کہ اللّٰہ تَعالٰی سے جاملوں۔

(اخبار ابی حنیفه، ذکر ماروی فی تهجده باللیل وقیامه وقراء ته وتضرعه، ص٥٢، عالم الکتب بیروت)

امام اعظم سب سے زیادہ عبادت گزار تھے

حضرتِ سیِّدُنا حسن بن محمد لَیثی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کوفہ آیا اور اہلِ کوفہ سے وہاں کے سب سے بڑے عابد کے متعلق دریافت کیا تو مجھے امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف پہنچادیا گیا۔ پھر میں دوبارہ بڑھاپے میں یہاں آیا اور سب سے بڑے فقیہ کے بارے میں پوچھا تو مجھے پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہی کی طرف پہنچادیا گیا۔ (تاریخ بغداد، باب النون، ذکر من اسمه نعمان، النعمان بن ثابت الامام ابوحنیفة صاحب المذهب، ١٥/٤٨٦، دارالکتب العلمیه)

خواب میں اللّٰہ کا دیدار نصیب ہو گیا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکتبۃُ المَدینہ کی مطبوعہ **1195** صفحات پر مشتمل کتاب ''**بہارِ شریعت** جلد سوم، صفحہ **1040** پر مذکور ہے کہ آپ (رحمۃ اللہ تعالی علیہ) نے اپنے ربّ (عزوجل) کا سو (**100**) بار خواب میں دیدار فرمایا۔

www.dawateislami.net

امام اعظم رضی اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کا سبب

حضرتِ سیِّدُنا امام ابن حَجَر ہیتمی مکّی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: خلیفہ منصور نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عُہدہ قضاء کے لئے طلب کیا اور اس کی خواہش تھی کہ جملہ قضاۃ اسلام آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ماتحت ہوں مگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس سے انکار فرمایا اس پر اُس نے قسم کھائی اور سخت قسم کھائی کہ اگر آپ نے اسے قبول نہ فرمایا تو وہ آپ کو قید کردے گا اور آپ پر تشدد کرے گا جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انکار فرمایا تو اس نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قید کردیا اور کہلا بھیجا کہ اگر قید سے رہائی چاہتے ہو تو (عہدہ قضاء) قبول کیجیے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ انکار فرماتے رہے جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انکار شدید کیا خلیفہ نے حکم دیا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر روز قید سے باہر لائے جائیں اور انہیں دس کوڑے مارے جائیں اور بازاروں میں تشہیر ہو، چنانچہ، ایک دن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نکالے گئے اور بہت ہی دردناک مار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر پڑی یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دونوں ایڑیوں تک خون بہہ آیا اور اسی طرح سر بازار آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تشہیر کی گئی پھر قید خانے واپس بھیجے گئے اور کھانے پینے میں نہایت ہی تنگی کی گئی اسی طرح دوسرے تیسرے دن سخت مار اور تشہر کی گئی یونہی برابر اس دن تک تب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روئے اور بارگاہ الٰہی میں دعا کی اس

www.dawateislami.net

کے پانچ دن بعد داعی اَجَل کو لَبَّیْک کہا۔

بعض نے فرمایا امام صاحب کا عُہدہ قضا قبول نہ کرنا اس بات کو لازم نہیں کرتا کہ خلیفہ وقت اِس بُری طرح سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہید کرے بلکہ اس کا سبب یہ ہے کہ امام صاحب کے بعض دشمنوں نے منصور تک یہ خبر پہنچائی کہ امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ جنہوں نے ابراہیم بن عَبْدُاللّٰہ بن حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو تجھ پر ترجیح دی ہے جو اُنہوں نے بَصْرہ میں مخالفت ظاہر کی جس سے منصور بہت ڈرا اور اس کو کسی صورت اطمینان نہ ہوا اور (یہ خبر بھی دشمنوں نے اس تک پہنچائی کہ) آپ نے بہت سے مال کے ساتھ ان کی قوت بڑھائی ہے منصور اس سے ڈرا کہ مبادا امام صاحب ابراہیم بن عبدُاللّٰہ کی طرف مائل ہو جائیں (تو بہت بڑی دِقّت ہوگی) اس لیے امام صاحب صاحبِ وَجاہت اور تجات کی وجہ سے بہت بڑے مالدار تھے اس لئے آپ کو بغداد بلا بھیجا اور بے وجہ قَتْل کی جرأت نہ رکھتا تھا اس لئے اس نے آپ سے آپ کے علم کی وجہ سے عہدہ قضاء طلب کیا کہ وہ اس کو قبول نہ کریں تو وہ ان کے قتل تک پہنچ سکے۔

(الخیرات الحسان، الفصل الحادی والثلاثون، ص ۹۱ ملتقطا، ملَّخصا، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امام اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال اور مزار

حضرتِ سیِّدُنا امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا

www.dawateislami.net

امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال باکمال نِصْف شوال 150ھ میں ہوا۔ اور حضرتِ سیِّدُنا بشر بن ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بغداد کی جیل میں انتقال فرمایا اور خیزران کے قبرستان میں دفن کیے گئے۔ (مناقب الامام الاعظم ابی حنیفة، فصل فی وفاۃابی حنیفة، ص۴۸، لجنة احیاء المعارف النعمانیة هند)

امام اعظم اعلٰی عِلِیّین میں ہیں

حضرت سیدنا اسمٰعیل بن ابی رَجاء رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا: میں نے سوال کیا کہ اللّٰہ تعالٰی نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ کیا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اللّٰہ تعالٰی نے میری مغفرت فرمادی اور فرمایا: اگر میں تجھے عذاب دینے کا ارادہ رکھتا تو یہ عِلْم تجھے نہ دیتا۔ حضرت اسماعیل نے دوسرا سوال کیا کہ ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہاں ہیں جواب میں فرمایا: ہم سے دو درجہ اوپر، پھر میں نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں سوال کیا فرمایا: وہ تو بہت ہی بلند اعلیٰ عِلِیّین میں ہیں۔

(بہارشریعت، امام اعظم رضی اللّٰہ تعالی عنہ ۳/۱۰۴۰، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

امامِ اعظم رضی اللّٰہ تَعَالٰی عنہ کا شوقِ تلاوت

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جتنے بڑے امام ہیں اور دنیا میں جس قدر چرچا ہے اور

www.dawateislami.net

بے پناہ مصروفیت کے باوُجود بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو قرآنِ مجید کے ساتھ خاصہ قلبی لگاؤ تھا کہ زیادہ سے زیادہ قرآنِ مجید کی تلاوت فرماتے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ویسے تو بہت زیادہ تلاوت فرمائی اور اس کے معمولات بھی مختلف رہے لیکن ان میں چند جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے تلامِذہ اور مُحِبیّن نے دیکھے اور ان کو بیان کیا۔

ایک رات میں قران مجید ختم

(۱).....**حضرتِ سیِّدُنا** امام یحیٰی حمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد سے نَقْل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی چھ ماہ صحبت اختیار کی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ صبح کی نماز عشا کے وُضو سے ادا فرماتے اور ہر رات میں سحری کے وقت قرآنِ مجید ختم فرماتے تھے۔

(مناقب الامام ابی حنیفة للذهبی، عبادة ابی حنیفة، ص ۲۱، لجنة احیاء المعارف النعمانیة هند)

(۲).....**حضرتِ سیِّدُنا** حمانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: ''حضرتِ سَیِّدُنا امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر رات فَجرِ اوَّل کے طلوع ہونے تک قرآنِ مجید ختم فرماتے اور فَجرِ ثانی کے طلوع کے وَقْت دو رکعتیں ادا کرتے اور پوری رات عبادت میں گزارتے۔''

(اخبارابی حنیفه، ذکر ماروی فی تهجده باللیل وقیامه وقراء ته وتضرعه، ص ۵۵، عالم الکتب بیروت)

(۳).....**حضرتِ سیِّدُنا** امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''حضرتِ سَیِّدُنا

www.dawateislami.net

امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر رات ایک رکعت میں پورا قرآنِ مجید ختم کرتے تھے۔'' (مناقب الامام ابی حنیفة للذهبی، عبادة ابی حنیفة، ص ۲۱، لجنة احیاء المعارف النعمانیة هند)

(۴).....**حضرتِ سیِّدُنا** امام عبدالوہاب شعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی فرماتے ہیں: ''حضرتِ سَیِّدُنا امام اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عام راتوں میں ہر رکعت میں پورا قرآنِ مجید پڑھتے تھے۔'' (الطبقات الکبری للشعرانی، ۹۳-ومنهم ابو حنیفه النعمان بن ثابت رضی اللّٰه تعالی عنه، ص ۷۹، دار الکتب العلمیة)

ایک رَکعَت میں قرآنِ مجید ختم

(۱).....**حضرتِ سیِّدُنا** امام عَبْدُاللّٰہ بن مبارک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک رکعت میں قرآنِ مجید ختم فرماتے تھے۔ (الخیرات الحسان، الفصل الرابع عشر، عشر، فی شدة اجتهاده فی العبادة، ص ۵۰، دار الکتب العلمیه)

(۲).....امام ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: امام الائمہ سَیِّدُنا امام اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تیس سال تک رات کو ایک رکعت میں پورے قرآن مجید کی تلاوت کرتے۔ (رد المحتار علی الدر المختار، المقدمة، مطلب یجوز تقلید المفضول مع وجود الافضل ۱/۱۵۰)

(۳).....حضرتِ سیِّدُنا اعلّامہ ابنِ حَجَر مکّی هیتمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی امام ذہبی کے

www.dawateislami.net

حوالے سے نقل فرماتے ہیں: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ''چالیس سال تک عشاء کے وُضو سے فَجر کی نماز ادا کی اور عام راتوں میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک رکعت میں پورا قرآنِ مجید پڑھا کرتے تھے۔''

(الخیرات الحسان، الفصل الرابع عشر فی شدة اجتهاده فی العبادة، ص ۵۰، دار الکتب العلمیه)

دو رکعتوں میں قرآنِ مجید ختم

(۱).....**حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ** بن مبارک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ''حضرتِ سَیِّدُنا امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے **45** سال پانچ نمازیں ایک وُضو سے ادا فرمائیں اور ایک رات میں قرآنِ مجید دو رکعتوں میں ختم فرماتے تھے۔'' **(اخبار ابی حنیفة، ذکر ماروی عن اعلام المسلمین ...الخ، ص ۸۴، عالم الکتب بیروت)**

(۲).....**حضرتِ سیِّدُنا منصور** بن ہاشم رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں: ''ہم حضرتِ سَیِّدُنا **عبداللّٰہ** بن مبارک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد کے پاس قادِسِیَہ میں موجود تھے کہ کوفہ سے ایک شخص آیا اور امام اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے نازیبا الفاظ استعمال کرنے لگا تو حضرتِ سَیِّدُنا **عبداللّٰہ** بن مبارک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد نے فرمایا: ''**تیرے لیے ہلاکت ہو!** تو ایسے شخص کے بارے میں بات کرتا ہے کہ جس نے پینتالیس سال ایک وُضو سے پانچوں نمازیں ادا کی اور ایک رات کی دو رکعتوں میں قرآنِ مجید ختم فرماتے تھے۔'' **(تاریخ بغداد، باب النون، ذکر من اسمه نعمان، النعمان بن ثابت الامام ابوحنیفة صاحب المذهب، ۱۵/۴۸۵، دار الکتب العلمیة)**

www.dawateislami.net

رمضان شریف میں قران مجید کی تلاوت کا معمول

(۱).....**حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن لبید** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَمِیْد فرماتے ہیں: ''جب رمضان شریف آتا تو حضرتِ سَیِّدُنا امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قرآنِ مجید کی تلاوت کے لئے تمام معاملات سے فراغت حاصل کر لیتے اور جب آخری عشرہ آتا تو بہت ہی کم لوگ آپ سے بات کرنے کے لئے آتے۔''

(اخبارابی حنیفه، ذکر ماروی فی تهجده باللیل وقیامه وقراء ته وتضرعه، ص۵۷، عالم الکتب بیروت)

(۲).....**صَدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''ہمارے امام اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رمضان شریف میں اِکسٹھ ختم کیا کرتے تھے۔ تیس دن میں اور تیس رات میں اور ایک تَراویح میں اور پینتالیس برَس عِشا کے وُضو سے نمازِ فَجر پڑھی ہے۔''

(بہارِ شریعت، تراویح کا بیان، ۱/۶۹۵، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

*(۳).....**حضرتِ سَیِّدُنا یَحییٰ** فرماتے ہیں: ''حضرتِ سَیِّدُنا امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بسا اوقات رمضان میں ساٹھ قرآنِ مجید ختم فرماتے تھے۔'' **(تبییض الصحیفه،ذکر نبذ من اخباره ومناقبه، ۱۰۶، دار الکتب العلمیه)**

(۴).....**حضرتِ سَیِّدُنا امام ابو یوسف** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آپ رَضِیَ اللّٰہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَنْہُ ایک رات دن میں ایک قرآنِ مجید ختم کرتے اور رمضان شریف میں ہر دن اور ہر رات میں قرآنِ مجید ختم کرتے اور لَیْلَۃُ الفِطْر اور یومُ الفِطر کو بھی ختم فرماتے اور کل باسٹھ 62 قرآنِ مجید ختم فرماتے۔''

(اخبار ابی حنیفه، ذکر ماروی فی تهجده باللیل وقیامه وقراء ته وتضرعه، ص۵۵، عالم الکتب بیروت)

ہر سورت کو وِتروں میں پڑھا

حضرتِ سیِّدُنا مَلیح عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّمِیْع اپنے والد صاحب سے نَقْل فرماتے ہیں: ''حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے قرآنِ مجید کی ہر سورت کو اپنے وِتروں میں پڑھا ہے۔'' (اخبار ابی حنیفة، ذکر ماروی فی تهجده باللیل وقیامه...الخ، ص٥٤، عالم الکتب بیروت)

بَیْتُ اللّٰہ شریف میں پورا قرآنِ مجید ختم

حضرتِ سیِّدُنا خارجہ بن مَصْعَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ائمّہ کرام میں سے چار ایسے ہیں جنہوں نے کَعْبہ مُعَظَّمہ میں قرآنِ مجید ختم کیا عثمان بن عَفَّان، تمیم داری، سعید بن جُبَیر اور ابو حنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم . (تاریخ دمشق، حرف التاء، ذکر من اسمه تمیم، تمیم بن اوس بن خارجة...الخ، ۷۵/۱۱، دارا لفکر بیروت)

وفات کی جگہ سات ہزار قرآنِ مجید ختم کیے

پیش کش: مجلس المدینة العلمیه (دعوتِ اسلامی)

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: ''جس جگہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وفات پائی وہاں سات ہزار قرآنِ مجید ختم فرمائے۔''

(مرقاۃ المفاتیح، خطبۃ الکتاب، ۷۹/۱، دار الکتب العلمیۃ)

قرآن کی تلاوت کے وقت گِریہ زاری

(۱).....**آپ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قرآنِ مجید کی تلاوت کے وقت اس کے مَعانی اور مفاہیم پر خصوصی توجہ فرماتے اور اس سے زیادہ سے زیادہ مسائل اَخذ فرماتے اور جس طرح کا مفہوم ہوتا اُس کو پڑھ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ویسی حالت ہو جاتی اور بسا اوقات ایک آیَت کو بار بار تلاوت کرتے اور پوری رات اسی حالت میں گزار دیتے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا قاسم بن مَعْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک رات اِمام الائمّہ، سِراجُ الْاُمّۃ حضرتِ سیِّدُنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قیام فرمایا اور اللہ عزوجل کے اس فرمان

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ (پ۲۷، القمر: ٤٦)	ترجمۂ کنزالایمان: بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت کڑی اور سخت کڑوی۔

کو طلوعِ فجر تک دُہراتے رہے، روتے اور گڑگڑ یہ وزاری کرتے رہے۔

(سیر اعلام النبلاء، الطبقہ الخامسۃ من التابعین، ۱۶۳-ابوحنیفۃ، ۴۰۱/۶، موسسۃ الرسالۃ بیروت)

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

(۲).....**حضرتِ سیِّدُنا** زائدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی نماز کے بعد لوگ چلے گئے میرا ارادہ تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ایک مَسْئَلَہ دریافت کروں لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مسجد میں میری موجودگی کا علم نہ ہوا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کھڑے ہوئے نماز کا آغاز کر کے قرآنِ حکیم کی تلاوت شروع کر دی حتی کہ اس آیَتِ کریمہ

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ (پ۲۷، الطور: ۲۷)

ترجمۂ کنز الایمان: تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچالیا۔

پر پہنچے تو اِسے دُہراتے رہے یہاں تک کہ مؤذن نے صبح کی اذان دے دی اور میں ان کا انتظار کرتا رہا۔

(مرقاۃ المفاتیح ،خطبۃ الکتاب، ۷۹/۱، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

قرآن کی تلاوت سُنتے وقت آپ رضی اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کی کَیفِیَّت

یزید بن کمیت کہتے ہیں: ایک رات مؤذن علی بن حسین نے عشاء کی نماز میں یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

www.dawateislami.net

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ (پ۳۰، الزلزال:۱) ترجمۂ کنز الایمان: جب زمین تھر تھرا دی جائے جیسا اس کا تھرتھرانا ٹھہرا ہے۔

امام اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی ان کے پیچھے تھے جب لوگ نماز پوری کر کے چلے گئے تو میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف دیکھا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیٹھے غور وفکر کر رہے تھے میں وہاں سے نکل آیا جب میں طلوعِ فجر کے وقت آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی داڑھی مبارک کو ہاتھ میں پکڑے کھڑے ہو کر یہ عرض کر رہے تھے: اے وہ ذات جو بھلائی کے ذرّے کا بدلہ بھلائی سے دیتی ہے! اور اے وہ ذات جو شر کا بدلہ شر سے دیتی ہے! اپنے بندے نعمان کو آگ اور اس کے قریب کرنے والی بُرائی سے بچا اور اپنی وسیع رحمت میں داخل فرما۔ (تاریخ بغداد، باب النون، ذکر من اسم النعمان، النعمان بن ثابت ابو حنیفة التیمی، ماذکر من عبادة ابی حنیفة وورعه، ۱۵/۴۸۹، ملتقطاً، دار الغرب الاسلامی بیروت)

گنہ کے دلدل میں پھنس گیا ہوں، گلے گلے تک میں دھنس گیا ہوں
عطا ہو خوفِ خُدا خدارا، ا دوا لُفتِ مصطفٰے خدار

حضرتِ سیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی حضرتِ سیِّدُنا امام مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سلسلہ نسب بیان فرماتے ہیں: امام ابو عبدُ اللّٰہ مالک بن اَنَس بن مالک بن ابی عامر بن عَمرو بن حارِث بن غَیمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم۔

(تزیین الممالک، ذکر نسب الامام مالك بن انس، ص۱۷، دار الرشاد الحدیثة المغرب)

علّامہ عَبْدُ الوَہَّاب شَعْرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

www.dawateislami.net

عَنْہُ کی ولادتِ باسعادت ۹۳ھ میں ہوئی۔

(الطبقات الکبری، ۹۲-ومنهم الامام مالك بن انس، ص۷۸، دار الكتب العلمية)

عالِمِ مدینہ کون ہیں؟

حضرتِ سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہ عالم ہیں جن کی بشارت حضور سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے دی تھی۔ چُنانچِہ، حضرتِ سیِّدُنا ابوھُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لوگ علم تلاش کرتے ہوئے اونٹوں کی سینہ کوبی کریں گے مگر عالِمِ مدینہ سے بڑا کوئی عالم نہ پائیں گے۔''

امام ترمذی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا ابن عُیَینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال کیا گیا کہ عالِمِ مدینہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: مالک بن اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔ (جامع الترمذی، ابواب العلم، باب ماجاء فی عالم المدینة، ص ۶۳۱، الحدیث: ۲۶۸۰، دار الكتب العلمية بيروت)

روئے زمین کا سب سے بڑا عالم

رابنِ ابورَکین حضرت سیِّدُنا امام محمد بن ادریس شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: ''مجھے میری پھوپھی نے بتایا کہ جب ہم مکہ میں مقیم تھے تو میں نے اس رات عجیب خواب دیکھا ہے۔ میں نے انہیں کہا: کیا خواب ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا: میں نے دیکھا کوئی کہنے والے یہ کہہ رہا ہے کہ آج رات اہلِ زمین کا سب سے بڑا عالم فوت ہوگیا

www.dawateislami.net

ہے۔'' جب ہم نے حساب لگایا تو وہ حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے انتقال کا دن تھا۔ (حلیة الاولیاء، ذکر تابعی التابعین، ۳۸۶-مالك بن انس، ٦ / ۳٦۰، الرقم: ۸۹۳٤، ملتقطاً، دار الکتب العلمیه)

حُضور عَلَیہِ السَّلام نے علم عطا کر دیا

حضرتِ سیِّدُنا امام دَرَاوَرْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے خواب میں اپنے آپ کو مسجدِ نبوی میں یوں حاضر پایا کہ میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلوۂ نور بار سے ضیا بار ہو رہا ہوں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں کے سامنے بیان فرما رہے ہیں۔ اسی دوران حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاضرِ خدمت ہوئے۔ جب نَبِیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دیکھا تو ارشاد فرمایا: ''اِدھر میرے پاس آؤ۔'' آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قریب ہوئے تو سرکارِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی انگلی سے انگوٹھی اُتاری اور مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی چھنگلیا میں پہنا دی۔

علّامہ دَرَاوَرْدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''میرے خیال میں اس سے مراد علم ہے جو حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں عطا فرمایا۔ (الروض الفائق، المجلس التاسع الثلاثون فی مناقب الامام مالك رضی الله عنه، ص۲۱٦، داراحیاء التراث للعربی بیروت)

www.dawateislami.net

ہر روز زیارتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حضرتِ سیِّدُنا مثنٰی بن سعد قصیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ فرماتے سنا: ''میں ہر رات سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرتا ہوں۔''

(حلیۃ الاولیاء، ذکر تابعی التابعین، ۳۸۶-مالك بن انس، ۳۴۶/۶، الرقم:۸۸۵۵، دارالکتب العلمیہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امام مالِک کی شخصِیّت عُلَماء کرام کی نَظَر میں

(۱).....حضرتِ سیِّدُنا عَبدُ الرحمان بن مَہدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری حدیث کے امام تھے لیکن سُنّت کے امام نہیں تھے اور امام اوزاعی سُنّت کے امام تھے لیکن حدیث کے امام نہیں تھے اور امام مالک ان دونوں میں امام تھے۔''

(المرجع السابق، ۳۶۲/۶، الرقم:۸۹۴۳)

(۲).....حضرتِ سیِّدُنا ابو عَبْدُاللّٰہ منتاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ایک لاکھ احادیث یاد تھیں۔ (الروض الفائق، المجلس التاسع والثلاثون فی مناقب الامام مالك رضی اللّٰہ عنہ، ص ۲۱۷، دار الحیاء التراث العربی بیروت)

(۳).....حضرتِ سیِّدُنا ابوقدامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام

www.dawateislami.net

مالک بن انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے زمانے کے رہنے والوں لوگوں میں سب سے بڑے ''حافظُ الحدیث'' تھے۔''(ترتیب المدارك، باب شهادة السلف الصالح واهل العلم...الخ، ۱/۱۵۵، المملكة الغربية الرباط)

﴿4﴾۔۔۔حضرتِ سیِّدُنا عَبْد الرَّحمٰن بن مَہْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: روئے زمین پر نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیث مبارکہ کا امین حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک بن انس سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔(حلية الاولياء، ذكر تابعى التابعين، ۳۸۶-مالك بن انس، ۶/۳۴۷، الرقم:۸۸۶۲، دار الكتب العلميه)

(۵).....حضرتِ سیِّدُنا ابن وَہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اگر حضرتِ سیِّدُنا امام لیث اور امام مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما نہ ہوتے تو ہم گمراہ ہو جاتے۔''(تاريخ دمشق، حرف الام ذكر من اسمه الليث، الليث بن سعد بن عبد الرحمٰن، ۵۰/۳۵۹، دار الفكر بيروت)

بخشش کی بشارت

حضرتِ سیِّدُنا ابن قاسم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مرضِ وصال میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں حاضر تھے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ دَراوَردی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حاضر ہوئے اور عرض کی: اے ابو عبد اللّٰہ! گذشتہ رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے، کیا آپ سننا پسند فرمائیں گے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: سنائیے۔ تو اُنہوں نے خواب بیان کرتے ہوئے

www.dawateislami.net

کہا: میں نے سفید لباس میں ملبوس ایک آدمی دیکھا جو آسمان سے اُترا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ایسا رجسٹر تھا جو زمین و آسمان کے درمیان پھیلا ہوا تھا۔ اس نے تین مرتبہ کہا: ''هٰذَا بَرَاءَةٌ لِمَالِكٍ مِّنَ النَّارِ یعنی یہ حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لئے دوزخ سے براءت نامہ ہے۔'' ابھی یہ گفتگو چل ہی رہی تھی کہ خلیفہ کا قاصِد حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: اے ابو عبداللّٰہ! مسجدِ نبوی شریف زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفاً وَّتَعْظِيْمًا کے مؤذّن نے گذشتہ رات ایک خواب دیکھا ہے جو میں نے اس سے سنا ہے۔ چنانچہ، اس نے بھی پہلے خواب کی مثل خواب سنایا۔ اس پر حضرت سیِّدُنا امام مالک بن انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: 'اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہی حقیقی مدد گار ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (الروض الفائق، المجلس التاسع والثلاثون فی مناقب الامام مالك رضی اللّٰہ عنه، ص۲۱۷، احیاء التراث العربی بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امام مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ۱۴ ربیع الاول ۱۷۹ھ ہارون کے دورِ خلافت میں انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں دفن کیے گئے اور بوقت وصال آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عمر 85 سال تھی۔ (صفة الصفوة، ذكر المصطفين من طبقات اهل المدينة.....الخ، ومن الطبقة السادسة من اهل المدينة، مالك بن انس بن مالك...الخ، ۲/۱۸۰، دار المعرفه بیروت)

حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک اور قرآنِ مجید

پیش کش: مجلس المدینة العلمیه (دعوتِ اسلامی)

عالمِ مدینہ، مذہبِ مُہَذّب مالکی کے امام و پیشوا، حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جو دنیا میں عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حدیث مبارکہ کی خدمت کی وجہ سے عظیم ترین شخصیت ہیں اور آپ وقت کے امام ہونے اور حدیث مبارکہ کے حلقوں میں شرکت کرنے کے باوُجود بھی قرآنِ مجید آپ کا محبوب ترین مشغلہ تھا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں اتنی مرتبہ قرآنِ پاک ختم فرمایا کہ اِس کا شُمار نہ ہوسکا کہ آپ روزانہ کتنی تلاوت فرماتے تھے۔

(۱).....**حضرتِ سیِّدُنا** خالد بن نزّار ابلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بڑھ کر کسی کو **کتابُ اللّٰہ** سے مضمون اَخذ کرنے والا نہیں دیکھا۔

(مقدمة الجرح والتعديل لابن أبی حاتم، مالك بن انس.....الخ ، باب ماذكرمما فتح اللّٰه عزوجل ...الخ، ۱۸/۱، دار الكتب العلميه بيروت)

(۲).....**حضرتِ سیِّدُنا** ابرہیم بن محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رمضان کے مہینے میں اصحابِ حدیث کو چھوڑ دیتے اور تلاوتِ قرآنِ مجید کی طرف متوجہ ہوجاتے۔'' **(المُبدِع شرح المقنِع، كتاب الصيام ، باب مايكره للصائم فعله...الخ، ۴۰/۳، دار الكتب العلميه بيروت)**

(۳).....**حضرتِ سیِّدُنا** ابن وہب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بہن سے پوچھا گیا: حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَضِیَ اللّٰہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَنْہُ کی گھر میں کیا مصروفیت ہوتی تھی؟ ارشاد فرمایا: ''مصحف اور تلاوت۔''

(مقدمة الجرح والتعديل لابن أبی حاتم، مالك بن انس.....الخ، باب ماذكرمن تعاهد مالك فی منزلة القرآن، ۱۸/۱، دار الكتب العلميه بيروت)

(۴).....حضرتِ سیِّدُنا علامہ **عبدُالوَہَّاب شعرانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ گھر میں داخل ہوتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مصروفیت مصحف اور قرآنِ مجید کی تلاوت ہوتی تھی۔ **(طبقات الكبرى، ۹۲ -ومنهم الامام مالك بن انس رضی اللّٰه تعالی عنه، ص۷۷، دار الكتب العلمية)**

(۵).....حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں لوگوں کے سو جانے کے بعد نکلا اور حضرتِ سَیِّدُنا مالک بن اَنس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس سے گزرا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے جب **الحمد للّٰہ** (سورت فاتحہ) سے فارِغ ہوئے تو **اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ** کو شروع کیا اور جب **ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ** پر پہنچے تو کافی دیر روتے رہے اس کو بار بار پڑھتے اور روتے جو کچھ میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے سنا اور دیکھا اس نے مجھے اپنی حاجت سے مشغول کر دیا جس کے لئے میں نکلا تھا لہذا میں ادھر ہی کھڑا رہا اور آپ طلوعِ فجر تک اسی کو بار بار پڑھتے اور روتے رہے۔ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر وہ آیت ظاہر ہوگئی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے رکوع کیا میں اپنے گھر کی طرف لوٹ آیا وُضو کیا اور پھر مسجد میں گیا جبکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مجلس میں تھے اور لوگ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اردگرد جمع تھے جب صبح ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرہ انور سے حسین نور بلند ہو رہا ہے۔

www.dawateislami.net

(تدریب المدارک، باب فی ذکر عبادۃ مالك وورعه وخوفه...الخ، ۵۰/۲، المملكة الغربية الرباط)

(۶).....**حضرتِ سیِّدُنا** ابوبکر اُویسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی موت سے دو سال پہلے ہمیشہ نظر قرآنِ مجید پر رکھتے تھے آپ بہت زیادہ قراءت کرنے والے اور رونے والے تھے۔ (تدریب المدارک، باب فی ذکر عبادۃ مالك وورعه وخوفه...الخ، ۵۳/۲، المملكة الغربية الرباط)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہ الکافی

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن عُمَر شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نسب اس طرح ہے محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہے۔ (مواهب الوفی، الباب الثانی فی کنیتیه واسمه ونسبه، ص۳۵، رئیس مرکز ام القری لاهور)

اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادت باسعادت ۱۵۰ھ میں ہوئی جس سال حضرتِ سَیِّدُنا

www.dawateislami.net

امام اعظم ابوحنیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا انتقال ہوا۔

(مناقب الامام الشافعی للرازی، الباب الاول فی شرح نسبہ...الخ، الفصل الثالث فی حکایۃ احوالہ.....الخ، ص۳٤، مکتبۃ الکلیات الازھریہ القاھرہ)

حضور علیہ السلام نے لعاب دھن عطا کر دیا

حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: ''میں نے خواب میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے آپ کون ہیں؟ میں نے عَرْض کی یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے خاندان سے ہوں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے قریب آؤ، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب گیا تو حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے لعاب مبارک کو لیا میں نے اپنا منہ کھولا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا لعاب مبارک میری زبان، منہ اور ہونٹوں پر لگا دیا اور فرمایا چلو! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو بَرَکت عطا فرمائے امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: میں نے مُعَبِّر (تعبیر بیان کرنے والے) کے سامنے خواب بیان کیا تو اُس نے (تعبیر بیان کرتے ہوئے) کہا آپ عِلْم کے امام بنو گے۔ **(المرجع السابق، ص۳٦، ملتقطا، مکتبۃ الکلیات الازھریۃ القاھرہ)**

حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی اور فتوٰی نویسی

حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: ''حضرتِ سَیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی پندرہ سال کی عُمر میں ہی فتوی دینے لگ گئے تھے۔

www.dawateislami.net

(المرجع السابق، ص ۳۷، مکتبة الکلیات الازهریه القاهرة)

حضرت سیدنا امام شافعی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الکَافی کا وصال اور مزار مُبارک

حضرتِ سیِّدُنا مزنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی جب مرضِ موت میں مبتلا تھے میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے پوچھا: **حضور!** کیا حال ہے؟ ارشاد فرمایا: دنیا سے کوچ اور احباب سے جدائی کا وقت ہے موت کا پیالہ پینے والا ہوں اور نتیجہ اعمال ملنے والا ہے عنقریب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں حاضری ہوگی میں نہیں جانتا کہ میری روح جنت کی طرف روانہ ہوگی جس پر میں اس کو مبارک باد دوں یا نار کی طرف جس پر میں اس سے تعزیت کروں پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر گِرْیہ طاری ہوگیا اور آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ شعر پڑھا:

تَعَاظَمَنِی ذَنبِی فَلَمَّا قَرنتُه
بِعَفُوک رَبِّی کَانَ عَفوک أعْظَما

''میرے گناہ بہت بڑے ہیں لیکن اے میرے ربّ جب میں تیری رحمت کی طرف نظر کرتا ہوں تو وہ میرے گناہوں کی نسبت کہیں زیادہ معلوم ہوتی ہے۔''

اور ماہِ رَجَب کی آخری تاریخ کو جمعرات یا جمعہ کی شب مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد ۲۰۴ھ میں خالقِ حقیقی سے جا ملے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مزار مُبارک مِصْر کے شہر قرافہ میں ہے اور آپ کی عمر **54** سال تھی۔ (مرقاة المفاتیح، خطبة الکتاب، ابی عبداللّٰه محمد بن

پیش کش: **مجلس المدینة العلمیه** (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

ادریس شافعی، ۱/۶۹، دار الکتب العلمیہ)

حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی اور قرآنِ مجید

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دنیا کی عظیم شخصیت ہیں اور بڑے بڑے مُفَسِّرِین اور مُحَدِّثین کرام آپ کے مُقَلِّد ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی غلامی کا پٹّہ گردن میں ڈالتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پوری زندگی قرآن وحدیث میں سے لوگوں کی خیر خواہی کے لئے مسائل اَخذ کرتے رہے اور قرآنِ مجید کے ساتھ ایسا قلبی لگاؤ تھا کہ زیادہ سے زیادہ اس کو پڑھنے اور پڑھانے میں وقت صرف کرتے اور یہ بچپن سے آپ کا معمول تھا جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام فخرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی مسجد حرام میں لوگوں کو قرآنِ مجید پڑھاتے تھے اس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عُمر تیرہ سال تھی۔

(مناقب الامام الشافعی للرازی، القسم الثانی، الباب الثالث فی بیان علم الشافعی.....الخ، الفصل الاول فی کیفیۃ تعلمہ القران، ص۱۹۲)

خوش الحانی اور امام شافعی

خوبصورت آواز بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ایک عظیم نعمت ہے اور یہ بعض لوگوں کو عطا کی جاتی ہے اور کتنے خوش نصیب وہ لوگ ہیں جو اس خوبصورت آواز سے دن اور رات کی مبارک گھڑیوں میں تلاوتِ قرآنِ مجید کرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور ان میں سے ایک عظیم شخصیت جس کو دنیا امام شافعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نام سے جانتی ہے ان کو بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے خوبصورت آواز سے نوازا تھا کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی

www.dawateislami.net

تلاوتِ قرآن نہایت خوش آوازی سے فرمایا کرتے تھے، چنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا بَحر بن نَصر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سَیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کے زمانے میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بڑھ کوئی متقی، پرہیزگار اور قرآنِ مجید کو اچھی آواز سے پڑھنے والا نہ ہی دیکھا اور نہ ہی سنا۔

(المجموع شرح المهذب، مقدمة الامام نووی، باب فی نسب الشافعی ...الخ، فصل فی نوادر من حکم الشافعی ...الخ، ۱/۳۰، مکتبة الارشاد جده)

علّامہ حافظ ابنِ کثیر کہتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی جب کلام فرماتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آواز خوبصورت ہونے کی وجہ سے جھانجھ یا گھنٹی کی مثل ہوتی تھی۔ **(مناقب اللامام الشافعی لابن کثیر، فصل فی ذکر اوصافه الجمیلة وشمائله...الخ، کان من احس الناس صوتا...الخ، ص۲۰۹، الرقم ۲۶۴، مکتبة الامام الشافعی الریاض)**

خوبصورت آواز کی وجہ سے لوگ روتے اور گر پڑتے

حضرتِ سیِّدُنا بَحر بن نَصر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: جب ہم رونے کا اِرادہ کرتے تو ہم بعض دوسرے لوگوں کو کہتے ہمارے ساتھ اس مُطَّلِبی نوجوان (یعنی امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی) کے پاس چلو ہم ان سے قرآن پاک پڑھوائیں گے جب ہم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پہنچتے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تلاوت شروع فرماتے یہاں تک کہ لوگ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اچھی آواز کی وجہ سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے گر پڑتے اور بلند آواز سے رونے لگتے، لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قرآنِ مجید (پڑھنے) سے رُک جاتے۔

(تاریخ دمشق، حرف الالف من اسماء آبائھم، ذکرمن اسم ابیہ ادریس ...الخ، محمد بن ادریس...الخ، ۳۷۵/۵۱، دار الفکر بیروت)

اندازِ تلاوت

حضرتِ سیِّدُنا حسن کرابیسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کئی بار حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کی مَعِیَّت میں رات گزاری۔ میں نے دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک تہائی رات نماز پڑھتے اور کبھی پچاس آیات سے زیادہ تلاوت نہ کرتے، اگر کبھی زیادہ پڑھتے تو بھی سو (100) آیات تک پہنچتے۔ جب کسی آیتِ رحمت کی تلاوت کرتے تو بارگاہِ الٰہی میں اپنے لئے اور تمام مؤمنین کے لئے رحمت کا سوال کرتے اور جب آیتِ عذاب پڑھتے تو اس سے پناہ طلب کرتے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے اپنے لئے اور تمام اہلِ ایمان کے لئے نجات کی دعا کرتے۔

(مواھب الوفی فی مناقب الشافعی، الباب الرابع فی سیرتہ من زھدہ الخ، ص٦٤، المرکز ام القری لاھور)

معمولِ تلاوت

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا معمولِ تلاوت بھی انتہائی مشکل کہ اتنی زیادہ مصروفیت کے باوجود بھی قرآنِ مجید کی تلاوت فرماتے تھے کہ انسانی عقل پڑھ کر اور سن کر دَنگ رَہ جاتی ہے۔

پیش کش: **مجلس المدینۃ العلمیہ** (دعوتِ اسلامی)

روزانہ ایک قرآنِ مجید ختم

حضرت سیِّدُنا ربیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام ابو عبد اللہ محمد بن اِدریس شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی ہر رات ایک قرآنِ عظیم ختم کیا کرتے تھے۔ (تاریخ بغداد، باب ذکر من اسمه محمد ابتداء اسم ابیه حرف الالف، ذکر من اسمه محمد واسم ابیه ادریس، ۴۰۲/۲، دار الکتب العلمیه)

رمضان شریف میں معمولِ تلاوت

حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن رَبیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر رات ایک قرآن پاک ختم فرماتے جب ماہ رمضان تشریف لاتا تو ہر رات اور دن میں ایک ایک قرآن ختم فرماتے یوں وہ رمضان المبارک میں ساٹھ قرآنِ مجید ختم کرتے تھے۔''

(تاریخ دمشق، حرف الالف فی آسماء آبائهم، ذکر من اسمه ابیه ادریس، ۶۰۷۱-محمد بن ادریس ...الخ، ۳۹۲/۵۱، دار الغرب الاسلامی)

ہر روز میں قرآن پڑھوں کاش خدایا
اللہ! تلاوت میں مرے دل کو لگا دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

تلاوت کیسی ہو؟

حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن رَبیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نے ارشاد فرمایا: خوش الحان طریقے سے قراءت کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسے بھی ہو آواز کو قرءات کے ذریعے اچھا بنایا جائے اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرے سامنے حَدر اور حُزن کے ساتھ پڑھا جائے۔

(مناقب الشافعی للبیهقی، باب مایستدل علی حفظ الشافعی ...الخ، ۱/۲۸۰، مکتبة دار التراث القاهره،)

آیتِ قرآنی سن کر بیہوش ہوجاتے

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چونکہ وقت کے امام تھے اور عَرَبی کے قواعد، معانی اور مفاہیم وغیرہ سمجھتے تھے۔ تو جب کبھی کسی دوسرے سے بھی قرآنِ مجید کی تلاوت سنائی دیتی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بسا اوقات بیہوش ہوجاتے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا اَعلَّا مہ مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نے کسی قاری صاحب کو سنا جو یہ تلاوت کر رہا تھا:

هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ○ وَلَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ○ (پ۲۹، المرسلٰت: ۳۵-۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ دن ہے کہ وہ بول نہ سکیں گے اور نہ انہیں اجازت ملے کہ عذر کریں۔

تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا رنگ مُتَغَیَّر ہوگیا، کپکپانے لگے اور بیہوش ہوکر زمین

www.dawateislami.net

پر تشریف لے آئے جب افاقہ ہوا تو عرض کی: ''اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں جھوٹوں کے ٹھکانے اور جاہل لوگوں کے منہ پھیرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

مجھے اپنی رحمت عطا فرما اور اپنے پردۂ بخشش میں چھپا لے اور اپنے کرم سے میری کوتاہیاں معاف فرما دے اور مجھے اپنے علاوہ کسی غیر کا محتاج نہ کر اور اپنی بھلائی سے مجھے مایوس نہ کر۔ (مرقاۃ المفاتیح، خطبۃ الکتاب، وابی عبد اللّٰہ محمد بن ادریس الشافعی، ۱/۶۹، دار الکتب العلمیۃ)

تیرے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الٰہی

قرآن میں غور وفکر

حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْحَمِیْد فرماتے ہیں: مصر کے کچھ فقہا کرام کے وقت حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کے پاس آئے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے قرآنِ مجید تھا اور ارشاد فرمایا: تم کو فقہ نے قرآنِ مجید سے غافل کر دیا ہے میں رات کے ابتدائی حصہ میں ہی عشاء کی نماز ادا کر کے قرآنِ مجید کو اپنے سامنے کھول لیتا ہوں اور صبح تک اس بند نہیں کرتا۔ (مناقب الشافعی للبیہقی، باب ما یستدل علی حفظ الشافعی ...الخ، ۱/۲۸۰)

ایک رات میں 100 مسائل اخذ کر لیے

حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کی بہت زیادہ عزت اور ذکرِ خیر کرتے تھے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ایک نیک سیرت بیٹی تھی جو رات شب بیداری میں اور دن روزے میں گزارتی تھی اور سلفِ صالحین کے واقعات کو بہت پسند کرتی تھی اور حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کو دیکھنا چاہتی تھی کیونکہ اس کے والدِ محترم امام صاحب کی بہت زیادہ عظمت وشان بیان کرتے تھے۔

ایک دفعہ حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کا حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ہاں رات گزارنے کا اتفاق ہوا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بیٹی بہت خوش ہوئی۔ اُسے اُمید تھی کہ آج امام شافعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے افعال یعنی ان کی عبادت اور کلام کو دیکھنے اور سننے کا خوب موقع ملے گا۔ جب رات ہوئی تو حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نماز اور یادِ الٰہی کے لئے کھڑے ہو گئے جبکہ حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی چت لیٹے رہے۔ بچّی فجر تک آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اِسی حالت میں دیکھتی رہی اور صبح اپنے باپ سے عَرض کی: میں نے دیکھا کہ آپ حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کی بہت تعظیم کرتے ہیں لیکن میں نے تو ان کو آج رات نماز، ذکر یا دیگر اَوراد و وظائف میں مشغول نہیں پایا۔

ابھی یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی تشریف لے آئے۔ حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا: رات کیسی گزری؟ ''ارشاد فرمایا: اس سے زیادہ بَرَکت ونفع والی اور اچھی رات میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھی۔''

www.dawateislami.net

حضرت سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پوچھا: وہ کیسے؟ تو فرمانے لگے: ''وہ یوں کہ میں نے آج رات پیٹھ کے بَل لیٹے لیٹے **100** مسائل اَخذ کئے، جو تمام کے تمام مسلمانوں کے نفع کے لئے ہیں۔

پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے رُخصت لی اور تشریف لے گئے۔ حضرت سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی صاحبزادی سے فرمایا: یہ حضرتِ سیِّدُ نا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کا آج رات کا عمل تھا۔ وہ سوئے ہوئے اس سے افضل عمل کر رہے تھے جو میں نے کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہوئے کیا۔ **(الروض الفائق، المجلس الثامن والثلاثون فی مناقب الامام الشافعی، ص ۲۱۱، دار احیاء التراث العربی بیروت)**

ہر چیز کا جواب قران سے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صرف یہ نہیں کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نظر صرف قرآنِ مجید کے الفاظ پر ہوتی تھی بلکہ جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قرآنِ مجید کی تلاوت فرماتے تو قرآنِ مجید کے الفاظ کے ساتھ ساتھ معانی مفاہیم اور مطالب بھی پیشِ نظر ہوتے تھے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسی قرآنِ مجید سے تمام مسائل نکالنے کی کوشش فرماتے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو وہ بصارت عطا فرمائی کہ آپ ہر مسئلہ کو قرآنِ مجید سے نکال لیتے تھے جیسا کہ حضرت سیِّدُ نا شیخ محمد یوسف بن اسمٰعیل نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ایک بار عالِمِ قریش حضرتِ سیِّدَ تُنا امام محمد بن اِدریس شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

www.dawateislami.net

اَلْکَافِی نے مکہ مُعَظَّمہ میں فرمایا: مجھ سے جو چاہو پوچھو میں قرآن سے جواب دوں گا۔ تو آپ سے کہا گیا کہ احرام باندھنے والے کے زنبور کو قتل کرنے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم،

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ (پ ۲۸، الحشر، ۷)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

ہم سے سفیان بن مِسْعَر بن کُدام نے بیان کیا اُنہوں نے قَیس بن مسلم سے انھوں نے طارق بن شہاب سے روایت کی کہ ہمیں اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے حدیث پہنچی کہ اُنہوں نے اِحرام باندھے ہوئے کو قَتلِ زَنبور کا حکم دیا۔ (حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى الْعٰلَمِيْن، القسم الثالث فيما وقع له من المعجزات...الخ، الباب الاوّل فی معجزة القرآن الکریم، الفصل الثانی فی بیان وجوه اعجازه، ص۳۱۸، ، دارالکتب العلمیه بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حِساب مَغْفِرت ہو۔

www.dawateislami.net

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا امام احمدبن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

حدیث وفقہ کے امام، عابد وزاہد، حُرمتِ قرآن کے پاسبان حضرتِ سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دنیا کی وہ عظیم شخصیت کہ جن کا عِلْم حدیث میں بڑا فیضان ہے اور امام بخاری، مُسلم اور ابوداؤد جیسے عظیم شخصیتیں ان کی شاگرد ہیں۔

اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا سلسلہ نسب حضرتِ سیِّدُ نا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام سے جا کر ملتا ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُ نا عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد صاحب نے بیان فرمایا:

احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اَسد بن اِدریس بن عبداللّٰہ بن حیان بن عبداللّٰہ بن اَنس بن عوف بن قاسِط بن مازِن بن شیبان بن ذُہل بن ثعلب بن عِکابۃ بن صَعْب بن علی بن بکر بن وائل بن قاسط بن ہنب بن اَفصٰی بن دَعمی بن جدیلۃ بن اَسد بن ربیعۃ بن نزار بن مَعْد بن عدنان بن اُد بن اُدد بن الْہُمَیسع بن حمل بن النبت بن قیذار بن اِسماعیل بن خلیل عَلَیْہِ السَّلام۔ (حلیۃ الاولیاء، ۴۴۳ - الامام احمد بن حنبل، ۱۷۳/۹، الرقم: ۱۳۵۵۹، دار الکتب العلمیہ)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ربیعُ الآخر ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے۔ (تاریخ دمشق،

www.dawateislami.net

حرف المیم فی آباء الاحمدین من اسم ابیه محمد.....الخ، احمدبن محمد بن حنبل ...الخ ، ۲۰۹/۵، دار الغرب الاسلامی بیروت)

حُضور عَلَیْہِ السَّلام نے امام احمدکو آگاہ کر دیا

حضرتِ سیِّدُنا رَبیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی مصر کی طرف نکلے تو میں ان کے ساتھ تھا مجھ سے فرمایا یہ خط پکڑ واور اسے کے جا کر حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سپرد کر دو اور اسکا جواب میرے پاس لاؤ میں خط لے کر بغداد میں گیا فجر کی نماز میں ان سے ملا اور فجر کی نماز ان کے ساتھ پڑھی جب وہ محراب سے لوٹے میں نے ان کو خط دیا اور عرض کی یہ خط مصر سے آپ کے بھائی حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کا ہے تو آپ نے پوچھا : کیا آپ نے اس کو پڑھا؟ میں نے کہا: نہیں، آپ نے اس کی مہر پھاڑی اور اس کو پڑھا تو آنکھوں سے سَیلِ اَشک رواں ہوگیا میں نے ان سے عرض کی: اے ابوعبداللہ! اس میں کیا لکھا ہوا ہے فرمانے لگے حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نے لکھا ہے کہ اُنہیں خواب میں تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کی سعادت حاصل ہوئی، نبیِّ غیب داں، رسولِ ذیشاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ابو عبداللّٰہ احمد بن حنبل کو خط لکھو اور اُس کو میری طرف سے سلام کہو اور اس کو

www.dawateislami.net

بتادو عنقریب تمہاری آزمائش ہوگی اور تمہیں قرآن کے مخلوق ہونے کی طرف بلایا جائے گا تو تم ان کی بات کو قبول نہ کرنا عنقریب اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے علم کو قیامت تک کے لئے بلند کردے گا۔

حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میں نے عرض کی یہ تو بشارت ہے، حضرتِ سَیِّدُنا امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے جسم سے قمیص مبارک اُتار کر مجھے عطا فرمایا میں نے وہ قمیص اور خط کا جواب لیا اور مصر کی طرف چل پڑا واپس لوٹ کر اسے سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کے سپرد کردیا حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نے مجھ سے فرمایا: یہ کیا چیز تمہیں دی ہے میں نے عرض کی: یہ وہ قمیص ہے جو آپ کے جسم پر تھی حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نے فرمایا: میں یہ قمیص تجھ سے مانگ کر تکلیف نہیں دیتا مگر تم اسے پانی میں بھگو کر اس کا غُسّالہ یعنی دَھووَن مجھے دے دو تاکہ میں اس سے برکت حاصل کروں۔ (تاریخ مدینہ دمشق، احمد بن محمد بن حنبل، ۳۱۱/۵، مفهوما)

اُمّت کے حال سے وہ آگاہ ہر گھڑی ہیں
خوابوں میں آ رہے ہیں بگڑی بنا رہے ہیں

مسئلہ خَلقِ قرآن اور امام احمد کا کردار

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ جلالُ الدِّین سُیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے

www.dawateislami.net

ہیں: ۲۱۲ھ میں مامون نے خلق قران کا اعلان کیا اور ۲۱۸ھ خلق قران کے قول میں لوگوں کی آزمائش کی اس نے بغداد میں اپنے نائب اسحاق بن ابرہیم معتزلی کو لکھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا (پ۲۵،الزخرف:۳) ترجمہ کنزالایمان: ہم نے اسے عربی قرآن اتارا۔

تم قاضیوں کو جمع کر کے ہمارا یہ مکتوب پڑھو اور ان سے جانو کہ مسئلہ خلق وحدوث قران پر کیا عقیدہ رکھتے ہیں اور تمھارے علاقہ کے قاضی جو کچھ جواب دیں وہ ہمیں روانہ کردو یہی مکتوب سات اشخاص کو لکھا انہوں نے پہلے توقف کیا بعد میں ڈرتے ہوئے قبول کرلیا دوبارہ مامون نے اسحاق بن ابراہیم کو لکھا مشائخ حدیث اور فقہاء کو جمع کرو اور ان کو بتاؤ کہ ان سات نے قران کا مخلوق ہونا قبول کرلیا ہے اسحاق بن ابراہیم نے ان کو بلایا تو یحیٰ ابن معین وغیرہ نے کہا کہ ہم نے تلوار کے خوف سے اقرار کیا ہے پھر مامون نے لکھا کہ جو انکار کرتے ہیں ان کو بلاؤ ان میں امام احمد بن حنبل بھی تھے اسحاق نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں آپ نے فرمایا وہ کلام اللہ ہے اس نے کہا کیا وہ مخلوق نہیں؟ آپ نے فرمایا وہ کلام اللہ ہے میں اس پر زیادہ نہیں کرتا قاضی اسحاق بن ابراہیم نے یہ جواب مامون رشید کو لکھ بھیجا مامون رشید نے جواب میں لکھا جو شخص عقیدہ خلقِ قران سے مُوافَقَت نہ کرے اس کو دَرْس اور اِفتاء سے روک دو۔ کچھ عرصہ بعد مامون رشید نے قاضی

www.dawateislami.net

بغداد کو لکھا جو لوگ عقیدہ خلق قران سے موافقت نہ کریں ان کو قید کر کے فوج کے حوالے کردو اگر خلقِ قرآن کا اقرار کر لیں تو ٹھیک ورنہ اُن کو قتل کر دیا جائے اس دَھمکی سے مرعوب ہو کر احمد بن حنبل، محمد بن نوح اور قواریری کے سوا بغداد کے تمام علماء نے خلقِ قرآن کا اقرار کر لیا قاضی کے حکم سے امام احمد وغیرہ کو قید کر کے مامون کی طرف بھجوا دیا گیا لیکن اس سے پہلے کہ مامون اِن مردانِ خدا پر تلوار اُٹھاتا سیفِ قضا نے خود اس کا کام تمام کر دیا۔

(تاریخ الخلفاء، المامون عبد اللّٰه ابو العباس، ص۱۹۹ تا ۲۰۱، ملتقطاً و ملخصا، دار الکتب العلمیه) اس کا تقابل دوبارہ کرنا ھے

حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عَیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مسلسل اٹھائیس ماہ قید میں رکھا گیا، اِس دَوران آپ پر ہر رات کوڑے برسائے جاتے یہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر غشی طاری ہو جاتی، تلوار کے چَرکے زَخم لگائے گئے، پاؤں تلے رَوندا گیا۔ **(الطبقات الکبریٰ، باب الف، ۹۴ -ومنهم الامام احمد بن حنبل رضی اللّٰه تعالی، ص۸۱، دار الکتب العلمیه)**

حضرتِ سیِّدُنا علامہ حافِظ ابنِ جوزی محمد بن اسمٰعیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو **80** کوڑے ایسے مارے گئے کہ اگر ہاتھی کو مارے جاتے تو وہ بھی چیخ اُٹھتا۔

(معدنِ اَخلاق، حصه۳، ص۱۰۶، مُلَخَّصاً، دارالکتب حنفیه باب المدینه کراچی)

پیش کش: **مجلس المدینة العلمیه** (دعوتِ اسلامی)

قران کو غیر مخلوق کہنے سے مغفرت ہو گئی

حضرتِ سیِّدُنا امام ابو عبدُاللّٰہ احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک صاحب نے کہا جب امام احمد وفات پا گئے میں نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھا: کہ آپ ناز و انداز سے چل رہے ہیں۔ میں نے عرض کی، اے میرے بھائی! یہ کیسی چال ہے؟ فرمایا: یہ جنّت میں خُدّام کی چال ہے۔ میں نے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا سُلوک فرمایا؟ جواب دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرما دی اور مجھے سونے کی جوتیاں پہنائیں اور فرمایا: اَے احمد! یہ جزاء اس لیے ہے کہ تُو نے کہا: ''قرآنِ مجید اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نازِل کیا ہوا کلام ہے وہ غیر مخلوق ہے۔''

(تفسیر روح البیان، سورۃ النحل تحت آیۃ: ٩٧، ٥/٨٠، دار الکتب العلمیہ)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حِساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

امام احمد بن حنبل کا وصال

امام ذہبی فرماتے ہیں آپ جمعہ کے دن ١٢ ربیع الاول ٢٤١ھ ٧٧ سال کی عمر پا کر وصال فرما گئے (تذکرۃ الحفاظ للذہبی، الطبقۃ الثامنۃ من الکتاب، احمد بن

www.dawateislami.net

حنبل، الجزء الثانی، ص ۴۳۲ دائرة المعارف العثمانیه هند)

اما م احمد بن حنبل کا جنازہ

حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بوقتِ وصال عمر مبارک **77** برس تھی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جمعہ کی نماز کے بعد دفنایا گیا کثیر لوگ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جنازہ میں اِکٹھے ہوئے۔

حضرتِ سیِّدُ نا محمد بن عبد اللّٰہ بن طاہر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپ کے جنازے میں آٹھ لاکھ **(8,00,000)** مرد حاضر ہوئے۔ جس جگہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی وہ چونسٹھ (64) جریب[1] تھی۔ (الروض الفائق، المجلس الاربعون فی مناقب الامام احمد بن حنبل رضی اللّٰہ عنه، ص ۲۲۱، دار احیاء التراث العربی بیروت)

(1).....جریب: زمین کی اس معلوم مقدار کو کہتے ہیں جو دس قفیز کے برابر ہوتی ہے اور ہر قفیز جالیس ہاتھ کا ہوتا ہے۔ (لسان العرب، ۵۶۵/۱)

230 سال کے بعد بھی جسم وکفن سلامت

حضرتِ سیِّدُ نا علّامہ مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات شریف کے **230** سال بعد آپ رَضِیَ

www.dawateislami.net

اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ کی قبر انور کے پہلو میں جب کسی بُزُرگ کو دفن کرنے کیلئے قبر کھودی گئی تو اتفاق سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قبر کھل گئی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کفن صحیح سالم اور بدن تر و تازہ تھا۔(مرقاۃ المفاتیح، خطبۃ الکتاب، ابی عبد اللّٰہ احمد بن حنبل، ١/ ٧١، دار الکتب العلمیۃ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللّٰہ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

امام احمد کی شخصِیَّت علماءِ کِرام کی نظر میں

جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہر طرح کی تکالیف کو خندہ پیشانی سے قبول فرمایا تو جو لوگ آپ کی اہمیت کو نہیں جانتے تھے اُن پر بھی ظاہر ہوگئی کہ آپ کس شخصیت کے مالک ہیں اور اپنے زمانے کے عظیم لوگوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مختلف قسم کے خراجِ تحسین پیش کیے۔

(١).....**حضرتِ سیِّدُنا** امام ابوداود سِجِسْتانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی فرماتے ہیں: میں نے دوسو مشائخِ عِلْم سے ملاقات کی (استفادہ کیا) لیکن میں نے امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔(حلیۃ الاولیاء، ٤٤٣-الامام احمد بن حنبل، ٩/ ١٧٥، رقم:١٣٥٦٧)

(٢).....**حضرتِ سیِّدُنا** امام ابوزرعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت

www.dawateislami.net

سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مثل علمِ فنون میں کوئی نہیں دیکھا۔ (المرجع السابق، ۱۷۶/۹، رقم: ۱۳۵۷۰)

(۳).....**حضرتِ سیِّدُنا** سعید بن خلیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلِیل فرماتے ہیں: اگر حضرتِ سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بنی اسرائیل میں ہوتے تو ایک نشانی ہوتے۔ (المرجع السابق، ۱۷۸/۹، الرقم: ۱۳۵۸۲)

(۴).....حضرت سیدنا ابو العباس احمد بن ابرہیم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد کے تمام لوگ امام احمد کے میزان میں ہیں جس طرح حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد کے تمام لوگ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے میزان میں ہیں۔

(المرجع السابق، ۱۷۸/۹، الرقم: ۱۳۵۸۴)

(۵).....حضرت سیدنا اسحاق بن راہویہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اگر اسلام کی خاطر حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ کی قربانیاں نہ ہوتیں تو اسلام ختم ہو جاتا۔ (المرجع السابق، ۱۸۲/۹، الرقم: ۱۳۶۱۱)

حضرت سیدنا امامِ احمد بن حنبل اور تِلاوتِ قرآن

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بہترین مشغلہ قرآنِ مجید اور اَحادیثِ رسول تھا۔

www.dawateislami.net

اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ و بے پناہ مصروفیت، دَرْس وتدریس اور وقت کے امام ہونے کے باوُجود قرآنِ مجید کی تلاوت سے غافل نہیں ہوتے تھے جب بھی اور جو بھی وقت ملتا اس میں قرآنِ مجید کی تلاوت فرماتے، چنانچہ امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں میں نے رَبُّ العِزّت کو خواب میں دیکھا: تو عَرض کیا: اے میرے **پروردگار!** کونسی چیز سب سے بہتر ہے کہ جس کے ذریعے مُقرَّب لوگ تیرا قرب حاصل کرتے ہیں؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے **احمد!** میرا کلام، میں نے عرض کیا: سمجھ کر یا بغیر سمجھے بھی؟ ارشاد فرمایا: سمجھ کر اور بغیر سمجھے بھی۔ (الطبقات الکبری للشعرانی، ٩٤-ومنهم امام حمد بن حنبل رضی اللّٰه تعالی عنه، ص٨٠، دار الکتب العلمیه)

جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بھی اس کی اہمیت بیان فرمادی اور آپ نے چونکہ قرآنِ مجید کے مخلوق نہ ہونے کے حوالے سے بھی بیش بہا قربانیاں پیش کی تھیں تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قرآنِ مجید کے ساتھ پہلے سے بھی زیادہ محبّت ہو گئی اور اس کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنے کی کوشش فرماتے۔

ایک رات میں سات قرآنِ مجید ختم

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے والدِ محترم حضرتِ سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر رات میں سات قرآنِ مجید ختم فرماتے تھے اور ہر سات دن میں ایک قرآنِ مجید ختم فرماتے پھر صبح تک قیام فرماتے اور ہر

www.dawateislami.net

دن میں تین سو رکعت ادا فرماتے۔

(حاشية اعانة الطالبين، خطبة المؤلف، ٢٩/١، دار الكتب العلمية بيروت)

ایک دن اوررات میں قرآنِ مجید ختم

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ عبدالوَھّاب شَعْرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر دن اور رات میں ایک قرآنِ مجید ختم کرتے تھے اور اس کو لوگوں سے پوشیدہ رکھتے۔ (الطبقات الكبرى للشعرانی، ٩٤-ومنهم امام حمد بن حنبل رضی اللّٰه تعالی عنه، ص ٨٠، رقم:٩٤، دار الكتب العلمية)

حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: جب میں نے بغداد سے کوچ کیا تو حضرتِ سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فقہ، ورع، زہد، اور علم میں بڑھ کر کسی کو بغداد میں نہیں چھوڑا آپ بچپن سے پوری رات قیام فرماتے اور ہر روز قرآنِ مجید ختم فرماتے تھے۔

(حاشية اعانة الطالبين، خطبة المؤلف، ٢٩/١، دار الكتب العلمية بيروت)

سات دن میں قرآن مجید ختم

حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے صاحبزادے حضرت سیِّدُنا عبداللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے والدِ محترم ہر دن ایک منزل قرآنِ حکیم پڑھتے اور سات دن میں قرآنِ مجید ختم فرماتے عشاء کے بعد تھوڑا سا آرام فرماتے پھر

www.dawateislami.net

صبح تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور دعا مانگتے رہتے۔

(حلیۃ الاولیاء، ٤٤٣-الامام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالی عنہ،١٩٢/٩، الرقم١٣٦٥٨، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

چند رکعت میں قرآنِ مجید ختم

حضرتِ سیِّدُنا ہلال بن علاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا امام شافعی، یَحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم مکہ کی طرف روانہ ہوئے جب مکہ شریف کے قریب پہنچے تو ایک مقام پر آرام کرنے کے لئے ٹھہر گئے امام شافعی اور یَحییٰ بن معین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما چت کے بل لیٹ گئے اور امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھڑے ہو کر نماز ادا فرمانے لگے جب اُنہوں نے صبح کی تو امام شافعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا میں نے مسلمانوں کے لئے دو سو مسائل معلوم کیے ہیں اور یَحییٰ بن معین سے استفسار کیا: آپ نے کون سے مسائل معلوم کئے؟ عرض کی! میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دو سو جھوٹوں کو دور کیا اور امام احمد بن حنبل سے استفسار کیا: آپ نے کیا کیا؟ عرض کی! میں نے چند رکعات پڑھی ہیں جن میں قرآنِ مجید ختم کیا ہے۔ (مناقب امام احمد لابن جوزی، الباب الثامن والخمسون فی ذکر تعبدہ، ص ٣٨٣)

زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کی تلاوت

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میرے والد

www.dawateislami.net

صاحب عمر رَسیدہ اور کمزور ہو گئے تو میں نے دیکھا کہ قرآنِ مجید کی تلاوت زیادہ سے زیادہ کرتے اور ظہر اور عصر کے درمیان کثرت سے نماز پڑھتے جب میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا تو نماز سے فارغ ہو کر بسا اوقات کلام فرماتے اور بسا اوقات خاموش رہتے جب میں ایسی صورت حال کو دیکھتا تو واپس لوٹ جاتا اور والد صاحب اپنی نماز کی طرف لوٹ جاتے اور میں نے اکثر آپ کو دیکھا کہ جب پوشیدہ ہوتے تو قرآنِ مجید کی تلاوت فرماتے۔(المرجع السابق، ص۳۸۵)

سورۃ کہف کی تلاوت

حضرتِ سیِّدُنا صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے والد (حضرتِ سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی ایک ٹوپی تھی جس کی اپنے ہاتھ سے سلائی کی تھی اور اس میں رُوئی تھی جب رات کو قیام فرماتے تو اس کو پہنتے میں اپنے والد صاحب کو کثرت سے سورت کہف کی تلاوت کرتے ہوئے سنتا تھا۔(المرجع السابق، ص ۳۸٤)

حضرتِ سیِّدُنا اسحاق بن ابرہیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیدنا امام ابو عبد اللّٰہ احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ جامع مسجد کی طرف نکلا میں نے سنا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سورت کہف کی تلاوت فرما رہے ہیں۔(المرجع السابق، ص۳۸۷)

www.dawateislami.net

گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی!
بُری عادتیں بھی چُھڑا یا الٰہی!

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حِساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تحت **قرآنِ پاک** کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے مختلف مساجد وغیرہ میں عُمُوماً بعد نمازِ عشاء **ہزارہا مدرسۃ المدینہ** بالغان کی ترکیب ہوتی ہے۔ جن میں بڑی عمر کے اسلامی بھائی صحیح مخارج سے حروف کی دُرُست ادائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھتے اور دعائیں یاد کرتے، نمازیں وغیرہ دُرُست کرتے اور سُنّتوں کی تعلیم مفت حاصل کرتے ہیں۔ آپ بھی ان **مدارسُ المدینہ** (بالغان) میں پڑھنے یا پڑھانے کی نیت کر لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے ایک **مدَنی بہار** ملاحظہ فرمائیے:

بُرے کام چھوٹ گئے

حیدرآباد (باب الاسلام، سندھ) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں دنیا کی رنگینیوں میں گم غفلت بھری زندگی گزار رہا تھا۔ **مَعَاذَاللّٰہ** اکثر گانے گنگناتا رہتا، برے دوستوں کے ساتھ رات گئے ہوٹلوں پر وقت برباد کرتا، گھر والے سمجھاتے کہ بری صحبت سے بچو مگر میں ان کی باتیں ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیتا۔ میرے دوست چَرَس افیون اور شراب پیتے اور مجھے بھی دعوت دیتے مگر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** میں ان چیزوں سے بچا رہا۔ میرے خالہ زاد بھائی جو کہ تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے **مدَنی ماحول** سے وابستہ تھے وہ مجھے مدرِسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ پاک پڑھنے کی دعوت دیتے۔ چونکہ بچپن ہی سے والدین کی مہربانی سے میں نے قرآنِ پاک ناظرہ پڑھ لیا تھا اس لیے انہیں ٹال دیتا مگر وہ مسلسل انفرادی کوشش کرتے رہے۔ ان کی انفرادی کو شش رنگ لائی اور میں نے ایک دن **مدرسۃ المدینہ** (بالغان) میں شرکت کر ہی لی۔ جب میں نے مدرسہ پڑھانے والے اسلامی بھائی

کو قرآن پاک سنایا تو انہوں نے بڑے پیار و **محبت** سے مجھے بتایا کہ آپ کے تلفظ میں کچھ غلطیاں ہیں، اگر روزانہ آتے رہے تو **اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ** جلد آپ کے تلفُّظ دُرُست ہو جائیں گے، ان کے سمجھانے کا دلنشین انداز دل میں اتر گیا اور میں پابندی سے مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں شرکت کرنے لگا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے کی بَرَکت سے میں نے دُرُست مخارِج**

www.dawateislami.net

کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا سیکھ لیا، برے دوستوں کی صحبت اور برے کاموں سے بھی چھٹکارا مل گیا اور دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول سے وابستہ ہوکر مدَنی کاموں میں بھی مصروف ہوگیا۔ انہی مدَنی کاموں کی بَرَکت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دومرتبہ عمرہ کرنے کی سعادت ملی ہے۔ تادمِ تحریر حلقہ مشاورت کا خادِم (نگران) ہونے کے ساتھ ساتھ شعبہ نشرواشاعت کے ذِمّے دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مدَنی کاموں میں مشغول ہو ں۔ (سینما گھر کا شیدائی، ص۷، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآن عام ہو جائے
تلاوت کرنا صبح و شام میرا کام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مآخذ و مراجع

تفسیر خزائن العرفان بمع کنز الایمان مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
تفسیر روح البیان دار الکتب العلمیہ
جامع الترمذی دار الکتب العلمیۃ
شرح الزرقانی علی الموطأ الامام مالک المکتبۃ الشاملہ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

مرقاة المفاتيح دار الكتب العلميه
فتاوی رضويه رضا فاونڈيشن لاهور
بهارِ شريعت مكتبة المدينه باب المدينه كراچی
تاريخ بغداد دار الكتب العلميه
مناقب الامام ابی حنيفة للذهبی لجنة احياء المعارف النعمانيةهند
اخبار ابی حنيفه عالم الكتب بيروت
الخيرات الحسان دار الكتب العلميه
تبييض الصحيفه دار الكتب العلميه
الروض الفائق دار احياء التراث العربی بيروت
طبقات الكبری دار الكتب العلمية
تهذيب الاسماء المكتبة الشامله
سير اعلام البنلاء دار الفكر بيروت
الطبقات الحنفية المكتبة الشامله
الطبقات الكبری دار الكتب العلمية
حلية الاولياء دار الكتب العلميه
ترتيب المدارک المملكة الغربية الرباط
تاريخ دمشق دار الفكر بيروت
صفة الصفوة دار المعرفه بيروت
تهذيب الأسماء المكتبة الشامله
المبدع شرح المقنع المكتبة الشامله
مقدمة الجرح والتعديل لابن أبی حاتم المكتبة الشامله

پیش کش: **مجلس المدينة العلميه** (دعوتِ اسلامی)

مواهب الوفی رئیس مرکز ام القری لاهور

مناقب الامام الشافعی للرازی مکتبة الکلیات الازهریه القاهره

لواقع الانوار المکتبة الشامله

المجموع شرح المهذب المکتبة الشامله

مناقب اللامام الشافعی لابن کثیر

احیاء علوم الدین دار الکتب العلمیه

مناقب الشافعی للبیهقی دار التراث القاهره

حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَی الْعٰلَمِیْن دار الکتب العلمیه

مناقب امام احمد لابن جوزی هجر للطباعة والنشر والتوزیع

تاریخ الخلفاء دار الکتب العلمیه

اعانة الطالبین المکتبة الشامله

شرح الصدور

معدنِ اَخلاق دارالکتب حنفیه باب المدینه کراچی

رساله سینما گھر کا شیدائی مکتبة المدینه باب المدینه کراچی

بَعدِ اِنتقال تِلاوتِ قرآنِ مجید

دُرُود شریف کی فضیلت

علّامہ امام عبدُالرَّحمٰن صَفوری شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: ایک صالح شخص کا بیان ہے کہ میرا ہَمسایہ گُناہوں میں مُبتلا تھا میں اُس کو توبہ کی تَرغیب دِلاتا تھا مگر اُس نے توبہ نہ کی جب وہ فوت ہوگیا تو میں نے اُسے جنَّت میں دیکھ کر پوچھا تُو اِس مقام تک کیسے پہنچا؟ اُس نے کہا: میں ایک مُحَدِّث کی بارگاہ میں حاضِر ہوا تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بُلند آواز سے دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے لئے جنّت واجِب ہوجائے گی میں یہ سُنتے ہی حُضور عَلَیْہِ السَّلام پر بآوازِ بُلند دُرُود پڑھنے لگا اور حاضِرینِ محفل نے بھی بُلند آواز سے دُرُود شریف پڑھا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں **مَغْفِرَت** سے نواز دیا۔ (**نزھۃ المجالس، باب فضل الصلاۃ والتسلیم علٰی سیّد الاوّلین والاٰخرین.....الخ، ص۳۴۹، المکتب الثقافی القاھرۃ**)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن کی تلاوت، اس سے محبت اور اس کا ادَب بہت بڑی سعادت ہے۔ کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کے دل میں قرآن کی مَحَبّت ہو پھر وہ اس کی تعظیم بھی کرے۔ کیونکہ جس چیز سے اِنسان کو مَحَبّت ہوتی ہے اُس کو نہایَت ہی اَدَب واِحترام کی نِگاہ سے دیکھتا ہے، اور قرآنِ مجید کو تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبّت کا مِعیار بنایا گیا ہے، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا **عَبْدُاللّٰہ بن مَسْعود** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: کہ جو شخص یہ جاننا چاہتا ہو کہ وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَحَبّت کرتا ہے تو وہ غور کرے اگر وہ قرآنِ مجید سے مَحَبّت کرتا ہے تو وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بھی مَحَبّت کرتا ہے۔

(شُعَبُ الْاِیْمَان، باب فی تعظیم القراٰن، فصل فی ادمان تلاوۃ القراٰن، ۲/۳۵۳، الحدیث:۲۰۱۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رَسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبّت کرنے والا ہی مؤمن ہے اور آخرت میں مؤمنین کے تو وارے ہی نیارے ہوں گے۔ ایسے خوش نصیب لوگوں کے لئے قَبْر کو بھی وَسیع وعَریض کر دیا جائے گا جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ پُرنور ہے: مومن کی قَبْر سَتَّر سَتَّر ہاتھ وَسیع کر دی جاتی ہے۔ (مأخوذ از جَامِعُ التِّرْمِذِی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر، ص۲۷۹، الحدیث:۱۰۷۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرتِ سیِّدُنا بَرَاء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: مومن کی قَبْر کو جہاں تک اُس کی نِگاہ جاتی ہے وَسیع کر دیا جاتا ہے۔ (ماخوذ از مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند من حضرہ الموت، الفصل الثالث، ۱/۳۱۰، الحدیث:۱۶۳۰، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

ایسے خوش نصیبوں کے مبارک جسم کو قَبْر ماں کے سَر دَبانے کی طرح دَباتی ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا سَعید بن مُسَیَّب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اَقدس میں عَرْض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب سے آپ نے مُنکَر نکیر کی آواز اور قَبْر کے دَبانے کا ذِکر مجھ سے کیا ہے مجھے کسی چیز نے نَفْع نہیں پہنچایا، حُضُور عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: اے عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا! مُنکَر نکیر کی آواز مومنین کے کانوں میں ایسی ہے جیسے اثمد سُرمہ آنکھوں میں اور قَبْر کا دَبانا اُن کے لئے ایسا ہے جیسے شفیق ماں کو جب اُس کا بیٹا دَرْدِ سَر کی شِکایت کرتا ہے تو وہ نرمی سے اُس کا سَر دَباتی ہے۔ لیکن **اللہ**

عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں شک کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔

(کتاب المعجم لابن الاعرابی، ص۸۹۵، الحدیث: ۱۸۷۰، دار ابن الجوزی الریاض)

اور وہ خوش نصیب کہ جن سے قبر ہر قسم کی تکلیف دُور کرتی ہے، اُن کے جسمِ اقدس کو اپنے اندر رسما کر فخر کرتی ہے، ایسے خوش نصیبوں کو دِین و دُنیا میں سُرخرُو کر دیا جاتا اور بَعد والوں کے لئے مَشْعَلِ راہ بنا دیا جاتا ہے، الغَرَض! جن خوش نصیبوں کو قرآن سے محبت ہوتی ہے بلاشبہ وہ **اللہ** ورسُول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بھی مَحَبّت کرتے ہیں اور ان کے سینے قرآن کے خزینے بن جاتے ہیں، اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اُن کو نہ صرف عالَمِ بیداری میں بلکہ عالَمِ خواب اور عالَمِ بَرزَخ میں بھی تِلاوتِ قرآن کا شَرف حاصل ہو جاتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اَسلافِ کرام کے نَقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور قرآنِ مجید کی تِلاوَت کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کی دائمی مُحَبَّت عطا فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تلاوتِ قرآن کے فضائل

﴿1﴾..... **حضرتِ سیِّدُنا** نُعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ عظیم ہے: میری اُمَّت کی سب سے افضل عِبادَت قرآنِ مجید کی تِلاوَت کرنا ہے۔

(شُعَبُ الایمان، باب فی تعظیم القراٰن، فصل فی ادمان تلاوۃ القراٰن، ۳۵۴/۲، الحدیث: ۲۰۲۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

﴿2﴾..... **حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ بن مَسْعود** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی اسی کی مثل دس کے برابر ہے۔ میں نہیں کہتا الٓمٓ ایک حَرف ہے، بلکہ **اَلِف** ایک حَرف، **لام** ایک حَرف اور **میم** ایک حَرف ہے۔'' **(جَامِعُ التِّرْمِذِی، کتاب فضائل القراٰن، باب ما جاء فی من قرء حرفا من القراٰن، ص۶۷۶، الحدیث: ۲۹۱۰، دار الکتب العلمیہ)**

بیروت)

﴿3﴾.....**حضرتِ سیِّدُنا** ابوذر غفّاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے **ایک** مرتبہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عَرْض کیا: مجھے وصِیَّت فرمایئے: حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں تمہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وصِیَّت کرتا ہوں، میں نے عَرْض کیا: مزید اِرشاد فرمایئے، حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآن کی تلاوَت اور اللہ کے ذِکر کو اپنے اُوپَر لازِم کرلو یہ زَمین میں تمہارے لئے نور ہے اور آسمان میں تمہارے لئے جَمْع شُدَہ خَزانہ ہے۔

(صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب ما جاء فی الطاعات وثوابها، ذکرالاستحباب للمرء ...الخ، ص۲۱۵، الحدیث:۳۶۱، دارالمعرفه بیروت)

﴿4﴾.....**حضرتِ سیِّدُنا** ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے قرآن مجید کا تیسرا حِصّہ پڑھ لیا اُسے (فیضانِ) نُبُوَّت کا تیسرا حِصّہ عطا کیا گیا اور جس نے آدھا قرآنِ مجید پڑھ لیا اُسے (فیضانِ) نبوت کا آدھا حِصّہ عطا کیا گیا اور جس نے دو تہائی قرآن مجید پڑھ لیا اُسے دو تہائی (فیضانِ) نبوت عطا کیا گیا اور جس نے پورا قرآن مجید پڑھ لیا، اُسے پورا (فیضانِ) نبوت عطا کیا گیا اور اُسے قیامت کے دِن کہا جائے گا کہ پڑھ اور ہر آیَت کے بدلے میں ایک دَرَجہ چڑھ حتّٰی کہ اُس کے پاس جتنا قرآنِ مجید ہوگا سب پڑھ دے گا، پھر اُسے کہا جائے گا: مُٹّھی کر۔ وہ مُٹّھی کرے گا تو اُسے کہا جائے گا: تو جانتا ہے کہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟ (کھولے گا) تو اُس کے دائیں ہاتھ میں جنت اور بائیں ہاتھ میں نِعْمَتیں ہوگی۔ **(شعب الایمان، باب فی تعظیم القراٰن، فصل فی ادمان تلاوة القراٰن، ۳۴۶/۲، الحدیث:۱۹۹۳، دارالکتب العلمیه بیروت)**

﴿5﴾.....**حضرتِ سیِّدُنا** ثابِت بن عُجْلان اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ زمین والوں پر عذاب کا اِرادہ فرماتا ہے اور بچّوں کو **قرآنِ پاک** پڑھتے سُنتا ہے تو ان سے عذاب کو ہٹا لیتا ہے۔

(سُنَنُ الدَّارِمِی، کتاب فضائل القراٰن، باب فی تعاهد القراٰن، ص۱۰۱۸، الحدیث:۳۳۴۶، دارالمعرفة بیروت)

قرآنِ مجید سیکھنے کے فضائل

﴿1﴾.....**اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُثمان** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ محبوبِ ربُّ العباد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن مجید کو سیکھے اور (دُوسروں کو) سِکھائے۔

(صَحِیْحُ الْبُخَارِی، کتاب فضائل القراٰن، باب خیرکم من تعلم القراٰن وعلّمه، ص۱۲۹۹، الحدیث:۵۰۲۷، دارالمعرفة بیروت)

﴿2﴾.....حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسُولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے **قرآنِ پاک** سیکھا اور سِکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے اُس پر عَمَل کیا، قرآن شریف اُس کی **شَفاعَت** کرے گا اور جنّت کی طرف جانے کی دَلیل ہے۔

(تاریخ مدینة دمشق، بسم اللّٰه الرحمن الرحیم رَبِّ یَسِّر، ذکر من اسمه عقیل، ۴۷۴۳ عقیل بن احمد.....الخ، ۴۱/۳)

حِفْظِ قُراٰن اور حافظِ قراٰن کے فضائل

﴿1﴾.....**اَمیرُ الْمُؤمنین** حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المُرتضٰی، شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس شخص نے قرآنِ مجید پڑھا اور اُس کو حِفظ کرلیا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کو جنّت میں داخِل کرے گا اور اُس کے گھر والوں میں سے دَس اَفراد کا اسے سفارشی بنائے گا جس میں سے ہر ایک کے لئے جہنم واجب ہوچکی ہوگی۔

(سُنَن اِبْنِ مَاجَة، المقدمة، باب فضل من تعلم القراٰن وعلمه، ص۲۱۶، الحدیث:۲۱۶، دار الکتب العلمیة بیروت)

﴿2﴾.....**حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ بن عَبّاس** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے اِرشاد فرمایا: ''حُفّاظِ کِرام اور ذکر و دُرود کے ذریعے ہمیشہ شب بیداری کرنے والے میری اُمّت کے مُعَزَّز ہیں۔

(شُعَبُ الْاِیْمَان، باب فی الصلوات، تحسین الصلاۃ والاکثار منھا، ۳/ ۱۷۰، الحدیث: ۳۲۴۷، دارالکتب العلمیہ بیروت)

﴿3﴾..... **حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جو شخص قرآن مجید پڑھے اور اُس پر عَمَل کرے تو قیامت کے دِن اُس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا کہ اُس کی رَوشنی دُنیا کے سورج کی روشنی سے بڑھ کر ہوگی اگر وہ (تاج) تم میں (یعنی دُنیا میں) موجود ہو پھر اُس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جس نے اُس پر عَمَل کیا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، الوتر، باب فی ثواب قراءۃ القراٰن، ص ۲۳۹، الحدیث: ۱۴۵۳)

﴿4﴾..... **اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم، مَحبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روایت کی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اُس شخص کی مثال جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے درآں حال یہ کہ اس کا حافِظ ہو تو وہ لکھنے والے مُعَزَّز فِرِشتوں کے ساتھ ہوگا اور اُس کی مِثال جو قرآن مجید پڑھتا ہے اور اس پر قابو پانے (یعنی حِفظ کرنے) کی کوشش کرتا ہے اور اُس پر حِفظ کرنا دُشوار ہو تو اس کے لئے دو اَجْر ہیں۔

(الصحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ العبس، ص ۱۲۷۲، الحدیث: ۴۹۳۷، دارالمعرفۃ بیروت)

﴿5﴾..... **حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ المالک بن عُمَیر** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ تمام لوگوں میں قُرّاءِ قرآن اپنی عَقْلوں کو باقی رکھے ہوئے ہیں۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان، باب فی تعظیم القراٰن، باب فی تنویر موضع القران، ۲/ ۵۵۷، الحدیث: ۲۷۰۸، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

www.dawateislami.net

اللّٰہ مجھے حافظِ قرآن بنادے

قرآن کے اَحکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۱)

حَقِّ تلاوتِ قران

اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے قرآن مجید میں اِرشاد فرمایا:

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۝ (پ۱، البقرۃ:۱۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جیسی چاہ اس کی تلاوت کرتے ہیں وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے ہوں تو وہی زیاں کار ہیں۔

جولوگ تلاوت قرآن کرتے اور اس پر ایمان رکھتے ہیں ان سے کون لوگ مراد ہیں اس حوالے سے حضرتِ علّامہ امام جلالُ الدّین سُیُوطی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی حضرتِ سیِّدُنا قَتَادَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی روایت نقل فرماتے ہیں: ان سے مراد جنابِ محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہیں جو آیاتِ اِلٰہیہ پر ایمان لائے اور اُن کی تصدیق کی۔

(اَلدُّرُّالْمَنْثُوْر، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۲۱، ۱/۵۷۸، مرکزھجرللبحوث والدارسات العربیہ والاسلامیۃ القاھرۃ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس آیتِ مُبارَکہ میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو قرآن مجید کی تِلاوَت کا حق ادا کرنے والا قرار دیا ہے اور بعد والوں کے لئے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو مَعیار بنایا کہ جو شخص بھی قرآن مجید کی تلاوت کرنا چاہے وہ اِن مُبارَک ہستیوں کے انداز اور طریقوں کو دیکھ کر تلاوت کرے کیونکہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے مَحبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہر

مقام پر ہماری کامیابی اور کامرانی کا مَعیار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بیان فرمایا کہ تم اگر ان کے نَقْشِ قدم پر چلو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے جیسا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میرے صَحابہ تاروں کی طرح ہیں تو تم ان میں سے جس کی پَیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

(مشکلۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، الفصل الثالث، ٤ /٤١٤، الحدیث:٦٠١٨، ملخصاً، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

حُفّاظِ کِرام کو زمین نہیں کھاتی

اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دِین وملّت، اِمامِ اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے سُوال کیا گیا: کہ وہ کون کون ہیں جن کے بَدَن کو زمین نہیں کھاتی؟ اِرشاد فرمایا: حافِظ بشرطیکہ عَمَل کرتا ہو قرآن پر، بہتیرے قرآن کی تِلاوَت کرتے ہیں اور قرآن اُنہیں لَعْنَت کرتا ہے۔ رُبَّ تَالِی الْقُراٰنِ وَالْقُراٰنُ یَلْعَنُہ، بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قرآن اُن پر لَعْنَت کرتا ہے۔

اور عالِمِ دین اور شہید فی سبیل اللہ اور وَلی اور وہ کہ دُرُود شریف بکثرت پڑھا کرتا ہو اور وہ جِسْم جس نے کبھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ کی اور وہ مؤذِن جو بلا اُجْرَت اذان دیا کرتا ہو۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ چہارم، ص٥٠٣، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسے خوش نصیب جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مُقَدَّس کتاب سے والہانہ پیار کرتے ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اَحکامات پر عَمَل کرتے ہیں تو انہیں قَبْر میں عذاب ہونا تو دَرکنار انہیں تو قَبْر میں بھی آرام وسُکون نصیب ہوتا ہے جیسا کہ **حضرتِ سیِّدُنا** ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جب مَیِّت کو قَبْر میں رکھا جاتا ہے تو ہر شخص کے پاس دو سیاہ رنگت کے مالک نیلی آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں اور وہ اُس سے سُوال کرتے ہیں: تو اُس مرد کے بارے میں کیا کہتا تھا

؟ تو وہ جو (زِندگی میں) کہتا تھا وہ کہے گا کہ ''وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور اُس کے رسُول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی مَعبود نہیں اور محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اُس کے بندے اور رسُول ہیں'' پس فِرِشتے کہیں گے کہ ہم جانتے تھے کہ تو یہ کہے گا پھر اُس شخص کے لیے اس کی قَبْر کو سَتَّر گز تک کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اُس کی قَبْر کو مُنَوَّر کر دیا جاتا ہے اور اُس سے کہا جاتا ہے سَو جا۔ تو وہ کہتا ہے میں واپس جا کر اپنے گھر والوں کو بتا دوں؟ وہ دونوں فِرِشتے اِس سے کہتے ہیں کہ اُس دُلہن کی طرح سو جا جس کو وہی بیدار کر سکتا ہے جو اُس کے نزدیک زِیادہ سب سے زِیادہ محبوب ہو حتّٰی کہ قِیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو اُس آرامگاہ سے اُٹھائے گا۔ (جَامِعُ التِّرْمِذِی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر، ص۲۷۹، الحدیث: ۱۰۷۱، دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک فِطْرَتِ انسانی ہے کہ اِنسان کو جس کام کے ساتھ جتنی اُلفت اور مَحَبّت ہوتی ہے اُسی کے مُطابق ہر وَقت اُسی کے خیالات میں گُم رہتا ہے اور جو خوش نصیب قرآنِ مجید کے ساتھ اپنے دِل کا رِشتہ جوڑ لیتے ہیں پھر اُنہیں قرآنِ مجید کے عَلاوہ کسی کا خیال بھی نہیں آتا اور جب تک دُنیا میں رہتے ہیں تو تِلاوَتِ قرآن مجید سے مَسْرُور رہتے ہیں اور جب اِس دُنیا سے تشریف لے جائیں تو اپنے مزار پُر انوار میں تِلاوتِ قُرآن سے لُطف اَندوز ہوتے ہیں، چُنانچِہ

قَبْر میں تِلاوتِ قرآن

حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُاللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک قَبْر پر اپنا خیمہ لگایا مگر انہیں علم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے جب کہ وہاں ایک شخص کی قبر تھی (جس میں) وہ **سُورۂ مُلک** پڑھ رہا تھا حتّٰی کہ اُس نے پوری سُورت ختم کر لی، وہ صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عَرْض کیا: ''یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں نے ایک قَبْر پر خیمہ تان لیا مگر مجھے

معلوم نہ تھا کہ وہاں قَبْر ہے اور اس میں ایک شخص سورۂ ملک پڑھ رہا ہے حتی کہ اسے پورا پڑھ لیا۔'' تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''یہی رَوکنے والی ہے، یہی نَجات دِلانے والی ہے جس نے اِسے عذابِ قَبْر سے نجات دلائی۔ (جَامِعُ التِّرْمِذِی، کتاب فضائل القران، باب ماجاء فی فضل سورة ملك، ص ٦٧٢، الحدیث: ٢٨٩٠، دار الکتب العلمیه بیروت)

حضرتِ علّامہ جلالُ الدِّین سُیُوطی شافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی حضرتِ سیِّدُنا ابوالقاسم سَعدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: کہ اس بات کی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تصدیق موجود ہے کہ مَیِّت قَبْر میں قرآن مجید پڑھتی ہے، بے شک حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ بِنْ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے اُس کی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خبر سُنائی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس کی تصدیق فرمائی۔ (شَرْحُ الصُّدُوْر، باب احوال الموتی فی قبورھم...الخ، ص ١٨٩، دار المدنی جدہ)

سُورَتُ مُلک کے فضائل

(١).....حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ حُسْنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''بیشک قرآن میں تیس آیتوں پر مُشْتَمِل ایک سُورَت ہے جو اپنے قاری کیلئے شَفاعت کرے گی یہاں تک کہ اُس کی مَغْفِرَت کردی جائے گی اور وہ سُورَت تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ ہے۔ (جَامِعُ التِّرْمِذِی، کتاب فضائل القران، باب ماجاء فی فضل سورة الملك، ص ٦٧٢، الحدیث: ٢٨٩١، دار الکتب العلمیه بیروت)

(٢).....حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ بن مَسْعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروِی ہے کہ نَبِیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص رَوزانہ ہر رات تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ پڑھے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکَت سے پڑھنے والے کی عذابِ قَبْر سے حفاظت فرمائے گا۔ (السنن الکبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلة، الفضل فی

قراءۃ (تبارك الذی بیده الملك) ۲۶۲/۹، الحدیث: ۱۰۴۷۹)

(۳).....**حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ** بن مَسْعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: یہ سُورَت عذابِ قَبْر سے بچانے والی ہے، جو اُسے رات میں پڑھتا ہے وہ بہت زِیادَہ اور اچھا عَمَل کرتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی تعظیم القران، فصل فی فضائل السور، ۴۹۴/۲، الحدیث: ۲۵۰۹، ملتقطاً، دارالکتب العلمیه بیروت)

(۴).....**حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ** بن مَسْعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جب بندہ قَبْر میں آتا ہے تو (عذاب) اُس کے قَدْموں کی جانب سے آتا ہے تو اُس کے قَدْم کہتے ہیں تیرے لئے میری طَرَف سے کوئی راستہ نہیں یہ میرے ذریعے سُورہ مُلک پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا تھا، پھر (عذاب) اُس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ تُمہارے لئے میری جانِب سے کوئی راستہ نہیں یہ میرے ذریعے سُورہ مُلک پڑھتا تھا، پھر وہ اُس کے سَر کی طرف سے آتا ہے تو سر کہتا ہے کہ تمہارے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں یہ میرے ذریعے سُورہ مُلک پڑھتا تھا۔ ''تو یہی وہ مانعہ سُورَت ہے جو عذابِ قَبْر کو روکتی ہے، تورَیت میں اِس کا نام سُورہ مُلک ہے جو اِسے رات میں پڑھتا ہے بہت زِیادَہ اور اَچھا عَمَل کرتا ہے۔

(اَلْمُسْتَدْرَك عَلَی الصَّحِیْحَیْن لِلْحَاکِم، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الملك، المانعة من عذاب القبر...الخ، ۳۲۲/۳، الحدیث: ۳۸۹۲، دارالکتب العلمیه بیروت)

تَدفین سے پہلے تِلاوَتِ قرآن نیزَہ پر سُورۂ اِبراھیم کی تلاوت

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ **دعوتِ اسلامی** حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَة اپنے رِسالہ **''اِمامِ حُسین کی کرامات''** میں ایک بزُرگ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: جب یزِیدیوں نے (حضرتِ سیِّدُنا اِمام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے) سَر مُبارَک کو نیزہ سے اُتار کر اِبن زِیاد بَدنہاد کے مَحَل میں

داخل کیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُقدّس ہونٹ ہِل رہے تھے اور زَبانِ اَقدس پر پارہ 13، سُورَۂ اِبراہیم کی آیَت نمبر 42 کی تِلاوَت جاری تھی:

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ — ترجمۂ کنزالایمان: اور ہرگز اللہ کو بے خبر نہ جاننا ظالموں کے کام سے۔

(امام حسین کی کرامات، ص ۱۷)

عبادت ہو تو ایسی ہو تِلاوت ہو تو ایسی ہو
سرِ شبّیر تو نیزے پہ بھی قرآں سناتا ہے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اَہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، ص ۳۱۲)

نیزہ پر سُورۂ کَہف کی تلاوت

حضرتِ سیِّدُنا زید بن اَرقَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جب اِبنِ زیاد نے حُکم دیا کہ حضرتِ اِمامِ عالی مَقام، حضرتِ سیِّدُنا اِمامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سرِ انور کو نیزہ پر چڑھا کر کُوفہ کی گلیوں میں پھِرائیں تو میں اُس وَقت اپنے مکان کی کھڑکی میں کھڑا تھا جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سرِ اَنور میرے پاس سے گُزرا تو میں نے اُس میں یہ آواز سنی

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝ (پ ۱۵، الکھف: ۹) — ترجمۂ کنزالایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کِنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے۔

اُس آواز کی ہیبَت سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور میں پُکار اُٹھا! خدا کی قَسم! یہ سَر تو اِبنِ رسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے اور اُس میں ایسی آواز کا صادِر ہونا عجیب بات ہے۔ (شواھد النُبوّۃ مترجم، ص ۳۰۸، مکتبہ نبویہ لاھور)

سُورۃُ العَنکَبُوت کی تلاوت

حضرتِ سیِّدُنا اِبراہیم بن اِسماعیل بن خَلَف عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد فرماتے ہیں: حضرتِ اَحمد بن نَصْر میرے بہت گہرے دوست تھے جب آپ کو بہت تکلیف کے ساتھ شہید کیا گیا اور سُولی پر چڑھایا گیا تو مجھے خبر ملی کہ آپ کا سَر اَنور قرآن مجید کی تِلاوَت کرتا ہے میں اُس طَرَف گیا اور آپ کی زِیارَت کے لئے سَرِ مُبارَک کے قریب رات گُزاری تو وہاں کچھ لوگ گھوڑوں پر اور کچھ کھڑے آپ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے پاس پہرہ دے رہے تھے، جب سب کی آنکھیں سو گئیں تو میں نے سَرِ مُبارَک کو یہ آیَتْ تِلاوت کرتے سنا:

اَلٓمٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۝ (پ ۲۰، العنکبوت: ۱-۲)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا لوگ اِس گُھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ کہیں ہم ایمان لائے اور اُن کی آزمائش نہ ہوگی۔

(صِفَۃُ الصَّفْوَۃ، ذکر المصطفین من اھل بغداد، احمد بن نصر الخزاعی، ۲/۳٦٤، دار المعرفہ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُولی پر سُورَۂ یٰسین کی تلاوت

حضرتِ علّامہ جلالُ الدِّین سُیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نقل فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا اَحمد بن نَصْر خُزاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو واثِق نے خَلْقِ قرآن کے لئے قائل کرنے کی کوشش کی اور آپ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے اِس سے اِنکار کیا تو آپ کو شہید کیا گیا اور سَرِ مُبارَک کو بغداد شریف میں سُولی پر چڑھایا گیا اور سرِ مُبارَک پر ایک آدمی کو مُقَرَّر کیا گیا جو اُس کی حِفاظَت کرے اور نیزے کے ساتھ مُنہ کو قِبلہ سے مُنْحَرِف کرتا رہے، جو شخص اِس کام پر مُقَرَّر رہا، اُس نے بیان کیا کہ سَرِ اقدس ہر رات کو قبلہ کی طرف پھر جاتا تھا اور بَزُبانِ فصیح سُورۂ یٰسین پڑھتا تھا۔ (شَرْحُ الصُّدُوْر، باب زیارۃ القبور۔۔۔الخ، ص ۲۱۲، دار المدنی جدہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ محمد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ اللّٰہ والے کس طرح انتقال کے بعد بھی تلاوت قرآن کیا کرتے تھے اِسی طرح **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کچھ ایسے بھی پسندیدہ بندے ہوتے ہیں کہ جن کو دُنیا میں جس چیز سے مَحَبَّت ہوتی ہے اُسی کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے زِندگی کے بعد بھی خواہش کرتے ہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کی مَحَبَّت کو باقی رکھتا ہے اور ان کو قَبر میں بھی اَعمالِ صالحہ کرنے کی اِجازَت عطا فرمادی جاتی ہے اور اُن کی عظمت اور شان وشوکت کو بسا اوقات لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِن کی تدفین سے پہلے ہی اعمال صالحہ یعنی قرآن مجید کی تِلاوَت وغیرہ کی اِجازَت عطا فرمادیتا ہے تاکہ لوگوں کو اُن کی عَظَمَت معلوم ہوجائے اور سمجھ لیں کہ جو اپنی زندگی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادَت میں صَرف کردیتا ہے تو اُس کے اِنتقال کے بعد اس کا مرتبہ ومقام دُنیا والوں سے علیحدہ ہی ہوتا ہے اور ایسی موت قابلِ رَشک ہوتی ہے اور حقیقت میں کامیابی اُسی موت میں ہے یہ بظاہر تو موت ہے لیکن حقیقت میں دائمی زِندگی کی اِبتداء ابھی شروع ہوئی ہے جو کبھی ختم ہونے والی نہیں ہے اِسی وجہ سے ایسے نیک بندے دُوسری زِندگی میں پہنچ کر بھی سب کچھ کر رہے ہوتے ہیں لیکن ہماری نظریں اِس قابل نہیں کہ ہم اُن کو دیکھ سکیں یا سُن سکیں صِرف صالحین ہی اِن اُمُور پر آگاہ ہوتے ہیں اور وہ دُوسروں کو بیان کرتے ہیں، اب ہم صالحین کے واقعات بیان کرتے ہیں جو اپنے مزارِ پُر اَنوار میں بھی تِلاوَت قرآن مجید کرتے ہیں تاکہ اُن کا مُطالَعہ کرکے اِسلامی بھائیوں کے دِلوں میں اُن کی عَظَمَت وشَرافت پیدا ہو اور قرآن مجید کی تِلاوَت کا شوق پیدا ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ محمد

قَبْرِ اَنور میں تِلاوَت قرآن مجید ثابت بُنانی کی قَبْر میں تلاوت

حضرتِ سیِّدُنا اِبراہیم بن صِمَّہ مُہَلَّبِی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں: کہ سَحَری کے وَقت قَلْعَہ کے قریب سے گُزرنے والوں نے مجھے بتایا کہ جب ہم حضرتِ سیِّدُنا ثابت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کی قَبْر اَنوَر کے قریب سے گُزرتے تو

ہمیں قرآن مجید پڑھنے کی آواز سُنائی دیتی تھی۔(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء،طبقۃ اھل المدینہ،ثابت البنانی،۲/۳۶۵،الرقم:۵۸۳ ۲، دارالکتب العلمیہ بیروت)

ابنِ اِمام زینُ العابدین کی قَبْر میں تِلاوَت

حضرتِ سیِّدُنا امام مَناوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب (حضرتِ سیِّدُنا اِمام زینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے صاحبزادے) حضرتِ زید بن زَینُ العابدین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کا سرِ اَقدَس مِصْر میں دَفن کیا گیا تو لوگ آپ کی قَبْرِ اَطْہَر سے تلاوتِ قرآن مجید کی آواز سُنتے تھے۔

(اَلْکَوَاکِبُ الدُّرِّیَّہ،حرف الزای،زید بن زین العابدین،۴/۳۰۳،دارصادر بیروت)

ابُو الخَیر کی قَبْر میں تِلاوَت

حضرتِ خواجہ محمد بن اَبی سَعْد بن اَبی طاہر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک بار گرمیوں کے موسم کے دوران قَلْعَہ میں نہ جا سکا میں اِس موسم میں شیخ کے مزار کے دروازے کے قریب سوتا تھا ایک رات سویا ہوا تھا، چاندنی رات تھی اور چاند اپنی تابانی سے چَمَک رہا تھا۔ میری عادَت تھی کہ میں سونے سے پہلے مزار کے دروازے بند کر دیتا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ صَحْرا میں سے کوئی شخص آیا جب اُس نے مجھے مزار کے قریب سوتے پایا تو وہ بھی میرے نزدیک زمین پر سو گیا آدھی رات گُزری تو میری آنکھ کُھلی، مزار کے اَندر سے مجھے قرآنِ مجید کی آواز سُنائی دی، میں نے غور سے سُنا تو کوئی اِنَّا فَتَحْنَا والی سُورَت خوبصورت آواز میں تلاوت کر رہا تھا۔ مجھے بڑا تَعَجُّب ہوا کہ مزار کے دَروازے میرے سونے سے پہلے بند تھے اور کیسے کوئی دروازے کھول کر اندر آنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ میں اُٹھا اور دیکھا کہ تمام دروازے پہلے کی طرح بند تھے پھر مجھ پر یہ بات ظاہر ہوگئی کہ یہ آواز حضرتِ شیخ کی ہی ہے۔(اسرار التوحید فی مقامات الشیخ ابی السعید،الباب الثالث، الفصل الثالث فی الکرامات التی ظھرت بعد وفاتہ، ص۴۳۴،الدار المصریۃ)

www.dawateislami.net

نوجوان کی قَبْر میں تِلاوَت

اَبُونَصْر نیشاپوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے رِوایت ہے فرمایا میں نے ایک قَبْر کھودی، لیکن اُس میں دُوسری قَبْر کی طرف راستہ نکل آیا تو میں نے دیکھا کہ حسین وجمیل عُمدہ کپڑے اور بہترین خوشبو والا نوجوان اس میں پالتی مارے بیٹھا ہے اور اُس کی گود میں خوش خَطی سے لکھا ہوا قرآن مجید ہے اس سے خوبصورت خَط میں نے کبھی نہیں دیکھا اور وہ قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہے، نوجوان نے میری طرف دیکھ کر کہا: ''کیا قیامت بَرپا ہوگئی؟'' میں نے کہا نہیں، تو اُس نے کہا کہ ''جہاں سے مَٹّی ہٹائی تھی وہیں رَکھ دو'' تو میں نے مٹی وہیں رَکھ دی۔ (بشری الکئیب، ذکر قراۃ الموتی فی قبورھم، ص۴۷، مکتبۃ القران القاھرۃ)

ہر قَبْر سے تلاوَتِ قرآن کی آواز

ابنِ مَندَہ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنی سَنَد سے بیان کیا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوحَمَّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب جو ایک مُتّقی گورکن تھے، انہوں نے بتایا کہ جُمعہ کے روز دُوپہر کو میں قَبْرِستان میں گیا جب ایک قَبْر کے قریب سے گزرا تو میں نے اس سے تلاوت قرآن مجید کو سنا۔ (شَرْحُ الصُّدُوْر، الباب السادس والثلاثون احوال الموتی فی قبورھم ...الخ، ص ۱۸۸، دارالمدنی جدہ)

قبر میں تلاوت کرنے والے بَزُرگ

حضرتِ سیِّدُنا اَبُوالحَسَن بن بَراء رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے ''**کِتابُ الرَّوضَہ**'' میں رِوایت کیا کہ مجھے ابراہیم گورکن نے بتایا کہ میں نے قبر کھودی تو ایک کچی اینٹ ظاہر ہوئی، جب میں نے اینٹ کو کشادہ کیا تو مشک کی خوشبو کو سونگا، اور (پھر ایک روح پرور منظر دیکھا کہ) اس قبر میں ایک بوڑھا شخص قرآن مجید پڑھ رہا تھا۔ (شَرْحُ الصُّدُوْر، الباب السادس والثلاثون احوال الموتی فی قبورھم...الخ ص۱۳۶، دارالمدنی جدہ)

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مَندَہ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی نے عاصِم سَقْطی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے رِوایت کی کہ اُنہوں نے فرمایا:

ہم نے بَلْخ میں ایک قَبْر کھودی تو اُس میں ایک سُوراخ تھا، اُس میں سے جب دیکھا تو ایک شیخ قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے تھا جو سَبْز تہبند میں ملبوس تھا اور اُس کے اِرْد گِرْد کا ماحول بھی سَرسَبْز تھا اور اُس کی گود میں قرآن مجید تھا اور وہ تلاوتِ قرآن مجید کر رہا تھا۔

(بشری الکئیب،ذکرقراۃ الموتی فی قبورھم،ص۴۷،مفھومامکتبۃ القران القاھرۃ)

شہید کی قبر میں تلاوت

حضرتِ علّامہ جَلالُ الدِّین سُیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی نَقْل فرماتے ہیں: کہ ایک مقام میں قبر کھودی گئی، اُس میں ایک رَوشن دان دُوسری قَبْر کی طرف کُھل گیا، اُنہوں نے دیکھا تو ایک بُزُرگ تَخْت پر بیٹھے ہوئے ہیں اور اُن کے سامنے قرآنِ حکیم رکھا ہوا ہے وہ اسے تلاوت کر رہے ہیں اور اُن کے سامنے ہی سَبْز رَنگ کا رَوضہ ہے، یہ سَرزَمین اُحُد کا واقعہ ہے اور معلوم ہوتا تھا کہ وہ شہید ہیں کیونکہ ان کے چہرے پر زخم دیکھا گیا تھا۔

(بشری الکئیب،ذکر قراءَۃ الموتٰی فی قبورھم، ص۴۷، مکتبۃ القراٰن القاھرۃ)

تَخْت پر بیٹھ کر تِلاوَت

حضرتِ سیِّدُنا اِمام یافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: ہمیں ثقہ گورکنوں میں سے ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ اس نے کسی شہر میں قبر کھودی اس میں ایک شخص تَخْت پر بیٹھا نظر آیا اس کے ہاتھ میں قرآن پاک تھا اور وہ اسے تلاوت کر رہا ہے جس تخت پر وہ بیٹھا تھا اِس کے نیچے نہر جاری تھی وہ (یہ مَنظر دیکھ کر) بیہوش ہو گیا لوگوں نے اُس کو قَبْر سے نکالا لیکن انہیں معلوم نہیں تھا کہ اسے کیا ہوا ہے جب اُسے دو یا تین روز بعد ہوش آیا تو اُس نے لوگوں کو آنکھوں دیکھا حال سُنایا۔ ایک شخص نے اسے کہا: مجھے اُس قَبْر تک لے چلو اُس نے لے جانے کا پکّا اِرادہ کر لیا مگر جب رات کو سویا تو صاحبِ قَبْر کو خواب میں دیکھا تو اُنہوں نے فرمایا کہ تجھ پر اللہ کی قسم کھاتا ہوں اگر تو نے کسی کو میری قَبْر کا پتا بتایا کہ مجھے یہ معاملہ پیش آیا ہے پس وہ بیدار ہو گیا اُس نے اپنے اِرادے سے توبہ کی اور قَبْر کو لوگوں سے پوشیدہ

رکھا۔(رَوْضُ الرَّیَاحِیْن،الحکایۃ الثانیۃ والستون بعد المائۃ،ص۱۶۵،المکتبۃ التوفیقیۃ)

عبدُ اللّٰہ بن عُمَر کی قَبْر میں تِلاوَت

حضرتِ سیِّدُنا طَلْحہ بن عُبیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میرا کچھ مال جنگل میں تھا، چُنانچہ میں نے وہاں کا اِرادہ کیا تو مجھے (راستے میں) رات ہوگئی تو میں حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ عُمَر و بن حَرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قَبْر کے پاس قیام کیا میں نے قَبْر سے تلاوتِ قرآن کی آواز سُنی میں نے اس سے پہلے اِتنی اچھی قرأت نہ سُنی تھی۔میں نے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر یہ واقعہ ذکر کیا، تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: وہ عَبْدُاللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے اُن لوگوں کی رُوحیں قَبْض فرما کر یاقُوت اور زَبَرجَد کے فانوسوں میں رکھ کر جنّت کے دَرمیان میں لٹکا دی ہیں، جب رات ہوتی ہے تو اُن کی رُوحیں اُنکی طرف واپس کردی جاتی ہیں اور ایسے ہی جب فجر طلوع ہوتی ہے تو اپنے مَقام پر جس میں وہ ہوتی ہیں واپس لوٹا دی جاتی ہیں۔(اَلْخَصَائِصُ الْکُبْرٰی،ذکرالمعجزات الواقعۃ فی الغزوات،باب ما وقع فی غزوۃ اُحُد...الخ،۱/۳٦٤،دارالکتب العلمیۃ بیروت)

علی بن شِہابُ الدِّین کی قَبْر میں تلاوت

حضرتِ سیِّدُنا اِمام عَبْدُ الوَھّاب شَعْرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کے جَدِّ کریم حضرتِ علی بن شِہابُ الدِّین شَعْراوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے مُتَعلِّق) شیخ علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی جو اَہْلِ قَلْب حضرات میں سے تھے، ایک رات اُنہوں نے اِمام شَعْراوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے مَزارِ پُرانوار کے ایک کونے میں آرام فرمایا تو اُنہوں نے شیخ شَعْراوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو اپنی قَبْر میں تلاوتِ قرآن کرتے سنا۔شیخ نے سُورَۃ مَریَم سے تلاوت شُروع فرمائی اور سُورَۃ رَحْمٰن پر اختتام فرمایا، جب فجر طلوع ہوئی تو خاموش ہوگئے۔ (الکواکب الدریۃ، حرف العین، علی بن شہاب الدین شہراوی، ٤/ ٤٥٩-٤٥٨، دار صادر بیروت)

www.dawateislami.net

قَبْر سے سُورَۂ مُلْک کی مُسَلسَل تِلاوَت

حضرتِ علّامہ ابنِ رَجَب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے فرمایا کہ مجھے ابوحجاج یوسف بن محمد سریری نے بیان کیا کہ ہمارے شیخ نے بتایا کہ ابو حَسَن علی بن حسین سَامِرِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مُتّقی آدمی تھے اور سامر کے خطیب تھے، اُنہوں نے سامر کے قَبْرِستان میں مجھے ایک قَبْر دِکھاتے ہوئے کہا کہ ہم یہاں سے مُسلسل سُوْرَۃُ الْمُلْک کی تلاوت کی آواز سنتے ہیں۔

(شَرْحُ الصُّدُوْر، باب احوال الموتٰی فی قبورھم۔۔۔الخ، ص ۱۹۰، دارالمدنی جدہ)

قَبْر میں سے مُتَشابَہ دُور کردِیا

حضرتِ میاں عَبْدُ الصَّمَد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد خلیفہ حاجی محمد عَبْدُ الغفور مُہا رَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت عَبْدُ الْغُفور مُہا رَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا مَعمول تھا کہ جُمَعْرات کو حضرت خواجہ نور محمد مُہا رَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی زِیارَت کے لئے مُہار شریف سے چِشتیاں تشریف لاتے اور حُدودِ قبرستان میں داخل ہوتے وقت دَلائلُ الخیرات شریف کی تِلاوَت کرتے ہوئے گُزر جاتے ایک مرتبہ اِنہیں تلاوت کے دوران مُتَشابَہ لگ گیا تو کسی صاحبِ مَزار نے ماقَبْل لُقْمہ دے کر مُتَشابہ دُور کردیا۔ (تاج العارفین، ص ۱۸۲)

قَبْر میں سے لُقْمہ دینا

ایک بُزُرگ نے ایک مَرتبہ حضرتِ علی بن عُمَر حُمَیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی قَبْرِ اَنور پر اُن کے فرزَندِ اَرجمند حضرتِ سیِّدُنا حُسین بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو بے ہوش پایا، انہوں نے دوستوں کو بُلایا اور آپ کو اِسی حالت میں اُٹھا کر گھر لے گئے، جب ہوش میں آئے تو بعض لوگوں نے آپ سے مَدْ ہوشی کا سَبَب دَرْ یافت کیا، تو آپ نے فرمایا: میں (والدِ محترم کی قَبْرِ اَنور پر) تِلاوتِ قرآن کررہا تھا، اَچانک مجھے غلطی لگی تو میں نے سُنا کہ میرے والدِ مُحترم قَبْرِ اَنور سے مجھے لُقْمہ دے رہے ہیں پس میں اپنے آپ کو قابو میں نہ رَکھ سکا، یہاں تک کہ مجھ پر غَشی طارِی ہوگئی۔ (جامِعِ کراماتِ اولیاء،

حرف العین، علی بن عمرالحمیری،۲۸۶/۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صاحِبِ مزار کے ساتھ قرآنِ کریم کا دَور

حضرتِ علّامہ مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: ایک شخص ہر روز بوقتِ سَحَر اپنے شیخ کے ساتھ قرآنِ مجید کے **10** پاروں کا دَور کرتا تھا، اُس کے شیخ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَفات پا گئے تو وہ مُرید حَسْبِ عادَت سَحَر کے وَقت شیخ کی قَبْر پر پہنچا اور اپنا وِرْد پڑھنا شُروع کر دیا، جب اُس نے **10** پارے پورے پڑھ لئے تو اُس نے شیخ کی قبر سے آواز سنی کہ انہوں نے بھی **10** پارے پڑھے اور خاموش ہو گئے، دَور کا یہ مَعْمُول جاری رہا یہاں تک کہ اُس شخص نے یہ راز اپنے بعض دوستوں پر ظاہِر کر دیا تو یہ سِلسِلہ مُنْقَطِع ہو گیا۔ (مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیْح شرح مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح، کتاب الرقاق، باب الانذار والتحذیر، الفصل الاوّل، ۵۵۵/۹، تحت الحدیث: ۵۳۷۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسا کہ آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اِس دُنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی اپنے مَعْمُولاتِ عالیہ پورے فرماتے رہتے ہیں اور جس عَمَل کے ساتھ اُن کو مَحَبّت ہوتی ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُن کو اِسی کی توفیق عطا فرما دیتا ہے تاکہ یہ اِسی کے ساتھ مانوس رہیں اور اِن کو کسی قسم کی پَریشانی نہ ہو لیکن یہ عَظْمَت و شرافت ہر کسی کے مُقَدَّر میں کہاں! یہ تو صِرف اَہْلُ اللہ کو نصیب ہوتی ہے لیکن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت پر قُربان! اُس نے اپنے محبوبِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طُفیل ہم جیسے گناہ گاروں پر بھی اپنی رَحمتوں کے دَروازے کھول رکھے ہیں کہ بعض اوقات کوئی خوش نصیب خُلوصِ دِل سے اِس دُنیا میں قرآنِ مجید حِفظ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن نہیں کر پاتا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قَبْر میں اُسے اُس نِعْمَت سے بَہرہ مَند فرما دیتا ہے تاکہ وہ اِس سَعادَت مَندی سے محروم نہ رہے جیسا کہ

قَبْر میں حِفْظ اور تَعلیمِ قرآن

﴿1﴾.....حضرتِ سیِّدُنا ابوالحَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروِی ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

اِرشاد فرمایا: ''جس نے قرآن پڑھا اور اُس کو حِفظ کرنے سے پہلے مَر گیا تو اُس کے پاس فِرِشتہ آتا ہے جو اُسے اُس کی قَبر میں قرآنِ مجید کی تعلیم دیتا ہے اور وہ شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِس حال میں مُلاقات کرے گا کہ وہ حافِظِ قرآن ہوگا۔

(کَنْزُ الْعُمَّال، کتاب الاذکار، الباب السابع فی تلاوۃ القراٰن وفضائلہ، الفصل الاوّل، الجزء الاوّل، ۱/۲۷۳، الحدیث: ۲۴۴۶)

﴿2﴾۔۔۔حضرتِ سیِّدُنا یزید رُقاشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: مجھے یہ رِوایت پہنچی ہے کہ جب بندۂ مومن اِنتقال کر جاتا ہے اور اُس پر کچھ قرآنِ مجید ہو جس کو اُس نے نہیں سیکھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فِرِشتوں کو اُس کی طَرَف بھیجتا ہے کہ اُس کو قرآنِ مجید سِکھائیں۔ (اھوال القبور، فصل النھی عن تمنی الموت، ۱/۶۸، المکتبۃ الشاملۃ)

﴿3﴾۔۔۔حضرتِ سیِّدُنا حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مجھے یہ رِوایت پہنچی ہے کہ مومن شخص اِنتقال کر جائے اور اُس نے قرآنِ مجید حِفظ نہ کیا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے فِرِشتوں کو حکم فرماتا ہے کہ اُس کو قبر میں قرآن سِکھاؤ یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دِن اُس کو اپنے اَہْل کے ساتھ اُٹھائے گا۔

(تَفْسِیْرِ رُوْحُ الْبَیان، پ۲۹، سورۃ الملک، تحت الآیۃ: ۳۰، ۱۰/۹۹، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ کیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ حِفظِ قرآن کی کوشش کرنے والے کی کِس طَرَح مَدَد فرماتا ہے کہ اس کی کوشش کو پورا کرنے کے لئے فِرِشتوں کو بھیجتا ہے کہ اِس کو قَبر اَنور میں قرآن مجید حِفظ کروا دیں تا کہ جب قیامت کے دِن حُفّاظِ کِرام کو مُخْتَلِف قِسْم کے اِنعامات و اِکرامات سے نوازا جائے گا تو یہ بھی اُن کی صَف میں شامل ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتوں کو لوٹتا رہے۔

اللہ مجھے حافِظِ قرآن بنا دے
قرآن کے اَحکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

(وسائلِ بخشش از امیرِ اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ، ص۱۰۱)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دَعوتِ اسلامی** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی خُصوصی مہربانیوں اور اولیاءِ کرام کے فیضان سے مَعْرِضِ وُجود میں آئی، جس نے بے شُمار اسلامی بھائی اور اسلامی بہنوں کو راہِ راست پر گامزن کیا اور ان کی دُنیا و آخرت سنوار دی اور باقیوں کے لئے بھی کوشش کر رہے ہیں تا کہ اُن کی بھی دُنیا و آخرت سنور جائے۔

ہمارے پاس اب بھی وَقت ہے، ہم اس زِندگی میں بہت کچھ کر سکتے ہیں اور اِس کا بہترین حل تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا مَہکا مہکا **مَدَنی ماحول** ہے کہ اِس میں سُنّتوں کی تربیت کے ساتھ ساتھ قرآنِ مجید کی تعلیم بھی دی جاتی ہے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے لئے علیحدہ علیحدہ **مَدارِسُ المدینہ** ہیں جہاں ہزاروں کی تعداد میں روزانہ قرآنِ مجید کی مُفت تعلیم حاصل کرتے ہیں اور جو بالغ اسلامی بھائی ہیں اُن کو بھی پریشان نہیں ہونا چاہیے بلکہ اُن کے لئے بھی **مدرسۃُ المدینہ بالغان** قائم ہیں۔ آپ کی ترغیب کے لئے ایک **مَدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ

بُرے کام چُھوٹ گئے

حیدرآباد (باب الاسلام، سندھ) کے مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہونے سے پہلے میں دُنیا کی رنگینیوں میں گُم غفلت بھری زندگی گزار رہا تھا۔ مَعَاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اکثر گانے گنگناتا رہتا، بُرے دوستوں کے ساتھ رات گئے ہوٹلوں پر وَقت برباد کرتا۔ گھر والے سمجھاتے کہ بُری صُحبت سے بچو، مگر میں ان کی باتیں ایک کان سے سُن کر دوسرے سے نکال دیتا۔ میرے دوست چَرس، اَفیُون اور شراب پیتے اور مجھے بھی دعوت دیتے مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں اُن چیزوں سے بچا رہا۔ میرے خالہ زاد بھائی جو کہ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ تھے وہ مجھے **مدرسۃُ المدینہ بالغان** میں قرآنِ پاک پڑھنے کی دعوت دیتے، چونکہ بچپن ہی میں والدین کی مہربانی

سے میں نے قرآنِ پاک ناظرہ پڑھ لیا تھا، اِس لیے انہیں ٹال دیتا مگر وہ مُسلسل اِنفرادی کوشش کرتے رہے۔ اُن کی انفرادی کوشش رَنگ لائی اور میں نے ایک دِن مدرسۃُ المدینہ بالغان میں شرکت کر ہی لی۔ جب میں نے مدرسہ پڑھانے والے اسلامی بھائی کو قرآنِ پاک سُنایا تو اُنہوں نے بڑے پیار و مَحبَّت سے مجھے بتایا کہ آپ کے تلفُّظ میں کچھ غلطیاں ہیں، اگر آپ روزانہ آتے رہے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جلد آپ کے تلفُّظ دُرُست ہو جائیں گے۔

اُن کا سمجھانے کا دِلنشین انداز دِل میں اُتر گیا اور میں پابندی سے **مدرسۃُ المدینہ بالغان** میں شرکت کرنے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے کی بَرَکت سے میں نے دُرُست مخارِج کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنا بھی سیکھ لیا، بُرے دوستوں کی صُحْبَت اور بُرے کاموں سے بھی چھٹکارا مل گیا اور **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہو کر **مَدَنی کاموں** میں مصروف ہو گیا ہوں۔ انہی مَدَنی کاموں کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دو مرتبہ عُمرہ کرنے کی سعادَت ملی ہے اور تادمِ تحریر حلقہ مُشاورَت کے خادِم ہونے کے ساتھ ساتھ شہر میں شُعبہ نَشر و اِشاعت کے ذِمّہ دار کی حیثیت سے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں میں مشغول ہوں۔ (سینما گھر کا شیدائی، ص ۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ اہلُ اللہ کے طُفیل ہمیں بھی اِس مُقدَّس قران مجید کی تِلاوَت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جس مَقْصَد کے لیے اِس کو نازِل کیا گیا اس مقصد کو ہمیں پانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنے اَسلاف کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور اس **دعوتِ اسلامی** کو دن دُوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور ہم سب کو اس کے **مَدَنی ماحول** کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو!

(وسائلِ بخشش، ص۱۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ اپنے پیاروں کے طُفیل ہمیں بھی اس مُقدّس قران مجید کی دائمی **مُحبّت** عطا فرمائے اور اس کی تلاوت کرنے اور عَمَل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اور اِس دعوتِ اسلامی کو دِن دُوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور ہم سب کو اس کے **مَدَنی ماحول** کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماٰخذ و مراجع

قرآن مجید مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
تفسیر الدر المنثور رضیاء القران لاہور
تفسیر بحر المحیط المکتبۃ الشاملہ
کنز العمال دار الکتب علمیہ
صحیح البخاری دار المعرفۃ بیروت
سنن الترمذی دار الکتب علمیہ
سنن ابن ماجہ دار الکتب علمیہ
شعب الایمان دار الکتب العلمیہ
مشکاۃ المصابیح دار الکتب علمیہ
صحیح ابن حبان دار المعرفہ بیروت
جمع الجوامع المکتبۃ الشاملہ

سُنَنِ دارمی دارالمعرفہ بیروت

المستدرک للحاکم دارالمعرفۃ بیروت

الفردوس بماثور الخطاب المکتبۃ الشاملہ

فَیضُ القدیر دارالکتب علمیہ

تاریخ دمشق المکتبۃ الشاملہ

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ دارالکتب علمیہ

حلیہ الاولیا دارالکتب علمیہ

عمل الیوم واللیلۃ للنسائی المکتبۃ الشاملہ

صفۃ الصفوہ المکتبۃ الشاملہ

بشری الکئیب مکتبۃ القرن القاہرہ

الکواکب الدریۃ

اھوال القبور المکتبۃ الشاملہ

جامع کراماتِ اولیاء دارالکتب علمیہ

روض الریاحین شبیر برادر لاہور

اسرار التوحید

تاج العارفین

نزہۃ المجالس شبیر برادر لاہور

شواہد النبوۃ مکتبہ نبویہ لاہور

امام حسین کی کرامات مکتبۃ المدینہ

حافظِ قراٰن کیسا ہو؟

دُرُود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **18** صفحات پر مُشْتَمِل رِسالہ ''**ضیائے دُرُود وسلام**'' صفحہ **3** پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ **دعوتِ اسلامی** حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دُرودِ پاک کی فضیلت نَقْل فرماتے ہیں: ''مَخزنِ جود وسَخاوَت، پیکرِ عَظْمَت وشرافت، محبوبِ رَبُّ العِزَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** تَعَالٰی اُس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شُہَدا کے ساتھ رکھے گا۔ (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب الصلوۃ علی النبی فی الدعاء وغیرہ، ۱۰/ ۱۸۴، الحدیث: ۱۷۲۹۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بیان کو اوّل تا آخر مُلاحَظہ فرمائیں جس کی بَرَکت سے قراٰنِ مجید کے بارے میں مُفید معلومات حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے دل میں قراٰنِ مجید کی مَحَبَّت پیدا ہوگی اور قراٰنِ مجید کی تلاوت کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔

خوش نصیب حافِظِ قُراٰن

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مَکتبۃُ المدینہ کے مَطبوعہ **49** صفحات پر مُشْتَمِل رِسالے ''**تِلاوت کی فضیلت**'' صَفْحہ **2** پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ **دعوتِ اسلامی** حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں: ''**حضرتِ سیِّدُنا ثابِت بُنانی** قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی روزانہ ایک بار **ختمِ قراٰن** پاک فرماتے تھے''۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **ہمیشہ دن کو روزہ** رکھتے اور ساری رات قیام (عبادت) فرماتے، جس

مسجِد سے گزرتے اس میں نماز دو رَکْعَت (تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد) ضَرور پڑھتے۔ (تحدیثِ نِعْمَت کے طور پر فرماتے ہیں): ''میں نے جامع مسجِد کے ہر سُتُون کے پاس **قراٰنِ پاک** کا ختم اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں گریہ کیا ہے۔

نَماز اور **تِلاوتِ قراٰن** کے ساتھ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خُصُوصی مَحَبَّت تھی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر ایسا کَرَم ہوا کہ رَشک آتا ہے، چُنانچِہ وفات کے بعد دورانِ تدفین **اچانک ایک اینٹ سَرَک کر اندر چلی گئی، لوگ اینٹ اٹھانے کیلئے جب جھکے تو یہ دیکھ کر حیران رَہ گئے کہ آپ** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **اپنی قَبْر میں کھڑے ہو کر نَماز پڑھ رہے ہیں! آپ** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **کے گھر** والوں سے جب معلوم کیا گیا: تو شہزادی صاحِبہ نے بتایا: والدِ محترم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاَکْرَمْ روزانہ دعا کیا کرتے تھے ''**یا اللّٰہ**! اگر تُو کسی کو وفات کے بعد قَبْر میں نَماز پڑھنے کی سعادت عطا فرمائے تو مجھے بھی مُشَرَّف فرمانا۔'' منقول ہے: ''جب بھی لوگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ پُر اَنوار کے قریب سے گزرتے تو قَبْرِ اَنْوَر سے **تِلاوتِ قراٰن** کی آواز آرہی ہوتی۔''

(حِلیۃُ الاولیاء، طبقۃ اھل المدینۃ، ثابت البنانی، ۲/۳۶۲۔۵ ۳۶، الرقم: ۲۰۷۵۔۲۰۸۳، ملتقطا، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حِساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جبیں میلی نہیں ہوتی دہَن مَیلا نہیں ہوتا
خدا کے اولیا کا تو کفن مَیلا نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ قراٰنِ مجید سے مَحَبَّت کرنے والا شخص خدائے حنّان و

منّان عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے حبیبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا محبوب بن جاتا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے محبوب مَکّی مدَنی سُلطان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے ہمیں بھی قراٰنِ مجید کی سچّی مَحَبّت نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حافِظِ قراٰن کے فضائل

﴿1﴾.....حافظِ قراٰن اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت کا خاص بندہ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''حُضور تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں میں سے بعض لوگ اَھْلُ اللّٰہ ہیں، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کیا: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ کون ہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''وہ قراٰنِ مجید والے ہیں یہی اللّٰہ والے ہیں اور اُس کے خاص بندے ہیں۔ (سنن ابن ماجة، المقدمة، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، ص٤٨، الحديث:٢١٥، دارالكتب العلمية بيروت)

﴿2﴾.....حافِظِ قُراٰن اُمّت کا مُعَزِّز شَخْص

حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں: ''تاجدارِ دوعالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''میری اُمّت کے مُعَزِّز لوگ حُفّاظِ کرام اور رات (کو عبادت کرنے) والے ہوں گے۔'' (شعب الايمان، باب فى الصلوات، تحسين الصلوة والاكثار منها، ٣□١٧١، الحديث:٣٢٤٧، دارالكتب العلمية بيروت)

حضرتِ سیِّدُنا عَلّامہ امام عَبْدُالرؤف مَناوِی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی اِس حدیثِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''میری اُمّت کے شُرفاء حافِظِ قراٰن ہے ہیں یعنی وہ حُفّاظِ قراٰن جو قراٰنِ کریم کو اپنے سینوں میں اُٹھانے

والے ہیں اُس کی تِلاوَت کرنے والے ہیں اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہیں۔

(فیض القدیر، حرف الهمزة، ٦٦٧/١، تحت الحدیث:١٠٦٣، دارالکتب العلمیة بیروت)

﴿3﴾.....حافِظِ قراٰن مُعَزّز فِرِشتوں کے ساتھ

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روایت کرتی ہیں: ''کہ نبیِّ کریم، رؤفُ الرّحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اُس شخص کی مثال جو قراٰن مجید پڑھتا ہے اور وہ اُس کا حافِظ ہو تو وہ لکھنے والے مُعَزّز فِرِشتوں کے ساتھ ہے اور اُس شخص کی مثال جو قراٰنِ مجید پڑھتا ہے اور اُس کو یاد رکھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ اُس پر دُشوار ہے تو اُس کے لئے دو اَجْر ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورة عبس، ص١٢٧٢، الحدیث:٤٩٣٧، دار المعرفة بیروت)

﴿4﴾.....حافِظِ قراٰن اھلِ جَنّت کا سردار

حضرتِ سیِّدُنا عَطاء بن یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: حُفّاظِ کرام اہلِ جنّت کے سردار ہیں۔ (سنن الدارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فی ختم القرآن، ص١٠٤٧، الحدیث:٣٤٨٥، دارالمعرفة بیروت)

﴿5﴾.....حافِظِ قُراٰن کے لیے مقبول دُعا

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قراٰنِ مجید پڑھے اور پڑھائے، بے شک حافِظِ قراٰن کے لیے مقبول دُعا ہے، وہ دُعا کرے تو اُس کی دُعا قبول کی جائے گی۔'' (شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی تعلیم القرآن، ٤٠٥/٢، الحدیث:٢٢١٢، دارالکتب العلمیة بیروت)

﴿6﴾.....حافظِ قراٰن کی عَقْل ہمیشہ سلامت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب انسان بوڑھا ہونا شروع ہو جاتا ہے تو عُمر کے ساتھ ساتھ انسان کے اعصاب بھی کمزور ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور قُوّتِ حافِظَہ اس نوبت تک پہنچ جاتا ہے کہ جو باتیں کہنے کی نہیں ہوتیں وہ بھی کہنا شروع کر دیتا ہے اور یہ اعزاز اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قاری قراٰن کو عطا فرمایا کہ وہ اِس عُمر میں بھی نازیبا الفاظ استعمال نہیں کرتا جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ المَلِک بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''کہا جاتا ہے کہ تمام لوگوں سے بڑھ کر جن کو بقاءِ عَقل حاصل ہے وہ صرف قراٰن کے قاری ہیں۔'' (شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی تنویر موضع القرآن، ۲□۵۵۷، الحدیث:۲۷۰۸، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

﴿7﴾.....حافظ قراٰن کیلئے کرامت کا حُلّہ اور عِزّت کا تاج

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن حافِظِ قراٰن آئے گا تو قراٰن کہے گا: یارَبّ! اِس کو حُلّہ پہنا، تو اسے عِزّت کا تاج پہنایا جائے گا، پھر قراٰن کہے گا: یارَبّ! اور اِضافہ فرما! تو اسے کَرامت کا حُلّہ پہنایا جائے گا۔ پھر قراٰن کہے گا: اے ربّ! اِس سے راضی ہو جا! تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر حافِظِ قراٰن سے کہا جائے گا قراٰن پڑھو اور (جنت کے درجات پر) چڑھنا شروع کرو، ہر آیَت پر ایک بھلائی کا اضافہ کیا جائے گا''۔ (سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی من قراء... الخ، ص۶۷۶، الحدیث:۲۹۱۵، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

﴿8﴾.....ہر آیت کے بدلے ایک درجہ بلند اور نیکیوں میں اضافہ

حضرتِ سَیِّدُنا امام مُجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: قیامت کے دن قراٰنِ مجید اپنے صاحب کی

شَفاعَت کرے گا۔عَرض کرے گا:اے رب!اِس نے مجھے اپنے سینے میں رکھا تو میں نے اِس شخص کو رات کو بیدار رکھا اور کثیر شَہْوات سے روکے رکھا،اور ہر عَمَل کرنے والے کا اَجْر ہوتا ہے تو حافظِ قراٰن سے کہا جائے گا اپنا ہاتھ پھیلا،تو اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا سے بھر دِیا جائے گا،پھر فرمایا جائے گا کہ اس کے بعد کوئی ناراضگی نہیں ہے،فرمایا جائے گا پڑھتا جا!اور(جنت کے درجات)چڑھتا جا!اور اُس کا ہر آیَت کے بدلے میں دَرجہ بُلند ہوتا جائے گا اور ہر آیَت کے بدلے میں نیکی زِیادہ کی جائے گی۔(مصنف ابن ابی شیبه، کتاب فضائل القرآن، (۲۲)من قال یشفع القران لصاحبه یوم القیامة، ۱۷۱/۷، الحدیث:٦، مدینة الاولیاء ملتان)

﴿9﴾.....حافظ قُراٰن کے والدین کے لئے جنّتی حُلّے

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں قراٰنِ مجید سیکھنے کا حکم دیا،اس پر ابھارا اور اِرشاد فرمایا:''بے شک قراٰنِ کریم قیامت کے دن اپنے اہل کے پاس آئے گا جتنے یہ لوگ اس کی طرف محتاج ہوتے تھے(اس روز)یہ ان سے زیادہ اِن کا محتاج ہوگا وہ مسلم سے کہے گا:''کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟''وہ پوچھے گا!آپ کون ہیں؟قراٰن فرمائے گا میں وہ ہوں جس سے آپ مَحَبَّت کرتے تھے اور جُدا کرنا پسند نہیں کرتے تھے اور وہ جو آپ کو سجدے کرواتا اور ربّ تعالی کے قریب کرتا تھا دیکھے گا شاید تُو قراٰنِ مجید ہے۔پھر اُس کو اُس کے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے دائیں جانب سَرداری اور بائیں جانب بَہِشت کردے گا اور اس کے سر پر سکینہ رکھا جائے گا اور اُس کے والدین پر دو حُلّے پھیلائے جائیں گے کہ دُنیا کی کُل بھی اس کے قائم مقام نہیں ہوسکتی،وہ دونوں پوچھیں گے''یہ ہمیں کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں؟''حالانکہ ہمارے اعمال تو اِس تک نہیں پہنچ سکتے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرمائے گا:''یہ تمہارے لڑکے کے قراٰنِ مجید کو حِفظ کرنے کی وجہ سے ہے''۔(المعجم الکبیر، مااسند ابو امامة، من روی عن ابی اُمامة الباهلی من اهل المدینة.....الخ، ۳۷٦/٤،الحدیث:۸۰٤٤، دار الکتب العلمیة بیروت)

حافِظِ قراٰن کی شفاعت

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الکَرِیْم فرماتے ہیں: نبیِ مُکَرَّم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے قراٰنِ مجید پڑھا اور اُس کو حِفظ کیا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کو جنّت میں داخل کرے گا اور اُس کو اس کے گھر والوں میں سے دس افراد کی شَفاعَت کرنے والا بنائے گا جس میں سے ہر ایک کے لئے جہنم واجِب ہو چکی ہوگی۔ (سنن ابن ماجة، المقدمة، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، ص٤٨، الحديث: ٢١٦، دارالكتب العلمية بيروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو اِن کے طُفیل ایسی سعادَت مندیاں نصیب فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب ہم قراٰن مجید کے خوش نصیب حافِظ صاحب کے فضائل و کمالات مُلاحَظہ کرتے ہیں تو ہمارے دلوں میں اِس کا شوق دامن گیر ہوتا ہے کہ ہم خود قراٰنِ مجید کو حِفظ کریں اور اپنی اولاد کو بھی اس کا حافِظ بنائیں تاکہ اِن کے فضائل و کمالات کے ساتھ ساتھ ہم بھی اُن سے مُستَفید ہوتے رہیں لیکن اتنے زِیادہ فضائل و کمالات کا حامِل ہر شخص نہیں ہوتا اِس کے لئے چند خصائص و عادات وغیرہ کا پایا جانا ضروری ہے۔

حافِظِ قراٰن کیسا ہو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حفظِ قراٰن ہونا بہت بڑی سعادت مَندی کی بات ہے اور حقیقت میں اِس جیسی سعادت مندیوں پر رَشک کرنا چاہیے کہ جس کی گُفتار جس کی رَفتار جس کے بیٹھنے اُٹھنے میں قراٰنِ مجید کی تِلاوت ہوتی رہتی ہے اور اُس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے انوار و تَجَلِّیات کی بارِش ہوتی ہے جب اتنا بڑا منصب ہے تو حافِظ صاحب کو بھی اِس

مَنْصَب کے مُطابِق اپنے آپ کو اور اِس کے آداب کو ملحوظِ خاطِر رکھنا چاہیے۔

(۱).....حافِظِ قراٰن کا جسم ولباس پاک وصاف ہونا چاہیے۔

(۲).....حافِظِ قراٰن قراٰنِ مجید کا اَدَب کرنے والا ہو اور اَدَب کے تقاضے پورے بھی کرے۔

(۳).....حافِظِ قراٰن اپنے دل کو فاسِد خیالات، اندیشوں اور وَسوسوں سے پاک کرے اور دل کو حاضِر کر کے اپنی تمام تَر توجُّہ کَلامُ اللہ پر مرکوز کرے۔

(۴).....حافِظِ قراٰن ہمیشہ باوَقار و باحیا رہے اور نامُناسِب افعال سے اِجتناب کرے۔

(۵).....حافِظِ قراٰن عاجزی و اِنکساری اور آہ وزاری کی عادت بنائے۔

(۶).....حافِظِ قراٰن کا اَصلی مقصد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضامندی اور ثواب کا حُصول ہو۔

(۷).....حافِظِ قراٰن کو خوبصورت اور اچھے انداز سے قراٰنِ مجید کی تِلاوَت کرنی چاہیے۔

(۸).....حافِظِ قراٰن کو زیادہ تلاوت کرنی چاہیے اور خُصوصی ایّام کو بھی ملحوظِ خاطِر رکھنا چاہیے۔

(۹).....حافِظِ قراٰن یہ تصوُّر کرے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے ہر وَقت دیکھ رہا ہے اور مجھے قراٰنِ مجید کے تمام احکامات پر عمل کرنا ہے۔

(۱۰).....حافِظِ قراٰن ہر وَقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت ومغفرت کا اُمیدوار رہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قَہر وغضب سے ڈرتا رہے۔

عَلّامہ ابنِ جوزی کے نزدیک حافِظِ قراٰن کیسا ہو؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 301 صفحات پر مشتمل کتاب "بَحرُ الدُّمُوع" بنام "آنسوؤں کا دریا" صَفحہ 275 پر حضرت سیدنا علامہ ابن جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: "حافِظِ قراٰن کو چاہئے کہ وہ اپنی رات کی وجہ سے پہچانا جائے، جبکہ لوگ سو رہے ہوں اور دن کی وجہ سے پہچانا جائے، جب کہ لوگ کھا پی رہے ہوں

اور غَمزَدہ ہو جب کہ لوگ خوش ہوں اور وہ رو رہا ہو جب کہ لوگ ہنس رہے ہوں اور خاموش ہو جب کہ لوگ باہم اُلجھ رہے ہوں اور وہ خُشوع میں ہو جب کہ لوگ مغرور ہوں حافِظِ قراٰن میں یہ خوبیاں بھی ہونی چاہئیں کہ وہ بَد اخلاق نہ ہو، غافِل نہ ہو، شور نہ کرے، نہ سَخت مِزاج ہو اور نہ دُھتکارنے والا ہو۔

(بحر الدموع، الفصل الحادی والثلاثون صون الانسان من عثرات اللسان والعجب، ص۲۰۲ ملتقطا، مکتبة دار الفجر دمشق)

امامِ غَزالی کے نزدک حافِظِ قراٰن کیسا ہو؟

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی حضرتِ سَیِّدُنا فُضَیل بن عَیّاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: ''قراٰنِ پاک کے حافِظ کو چاہئے کہ وہ کسی کا مُحتاج نہ ہو نہ خُلَفاء کا مُحتاج ہو نہ اِس کے علاوہ دیگر لوگوں کا بلکہ لوگ اس کے محتاج ہوں اور مزید فرماتے ہیں: قراٰنِ پاک کا باعمل حافِظ اسلام کا جھنڈا اُٹھانے والا ہے، اِسے چاہئے کہ حَقِّ قراٰن کی تعظیم کرتے ہوئے کھیل کود، بھولنے والوں اور فُضول کام کرنے والوں کا ساتھ نہ دے۔

(احیاء العلوم، کتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الاوّل فی فضل القرآن واھلہ...الخ، ۱/۳۶۰، دارالکتب العلمیة بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حافِظ صاحِب کو تِلاوَت کیسے کرنی چاہیے؟

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوطالب محمد بن عَطیہ مَکّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''جب ایسی آیاتِ مُبارَکہ تِلاوت کرے جن میں وَعدہ، مَدح، عُمدہ اوصاف اور مُقَرّبین کے دَرَجات کا ذِکر ہو تو خود کو اُس مقام پر فائز تَصوُّر نہ کرے اور نہ ہی خود کو اس قابل خیال کرے بلکہ دوسرے مومنین کو اُس مقام و مرتبہ پر دیکھے اور صِدّیقین کو سلامتی کے

مقام پر تصوُّر کرے اور جب ایسی آیات کی تلاوت کرے جن میں لوگوں پر ناراضی کا اِظہار ہو، اُن کی مذموم صِفات کا تذکرہ ہو اور غافلین کے مقامات اور گناہ گاروں کے حالات بیان کئے گئے ہوں تو خود کو اُس مقام پر سمجھے اور جانے کہ وہی اِن آیاتِ مُبارَکہ کا مُخاطِب ہے پس تلاوت کرنے والا اِس مُشاہَدہ سے مخلوق کے لئے تو بھلائی کی اُمید رکھے گا مگر اپنے نَفْس پر خوف محسوس کرے گا اور اِس تَصَوُّر اور خیال سے اُس کا دل بندوں کے لئے خالص ہو جائے گا۔

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مُتَعلِّق مَروِی ہے کہ آپ یہ دُعا کیا کرتے تھے (اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْتَغْفِرُکَ لِظُلْمِی وَکُفْرِی) (اے اللّٰہ میں تجھ سے اپنے بے جا عمل اور ناشکری کی بخشش چاہتا ہوں) راوی فرماتے ہیں: ''میں نے اُن سے عَرْض کی: اے اَمیرُ الْمُؤمنین: یہ ظلم تو سمجھ میں آتا ہے لیکن کفر کیا ہے؟ تو اُنہوں نے یہ آیَتِ مُبارَکہ تلاوت فرمائی:

اِنَّ الْاِنْسٰنَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ (پ۱۳، ابراھیم:۳٤) ترجمہ کنز الایمان: بیشک آدمی بڑا ظالم بڑا ناشکرا ہے۔

اگر کسی بندے پر مُعامَلہ اِس کے بَرعکس ہو یوں کہ وہ خود کو مَقامِ مَدح وتعریف پر فائز سمجھے اور دُوسروں کو مقامِ ذَم و ناراضی پر تَصَوُّر کرے تو جان لے کہ اُس کا دل صادقین اور خائفین کے راستے سے بھٹک چکا ہے خود بھی ہلاک ہوگا اور دوسروں کو بھی برباد کرے گا کیونکہ جو قُرْب میں بُعد محسوس کرے خوف کے وَقت محفوظ رہے گا اور جو بُعد میں قرب محسوس کرے بے خوف ہو کر خود کو دھوکا دے گا۔ (قوت القلوب، الفصل السادس عشر فی ذکر معاملة العبد فی التلاوة...الخ، ۹۱/۱، دار الکتب العلمیة بیروت)

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

حافظ قران کو قران سے مَحَبَّت کرنی چاھیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس مُقدَّس کتاب کے ساتھ سب کو مَحَبَّت کرنی چاہیے اور خُصوصًا حافِظ صاحب

کو قراٰنِ مجید کے ساتھ زیادہ ہی مَحَبَّت کرنی چاہیے کیونکہ اُس نے حافظ صاحب کو عِزَّت وشَرافت بخشی اور لوگوں کا منظورِ نظر بنایا اور کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو قراٰنِ مجید سے مَحَبَّت ہو کیونکہ جس چیز سے انسان کو مَحَبَّت ہوتی ہے اُس کو نہایت ہی اَدَب واحترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، اور قران مجید کو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کا معیار بنایا گیا ہے، جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''جو شخص یہ جاننا چاہتا ہو کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَحَبَّت کرتا ہے وہ غور کرے اگر وہ قراٰنِ مجید سے مَحَبَّت کرتا ہے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بھی مَحَبَّت کرتا ہے۔''

(شُعَبُ الْاِیْمَان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ادمان تلاوته ۲□۳۵۳، الحدیث: ۲۰۱۷، دار لکتب العلمیه بیروت)

حضرتِ سَیِّدُنا ابو محمد سَہل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور قران سے مَحَبَّت رکھنا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کی علامت ہے اور حُضور نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت رکھنا قران سے مَحَبَّت کی علامت ہے اور حُضور نَبِیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کی علامت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تابعداری ہے۔ **(قوت القلوب، الفصل السابع عشر فیه کتاب ذکرنوع من المفصل...الخ، ۱۰۴/۱، دار الکتب العلمیة بیروت)**

حافظِ قراٰن بیٹے نے عذابِ قَبْر سے بچا لیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کیلئے خود بھی وَقت دیجئے اور اپنی اولاد کو بھی ایسی تربیّت دیجئے کہ یہ آپ کیلئے دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی سہارا بنے، اِس ضِمن میں ایک حکایت مُلاحَظہ فرمایئے اور اپنی اولاد کی دینی تربیّت کیجئے

چُنانچِہ ایک صاحِب جن کے 3 بیٹے تھے، اُنہوں نے اپنے 2 بڑے بیٹوں کو خوب دُنیوی تعلیم دِلوائی، محنت کروائی، نتیجۃً ایک بیٹا ڈاکٹر اور دوسرا انجینئر بن گیا۔ ماں باپ خوشی سے پُھولے نہ سماتے تھے کہ ہم ڈاکٹر اور انجینئر کے والِدین بن گئے ہیں۔ تیسرا بیٹا جو پڑھائی میں ذرا کمزور تھا، مِڈل میں آکر فیل (Fail) ہوگیا تو والد نے غُصّے میں آکر سزا کے طور پر اُسے حفظِ قراٰن کے لئے مدرسے میں داخِل کروادیا۔ بدقسمتی سے ہماری نیچ سوچ یہی ہے کہ جو کسی کام کا نہ ہو مثلاً لنگڑا، لُولا، اندھا، بہرا، شرارتی، ضِدّی، کُند ذہن وغیرہ اُسے مدرسے وغیرہ میں داخل کروادو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدَنی سوچ عطا فرمائے۔ اٰمین

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین

بہرحال جس بچے کو سزا کے طور پر مدرسے میں داخل کروایا گیا تھا اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اُس پر کَرَم فرمایا اور اُسے اپنا پاک کلام حِفظ کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ کچھ عرصے بعد جب اُن صاحِب کا انتقال ہوا تو حافِظِ قراٰن بیٹے کو خواب میں ملے۔ حافِظ صاحِب نے پوچھا ابا جان! ارشاد فرمایئے آپ کا مُعامَلہ کیا ہوا؟ جواب دیا بیٹا! قبر میں ڈاکٹر اور انجینئر بیٹوں کی ڈاکٹری اور انجینئرنگ کام نہ آئی، البتّہ تیرے حافِظِ قراٰن بننے کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے عذابِ قبر سے نجات عطا فرمادی۔

(رسائل دعوتِ اسلامی، وقف مدینہ، ص۲۶۴، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حافِظِ قراٰن کو ہمیشہ تلاوت کرنے والا ہونا چاہیے

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''قراٰن سیکھو پھر اُسے پڑھا کرو کیونکہ جو قراٰن سیکھے اور اُس کی قِرأت کرے اور اُس پر عمل کرے اُس کی مثال اُس تھیلے کی سی ہے جس میں مُشک بھرا ہو جسکی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہو اور جو اِسے سیکھے پھر سو یا رہے وہ اس طرح

کہ اُس کے سینے میں قرآن ہو اور وہ اُس تھیلے کی طرح ہے جو مُشک پر سر بند کر دیا گیا ہو۔ (سنن ابن ماجة، المقدمة، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، ص٤٨، الحديث: ٢١٧)

مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اِسی حدیثِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: ''لہٰذا ایسے عالِم و قاری کا سینہ گویا تھیلا ہے اور اس میں قرآن شریف گویا تھیلے میں بھرا ہوا مشک ہے اور اُس قاری کا تلاوت کرنا اس مُشک کی مَہک ہے جس سے سننے والے فائدہ اُٹھاتے ہیں ہر جگہ سے مراد قرآن سننے والے ہیں اور جو قرآنی عِلم کی اشاعت کر جائے اُس کی مہک سے قیامت تک کے مُسلمان فائدہ اُٹھاتے رہتے ہیں، رب تعالیٰ خدمتِ قرآن کی توفیق بخشے، (جو قاری) اس کی تلاوت نہ کیا کرے یا اس پر عمل نہ کیا کرے (اس بند تھیلے کی مثل ہے کہ جس میں) اگرچہ مُشک تو ہے اور اِسی مُشک کی وجہ سے تھیلا قیمتی بھی ہے مگر لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے ایسے ہی یہ شخص اللّٰہ تَعَالٰی کے نزدیک قیمتی ہے حافظِ قرآن یا عالِمِ قرآن ہونے کی وجہ سے مگر لوگ اس سے فائدہ نہیں اُٹھاتے بلکہ وہ خود بھی فائدہ نہیں اُٹھاتا''۔ کسی پنجابی شاعر نے کیا! اچھا کہا

علم ودھیرا پڑھ لیا عمل نہ کیتے نیک آئی گھٹا اتر گئی بوند پئی نہ ایک
احمد یارا احمق ہوئیوں علم ودھیرا پڑھ کے پڑھے لکھے تے مان نہ کریو پھٹ جاندا دودھ کڑھ کے

(مراۃ المناجیح، قران پاک کے فضائل، فصل دوم، ۳/۲۴۴، نعیمی کتب خانہ گجرات)

قبلہ مفتی صاحب ایک دوسری جگہ مزید ارشاد فرماتے ہیں: ''قرآن والے سے مراد وہ مسلمان ہے جو ہمیشہ تلاوت کرتا ہو اور اس پر عامِل ہو، وہ شخص نہیں جو قرآن پڑھتا ہو اور قرآن اُس پر لَعْنَت کرتا ہو کہ یہ تلاوت تو عذابِ الٰہی کا باعث ہے، بعض آریہ اور عیسائی بھی قرآن پاک پر اعتراضات کرنے کے لئے قرآنِ پاک پڑھتے بلکہ حِفظ تک کر لیتے ہیں، پنڈت کالی چَرن چودہ پاروں کا حافظ ہوا۔ (مراۃ المناجیح، قران کے فضائل، فصل دوم، ۳/۲۳۶، نعیمی کتب خانہ گجرات)

حافظ قران کو روزانہ کِتنی تلاوت کرنی چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قراٰنِ مجید دنیا کی وہ واحد کتاب ہے کہ جو سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے اور اس کو صرف بڑے ہی نہیں بلکہ بچے، بوڑھے اور خواتین سب اِس کی تلاوت کرتے ہیں اور یہ صرف عَرَب و عَجَم میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں اس کی تلاوت کی جاتی ہے اِس کی جتنی زیادہ تلاوت کی جائے اتنی ہی کم ہے لیکن نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کی آسانی کیلئے اس کے بارے میں چند اِرشادات بیان فرمائے۔

﴿1﴾.....حضرتِ سَیِّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جو ایک رات میں **100** آیتیں پڑھے تو قرآن شریف اس رات کے متعلق اس سے جھگڑا نہیں کرے گا اور جو رات میں **200** آیتیں پڑھے تو اس کے لئے تمام رات کی عبادت لکھی جائے گی اور جو رات میں **500** سے ہزار آیتوں تک پڑھے تو اسے صبح ہونے پر آخرت میں ثواب کا ڈھیر ملے گا عَرض کیا ڈھیر کتنا فرمایا **12** ہزار۔ (سنن الدارمی، کتاب، فضائل القرآن، باب، من قرء من مائة آیة ...الخ، ص ۱۰۴۳، الحدیث ۳۴۶۰، دار المعرفة بیروت)

مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی مذکورہ حدیثِ پاک کے ابتدائی حصہ کی شَرح کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''قیامت میں قرآن شریف کی ایک شکل وصورت ہوگی، وہ اپنے عاملوں کی شفاعت اور غافلوں کی شِکایت کرے گا، قرآنِ کریم کی دو شکایتیں ہوں گی ایک تو اُس کے خلاف عمل کرنے والے کی، دوسرے اُس حافِظ کی جو قرآنِ کریم کا دَوْر (دُہرائی) نہ کرے حتی کہ اُسے بھول جائے، یہاں دوسری شکایت کا ذِکر ہے یعنی جو حافظ ہر شب سو آیتیں تلاوت کرلیا کرے تو قرآنِ کریم اُس حافِظ کی یہ شکایت نہ کرے گا، قرآن سے یہی مراد ہے جو ہم پڑھا کرتے ہیں اور شکایت سے ظاہری شکایت ہی مراد ہے، **بارہ** ہزار دِرہم یا دینار، یا **بارہ** ہزار اوقیہ خیرات کرنے کا ثواب ملے گا اور ایک اوقیہ آسمان وزمین کی وُسْعَت سے زیادہ وسیع، غَرَض کہ رَبِّ تَعَالٰے کی عطا ہمارے فہم وسمجھ سے وَراء ہے۔''

(مرآۃ المناجیح، قران پاک کے فضائل، الفصل الثالث، ۳/۲۶۳، نعیمی کتب خانہ گجرات)

﴿2﴾.....**حضرتِ سیِّدُنا** ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص فرض نمازوں کی پابندی کرے گا وہ غافلین میں نہ لکھا جائے گا اور جس نے ایک رات میں سو آیتیں پڑھیں اُسے غافلوں میں نہ لکھا جائے گا یا اطاعت گزار بندوں میں لکھا جائے گا۔

(صحیح ابن خزیمه، کتاب الصلوة، باب ذکرفضیلة قراءة مائة آیة...الخ، ص۲۶۶، الحدیث: ۱۱۴۲، مکتبة الاعظمی الریاض)

﴿3﴾.....**حضرتِ سیِّدُنا** ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرشاد فرماتے ہیں: ''حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جس نے ایک رات میں دس آیتیں پڑھیں اُسے غافلین میں نہ لکھا جائے گا۔''

(المستدرك للحاکم، ۸۳۷کتاب فضائل القرآن، من قرء عشر آیات فی لیلة...الخ، ۲/۲۵۷، الحدیث، ۲۰۸۵، دارالمعرفة بیروت)

قراٰنِ مجید کو یاد رکھنا چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب **اللّٰہُ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کسی انسان کو کوئی نِعْمَت عطا فرمائے تو اُس کی قدر کرنی چاہیے اور اُس کا شُکر ادا کرنا چاہیے جیسا کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے قراٰنِ مجید میں اِس کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (پ ۱۳، ابرھیم:۷)

ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو جب تمہارے رب نے سنا دیا کہ اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دونگا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُالافاضل حافظ سیِّد مفتی محمد نعیم الدِّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اِسی آیَت کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: ''اس آیَت سے معلوم ہوا کہ شُکر سے نعمت زِیادہ ہوتی ہے۔ شکر کی اَصل یہ ہے کہ

آدمی نعمت کا تصوّر اور اس کا اِظہار کرے اور حقیقتِ شکر یہ ہے کہ مُنعِم (نعمت دینے والے) کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اِعتراف کرے اور نفس کو اس کا خُوگر بنائے۔ یہاں ایک باریکی (اہم بات) ہے وہ یہ کہ بندہ جب اللّٰہ تَعَالٰی کی نعمتوں اور اُس کے طرَح طرَح کے فضل و کرم و اِحسان کا مُطالَعہ کرتا ہے تو اُس کے شُکْر میں مشغول ہوتا ہے اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللّٰہ تَعَالٰی کی مَحَبَّت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہ مقام بہت بَرتر ہے اور اس سے اعلٰی مقام یہ ہے کہ مُنعِم کی مَحَبَّت یہاں تک غالب ہو کہ قلب کو نعمتوں کی طرف التفات (رغبت) باقی نہ رہے ، یہ مقام صِدّیقوں کا ہے۔ اللّٰہ تَعَالٰی اپنے فضل سے ہمیں شکر کی توفیق عطا فرمائے۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ ۱۳، ابرھیم تحت الآیۃ:۷، ص ۴۸۰، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

اور دنیا کی عظیم نعمت قرآنِ مجید ہے تو یہ جسے نصیب ہو جائے اُسے تو ہر وَقت اِس کی حفاظت کرنی چاہیے کہ کہیں بھول نہ جائے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''مَکّی مدَنی حبیب، کُل اُمَّت کے طبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: قراٰن کی نگرانی رکھو، اُس کی قسم! جس کے قبضہ قُدرَت میں میری جان ہے کہ قراٰن رسّی میں بندھے ہوئے اونٹ سے بھی زیادہ بھاگ جانے والا ہے۔

(بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب استذکار القرآن وتعاھدہ، ص ۱۳۰۱، الحدیث ۵۰۳۳، دارا لمعرفۃ بیروت)

مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ''قرآن شریف کی نگرانی کرنے سے مراد ہے اس کا دَور کرتے رہنا، اس کی تلاوت کی عادت ڈالنا، خُصوصاً حافِظ صاحبان کے لئے، حُفّاظ اپنے حِفْظ کی، قاری صاحبان تجوید کی، علماء عُلومِ قرانیہ کی تجدید و تکرار کرتے رہیں ورنہ بھول جانے کا اندیشہ ہے قرآن شریف حِفظ کرنے کے باوجود اپنی یاد پر اعتماد نہ کرو، یہ بہت جلد بھول جاتا ہے۔ جیسے شکاری جانور کا وطن جنگل ہے، وہ تمہاری قید میں جب تک ہی رہے گا جب تک تم اس کی نگرانی رکھو، یوں ہی قرآن کریم کا وطن عالَمِ بالا ہے وہ تمہارے ذِہنوں میں جب تک ہی محفوظ رہے گا جب تک کہ تم اس کی نگہبانی کرتے رہو ورنہ یہ چڑیا اِس پنجرے سے اُڑ جائے

گی، یہ تجربہ بھی ہے کہ بڑے سے بڑا حافظ یا عالِم اگر کچھ دن یہ مَشْغَلہ نہ رکھے تو بھول جاتا ہے۔ پھر جیسے اُونٹ اگر ٹھہر جائے تو بڑے فائدے پہنچاتا ہے سواری، بار برداری، گوشت، دودھ، نسل، اون وغیرہ سب ہی دیتا ہے ایسے ہی قرآنِ حکیم اگر ذہن میں ٹھہر جائے تو ایمان، عِرفان رضائے رحمٰن وغیرہ سب کچھ اِسی سے مُیَسَّر ہوتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح ،قران پاک کے فضائل، باب آداب تلاوت،فصل اول ،۳/ ۲۶۳تا۲۶۵،ملتقطا،نعیمی کتب خانہ گجرات)

اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملّت، اِمامِ اہلسنّت شاہ اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''جس طرح بندھے ہوئے اُونٹ چھوٹنا چاہتے ہیں اور اگر ان کی محافظت واحتیاط نہ کی جائے تو رِہا ہو جائیں اس سے زیادہ قراٰن کی کیفیَّت ہے اگر اُسے یاد نہ کرتے رہو گے تو وہ تمہارے سینوں سے نکل جائے گا پس تمہیں چاہئے کہ ہر وَقت اس کا خیال رکھو اور یاد کرتے رہو اِس دولتِ بے نہایت کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔'' (فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۴۴، رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

حِفظ کرنا آسان ہے مگر حافِظ رہنا مُشکِل ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات نہایت ہی تشویشناک ہے کہ جن حُفّاظ اور حافِظات کی شاندار تقریبات ہوتی ہیں، ان کی ایک تعداد آگے چل کر قراٰنِ پاک بُھلا دیتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ بعض خاندانوں میں ایک رَواج سا ہو گیا ہے کہ بچّے یا بچّی کو قراٰن کریم حِفظ کروالیا جائے۔ بے شک یہ بَہُت بڑا نیک کام ہے، مگر یہ یاد رکھئے کہ حِفظ کرنا آسان ہے مگر عُمر بھر حافِظ رہنا مشکل ہے۔ لہٰذا جو بھی اپنی اولاد کو حِفظ کروائے اُس کی خدمت میں دردبھری مَدَنی التجاء ہے کہ عُمر بھر اپنی حافِظ اولاد پر کڑی نگرانی بھی رکھے اور تاکید کرے کہ اگر زیادہ نہیں تو کم از کم ایک پارہ روزانہ تِلاوت کی جائے تاکہ اس نے جو قراٰنِ مجید حفظ کیا وہ اس کو یاد رہے کیونکہ والدین کی وجہ سے اولاد پر کافی اچھے اثرات پڑتے ہیں۔

والدہ کے پیٹ میں حِفظ کیسے ؟

حضرتِ سیِّدُنا خواجہ قُطبُ الحق وَالدِّین بختیار کاکی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عُمر جس دن چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی، "تقریب بِسْمِ اللہ" مُقَرَّر ہوئی۔ لوگ بُلائے گئے، حضرتِ خواجہ غریب نواز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی تشریف فرما ہوئے۔ بِسْمِ اللہ پڑھانا چاہی مگر اِلہام ہوا کہ ٹھہرو! حمید الدین ناگوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ اُدھر ناگور میں قاضی حمیدُ الدِّین صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو الہام ہوا کہ جلد جا میرے ایک بندے کو بِسْمِ اللہ پڑھا! قاضی صاحب فوراً تشریف لائے اور آپ سے فرمایا: صاحب زادے پڑھئے! بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ آپ نے پڑھا: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور شروع سے لے کر پندرہ پارے حِفْظ سنا دیئے۔ حضرت قاضی صاحب اور خواجہ صاحب نے فرمایا: صاحبزادے آگے پڑھئے! فرمایا: ''میں نے اپنی ماں کے شِکَم (یعنی پیٹ) میں اِتنے ہی سنے تھے اور اِسی قدر اُن کو یاد تھے وہ مجھے بھی یاد ہو گئے۔''

(سبع سنابل فارسی، سنبلہ ہفتم درمتفرقات، ص ۲۲۸، النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

حافِظِ قراٰن کو قراٰن میں غور و فِکْر کرنا چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قراٰنِ مجید کو اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازِل فرمایا تاکہ لوگ اس میں غور و فِکر کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے پیارے رسولِ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کی خوش نُودی کے ساتھ ساتھ اِس پر عمل کر کے دنیا و آخرت کو سنواریں۔ صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی قراٰنِ مجید کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس میں غور و فکر فرماتے اور اس سے مدَنی پھول تلاش کرتے جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ''میں نے (حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت میں) کافی عرصہ گزارا ہے کہ ہم میں سے ایک کو ایمان قراٰن سے پہلے دیا جاتا اور پھر جب کوئی سورت

محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازِل ہوتی تو وہ شخص اُس کے حلال وحرام کو سیکھتا (اور یہ بھی سیکھتا) ان میں سے کہاں توقف کرنا چاہیے جیسا کہ آج تم قراٰنِ مجید کو سیکھتے ہو اور میں نے ایسے مردوں کو بھی دیکھا جن کو ایمان سے پہلے قراٰن دیا گیا وہ سورۂ فاتحہ سے لے کر آخر تک سارا قراٰن پاک پڑھ لیتا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کہ قراٰن کا حکم کیا ہے؟ اور اس کی وعید کیا ہے؟ اور نہ وہ یہ جانتا ہے کہ کہاں تَوَقُّف کرنا مُناسب ہے وہ اس کو بیکار کھجوروں کی طرح بکھیرتا چلا جاتا ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب العلم، باب السوال عن الفقة، ۲۲۳/۱، الحدیث:۷۵۵، دار الکتب العلمیة)

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ''وہ شخص جو قراٰنِ پاک کے اخلاق سے مُتَّصِف نہیں جب قراٰنِ مجید پڑھتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے ارشاد فرماتا ہے: تجھے مجھ سے اور میرے کلام سے کیا تَعَلُّق؟

(احیاء علوم الدین، کتاب آداب تلاوة القرآن، الباب الثالث فی اعمال الباطن.....الخ، ۳۷۶/۱، دارالکتب العلمیة بیروت)

مزید فرماتے ہیں: تورات شریف میں ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ''**اے میرے بندے!** کیا تجھے مجھ سے حیاء نہیں آتی؟ تیرے پاس کسی دوست کا خط آتا ہے اور تو راستے میں چل رہا ہو تو راستے سے ہٹ کر اسے پڑھنے کے لئے بیٹھ جاتا ہے اور اس کے ایک ایک حَرف میں غور کرتا ہے حتی کہ تو اس سے کچھ بھی نہیں چھوڑتا اور یہ میری کتاب ہے جسے میں نے تیری طرف اُتارا ہے، دیکھ! میں نے اس میں تیرے لئے کتنی باتوں کو تفصیل سے بیان کیا اور کتنی باتوں کو تکرار سے بیان کیا تاکہ تو اس کے طول وعَرض میں غور وفکر کرے پھر تو اس سے منہ پھیرتا ہے، کیا میں تیرے نزدیک تیرے بھائی سے بھی ہلکا ہوں؟ اے میرے بندے! تیرا بھائی تیرے پاس بیٹھتا ہے تو تُو پوری طرح اُسکی طرَف مُتوجہ ہوتا ہے اور پوری دِل جَمْعی سے اس کی باتوں کو سنتا ہے، اگر کوئی درمیان میں بات کرتا ہے یا تجھے اس کی بات سے بے توجہ کرتا ہے تو تُو اِشارے سے اُسے روکتا ہے جب کہ میں تیری طرَف متوجہ ہوں اور تجھ سے کلام کرتا ہوں اور تو اپنا دل مجھ سے پھیر لیتا ہے کیا تو نے مجھے اپنے بھائی سے بھی ہلکا سمجھ رکھا ہے؟ (احیاء علوم الدین،

کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الاول فی فضل القرآن.....الخ، ۳۶۲/۱، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ قراٰنِ مجید میں غور وفکر کرنے کے لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھی انسان کو حکم فرماتا ہے تاکہ کسی طرح اُس کی مُقدّس کتاب میں غور وفکر کرے لیکن اس کے باوُجود کچھ حُفّاظِ کرام قراٰنِ مجید کی تلاوت کرتے ہیں لیکن اس میں غور وفکر نہ کرنے کی وجہ سے قراٰنِ مجید کے فضائل و بَرَکات حاصل کرنے کی بجائے جن چیزوں کا ذِکر گناہ گاروں کے لئے کیا گیا ہو وہ خود اس میں مبتلا ہو کر اس عذاب کے مُستَحِق بن جاتے ہیں لیکن اُن کو معلوم نہیں ہوتا کہ ہمارے ساتھ یہ کیا مُعامَلہ ہو رہا ہے جیسا کہ وارد ہوا ''بہت سے قراٰنِ مجید کی تلاوت کرنے والے ایسے ہیں کہ قراٰنِ مجید اُن پر لعنت بھیجتا ہے۔'' (روح المعانی، سورۃ فاطر تحت الآیۃ:۲۹، ۲۲/ ۱۹۲، دار احیاء التراث العربی بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حافِظ قراٰن کو قراٰن پر عَمَل کرنا چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قراٰنِ مجید اپنے پیارے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازِل فرمایا تاکہ اُمّتِ محمدی اِس پر عمل کر کے اپنی دنیا اور آخرت کو سنوار سکے اور یقیناً وہ شخص کامیاب ہوتا ہے جو اِس پر عَمَل کرتا ہے لیکن کچھ اسلامی بھائی قراٰنِ مجید پر عمل کرنے میں سُستی کا شکار ہوتے ہیں اور اس شخص سے زیادہ بدنصیب کون ہوگا جس کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قراٰنِ مجید کا حافِظ بنایا ہو اور وہ اُس پر عمل نہ کرے لیکن یہ ذہن میں رہے جتنا زیادہ عذاب قراٰنِ مجید پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے حافظ صاحب کو ہوگا اتنا عام شخص کو نہیں ہوگا جیسا کہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُلاحَظہ فرمایا: ''حضرتِ سَیِّدُنا سَمُرَہ بن جُندب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خواب بیان فرماتے ہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ''ایک

شخص جس کا سر پتھر کے ساتھ کچلا جا رہا تھا کیونکہ اس نے قران مجید کو یاد کیا پھر اس پر عمل نہ کیا اور فرض نمازوں کے وقت سویا رہا۔''

(صحیح البخاری، کتاب التهجد، باب عقد الشیطان علی قافیة الراس...الخ، ص ۳۳۱، الحدیث:۱۱٤۳، دارالکتب العلمیة بیروت)

قراٰنِ مجید پڑھنے کے باوُجود عَمَل نہ کرنے کی سزا

اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰى (پ۱٦، طٰہٰ، ۱۲٤)

ترجمہ کنز الایمان: اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لئے تنگ زندگانی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے

حضرتِ سیِّدُنا امام ابو عَبْدُاللہ محمد بن اَحمد انصاری **قُرطبی** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اسی آیَت کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: ''**ذِکْرِی** سے مراد میرا دین اور میری کتاب کی تلاوت اور جو کچھ کتاب میں ہے اُس پر عمل کرنا ہے۔''

(تفسیرقرطبی، سورة طه:۱۲٤، الجزء الحادی عشر، ٦/۱۱۹، دار الفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قراٰنِ مجید پر عمل نہ کرنے والوں کی مُذَمَّت میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی کافی اِرشادات بیان فرمائے ہیں۔

﴿1﴾.....**حضرتِ سیِّدُنا** عَبْدُاللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''قیامت کے دن ایک ایسا شخص لایا جائے گا جس نے قراٰنِ کریم کے فرائض پر عَمَل نہ کیا ہوگا اور اور اُس کے حُدود کی نافرمانی کی ہوگی اُس کی اطاعت نہ بجالائی ہوگی نافرمانی کا مُرتکِب ہوا ہوگا قرآن کو اس کے سامنے لایا جائے گا تو قراٰن اُس کے حق میں کہے گا! اے ربّ! تُو نے مجھے ایسے شخص کے سِینے میں رکھا تھا، جس نے

میرے حُدود کی خِلاف وَرزی کی، میرے فرائض کو ضائع کیا، میری اطاعت کرنا چھوڑ دی اور میری نافرمانی کا مُرتکِب ہوا۔ پس اِسی طرح قراٰنِ کریم مُسلسل دلائل پیش کرتا رہے گا حتی کہ اُس سے کہا جائے گا جا! یہ بندہ تیرے سپُرد ہے۔ پس قراٰنِ کریم اُس بندے کا ہاتھ پکڑے گا اور اُس وقت تک تھامے رکھے گا یہاں تک اُس کو جہنم میں منہ کے بل گرادے گا۔ (مجمع الزوائد، کتاب التفسیر، باب منه فی فضل القرآن ومن قراء ه، ۷/ ۲۴۱، الحدیث: ۱۱۶۳۸، دارالکتب العلمیة بیروت)

﴿2﴾.....**حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''قراٰنِ مجید شَفاعَت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور جھگڑے گا تو اس کی تصدیق کی جائے گی جو شخص اِسے اپنا امام بنالے گا یہ جنت تک اُس کی قیادت کرے گا اور جو اسے پسِ پُشت ڈال دے گا یہ جہنم تک اسکی قیادت کرے گا۔

(مصنف ابن ابی شیبة، کتاب فضائل القران، من قال یشفع القران لصاحبه یوم القیامة، ۷/ ۱۷۲، الحدیث ۱۱، مکتبه امدادیه ملتان)

ابنِ طولون پر قراٰن کا وَبال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احمد ابنِ طُولون **انصاف پسند، شُجاع، مُتَواضِع**، خوش اَخلاق، اہلِ علم سے محبت کرنے والا اور سخی بادشاہ گزرا ہے۔ یہ حافظِ قراٰن تھا اور نہایت خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کیا کرتا تھا مگر ظالم بھی اوّل دَرَجے کا تھا، اس کی تلوار خون ریزی کیلئے ہر وَقت لٹکتی رہتی تھی۔ کہا جاتا ہے اِس نے جن لوگوں کو قَتل کیا اور جو اس کی قید میں مرے ان کی تعداد **اٹھارہ ہزار** کے لگ بھگ تھی! اس کے اِنتِقال کے بعد ایک شخص روزانہ اُس کی قَبر پر تلاوت کیا کرتا تھا۔ ایک روز بادشاہ احمد ابنِ طُولون اُس کو خواب میں نظر آیا اور کہنے لگا، میری قَبر پر قراٰن مت پڑھا کرو! اُس نے پوچھا، کیوں؟ **ابنِ طُولون** نے جواب دیا، جب بھی کوئی آیَت میری طرَف سے گزرتی ہے، تو اس کے ذریعے

مجھے مارا جاتا ہے اور پوچھا جاتا ہے، کیا تُو نے یہ آیت نہیں سُنی تھی؟ (حیلۃ الحیوان الکبری، باب الدال، تحت الدجاج، ۱/۴۶۰، ملتقطا، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ جو شخص قراٰنِ مجید پر عمل نہ کرے تو اس کے ساتھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ انتہائی سخت مُعامَلہ فرماتا ہے اور بعض حُفّاظِ کرام اس کی تلاوت تو آسانی سے کر لیتے ہیں لیکن اس پر عَمَل کرنا دُشوار سمجھتے ہیں اور اس سے رُوگردانی کرتے ہیں اُنہیں اِن روایات اور اِس حکایت سے سَبْق حاصل کرنا چاہیے کہ انسان اگر قراٰنِ مجید کی تلاوت کرے اور اُس کی تعلیمات پر عمل نہ کرے تو اِس طرح کے عذاب میں گرِفتار ہونے کا اندیشہ ہے۔

درس قراں اگر ہم نے نہ بھلایا ہوتا یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا
وہ زمانے میں معزّز تھے مسلماں ہو کر اور تم خوار ہوئے تارکِ قراں ہو کر

حفظ قران بھلا دینے کا عذاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو اسلامی بھائی قراٰنِ مجید کا حافِظ ہو اور اس کی تلاوت تو دَرکنار اُس کو بھلا دے تو اس سے بڑا بدنصیب کون ہوگا اور ایسے شخص کے لئے عذاب کی مختلف وعیدیں مذکور ہیں۔

﴿1﴾ ..... **حضرتِ سیِّدُنا** اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''نبیِّ مُکَرَّم شفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''**میری** اُمّت کے ثواب میرے حُضُور پیش کیے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تِنکا بھی پایا جسے آدمی مسجِد سے نکالتا ہے۔ اور میری اُمّت کے گناہ میرے حُضُور پیش کیے گئے میں نے اِس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قراٰن کی ایک سُورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اُسے بُھلا دے۔''

(سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، ۱۹-باب، ص۶۷۷، الحدیث:۲۹۱۶، دارلکتب العلمیۃ بیروت)

﴿2﴾ ..... **حضرتِ سیِّدُنا** سَعد بن عُبادَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''حُضُور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص قراٰنِ مجید پڑھے پھر اسے بُھلا دے تو قِیامت کے دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے **کوڑھی** ہو کر ملے گا۔

(سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ/ الوتر، باب التشدید فیمن حفظ القرآن ثم نسیہ، ص۲۴۲، الحدیث:۱۴۷۴، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

﴿3﴾.....**حضرتِ سیِّدُنا** اَنَس بن مالك رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مروی ہے: ''دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''قیامت کے دن میری اُمَّت کو جن گناہوں کی سزا ملے گی ان میں سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ ان میں سے کسی کو کتابُ اللہ کی کوئی سورت یاد تھی پھر اُس نے اُسے بھلا دیا۔

(جمع الجوامع ،حرف الھمزۃ مع النون، قسم الاقوال، ۱۴۵/۳، الحدیث: ۹۴ ۷۸، دار الکتب العلمیہ بیروت

﴿4﴾.....**حضرتِ سیِّدُنا** طَلْق بن حبیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جو شخص قراٰنِ مجید سیکھے پھر اُسے بلاعُذر بھلا دے تو اُس سے ہر آیَت کے بدلے میں ایک درجہ ساقِط ہو جاتا ہے اور قیامت کے دن اس حال میں آئے گا اُس سے جھگڑا کیا جائے گا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب فضائل القرآن، ۱۴-فی نسیان القران، ۱۶۳،۷/، الحدیث۳، مدینۃ الاولیاء ملتان)

﴿5﴾.....**حضرتِ سیِّدُنا سَمُرَہ** بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب نماز پڑھتے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرماتے: آج تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ **سیِّدُنا سَمُرَہ** بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اگر کسی نے خواب دیکھا ہوتا وہ اس خواب کو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بیان کرتا اور آپ اس کے متعلق جو اللہ تَعَالٰی کی مشیت میں ہے تعبیر بیان فرماتے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دن ہم سے پوچھا اور فرمایا کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے ہم نے عرض کیا نہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لیکن ''آج رات میں نے خواب دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مُقدّس زمین میں لے آئے ہم ایک شخص کے پاس آئے جو چت لیٹا ہوتھا اور اس کے سر ہانے ایک شخص (دوائی پیسنے والا) پتّھر یا عام پتّھر سے اس کا سر کُچل رہا ہے، جب وہ اُس کو مارتا ہے تو پتھر لڑھک کر ایک طرف چلا جاجب وہ فِرِشتہ اُس کو اُٹھانے جاتا ہے تو اس کے لوٹنے تک سر جُڑ جاتا ہے اور پہلے کی طرح ہو جاتا ہے پھر وہ اس شخص کی طرف جاتا ہے اور اس کو مارتا'' میں نے (اُن فِرِشتوں سے) کہا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے عَرض کی: آگے تشریف لے چلئے (مزید مناظِر دکھانے کے بعد فِرِشتوں نے عَرض کی) وہ شخص جس کا سر کُچلتے ہوئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیکھا یہ وہ تھا جس کو اللہ تَعَالٰی نے قرآن سکھایا اور یہ رات کو اس سے غافل ہو کر سوتا اور دن میں اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، ۹۳/۹۳ باب، ص۳۸۶، الحدیث:۱۳۸۶، ملتقطا، دارالمعرفۃ بیروت)

فرمانِ اعلٰی حضرت

اعلٰی حضرت، مُجدِّدِ دِین وملّت، اِمامِ اہلسنّت شاہ اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ''اُس سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا (عَزَّوَجَلَّ) ایسی ہمّت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھودے اگر قدر اس کی جانتا اور جو ثواب اور دَرَجات اس پر موعود ہیں اُن سے واقِف ہوتا تو اسے جان و دل سے زِیادہ عزیز رکھتا۔''

مزید فرماتے ہیں: ''اور جہاں تک ہو سکے اُس کے پڑھانے اور حِفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تا کہ وہ ثواب جو اس پر موعود ہیں حاصِل ہوں، اور روز قیامت اندھا کوڑھی ہو کر اُٹھنے سے نجات پائے۔

(فتاوٰی رضویہ، ۶۴۵/۲۳۔۶۴۷، ملتقطا، رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے قراٰنِ مجید کو بھلا دینے والے کے لئے دَرْدناک عذاب مُلاحَظہ فرمایا کہ کسی بھی حال میں قران مجید جیسی عظیم نعمت کو نہیں بھلانا چاہیے اور اس سے وہ حُفّاظِ کرام بھی عبرت حاصل کریں جو ہر

سال رَمَضانُ المبارَک کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فَقَط مُصَلّٰی سنانے کیلئے منزِل پکّی کرتے ہیں اور اِس کے علاوہ **مَعَاذَاللّٰہ**، سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بُھلائے رہتے ہیں جس نے ایک آیت بھی بُھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کر لے اور بُھلانے کا جو گناہ ہوا اُس سے سچّی توبہ کرے۔

قران مجید بھول جانے کے اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرانِ مجید **اللّٰہُ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی عظیم نعمت ہے اور یہ انسان کے پاس اُس وَقت تک رہتا ہے جب تک انسان اِس کی قدر کرے اور جب اس سے غفلت بَرتنا شروع کر دے تو یہ بھی بھولنا شروع ہو جاتا ہے اور قرانِ مجید بھولنے کا سب سے بڑا سبب گناہوں کا اِرتکاب ہے، چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا امام ابوبکر عَبداللّٰہ بن محمد بنِ ابی شیبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سَیِّدُنا امام ضَحاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے قرانِ مجید سیکھا پھر اُسے بھلا دیا تو یہ اُس کے گناہوں کی وجہ سے ہے، پھر حضرتِ سَیِّدُنا ضَحاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے (آیت کریمہ) کو پڑھا:

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ0 (پ ۲۵، شوریٰ: ۳۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے تمہارے ہاتھوں نے کمایا۔

پھر آپ نے فرمایا: اور قرانِ مجید کو بھولنے سے بڑی مصیبت کونسی ہوگئی؟

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب فضائل القرآن، ۱۴-فی نسیان القران، ۱۶۲/۷، الحدیث:۲، مدینۃ الاولیاء ملتان)

بھلا دینے کے خوف سے حفظ نہیں چھوڑنا چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب ہم قرانِ مجید کو بھلا دینے کی وَعیدات سنتے ہیں تو دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ جب اِس کو بھلا دینے کی وجہ سے مُخْتَلِف عذاب میں مبتلا ہونا پڑتا ہے تو اِس کو حِفْظ بھی نہ کیا جائے تاکہ اِس کے عذاب

سے محفوظ رہ سکیں۔

لیکن یہ ایک شیطانی وَسوَسہ ہے اور اِس غَرَض سے اس کو حِفظ نہ کرنا ایک بہت بڑی حماقت ہے جیسا کہ ایک شخص نے حضرتِ سَیِّدُنا ابودَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں عَرض کیا میں اِرادہ کرتا ہوں کہ علم حاصل کروں لیکن مجھے اِس سے خوف آتا ہے کہ میں اُس کو ضائع کردوں گا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: ''علم کو تکیہ (سہارا) بنانا تیرے لئے جہالت کو تکیہ بنانے سے بہتر ہے۔'' (النہایۃ فی غریب الحدیث، باب الواو مع السین، ۸۴۷/۲، دار المعرفۃ بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو اپنے پیارے لوگوں کے صدقے قراٰنِ مجید حِفظ کرنے اور اِس کے احکامات پر عَمَل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی قراٰنِ پاک کی تعلیمات کو دنیا بھر میں عام کررہی ہے جس کے لئے مُختَلِف مدَنی مُنّے، مُنّیاں اور بالغان اسلامی بھائیوں کے لئے پاکستان کے مُختَلِف شہروں میں اور بیرونِ ممالک میں مدارِس بنائے گئے ہیں جہاں پر بے شمار اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ آپ کی ترغیب کے لیے ایک ''**مدَنی بہار**'' پیش خدمت کرتا ہوں! چنانچہ

امیرِ اہلسنت کے پر تاثیر بیان نے عالم بننے کا جذبہ دیا

سردار آباد (فیصل آباد پنجاب) کے مُقیم اسلامی بھائی **مفتی محمد قاسم عطّاری** مُدَّ ظِلُّہُ العَالی کا بیان کچھ یوں ہے کہ میں گھر کے قریب واقع ایک مسجِد میں حِفظ کا طالبِ علم تھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! مسجد میں جا کر باجماعت نَماز پڑھنے کا معمول تو تھا مگر میرا سر عمامہ شریف سے خالی تھا۔ میرے والد صاحب (جو کہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ تھے) مجھے عمامہ شریف باندھنے اور سنّتوں کی خدمت کرنے کی ترغیب دیتے مگر میرا ذہن نہ بن پاتا۔ ایک مرتبہ والِد

صاحِب مجھے اپنے ساتھ ہَجویری مسجد میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں لے گئے ۔میں وہاں پر ہونے والے سنّتوں بھرے بیان، ذکرُ اللّٰہ، رِقّت انگیز دُعا کے دوران شُرکائے اجتماع کی آہ وزاری سے بے حد مُتأثِّر ہوا۔ میرے دل کی دُنیا زیروزَبر ہوگئی۔ چُنانچہ اجتماع سے واپَس گھر پہنچتے ہی میں نے اپنے والد صاحب سے درخواست کی کہ میرے سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجا دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! وہ دن اور آج کا دِن یہ سَبْز سَبْز عمامہ میرے لباس کا حصہ بن چکا ہے۔

عِلمِ دین کے عظیم شُعبہ سے میری وابَستگی کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ میں نے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ** (مدینہ ٹاؤن) میں قائم مدرِسۃُ المدینہ کے اندر شُعبہ حِفظ میں داخِلہ لے لیا۔ اِس دوران **شیخِ طریقت**، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ **دعوتِ اسلامی** حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ کی سنّتوں بھری تألیف فیضانِ سُنّت میں دیئے گئے عِلمِ دین کے فضائل پڑھ کر میرے دل میں عِلمِ دین حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا۔ میں نے پہلی مرتبہ سردار آباد (فیصل آباد) ہی میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ کی زیارت کی۔ وہ اس طرح کہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران کے مَدَنی مشورہ میں تشریف لائے تھے۔ مجھے قریب سے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ کی زیارت کا بہت شوق تھا چُنانچہ میں مَدَنی مشورہ شروع ہونے سے پہلے ہی آگے جا کر بیٹھ گیا۔ جب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ تشریف لائے تو فرمایا: ''جو پہلے سے آگے آ کر بیٹھے، اُنہوں نے تو صحیح کیا مگر جو کندھے پھلانگتے، دھکّے دیتے ہوئے آگے پہنچے، اُنہوں نے غلط کیا اور مسلمان کو تکلیف پہنچائی لہٰذا وہ توبہ کریں۔'' آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ کی یہ بات سُن کر میں بے حد مُتأثِّر ہوا کہ اُنہوں نے آتے ہی شریعت کا بہت پیارا حُکم سُنا کر احترامِ مُسلِم کا دَرْس دِیا اور یوں میں اُن کا دل وجان سے گرویدہ ہوگیا۔ طریقت کے حوالے سے ایک تصور جو میرے ذہن میں تھا کہ پیر کو تقویٰ و پرہیزگاری کی اعلیٰ مثال ہونا چاہیے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ کو میں نے اِس سے بڑھ کر پایا۔ چُنانچہ میں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو کر عطّاری بن گیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے حِفظ بھی مکمل کرلیا۔

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مرکز الاولیاء لاہور میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں تشریف لائے تو مجھے بھی وہاں حاضِری کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے وہاں علمِ دین کے فضائل پر بیان کیا، علم کا تو میں پہلے ہی سے پیاسا تھا، مگر اس بیان کو سُن کر تو میں نے دل میں تہیہ کرلیا کہ اب مجھے عالِم ہی بننا ہے۔ میں نے کچھ ہی دن پہلے میٹرک کا امتحان دیا تھا۔ پہلے تو میں نے عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے **30** دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کیا پھر درسِ نظامی میں داخِلہ لے لیا۔ اِس دوران دعوتِ اسلامی کا **مَدَنی کام** بھی کرتا رہا۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد **جامِعَۃُ المدینہ** (فیضانِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ گلستانِ جوہر بابُ المدینہ کراچی) میں تقریباً **5** سال تک (منتہی درجات ودورہ حدیث میں) تدریس کی سعادت ملی پھر **جامعۃ المدینہ** (عالَمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ بابُ المدینہ کراچی) میں (منتہی درجات ودورہ حدیث اور تخصص فی الفقہ میں) **2** سال بطورِ مُدرِّس خدمات سرانجام دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ **دارُالافتاء اہلسنّت** میں (بطورِ مفتی ومُصَدِّق) خدمتِ افتاء کا سلسلہ رہا۔ **۱۴۲۸ھ** میں ذاتی مجبوری کی بنا پر سردار آباد واپسی ہوئی۔ تادمِ تحریر **جامِعَۃُ المدینہ** (فیضان مدینہ سردار آباد) میں (منتہی درجات ودورہ حدیث میں) تدریس کے ساتھ ساتھ **دارالافتاء اہلسنّت** (سردار آباد) میں (بطورِ مفتی ومُصَدِّق) دین کی خدمت کررہا ہوں۔ (فیضان امیرِ اہلسنت، ص19، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اہلسنّت پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا کرتے ہیں کہ **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ہمیں قراٰنِ مجید کا حافِظ وقاری بنائے اور اِس پر عَمَل کرنے کے ساتھ ساتھ اِس کا ادب واحترام کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماخذ ومراجع

﴿1﴾۔۔۔قران مجید مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

﴿2﴾۔۔۔تفسیر روح المعانی المکتبۃ الشاملہ

﴿3﴾۔۔۔تفسیر خزائن العرفان مکتبۃ المدینہ

﴿4﴾۔۔۔صحیح البخاری دار المعرفۃ بیروت

﴿5﴾۔۔۔صحیح المسلم دار المعرفہ بیروت

﴿6﴾۔۔۔سنن الترمذی دار الکتب علمیہ

﴿7﴾۔۔۔سنن ابن ماجہ دار الکتب علمیہ

﴿8﴾۔۔۔سنن ابوداود دار الکتب علمیہ

﴿9﴾۔۔۔المستدرک دار المعرفۃ بیروت

﴿10﴾۔۔۔شعب الایمان دار الکتب العلمیہ

﴿11﴾۔۔۔مشکاۃ المصابیح دار الکتب علمیہ

﴿12﴾۔۔۔سنن الکبری للبیھقی دار الکتب علمیہ

﴿13﴾۔۔۔سُنَنِ دارمی دارالمعرفہ بیروت

﴿14﴾۔۔۔صحیح ابن خزیمہ مکتبۃ الاعظمی الریاض

﴿15﴾۔۔۔صحیح ابن حبان دارالمعرفہ بیروت

﴿16﴾۔۔۔کنز العمال دارالکتب علمیہ

﴿17﴾۔۔۔تاریخ دمشق المکتبۃ الشاملہ

﴿18﴾۔۔۔مصنف ابن ابی شیبہ، مدینۃ الاولیاء ملتان

﴿19﴾۔۔۔المعجم الکبیر دارالکتب علمیہ

﴿20﴾۔۔۔المعجم الاوسط دارالفکر اردن

﴿21﴾۔۔۔کشف الخفاء دارالکتب علمیہ

﴿22﴾۔۔۔فَیض القَدیر دارالکتب علمیہ

﴿23﴾۔۔۔عمدۃ القاری المکتبۃ الشاملہ

﴿24﴾۔۔۔حلیہ الاولیا دارالکتب علمیہ

﴿25﴾۔۔۔اتحاف الخیرہ المکتبۃ الشاملہ

﴿26﴾مراۃ المناجیح نعیمی کتب خانہ گجرات

﴿27﴾۔۔۔فتاویٰ رضویہ لاہور

﴿28﴾۔۔۔حیاۃ الحیوان مترجم المیزان

﴿29﴾۔۔۔آنسوؤں کا دریا مکتبۃ المدینہ

﴿30﴾۔۔۔رسالہ درود وسلام مکتبۃ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِالْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

حفظِ قراٰن کا فیضان

دُرُود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکتبۃُ المدینہ کی مَطبوعہ **324** صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''**152 رحمت بھری حکایات**'' کے صفحہ نمبر **230** پر مذکور ہے: حضرتِ سیِّدُنا اِمام ابوعبدُ اللّٰہ شَمْسُ الدِّین محمد بن احمد بن عثمان ذَہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حُسین بن احمد شیرازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے کہا: ''جب حافِظُ الحدیث حضرتِ سیِّدُنا احمد بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُور کا انتقال ہوا تو ایک شخص میرے والد صاحب کے پاس آیا اور کہا: کہ میں نے خواب میں حضرتِ سیِّدُنا احمد بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفُور کو دیکھا کہ آپ شیراز کی جامع مسجِد کے محراب میں سَبْز حُلَّہ زیبِ تَن کیے اور سر پر جواہرات سے مُرَصَّع (یعنی جُڑا ہوا) تاج سجائے کھڑے ہیں میں نے پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہ بِکَ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا اور مجھے اعزاز واکرام سے نوازا، میں نے پوچھا کس سبَب سے؟ فرمایا: نور کے پیکر تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھنے کی وجہ سے۔

(سیر اعلام النبلاء، الطبقة الحادية والعشرون، احمد بن منصور، ٦/٤٧٢، مؤسسة الرسالة بيروت)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بیان کو اوّل تا آخر مُلاحَظہ فرمائیں جس کی بَرَکت سے قراٰنِ مجید کے بارے میں مُفید معلومات حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے دل میں قراٰنِ مجید حِفظ کرنے اور اولاد کو حافِظِ قراٰن بنانے کا جذبہ پیدا ہوگا اور قراٰنِ مجید کے فُیوض وبَرَکات حاصل ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

پیشکش: المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

حافِظ صاحب نے والد صاحب کو قَبْر میں سُکون فراہم کر دیا

حضرتِ سیِّدُنا امام یافِعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی ایک اہل علم کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: ''کسی اہل علم نے بیان کیا کہ ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ ایک قبرِستان میں تمام مُردے اپنی قبروں سے باہر نکل کر جلدی جلدی زمین پر سے کوئی چیز چن رہے ہیں، وہ اس معاملے سے حیران ہوا پھر اس نے دیکھا ایک شخص بیٹھا ہوا ہے، وہ کچھ نہیں چُنتا وہ اس شخص کے قریب ہوا اور اس سے پوچھا کہ یہ لوگ کیا چُن رہے ہیں؟ اُس نے جواب دیا: مسلمان جو کچھ تلاوتِ قراٰن، صدقہ، یا دعا وغیرہ اِس قبرِستان والوں کو بھیجتے ہیں، اُس کی بَرَکات سمیٹ رہے ہیں۔ اُس نے کہا: تم ان کے ساتھ کیوں نہیں چنتے؟ جواب دیا: میں اس سے مُستَغْنی ہوں اس نے کہا کس وجہ سے؟ اس نے کہا: ختم قران کی وجہ سے میرا بیٹا روزانہ ایک قراٰنِ پاک پڑھ کر مجھے بخشتا ہے۔ کہ جو فلاں بازار میں جلیبی بیچتا ہے،

میں صُبْح کو بیدار ہو کر اُسی بازار میں گیا دیکھا کہ ایک نوجوان جلیبی بیچ رہا ہے اور اُس کے ہونٹ ہل رہے ہیں اُس نے نوجوان سے پوچھا: تمہارے ہونٹ کس وجہ ہل رہے ہیں؟ اُس نے جواب دیا کہ میں روزانہ ایک قراٰنِ پاک پڑھ کر اپنے والد کو بخشتا ہوں، (اُسی کی تلاوت کر رہا ہوں) کچھ عرصے بعد اس نے خواب میں دوبارہ اسی قبرِستان کے مُردوں کو کچھ چنتے ہوئے دیکھا، اِس مرتبہ وہ شخص بھی چننے میں مصروف تھا جو پہلے کچھ بھی نہیں چن رہا تھا اُس کو دیکھ کر اسے بہت تَعَجُّب ہوا، اِتنے میں اُس کی آنکھ کھل گئی اور بہت حیران ہوا۔ صُبْح اُٹھ کر اُسی بازار میں گیا اور تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ جلیبی بیچنے والے نوجوان کا بھی انتقال ہو چکا ہے۔

(روض الریاحین، الحکایۃ السابعۃ والخمسون بعد المائۃ، ص۱۶۱، مفہوما، المکتبۃ التوفیقیۃ مصر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ خوش نصیب اور سعادت مَند بیٹے نے اپنے والد صاحب کو قَبْر میں بھی خوش کر دیا اور کسی کا قَبْر میں بھی محتاج نہیں ہونے دیا، والدین کو دنیا میں خوش کرنا آسان ہے لیکن قَبْر میں خوش کرنا ہر کسی کا کام نہیں اِسی لئے تو انبیا کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور صُلَحا عِظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام بھی

www.dawateislami.net

صالح اولاد کے لئے دُعا فرماتے تھے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے دعا کی:

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (پ۲۳،صٰفّٰت:۱۰۰) ترجمہ کنزالایمان: الٰہی مجھے لائق اولاد دے۔

یقیناً ایسی صالح اولاد ہی والدین کے لئے دعا کرتی ہے جس کی وجہ سے والدین کو دنیا اور آخرت میں راحت نصیب ہوتی ہے اِسی لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اولاد کو اپنے والدین کے لئے دُعا کرنے کا حکم دیا: جیسا کہ قراٰنِ مجید میں اِرشادِ ربّانی ہے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ ترجمہ کنزالایمان: اے ہمارے رب مجھے بخش دے

یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ. (پ۱۳،ابرھیم:۴۱) اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو ایسی ہی صالح اور نیک اولاد عطا فرمائے! جو ہمارے مرنے کے بعد ہمیں ایصال ثواب کرتی رہے اور ہمارے لیے دعا مغفرت مانگتی رہے اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حِفْظ قراٰن کی بَرَکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر انسان میں مختلف قسم کی خوبیاں پیدا فرمائیں ان میں سے کچھ ان کو معلوم کر کے ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور کچھ ان کو ضائع کر بیٹھتے ہیں اور پھر پوری زندگی افسوس کرتے رہتے ہیں کہ کاش ہم ان قیمتی لمحات سے کچھ نہ کچھ فائدہ حاصل کر لیتے لیکن سب سے زیادہ فائدہ انسان کو علم سے ہوتا ہے اور خُصوصًا قراٰنِ مجید وہ مُقدّس کتاب کہ جس کے برابر کوئی اور کتاب فائدہ نہیں دے سکتی اور باقی فوائد انسان کو صرف دنیا میں حاصل ہوتے ہیں لیکن اِس کے فوائد انسان کو صرف دنیا میں نہیں بلکہ قَبْر و حشر اور قیامت کے دن بھی حاصل ہوتے ہیں یہاں تک کہ جب حافِظ قرآن جنت میں جائے گا وہاں بھی اس کو خصوصی انعام واکرام سے نوازا جائے گا اور اُس کے صدقے اس کے والدین اور رِشتہ داروں کو بھی نوازا جائے گا جس سے اس کی عزّت اور عظمت تمام جنّتیوں

www.dawateislami.net

پر اُجاگر ہو جائے گی اور معلوم ہو جائے گا کہ یہ سارا فیضان قرآنِ مجید کا ہے۔
یہاں تک کہ جب جنتی لوگ جنّت میں جائیں گے تو اُس وَقت بھی قرآنِ مجید کی تلاوت کریں گے اگرچہ اِس کے علاوہ وہاں پر کوئی عبادت نہیں ہوگی جیسا کہ

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اِرشاد فرماتے ہیں: ''جنت میں کوئی عبادت نہ ہوگی سوائے تلاوتِ قرآن کے مگر یہ تِلاوت لذّت اور ترقّی دَرَجات کیلئے ہوگی جیسے فِرِشتوں کی تسبیح دنیا میں تلاوتِ قرآنِ کریم کا عادی بعدِ موت اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حافِظِ قرآن ہو جائے گا۔ (مراۃ المناجیح، قرآن پاک کے فضائل، فصل دوم، ۳/۲۳۷، ملتقطا، نعیمی کتب خانہ گجرات)

﴿1﴾..... فِرِشتوں کی حُفّاظِ کِرام کو مُبارَک باد

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: ''بے شک اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسین کی تِلاوت فرمائی، جب فِرِشتوں نے قرآنِ مجید کو سنا تو کہا: مُبارَک ہو اِس اُمّت کے لئے جن پر یہ قرآن نازِل ہوگا، مبارک ہیں وہ سینے جو اِسے اٹھائیں گے اور خوشخبری ہے اُن زبانوں کے لئے جو اِس کی تِلاوت کریں گی۔ (سنن الدارمی، کتاب فضائل القران، باب فی فضل سورۃ طه ویس، ص۱۰۳۴، الحدیث:۳۴۱۵، دارالمعرفه بیروت)

﴿2﴾.....حافِظِ قراٰن فِرِشتوں کے ساتھ

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآنِ مجید میں ماہِر ہو وہ اُن فِرِشتوں کے ساتھ رہتا ہے جو مُعَزَّز اور بزُرگ ہیں اور جو قرآن پڑھتا ہے اور اُس میں اٹکتا ہے اور قرآنِ مجید کی تِلاوت کرنا اس پر دُشوار ہو تو اس کے لئے دو اَجر ہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الماهر بالقران...الخ، ص۲۸۸، الحدیث:۷۹۸، دار الکتب

www.dawateislami.net

العلمیۃ بیروت)

حضرتِ سیِّدُنا اعلّا مہ مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی حدیثِ مبارکہ کی شَرح کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: ''مَاہِرُ سے مُراد اچھا حافِظِ قرآن ہے یا قرآنی کَلِمات کو بہترین تلفُّظ کے ساتھ ادا کرنے والا یا دونوں ہیں۔(مرقاۃ المفاتیح، کتاب فضائل القران، الفصل الاول، ۸/۵، الحدیث:۲۱۱۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرتِ سیِّدُنا علّا مہ ابنِ حَجَر عَسْقَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''یہاں ماہِر قرآن سے مراد اچھی یادداشت کے ساتھ ساتھ عُمْدَہ تلاوت کرنے والا قاری ہے۔(فتح الباری، کتاب التوحید، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الماھر بالقران، ۱۳/۶۴۶، دار السلام الریاض)

﴿3﴾.....حُفّاظِ کرام اللہ تَعَالٰی کے خاص بندے

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''لوگوں میں سے کچھ لوگ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اَہل ہیں، صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: ''قرآن والے ہی اللہ والے اور اُس کے خاص بندے ہیں۔(سنن ابن ماجہ، المقدمہ، باب فضل من تعلم القران وعلمہ، ص۴۸، الحدیث:۲۱۵، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

﴿4﴾.....حافِظِ قُراٰن عَرشِ اِلٰہی کے سائے میں

حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ''اپنی اولاد کو تین عادات سکھاؤ، اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت، اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ بیت کی مَحَبَّت، اور قراٰنِ مجید کی تِلاوَت کیونکہ حامِلینِ قرآن اُس دن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے (عَرش) سایے میں انبیا و صالحین کے ساتھ ہوں گے جس دن اس کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا۔(کشف الخفاء، حرف الھمزۃ مع الدالال المھملۃ، ۱/۶۵، الحدیث:۱۷۴، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

www.dawateislami.net

﴿5﴾.....حافِظِ قُراٰن کو نورِ نبوّت کی عطا

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے قراٰنِ مجید کا تیسرا حصہ پڑھ لیا اُسے (نورِ) نُبُوَّت کا تیسرا حصہ عطا کیا گیا، اور جس نے آدھا قراٰنِ مجید پڑھ لیا اُسے (نورِ) نبوت کا آدھا حصہ عطا کیا گیا، اور جس نے دو تہائی قراٰنِ مجید پڑھ لیا اُسے دو تہائی نبوت کی (نورانیت) عطا کی گئی، اور جس نے مکمل قراٰنِ مجید پڑھ لیا، اُسے مکمل نبوت کی (نورانیت) عطا کی گئی، اور اُسے قیامت کے دن کہا جائے گا کہ پڑھ اور ہر آیت کے بدلے میں ایک درجہ چڑھ حتیٰ کہ اُس کے پاس جتنا قراٰن ہوگا سب پڑھ دے گا، پھر اُسے کہا جائے گا مُٹّھی کر اور وہ مٹھی کرے گا اُس کو کہا جائے گا کہ تو جانتا ہے کہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟ (جب کھولے گا) تو اس کے دائیں ہاتھ میں بہشت اور بائیں ہاتھ میں نعمتیں ہوگی۔

(شعب الایمان، باب فی تعظیم القران، فصل فی ادمان تلاوۃ قرآن، ۲/ ۳٤٦، الحدیث ۱۹۹۳، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

﴿6﴾.....حافِظِ قراٰن کا سینہ نور سے بھرپور

(۱).....حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ بن عَمرو بن العاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے قراٰنِ مجید پڑھا اُس نے اپنے پہلو میں (نور) نبوت کو لے لیا مگر یہ کہ اُس کی طرف وحی نہیں کی جاتی۔

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب فضائل القران، اخبار فی فضائل القران، فضیلۃ قرائۃ القران، ۲/ ۲۵۲، الحدیث: ۲۰۷۲، دار المعرفۃ بیروت)

(۲).....حضرتِ سیِّدُنا امام ابوبکر عَبْدُاللّٰہ بن حُسین بیہقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''اُسے نبوت دی گئی'' میں احتمال ہے کہ اِس کا معنٰی یہ ہو کہ اس کے سینے میں وہ چیز جمع کر دی گئی جو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اُتری البتہ اُس کی طرف وحی نہیں کی جاتی اور یہ (شرف) نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طُفیل ہے۔

www.dawateislami.net

(شعب الایمان، باب فی تعظیم القران، فصل فی التکثر بالقران والفرح بہ، ۲/۵۲۳، تحت الحدیث:۲۰۹۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

﴿7﴾.....حافِظِ قراٰن کو دنیا میں سرداربنادیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو اشرفُ المخلوقات بنایا اور ہر چیز پر اِس کو فوقیت عطا فرمائی لیکن سب انسان مَرتبہ ومقام کے اعتبار سے آپس میں برابر نہیں بلکہ ہر شخص مختلف خصوصیات کا حامِل ہوتا ہے جس کی وجہ سے دوسروں پر بَرتَری حاصل کر لیتا ہے لیکن سب سے بڑی خوبی اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبوب کتاب قراٰنِ مجید کا حِفظ ہے کہ جس کی بَرَکتیں اور فضائل صرف آخرت کے لئے نہیں بلکہ اُسی کے ذریعے بسا اوقات دنیا میں بھی اس کا مرتبہ ومقام بلند کر دیا جاتا ہے۔ چنانچِہ

(۱).....**اَمیرُ الْمُؤمنین** حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب (قراٰن) کے ذرِیعے بہت سی قوموں کو بلند کرتا ہے اور بہت سی دوسری قوموں کو گرا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل من یقوم بالقران.....الخ، ص۲۹۳، الحدیث:۸۱۷، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(۲).....**حضرتِ سیِّدُنا** ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک لشکر تیار فرمایا جو کثیر اَفراد پر مُشْتَمِل تھا، پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کو پڑھنے کا کہا: ان میں سے ہر شخص کو جتنا قراٰن مجید یاد تھا اس نے پڑھا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک چھوٹی عمر والے کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''**اے فلاں تمہیں کتنا قراٰنِ مجید یاد ہے؟**'' اُس نے عَرض کیا: اتنا اتنا اور سورۃ بقرہ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''کیا تمہیں سورہ بقرہ یاد ہے؟'' اُس نے عَرض کیا: جی ہاں! آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جاؤ تم اِن کے اَمیر ہو۔ (سنن الترمذی، کتاب فضائل القران، باب ما جاء فی سورۃ البقرۃ واٰیۃ الکرسی، ص۶۶۹،

www.dawateislami.net

الحدیث:۲۸۷۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

﴿8﴾.....قراٰن کی بَرَکت سے پَرچَم کم سِن کوملا

(۱).....**حضرتِ سیِّدُنا** علّامہ ابن حَجَر عَسْقَلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ''غزوۂ تبوک کے دن حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس قبیلہ بنی نجار کا جھنڈا تھا وہ جھنڈا جو کہ پہلے حضرتِ سَیِّدُنا عَمّارہ بن حزم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس تھا نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کے ہاتھ سے پرچم لیا اور حضرتِ سَیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پکڑا دیا اس پر حضرت عمارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرض کیا: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا مجھ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کوئی ناگوار بات پہنچی ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''نہیں لیکن قراٰنِ مجید مُقَدَّم ہے۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، حرف الزای المنقوطۃ، ذکر من اسمہ زید، زید بن ثابت، ۵۰۰/۲، المکتبۃ التوفیقیۃ قاھرہ)

﴿2﴾۔۔۔**حضرتِ سیِّدُنا** عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: ''نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یمن کی طرف ایک وفد کو روانہ فرمایا اور ان میں سے اُن پر ایک ایسے شخص کو امیر مُقَرَّر فرمایا جو اُن میں سے کم عُمر تھا وہ وفد چند روز اُسی مقام پر ٹھہرا رہا اور کوچ نہ کر سکا اُن میں سے ایک شخص سے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ملاقات ہوئی تو اِرشاد فرمایا: ''ارے فلاں تمہیں کیا ہوا؟ کیا تم وفد کے ساتھ نہیں گئے؟'' اُس نے عَرض کیا: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے اَمیر کے پاؤں میں تکلیف ہے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے گئے اور اُس امیر کے پاؤں پر سات مرتبہ اِن الفاظ کے ساتھ دَم کیا بِسْمِ اللّٰہِ وباللّٰہ أعُوذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وقُدرَتِہِ من شَرِّ مَا فِیھَا تو وہ فوراً صحیح ہو گیا ایک بزُرگ نے عَرض کیا: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا آپ نے ہم پر ایسے شخص کو امیر مقرر فرمایا ہے جو ہم میں سے کم عُمر ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی تلاوتِ قران کا ذکر کیا۔

(مجمع الزوائد، کتاب التفسیر، باب منہ فی فضل القرانومن قرأہ، ۲۴۱/۷، الحدیث:۱۱۶۴۲، دار الکتب العلمیۃ

www.dawateislami.net

بیروت)

﴿9﴾.....حِفْظِ قراٰن کی وجہ سے غلام نائب بن گیا

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرتِ سیِّدُنا نافع بن عبدالحارِث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ارشاد فرمایا: اَہلِ مَکّہ پر آپ نے اپنا نائب کس کو بنایا؟ اُنہوں نے عَرْض کیا: ''میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن اَبزٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اپنا نائب بنایا ہے حضرتِ سیِّدُنا عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: ابنِ اَبزٰی کون ہیں ؟ حضرتِ سیِّدُنا نافع بن حارِث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا: وہ ہم میں سے ایک غلام ہیں حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: تم نے ایک غلام کو نائب بنایا ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا نافع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرْض کیا: وہ کتاب اللّٰہ کے قاری اور فرائض کو جاننے والے ہیں اُس وقت حضرتِ سیِّدُنا عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: سنو! تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب (قراٰن پاک) کے ذریعے بہت سی قوموں کو بلند فرماتا ہے اور بہت سی دوسری قوموں کو (پستی میں) گرا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل من یقوم بالقران...الخ، ص۲۹۳، الحدیث:۸۱۷، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

﴿10﴾.....حُفّاظِ کِرام کی وجہ سے پورا خاندان باوَقار

شیخُ الحدیث حضرتِ علّامہ محمد عبدالمُصطفٰی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اپنی کتاب ''**کرامات صحابہ**'' صفحہ **202** پر نقل فرماتے ہیں: فِرِشتوں نے حضرتِ حنظلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو شہادت کے بعد غسل دیا: یہ آپ کی بہت بڑی کرامت اور نہایت ہی عظیم الشان فضیلت ہے۔ چُنانچِہ آپ کے قبیلہ والوں کو اس پر بہت بڑا فخر اور ناز تھا کہ حضرتِ حنظلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہمارے قبیلہ کے ایک عدیم المثال فرد ہیں کہ جن کو فِرِشتوں نے نہلایا۔ اس تفاخُر کے سلسلے میں منقول ہے کہ قبیلہ اوس کے لوگوں نے قبیلہ خزرَج والوں سے کہا کہ دیکھ لو حضرت حنظلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ غسیل الملائکہ ہمارے قبیلہ اَوس کے ہیں اور حضرتِ عاصم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ شہد کی مکھیوں نے جن کی لاش پر پہرہ دیا تھا وہ بھی ہمارے قبیلہ اَوس کے ہیں اور حضرتِ سَعْد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جن کی وفات پر عرش الٰہی ہل گیا وہ بھی ہمارے

www.dawateislami.net

قبیلہ اوس کے ہیں اور حضرتِ خُزیمہ بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جن کی اکیلے کی گواہی دو گواہوں کے برابر ہے وہ بھی ہمارے قبیلہ اوس ہی کے ہیں۔ یہ سن کر قبیلہ خَزرَج کے لوگوں نے کہا کہ ہمارے قبیلہ خزرَج والوں کو بھی یہ فخر حاصل ہے کہ حُضورِ اقدس عَلَیْہِ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں ہمارے قبیلہ کے چار آدمی حافِظِ قراٰن وقاری ہوئے اور تمہارے قبیلہ میں اُس وقت تک کوئی بھی پورا حافِظِ قراٰن نہیں ہوا۔ دیکھ لو حضرتِ زید بن ثابت، حضرت ابو زَید وحضرت اُبَیّ بن کعب وحضرت معاذ بن جبل (رَضِیَ اللّٰہِ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن) یہ چاروں حُفّاظ ہمارے قبیلہ خزرَج کے سپوت ہیں۔ (اسد الغابہ، باب الحاء والنون، حنظلة بن ابی عامر، ۸۶/۲، مفهوماً، دار الکتب العلمیہ بیروت)

﴿11﴾.....عالَم بَرزَخ میں حافِظ قراٰن کی عَظمَت

حضرتِ سَیِّدُنا عبدالرحمٰن بن کعب سے روایت ہے حضرتِ سَیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں خبر دی کہ **رسول اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوہ اُحُد کے دو شہیدوں کو ایک کپڑے میں جَمع فرما رہے تھے اور دریافت فرماتے ان میں سے زیادہ قراٰن کا حافظ کون ہے؟ جب ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اِشارہ کیا جاتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کو لَحد میں مُقَدَّم فرماتے۔ (سنن النسائی، کتاب الجنائز، ترک الصلاۃ علیهم، ص۳۳۱، الحدیث۱۹۵۲، دار الکتب العلمیة بیروت)

﴿12﴾.....حافِظ صاحب کے بَدَن کو مٹی نہیں کھاتی

اعلیٰ حضرت، مُجدِّدِ دِین وملّت، اِمامِ اہلسنّت شاہ اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے جن خوش نصیبوں کے بدَن کو مٹی نہیں کھاتی اُن کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اِرشاد فرمایا: حافِظ بشرطیکہ عَمَل کرتا ہو قراٰن پر، بہتیرے قراٰن کی تلاوت کرتے ہیں اور قراٰن اُنہیں لعنت کرتا ہے۔

رُبَّ تَالِی الْقُراٰنِ وَالْقُراٰنُ یَلْعَنُہ بہت سے قراٰن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ قراٰن اُن پر لعنت کرتا ہے۔ اور عالِمِ دین اور شہید فی سبیل اللّٰہ اور وَلی اور وہ کہ دُرُود شریف بکثرت پڑھا کرتا ہو اور وہ جِسْم جس نے کبھی اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

) کینا فرمانی نہ کی اور وہ مُؤَذِّن جو بلا اُجرت اذان دیا کرتا ہو۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ چہارم، ص۵۰۳، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

جبیں میلی نہیں ہوتی دہَن مَیلا نہیں ہوتا
خدا کے اولیا کا تو کفن مَیلا نہیں ہوتا

﴿13﴾.....حافِظِ قُراٰن عذاب سے محفوظ

(۱).....**حضرتِ سَیِّدُنا** عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: حُضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس بندے کو عذاب نہیں دے گا جس نے قراٰنِ مجید یاد کیا ہو۔ **(کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السابع فی تلاوۃ القران و فضائلہ، الفصل الاول فی فضائلہ، الجزء الاول، ۲۶۸/۱، الحدیث:۲۳۹۸، دار الکتب العلمیۃ بیروت)**

(۲).....**حضرتِ سَیِّدُنا** ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''یہ مُعلَّق مَصاحِف تم کو دھوکہ نہ دیں بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس دل کو عذاب نہیں دیتا جس نے قراٰنِ مجید کو یاد کیا ہو۔ **(نوادر الاصول، الاصل الثالث والخمسون والمائتان فی ان القران مثلہ کجراب فیہ مسک، ۲۴۰/۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت)**

(۳).....**حضرتِ سَیِّدُنا** عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِرشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر قراٰنِ مجید کو چمڑے میں رکھا جائے پھر اُس کو آگ میں ڈال دیا جائے تو آگ اُس کو نہیں جلائے گی۔

(سنن الدارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فضل من قرأ القرآن، ص۱۰۱۱، الحدیث:۳۳۱۱)

(۴).....**حضرتِ سَیِّدُنا سَہل** بن سَعْد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اگر قراٰنِ مجید چمڑے میں ہو تو اس کو آگ مس نہیں کرے گی۔''

(المعجم الکبیر، سہل بن سعد، عبد العزیز بن ابی حازم عن ابیہ، ۵۱۴/۳، الحدیث: ۵۷۶۸، دار الکتب العلمیۃ

www.dawateislami.net

بیروت)

(۵).....**حضرتِ سیِّدُنا علّامہ مُلّا علی قاری** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: ''قراٰنِ مجید کی بَرَکت سے آگ اُس چمڑے کو نہیں جلاتی کیونکہ اُس میں رحمت کے چشمے اور حکمت کی نہریں رَواں ہیں جو آگ کو ٹھنڈا کر کے بُجھا دیتی ہیں۔(مرقاۃ المفاتیح، کتاب فضائل القران، الفصل الثانی، ۵ /۴۰، تحت الحدیث: ۲۱۴۰، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

﴿14﴾..... قِیامت کے دن حافظِ قراٰن کی عَظْمَت

(۱).....حافِظ صاحب کا استقبال:

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے: حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کتاب اللہ میں سے ایک آیَت سیکھی وہ آیَت قیامت کے دن خندہ پیشانی سے اُس کا استقبال کرے گی۔''

(المعجم الکبیر،باب الصاد، مااسند ابو امامۃ، مکحول الشامی عن ابی امامۃ، ۲۶۹/۴، الحدیث: ۷۴۶۷)

﴿15﴾.....حافِظِ قراٰن کے لئے بِشارت مصطفٰے

(۱).....**حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اُس شخص کے لئے خوشخبری ہو کہ جس کو قیامت کے دن اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ اُس کا باطن قراٰنِ مجید، فرائض اور عِلْم سے بھرا ہوا ہوگا۔'' (مسند الفردوس، باب الطاء، ۲۲/۳، الحدیث ۳۷۴۵، دارالکتاب العربی بیروت)

﴿16﴾.....قراٰنِ مجید حافظ صاحب کو جنت میں لے جائے گا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: ''جس شخص نے **قرانِ پاک** سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرانِ پاک میں ہے اُس پر عَمَل کیا، قرانِ کریم اُس کی **شَفاعت** کریگا اور جنّت میں لے جائے گا۔

(تاریخ دمشق، رب یسر، ذکر من اسمه عقیل، ٤٧٣٤ عقیل بن احمدبن محمدبن ازرق.....الخ، ٣/٤١، دار الفکر بیروت)

مُفسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی ارشاد فرماتے ہیں: ''قرآن والے سے مراد وہ مُسلمان ہے جو ہمیشہ تلاوت کرتا ہو اور اس پر عامِل ہو، وہ شخص نہیں کہ جو قرآن پڑھتا ہو اور قرآن اس پر لعنت کرتا ہو کہ یہ تلاوت تو عذابِ الٰہی کا باعِث ہے بعض آریہ اور عیسائی بھی قرآن پاک پر اعتراضات کرنے کے لئے قرآنِ پاک پڑھتے بلکہ حِفظ تک کر لیتے ہیں پنڈت کالی چَرن چودہ پاروں کا حافِظ ہوا۔ (مراۃ المناجیح، قران پاک کے فضائل فصل دوم، ٣/٢٣٦، نعیمی کتب خانہ گجرات)

﴿17﴾.....حافِظ صاحب کو تاج پہنایا جائے گا

(١).....**حضرتِ سَیِّدُنا** ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حُضور رتاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''قیامت کے دن حافِظِ قران آئے گا تو قرانِ مجید کہے گا: یارب! اِس کو حُلّہ پہنا، تو اُسے عظمت کا تاج پہنایا جائے گا، پھر قرانِ مجید کہے گا: یارَبّ اور اِضافہ فرما! تو اُسے کرامت کا حُلّہ پہنایا جائے گا۔ پھر قرانِ مجید کہے گا: اے ربّ! اِس سے راضی ہو جا! تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر حافِظِ قران سے کہا جائے گا قران پڑھو اور (جنت کے درجات پر) چڑھتے جاؤ، (اس کے لئے) ہر آیَت پر ایک بھلائی کا اضافہ کیا جائے گا''۔ (سنن الترمذی، کتاب فضائل القران، باب ما جاء فی من قراء حرفا، ص٦٧٦، الحدیث: ٢٩١٥، دار الکتب العلمیة بیروت)

(٢).....**حضرتِ سَیِّدُنا** ابنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: قرانِ مجید اپنے صاحِب کی شَفاعَت

www.dawateislami.net

کرنے کے لئے آئے گا، عَرْض کرے گا: یارب! ہر کام کرنے والے کے کام کی اُجرت ہوتی ہے اور میں اِس کو لذّت اور نیند سے روکتا تھا اِس کی عزّت فرما: پس اُسے فرمایا جائے گا: اپنا دائیاں ہاتھ پھیلا اُس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا سے بھر دیا جائے گا پھر فرمایا جائے گا اپنے بائیں ہاتھ کو پھیلا اس کو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا سے بھر دیا جائے گا اور عزّت کا لباس پہنایا جائے گا اور کرامت کا حُلّہ زیبِ تَن کیا جائے گا اور عزّت کا تاج پہنایا جائے گا۔(سنن الدارمی،کتاب فضائل القران،باب فضل من قرأ القران، ص ۱۰۱۱، الحدیث: ۳۳۱۳، دار المعرفه بیروت)

﴿18﴾.....حافِظِ قراٰن کے دَرَجات بُلَند

(۱).....حضرتِ سیِّدُنا امام مُجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ''قیامت کے دن قراٰنِ مجید اپنے صاحب کی شَفاعَت کرے گا۔عَرْض کرے گا: اے رب! اِس نے مجھے اپنے سینے میں رکھا تو میں نے اِس شخص کو رات کو بیدار رکھا اور کثیر شَہْوات سے روکے رکھا، اور ہر عَمَل کرنے والے کا اَجْر ہوتا ہے تو حافِظِ قراٰن سے کہا جائے گا اپنا ہاتھ پھیلا، تو اُسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا سے بھر دِیا جائے گا، پھر فرمایا جائے گا کہ اس کے بعد کوئی ناراضگی نہیں ہے، فرمایا جائے گا پڑھتا جا! اور (جنت کے درجات) چڑھتا جا! اور اُس کا ہر آیَت کے بدلے میں دَرجہ بُلند ہوتا جائے گا اور ہر آیَت کے بدلے میں نیکی زِیادہ کی جائے گی۔(مصنف ابن ابی شیبه، کتاب فضائل القرآن، (۲۲)من قال یشفع القران لصاحبه یوم القیامة، ۱۷۱/۷، الحدیث:٦، مدینة الاولیاء ملتان)

(2).....حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حُسنِ اخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''صاحِبِ قراٰن سے کہا جائے گا کہ قراٰن پڑھتا جا اور جنت کے دَرَجات طے کرتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا جہاں آخری آیَت پڑھے گا وہیں تیرا ٹھکانا ہوگا۔(سنن ابو دائود، کتاب الصلاة/ الوتر، باب استحباب الترتیل فی القراءة، ص ۲٤۱،

www.dawateislami.net

الحدیث:١٤٦٤، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

﴿19﴾.....حافِظِ قراٰن کا ہر آیت پر درجہ بُلَند

حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن حافِظِ قراٰن جب جنّت میں داخل ہوگا تو اُسے کہا جائے گا پڑھ اور چڑھ، پس وہ پڑھے گا اور **ہر آیَت پر ایک درجہ** چڑھتا جائے گا حتی کہ وہ آخری آیت تک پڑھے گا جو اُسے یاد ہوگی۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب ثواب القران، ص٦٠٦، الحدیث: ٣٧٨٠، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

﴿20﴾.....حافظ قراٰن سے اوپر کسی کا درَجہ نہیں

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: سرکارِ دوعالم نے ارشاد فرمایا: ''جنّت کے درَجات کی تعداد قراٰنِ کریم کی آیات کی تعداد کے برابر ہے، لہٰذا اہلِ قران میں سے جو جنّت میں داخل ہوگا اس سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔ (شعب الایمان، باب فی تعظیم القران، فصل فی ادمان تلاوتہ، ٢/ ٣٤٧، الحدیث:١٩٩٨، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مُفسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی ارشاد فرماتے ہیں: ''جنّت کے درجات اوپر تلے ہیں جس قدر درَجے کی بلندی اُسی قدَر بہتر، اِنْ شَآءَ اللّٰہ اس دن تلاوتِ قرآن مومن کے لئے پروں کا کام دے گی یا اس سے مراتبِ قربِ الٰہی میں ترقی کرنا مراد ہے یعنے تلاوت کرتا جا اور مجھ سے قریب تر ہوتا جا یعنے جہاں تیرا پڑھنا ختم، وہاں تیرا چڑھنا ختم، وہاں اسی قدر تلاوت کر سکے گا جس قدر تلاوت دنیا میں کرتا تھا اور جس طرح آہستہ یا جلدی یہاں تلاوت کرتا تھا اسی طرح وہاں کریگا اس سے چند مسائل معلوم ہوئے ایک یہ کہ جنّت کے چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ درجے ہیں کیونکہ قرآن مجید کی آیات اتنی ہی ہیں اور ہر آیت پر ایک درجہ ملتا ہے اگر درجے اس سے کم ہوں تو یہ حساب کیسے درست ہو۔ (مراۃ المناجیح، قران پاک کے فضائل، فصل دوم، ٣/ ٢٣٧، نعیمی کتب خانہ گجرات)

www.dawateislami.net

﴿21﴾.....حافِظ قراٰن کے لئے ریشم کا لباس

حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: قیامت کے دن ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جس نے (دُنیا میں) قراٰنِ کریم کی حُدود کی حفاظت کی ہوگی اور اس کے فرائض پر عمل کیا ہوگا اور اس کی اطاعت بجالائی ہوگی اور اس کی نافرمانی سے اِجتناب کیا ہوگا تو قراٰنِ کریم (اُس کے حق میں) جھگڑا کرنے والا ہوگا اور کہے گا! اے ربّ! تُو نے مجھے بہترین حافِظ صاحب کے سینے میں رکھا اس نے میری حُدود کی پاسداری کی، میرے فرائض پر کاربند رہا، میری اطاعت بجالایا اور میری نافرمانی سے پرہیز کیا پس اِسی طرح قراٰنِ کریم مُسلسل دلائل پیش کرتا رہے گا حتی کہ اُس سے کہا جائے گا یہ بندہ تیرے سپرد ہے۔ پس قراٰنِ کریم اُس بندے کا ہاتھ پکڑے گا اور اُس وقت تک تھامے رکھے گا یہاں تک کہ حافِظِ قراٰن کو عمدہ کپڑے کا ایک جوڑا زیبِ تن کرایا جائے گا اور اُس کے سر پر شاہانہ تاج سجایا جائے گا اور شاہی جام اُسے پلایا جائے گا۔ (مجمع الزوائد، کتاب التفسیر، باب منه فی فضل القران ومن قرأه، ۷/ ۲۴۱، الحدیث: ۱۱۶۳۸، ملتقطا، دار الکتب العلمیة بیروت)

حافظ قراٰن کی شَفاعَت

﴿22﴾.....حافظ قراٰن کا دس افراد کی شَفاعت کرنا

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الکَرِیْم فرماتے ہیں: رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے قراٰنِ مجید پڑھا اور اس کو حِفظ کیا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس کو جنّت میں داخل کرے گا اور اُس کو اُس کے گھر والوں میں سے دس افراد کی شفاعت کرنے والا بنائے گا جن میں سے ہر ایک کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

(سنن ابن ماجه، المقدمه، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، ص۴۸، الحدیث:۲۱۶، دار الکتب العلمیه بیروت)

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿23﴾.....حافظ قراٰن تین پُشت تک بخشوائے گا

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ **170** صفحات پر مشتمل کتاب ''**اسلامی زندگی**'' کے صفحہ **32** پر **مُفسّرِ شہیر**، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ''ایک حافظ اپنی تین پشتوں کو اور عالم سات پشتوں کو بخشوائے گا۔'' (اسلامی زندگی، ص۳۲، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

﴿24﴾.....حافظِ قراٰن کے والدین کے لیے انعامات

نوجوان نے والدہ اور قبرستان والوں کو خوش کر دیا:

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن اسعد یافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدتُنا باہیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے جب انتقال کا وقت قریب ہوا تو آسمان کی طرف منہ کر کے یہ دعا کی: ''**میرے پروردگار!** میرا ذخیرہ اور توشہ سب کچھ تو ہی ہے اور جس پر میں نے زندگی اور موت میں بھروسہ کیا موت کے وقت مجھے رُسوا نہ کرنا اور میری قبر میں وحشت کو داخل نہ کرنا جب وہ انتقال کر گئی تو اس کا ایک بیٹا تھا جو ہر جُمعرات اور جمعہ کو ماں کی قبر پر جاتا اور کچھ قراٰن شریف تلاوت کر کے اپنی ماں اور تمام قبرستان والوں کے لئے دعا اور استغفار کرتا اس نے بیان کیا کہ ایک بار میں نے اپنی ماں کو خواب میں دیکھا سلام کرنے کے بعد میں نے دریافت کیا: پیاری امی جان! آپ کس طرح ہیں؟ اور آپ کا کیا حال ہے؟ جواب دیا موت کی تکالیف اور سختیاں تو بہت ہیں لیکن میں رَبِّ تَعَالٰی کے فضل و کرَم سے عالم برزَخ میں ہوں میرے لئے فرش بچھا ہوا ہے، ریشمی اور نہایت نفیس کپڑے کے وتکیے قیامت تک کے لئے لگے ہوئے ہیں میں نے پوچھا آپ کو کسی شی کی ضرورت ہو تو بتائیں؟ انہوں نے کہا: نورِ چشم! تم جو میری زیارت کو آیا کرتے ہو اور قراٰنِ مجید پڑھ کر دعا کر جاتے ہو اسے ترک نہ کرنا: اے میرے بیٹے! جُمعرات و جمعہ کو ہمیں تمہارے آنے سے بہت خوشی ہوتی ہے جب تم میرے پاس آتے ہو تو تمام مردے میرے قریب اکٹھے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے باہیہ!

www.dawateislami.net

تمہارے بیٹے کے آنے سے ہم سب مسرور ہوتے ہیں اور میں اسی طرح جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن قرآن کی تلاوت کرتا پھر ایک بار میں نے خواب دیکھا میرے پاس بہت سے لوگ آئے ہوئے ہیں میں نے پوچھا: آپ کون لوگ ہیں اور میرے پاس کیوں آئے ہیں؟ تو جواب ملا: ہم اُس قبرستان کے رہنے والے ہیں اور تمہارا شکریہ ادا کرنے آئے ہیں اور تم سے درخواست کرتے ہیں کہ اپنا وہ عمل خیر نہ چھوڑنا۔

(روض الریاحین، الحکایۃ السادس والخمسون بعد المائۃ، ص ۱۶۱، ملتقطا، المکتبۃ التوفیقیۃ مصر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ خوش نصیب اور سعادت مند بیٹے نے اپنی والدہ صاحبہ کو قبر میں بھی خوش کر دیا اور دوسروں کے سامنے اُس کا مرتبہ و مقام بھی ظاہر ہو گیا اسی لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اولاد کو اپنے والدین کے لئے دُعا کرنے کا حکم دیا: جیسا کہ قرآنِ مجید میں ارشاد ربّانی ہے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۔ (پ۱۳، ابرھیم: ۴۱)

ترجمہ کنزالایمان: اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

﴿25﴾.....حافظِ قراٰن کے والدین کے لیے جنّتی حُلّے

(۱).....**حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُاللہ** بن بُرَیدہ اَسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: سرکارِ دوعالم، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے قرآنِ مجید پڑھا اور اسے پڑھایا اور اِس پر عَمَل کیا اُس کو قیامت کے دن نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جسکی چمک سورج کی روشنی کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو حُلّے پہنائے جائیں گے جنکی قیمت یہ دنیا ادا نہیں کر سکتی تو وہ پوچھیں گے، ہمیں یہ لباس کیوں پہنائے گئے؟ اُن سے کہا جائے گا: ''تمہارے بچے کے قرآنِ مجید کو حفظ کرنے کے سبب۔'' (المستدرک، کتاب فضائل القران، ۸۶۶ -من قراء القران وتعلمہ ...الخ، ۲۷۸/۲، الحدیث ۲۱۳۲، دار

www.dawateislami.net

المعرفة بیروت)

(۲).....**حضرتِ سیِّدُنا معاذ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے قراٰنِ مجید پڑھا اور اس میں جو کچھ ہے اُس پر عَمَل کیا، قیامت کے دن اُس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی دنیا کے گھروں میں سورج کی روشنی سے زیادہ پیاری ہوگئی اگر وہ تم میں ہو، تو اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو قراٰنِ مجید پر عَمَل کرتا ہے؟ (سنن ابو دائود، کتاب الصلاۃ، جماع ابواب فضائل القران، ص۲۳۹، الحدیث ۱۴۵۳، دار الکتب العلمیۃ)

﴿26﴾.....حافظ قراٰن کے والدین کے لئے دَرجات

حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے اپنے بیٹے کو قراٰنِ مجید دیکھ کر پڑھنا سکھایا اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بخش دے گا اور جس نے اپنے بچے کو زبانی سکھایا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کو چودھویں رات کے چاند کی مانند اُٹھائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا: پڑھ، پس جب بھی وہ ایک آیت پڑھے گا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کی وجہ سے اُس کے باپ کا ایک دَرجہ بلند فرمادے گا یہاں تک کہ جو اُس کو یاد ہو وہاں تک قراٰنِ مجید کو ختم کرلے۔

(المعجم الاوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/۵۲۴، الحدیث:۱۹۳۵، دار الفکر عمان)

﴿27﴾.....حافظ صاحب کے والدین کی جنت میں پہچان

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے بھی دُنیا میں اپنے بچے کو قراٰنِ مجید سکھایا اُسے قیامت کے دن **جنّت میں تاج** پہنایا جائے گا، اہلِ جنّت اُسے اپنے بچے کو دُنیا میں قراٰنِ کریم سکھانے کی وجہ سے پہچانیں گے۔ (المعجم الاوسط، باب

www.dawateislami.net

الالف، من اسمه احمد، ۱/ ۴۰، الحدیث:۹۶، دار الفکرعمان)

ہرلحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن گفتار میں کردار میں اللّٰہ کی برہان
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قران

﴿28﴾.....بڑے آدمیوں پر ذمہ داری بھی بڑی ہوتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جو مُقَدّس کتاب نازِل فرمائی اِس میں کیا کیا فُیوض و بَرَکات پوشیدہ ہیں کہ جن کو ہر شخص کوشش کر کے حاصل کرسکتا ہے اور دِلچسپ بات یہ کہ صرف بڑے نہیں بلکہ مدَنی مُنّے بھی اس کے فیوض و بَرَکات سے محروم نہیں ہوتے اور بسا اوقات ان کے فیوض بَرَکات سے دوسرے لوگ بھی سیراب ہوتے رہتے ہیں اور یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عذاب کے سامنے رُکاوَٹ بن جاتے ہیں جس کی وجہ سے پورے خاندان کو اس عذاب سے پناہ مل جاتی ہے۔

(۱).....**حضرتِ سیِّدُنا** ثابت بن عَجْلان انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''کہا جاتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ زمین والوں کو عذاب دینے کا ارادہ فرماتا ہے جب بچوں کے قراٰنِ مجید سیکھتے ہوئے پڑھنے کی آواز سنتا ہے تو اُن سے عذاب پھیر لیتا ہے۔(سنن الدارمی، کتاب فضائل القران، باب فی تعاهد القران، ص۱۰۱۸، الحدیث: ۳۳۴۶، دار المعرفه بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ذہن میں رہے کہ انسان کی جتنی بڑی ذِمّہ داری ہوتی ہے اس کی پکڑ اُتنی ہی سخت ہوتی ہے جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت پر شَفْقَت فرماتے ہوئے حافِظِ قران کو دین و دنیا میں کامیابی و کامرانی کی بشارتیں عطا فرمائیں اور آخرت میں بھی صرف اُس کو نہیں بلکہ اُس کے والدین اور رشتہ داروں کو بھی طرَح طرَح کی نعمتوں سے نوازنے کی بشارتیں عطا فرمائیں یہ ہر حافِظ صاحِبْ کے لئے نہیں کہ جو طوطے کی طرح اِس کے الفاظ کو یاد کرلے وہ ان نعمتوں کے حاصل کرنے کا اَہل ہوجائے

www.dawateislami.net

بلکہ اِس سے مراد قراٰنِ مجید کے حافِظ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے تمام احکامات کو جاننے اور ان پر عَمَل کرے اور اُس کی تلاوت کو دن اور رات کی مُبارَک گھڑیوں میں کرتے رہنے کی عادت بنائے۔

وگرنہ جس طرح اُس کے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فضائل وکمال بیان فرمائے ہیں اُسی طرح اُس کے احکامات پر عمل نہ کرنے والوں کے لئے وعیدات بھی بیان فرمائی ہیں اور وہ وعیدیں جو عام شخص کے لئے ذِکر کی گئیں اُس سے کہیں بڑھ کر ہیں۔

(۲).....**حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللّٰہ بن عُمَر** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ''**رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''قیامت کے دن ایک ایسا شخص لایا جائے گا جس نے قراٰنِ کریم کے فرائض پر عَمَل نہ کیا ہوگا اور اور اُس کے حُدود کی نافرمانی کی ہوگی اُس کی اطاعت نہ بجالائی ہوگی نافرمانی کا مُرتکِب ہوا ہوگا قرآن کو اس کے سامنے لایا جائے گا تو قراٰن اُس کے حق میں کہے گا! اے ربّ! تُو نے مجھے ایسے شخص کے سینے میں رکھا تھا، اُس نے میرے حدود کی خلاف ورزی کی، میرے فرائض کو ضائع کیا، میری اطاعت کرنا چھوڑ دی اور میری نافرمانی کا مرتکب ہوا۔ پس اُسی طرح قراٰنِ کریم مسلسل دلائل پیش کرتا رہے گا حتی کہ اُس سے کہا جائے گا جا! یہ بندہ تیرے سپرد ہے۔ پس قراٰنِ کریم اُس بندے کا ہاتھ پکڑے گا اور اُس وقت تک تھامے رکھے گا یہاں تک اس کو جہنم میں منہ کے بل گرا دے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب التفسیر، باب منه فی فضل القران ومن قرأه، ۷/۲۴۱، الحدیث: ۱۱۶۳۸، دارالکتب العلمیة بیروت)

(۳).....**حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''قراٰنِ مجید شَفاعَت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور جھگڑے گا تو اس کی تصدیق کی جائے گی جو شخص اِسے اپنا امام بنالے گا یہ جنت تک اُس کی قیادت کرے گا اور جو اسے پسِ پُشت ڈال دے گا یہ جہنم تک اسکی قیادت کرے گا۔ **(مصنف ابن ابی شیبة، کتاب فضائل القران، من**

www.dawateislami.net

قال یشفع القران لصاحبه یوم القیامة، ۱۷۲/۷، الحدیث: ۱۱، مکتبه امدادیه ملتان)

﴿29﴾.....رِیاکاروں کے لئے خُصوصی وادی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب انسان کوئی کام کرتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے خلوص کو دیکھتا ہے کہ جو یہ کام کرنے لگا ہے اِس میں اُس کی نیت کیا ہے اور یہ کیوں کرنا چاہتا ہے اور انسان جب کسی اچھے کام کا ارادہ کرتا ہے تو شیطان اس کام کو کرنے سے روکتا ہے اور اگر کرے تو اس کی نیت میں فتور ڈالتا ہے تاکہ جس کام کے کرنے پر فیوض وبَرَکات مبنی ہیں اُن سے محروم ہو جائے جتنا بھی عظیم کام ہو اگر اُس میں کسی قسم کے لالچ یا رِیا وغیرہ کا شائبہ آجائے تو اُس کام کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قبول نہیں فرماتا چونکہ قراٰنِ مجید **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت ہے اور شیطان اِس میں فتور ڈالنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے اس لئے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حُفّاظِ کرام کو مُختلِف مواقع پر اُس کے بارے میں تنبیہ فرمائی۔

(۱).....**حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ اللّٰہ** بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ رویت کرتے ہیں: نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''بے شک جہنم میں ایک وادی ہے جس وادی سے جہنم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمّتِ مُحَمَّدِ یہ علٰی صاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیار کی ہے جو قراٰنِ پاک کے حافظ، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا میں نکلنے والے ہوں گے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الزهد، باب ماجاء فی الریاء، ۲۷۲/۱۰، الحدیث: ۱۷۶۵۸ ملتقطا دار الکتب العلمیة بیروت)

(۲).....**حضرتِ سیِّدُنا** ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی جُبُّ الحُزْن سپناہ مانگو، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرْض کی یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جُبُّ الحُزْن کیا ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرْض کی یا

www.dawateislami.net

رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس میں کون لوگ داخل ہوں گے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: وہ اُن قُرّاء کے لئے تیار کی گئی ہے جو اپنے اعمال میں رِیا کاری کرنے والے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ قُرّاء وہ ہیں جو اُمراء سے ملنے کے لئے جاتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ، المقدمة، باب الانتفاع بالعلم، ص٥٤، الحديث:٢٥٦، دار الكتب العلمية بيروت)

﴿30﴾..... ریاکار حافِظ صاحِب کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا

(۱).....حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادِق واَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ''جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کے دَرمیان فیصلہ کرنے کے لئے اُن پر تَجَلّی فرمائے گا اُس وقت ہر اُمَّت گھٹنوں کے بل کھڑی ہوگی، سب سے پہلے جن لوگوں کو بلایا جائے گا اُن میں ایک قراٰنِ کریم کا حافِظ، دوسرا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں شہید ہونے والا اور تیسرا بہت مالدار ہوگا، اللہ عَزَّوَجَلَّ قاری سے اِرشاد فرمائے گا: ''کیا میں نے تجھے اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اُتارا ہوا کلام نہیں سکھایا تھا؟'' وہ عَرض کرے گا: یارَبِّ عَزَّوَجَلَّ کیوں نہیں! پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرمائے گا: پھر تُو نے اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟ وہ عَرض کرے گا: رَبِّ عَزَّوَجَلَّ! میں دن اور رات کی گھڑیوں میں قیام کرتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا تو جھوٹا ہے اور فِرِشتے کہیں گے تو جھوٹا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: بلکہ تو نے ارداہ تو یہ کیا تھا کہ لوگ تجھے کہیں ،فلاں قارِی صاحب ہیں اور وہ کہہ لیا گیا: پھر مالدار کو لایا جائے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے اِرشاد فرمائے گا: ''کیا میں نے تجھ پر اپنی نعمتوں کو وسیع نہ کیا یہاں تک کہ میں نے تجھے کسی کا محتاج نہ کیا؟'' وہ عَرض کرے گا یارَبِّ کیوں نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: تو نے میرے عطا کردہ مال میں کیا کیا؟ وہ عَرض کرے گا: میں صِلہ رحمی کرتا اور صدقہ کرتا تھا، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا اور فِرِشتے بھی کہیں گے تو نے جھوٹ بولا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد

www.dawateislami.net

فرمائے گا: بلکہ تو نے ارادہ تو یہ کیا تھا کہ (تیرے بارے میں) کہا جائے فلاں بہت سخی ہے اور وہ کہہ دیا گیا: پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں شہید ہونے والے کو لایا جائے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے پوچھے گا: تجھے کیوں قتل کیا گیا؟ وہ عَرض کرے گا: تم نے اپنے راستے میں جہاد کرنے کا حکم دیا میں نے لڑائی کی یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا تو جھوٹا ہے اور فِرِشتے کہیں گے تو نے جھوٹ بولا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا بلکہ تو نے ارادہ تو یہ کیا تھا کہ کہا جائے فلاں بہت بہادُر ہے، اور وہ تجھے کہہ لیا گیا: اور نَبِیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دونوں گھٹنوں پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابوہُریرہ! یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق کے وہ پہلے تین اَفراد ہیں جن سے قیامت کے دِن آگ کے شعلے بھڑکائے جائیں گے۔ (سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الریاء والسمعۃ، ص٥٦٦، الحدیث: ٢٣٨٢، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ اُن لوگوں نے کتنے عظیم کام کیے لیکن اس کے باوجود جہنم میں ڈال دیے گئے کیونکہ اُن میں جو اَصل مقصود رضاءِ الٰہی تھا وہ مفقود ہو گیا اِس لئے ایسے عَمَل کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ضرورت نہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو پُرخلوص طریقے سے قراٰنِ مجید پڑھنے سمجھنے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر
اور تم خوار ہوئے ہو تارِکِ قراں ہوکر

﴿31﴾.....حافظِ قراٰن بیٹے نے والد صاحب کو عذابِ قبر سے بچا لیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اولاد کی تعلیم وتربیت اس انداز سے کرے کہ

اُس کی اولاد ترقی کرے اور اُس کا نام روشن ہو اور کامیاب ترین لوگوں میں شمار کیا جائے لیکن ہم اس کے لئے کوشش تو بہت کرتے ہیں لیکن دنیا کی تعلیم کے لئے سب کچھ کرتے ہیں اور دین کی تعلیم کی طرف توجہ کم ہوتی ہے اور اس دنیاوی تعلیم سے ہمیں زیادہ سے زیادہ فائدہ چند دنوں کے لئے حاصل ہوسکتا ہے اور دینی تعلیم جو ہمیشہ ہمیں فائدہ پہنچاتی ہے اس سے گریز کرتے ہیں اور جب کوئی مشکل وقت آتا ہے تو ہمیں صرف یہ تعلیم فائدہ پہنچاتی ہے چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 84 صفحات پر مشتمل کتاب ''وقفِ مدینہ'' کے صفحہ 77 پر مذکور ہے۔

ایک صاحِب جن کے 3 بیٹے تھے، اُنہوں نے اپنے 2 بڑے بیٹوں کو خوب دُنیوی تعلیم دِلوائی، محنت کروائی، نتیجۃً ایک بیٹا ڈاکٹر اور دوسرا انجینئر بن گیا۔ ماں باپ خوشی سے پُھولے نہ سماتے تھے کہ ہم ڈاکٹر اور انجینئر کے والِدین بن گئے ہیں۔ تیسرا بیٹا جو پڑھائی میں ذرا کمزور تھا، مِڈل میں آکر فیل (Fail) ہوگیا تو والد نے غُصّے میں آکر سزا کے طور پر اُسے حفظِ قراٰن کے لئے مدرسے میں داخِل کروادیا۔ بدقسمتی سے ہماری نیچ سوچ یہی ہے کہ جو کسی کام کا نہ ہو مثلاً لنگڑا، لُولا، اندھا، بہرا، شرارتی، ضِدّی، کُند ذہن وغیرہ اُسے مدرسے وغیرہ میں داخل کروادو، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں مدَنی سوچ عطا فرمائے۔ اٰمین

بہرحال جس بچے کو سزا کے طور پر مدرسے میں داخل کروایا گیا تھا اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اُس پر کَرَم فرمایا اور اُسے اپنا پاک کلام حِفظ کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ کچھ عرصے بعد جب اُن صاحِب کا انتقال ہوا تو حافِظِ قراٰن بیٹے کو خواب میں ملے۔ حافِظ صاحِب نے پوچھا ابا جان! ارشاد فرمایئے آپ کا مُعامَلہ کیا ہوا؟ جواب دیا بیٹا! قبر میں ڈاکٹر اور انجینئر بیٹوں کی ڈاکٹری اور انجینئرنگ کام نہ آئی، البتّہ تیرے حافِظِ قراٰن بننے کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے عذابِ قبر سے نجات عطا فرمادی۔

(رسائل دعوتِ اسلامی، وقفِ مدینہ، ص ۲۶۴، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

﴿32﴾.....ہر کام کا ایک وقت ہے

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ اپنی اولاد کو صِرف دنیا بنانے کیلئے ہی وقف رکھتے ہیں اور اُس کو اچھی صُحبت سے روکتے ہیں، وہ اپنی آخرت کو سخت خطرہ میں ڈال ڈیتے ہیں اور بسا اَوقات دنیا میں بھی پچھتاوے کے دن آتے ہیں لیکن اس وقت وہ کچھ کرنہیں سکتے، چُنانچِہ مدینۃ الاولیاء احمد آباد شریف ھند کے ایک عاشقِ رسول نے ایک نوجوان پر اِنفِرادی کوشش کر کے اُس کو مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے آمادہ کرلیا، مگر والِد صاحِب نے دُنیوی تعلیم میں رُکاوٹ کے خوف سے اُخرَوی تعلیم کے سفر سے روک دیا۔ بے چارے کو عاشِقانِ رسول کی صُحبت ملتے ملتے رَہ گئی، نتیجۃً وہ بُرے دوستوں کے ہاتھ چڑھ گیا اور شرابی بن گیا۔ اب اُس کے والِد صاحِب کو اپنی غلطی کا اِحساس ہوا، اُس نے اُسی عاشقِ رسول کو درخواست کی ''اِس کو قافِلے میں لے جاؤ کہ کہیں اس کی شراب کی لَت چھوٹے۔ اُس نوجوان پر دوبارہ اِنفِرادی کوشش کی گئی مگر چُونکہ پانی سر سے اُونچا ہو چکا تھا یعنی بے چارہ بہُت زیادہ بگڑ چکا تھا لھٰذا کسی صورت مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے آمادہ نہ ہوا۔ (فیضان سنت، باب فیضان بسم اللہ، ۱/۶۱، مکتبۃ المدینہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! والِدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو شروع سے ہی اچھّا اور مَدَنی ماحول فراہم کریں تا کہ قراٰنِ مجید کو حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ عمل کا جذبہ بھی پیدا ہو اور عقائد بھی دُرُست رہیں ورنہ بُری صحبت کی وجہ سے بگڑ جانے کی صورت میں بازی ہاتھ سے نکل جاتی ہے اور سوائے حسرت وندامت کے کچھ باقی نہیں رہتا۔

غم کے بادل چھٹیں قافلے میں چلو خوب خوشیاں ملیں قافلے میں چلو
بے عمل با عمل بن گئے خاص کر آپ بھی دیکھ لیں قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش، ص۶۱۶، ۶۱۷)

﴿34﴾.....مدنی منے کی وجہ سے والد صاحب سے عذاب اُٹھالیا گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ایک انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ ہر شخص کو اپنی اولاد کے ساتھ مَحبَّت ہوتی

www.dawateislami.net

ہے اور سب سے زیادہ والدہ کو اپنی اولاد کے ساتھ مَحَبَّت ہوتی ہے اور ان سب سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو مَحَبَّت ہوتی ہے اور خصوصا جب بچے چھوٹے ہوں تو ہر کسی کے منظورِ نظر ہوتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی اس مدنی مُنّے کی تکلیف کو پسند نہیں کرتا بلکہ ہر وقت اس کو خوش خُرّم دیکھنا چاہتا ہے اور جب کسی چیز کی خواہش کرتے ہیں تو حتّی المقدور اُس کو پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جب والدین کی یہ خواہش ہوتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ جو سب سے مہربان ہے وہ بھی مدنی مُنّے کی مَحَبَّت کے ساتھ ساتھ اپنی رَحمت نازِل فرماتا ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام فخرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی تفسیر کبیر میں ارشاد فرماتے ہیں:

حضرتِ سَیِّدُنا عیسی ابن مریم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام **ایک قَبْر** کے قریب سے گزرے اور مُلاحَظہ فرمایا کہ عذاب والے فِرِشتے مُردے کو عذاب دے رہے ہیں جب اپنے کام سے واپس قبر کے قریب سے گزرے رَحمت کے فِرِشتوں کو دیکھا اُن کے پاس نور سے بھرے ہوئے برتن ہیں اس سے آپ عَلَیْہِ السَّلام کو تعجب ہوا نماز ادا کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا کی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلام کی طرف وحی فرمائی، اے عیسیٰ! عَلَیْہِ السَّلام یہ شخص بہت زیادہ گُنہگار تھا جب سے مرا ہے میرے عذاب میں مبتلا رہا ہے لیکن (بوقتِ انتقال) اس نے اپنی بیوی حامل چھوڑی تھی پھر اُس نے بچہ جنم دیا اور اس کی تربیت کی یہاں تک کہ بڑا ہو گیا اور آج اُس نے کتابُ اللّٰہ اس بچے کے سُپرد کی اُستاد صاحب نے اُس کو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھائی، مُجھے اپنے بندے سے حَیا آئی کہ میں اُس شَخْص کو زَمین کے اندر عذاب دُوں کہ جس کا بچّہ زَمین کے اُوپر میرا نام لے رہا ہے۔ (تفسیر الکبیر، الباب الحادی عشر، التاسعۃ عشرفی بعض النکت المستخرجۃ من قولنا(بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم)، الجزء الاول، ۱/۱۵۵، دار احیاء التراث العربی بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

www.dawateislami.net

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اے خدائے مصطفٰے میں، تری رحمتوں پہ قُرباں
ہو کرم سے میری بخشش ، بطُفیلِ شاہِ جِیلاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم سب کو چاہئے کہ اپنے مدَنی مُنّوں کو کوئی فالتو چیز سکھانے کی بجائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لینا سکھائیں کہ یہ جب اپنی ننی زبان کھولیں تو پہلا لفظ اَللّٰہ تَعَالٰی کا اسم گرامی ہوتا کہ اس کا افتتاح اچھی چیز سے ہو اور انجام بھی اچھا ہونے کی اُمید ہو جیسا کہ آج کل ہمارے مُعاشرے میں ابتداء اچھی چیز سے کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے اور اِس مبارک نام کی بَرَکتیں صرف اُس مدَنی مُنّے کو نہیں بلکہ اُس کے پڑھانے والے، سکھانے والے اور اس کے والدین کو بھی نصیب ہوتی ہیں لہٰذا اپنے مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنیوں سے کھیلتے ہوئے سکھانے کی نیّت سے اُن کے سامنے بار بار اللہ اللہ کرتے رہیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زَبان کھولتے ہی سب سے پہلا لفظ اللہ کہیں گے۔

حُفّاظِ کِرام کو زِیارتِ مُصطفٰے کیسے ہوئی؟

حضرتِ سیِّدُنا شاہ وَلیُ اللہ مُحَدِّثِ دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ والدِ ماجد نے فرمایا: کہ ایک دن وہ بُزُرگ اور حضرتِ سیّد صاحب دونوں قراٰنِ مجید کا دور کر رہے تھے کہ کچھ لوگ عَرَب صورت سَبْز پوش گروہ در گروہ ظاہر ہوئے اُن کا سردار مسجِد کے قریب کھڑا ہو کر ان قاریوں کی تلاوت سننے لگا اور کہا بَارَکَ اللّٰہُ اَدَّیتَ حَقُّ الْقُراٰن" (اللہ عَزَّوَجَلَّ بَرَکت دے تلاوتِ قراٰن کا خوب حق ادا کیا") یہ کہہ کر واپس پلٹے اُن بزرگوں کی عادت تھی کہ تلاوتِ قراٰنِ مجید کے وقت آنکھوں کو نیند کی سی حالت میں رکھتے تھے اور کسی طرف بھی توجہ نہیں کرتے تھے جب زیرِ تلاوت سورت کو آخر تک پہنچایا تو سیّد عَبدُاللہ صاحب سے پوچھا کہ یہ کون لوگ تھے؟ جن کی ہیبت سے میرا دل کانپ اُٹھا مگر عظمتِ قراٰن کے سبب میں اپنی جگہ سے اُٹھ نہ سکا سیّد صاحب نے کہا: قبلہ یہ اُس وضع کے لوگ تھے جب ان کا سردار پہنچا تو مجھ میں یہ طاقت نہ رہی کہ میں اپنی جگہ پر بیٹھا رہوں مجبوراً اُٹھا اور اُن کی تعظیم بجالایا یہی باتیں

www.dawateislami.net

ہو رہی تھیں کہ اُسی وضع قطع کا ایک اور آدمی آیا اور کہنے لگا کہ حضرت نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کل مجمع اصحاب میں بیٹھے ہوئے اِس جنگل کے رہنے والے حافِظ کی تعریف وصفت فرما رہے تھے اور ساتھ ہی فرما رہے تھے کہ **کل عَلَی الصُبح** ہم اُسے دیکھنے جائیں گے اور اُس کی قِراءَت بھی سنیں گے کیا آپ تشریف لائے تھے یا نہیں اگر آئے تھے تو کدھر کو گئے اُن دونوں بزُرگوں نے جب یہ بات سُنی تو دائیں بائیں دوڑے مگر کوئی نشان نظر نہ آیا۔

راقم الحروف (شاہ ولی اللہ مُحدِّث دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی) کا گمان ہے کہ حضرتِ والد صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اِس واقعہ کے بعد مُدّتوں اس جنگل سے خوشبو مہکتی رہی جسے لوگ سونگھتے اور محسوس کرتے تھے۔ **(انفاس العارفین، ص۵۳، فرید بك سٹال لاهور)**

نماز اچھی ،روزہ اچھا، زکوۃ اچھی، حج اچھا مگر باوجود اس کے میں مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں خواجہء بطحا کی عزت پر خدا شاہد ہے کامل مرا ایماں ہو نہیں سکتا

﴿35﴾.....حُفّاظِ قُراٰن بڑھانے کا مَدَنی نُسْخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ویسے تو ہر انسان کو طرح طرح کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں لیکن ایک بڑی نعمت دِماغ ہے کہ جس میں انسان تمام عُلوم کو محفوظ کر لیتا ہے اور وہ کیسا خوش نصیب ہوگا کہ جس کے دماغ میں قراٰنِ مجید محفوظ ہو اور اُس کی تلاوت سے اپنے سینے کو ٹھنڈا کرتا رہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو ہمیں اسلام عطا فرمایا اُس میں ہر بیماری کا علاج موجود ہے لیکن اِس کے لئے شَرط یہ ہے کہ اُس کا علاج بھی جانتا ہو اور آج کل کے دور میں مُسلمانوں میں ایک بیماری قراٰنِ مجید سے دُوری کی بھی ہے اِس کو حِفظ کرنا تو دور کی بات ہے اِس کو ناظرہ پڑھنے کی طرف بھی رُجحان کم ہوتا ہے اور بہت ہی کم اسلامی بھائی اِس کے حافِظ ہوتے ہیں جب اتنے زیادہ فوائد ہم نے مُلاحَظہ کیے تو ہمیں بھی چاہیے کہ خود بھی قراٰنِ مجید حِفظ کرنے کی کوشش کریں اور اپنی اولاد اور اسلامی بھائیوں کو بھی قراٰنِ مجید حفظ کرنے کی ترغیب دلائیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی اگر ہماری انفرادی

www.dawateislami.net

کوشش سے حافِظِ قراٰن بن گیا تو ہمارے وارے نیارے ہو جائیں گے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمارے اسلاف کی نگاہوں میں یہ تاثیر رکھی تھی کہ لوگ ان کی زبان اور تقوٰی طہارت سے مُتاثِّر ہو کر اسلام قبول کرتے اور اِس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے۔

﴿36﴾.....گلو کار انفرادی کوشش سے قراٰن سیکھنے والا کیسے بنا؟

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک روز کوفہ کے مضافات میں ایک مقام سے گزرے وہاں ایک گھر میں کچھ فاسق لوگ جمع ہو کر شراب کا دور لگا رہے تھے اور مجلس میں زاذان نامی ایک گلوکار تھا جو سارنگی بجاتے ہوئے خوش آوازی سے گانا گا رہا تھا جب اس آواز کو حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سنا تو آپ نے فرمایا کتنی اچھی آواز ہے اگر یہ قراٰن کریم کے پڑھنے میں استعمال ہوتی تو کتنا بہتر ہوتا؟ یہ فرمایا اور اپنی چادر اُس پر ڈال کر چل دیے زاذان نے جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آواز کو سنا تو پوچھا: یہ کون تھا؟ لوگوں نے بتایا یہ صحابیِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے پوچھنے لگا وہ کیا کہہ رہے تھے؟ اُنہوں نے کہا: وہ فرما رہے تھے کہ کس قدر اچھی آواز ہے اگر یہ کتاب اللّٰہ کے پڑھنے میں استعمال ہو تو یہ زیادہ اچھا ہے اس بات سے اُس کے دل پر ہیبت چھا گئی وہ اُٹھا اور سارنگی کو زمین پر مار کر توڑ ڈالا پھر اس نے آپ کو تلاش کیا اور اپنے گلے میں رومال ڈال کر اور آپ کے سامنے زار و قطار رونے لگا حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُسے گلے لگایا اور پھر وہ دونوں رونے لگے تب آپ نے فرمایا میں اس شخص سے مَحَبّت کیوں نہ کروں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبّت کرتا ہے پھر زاذان نے گانے بجانے سے توبہ کی اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں رہنے لگا یہاں تک کہ اس نے مُکَمَّل قراٰنِ مجید سیکھ لیا اور علم کا ایک وافر حصّہ حاصل کر لیا اور علم میں اِمام ہو گیا۔ (مرقلۃ المفاتیح، کتاب فضائل القران، باب آداب التلاوۃ ودروس القران،

www.dawateislami.net

۸۰/۵، تحت الحدیث:۲۱۹۹، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مدینے کے گدا دیکھے ہیں دنیا کے امام اکثر
پلٹ دیتے ہیں تقدیریں محمد کے غلام اکثر

﴿37﴾.....حُفّاظِ کرام کی تعداد بڑھانے کا علوی نسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُزرگانِ دین نے دینِ اسلام کی اِشاعت کو عام کرنے کی بھرپور کوشش کی اور حالات کے پیشِ نظر اس کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے مختلف طریقے استعمال کیے تاکہ دین اسلام کی اِشاعت زیادہ سے زیادہ ہوسکے اسی لئے عُلماءِ مُتَقَدِّمین نے جب نماز اور قرآن وغیرہ پر اِجارہ کرنے کو ناجائز قرار دیا تو لوگوں کا رجحان دینِ متین کی طرف کم ہونا شروع ہوگیا تو عُلماءِ مُتاخِّرین نے ضرورت کے پیشِ نظر جواز کا فتوٰی جاری فرمایا تاکہ یہ سلسلہ خدمتِ دینِ متین جاری وساری رہ سکے۔

اِسی لئے حضرتِ سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِرشاد فرمایا: ''جس شخص کی اسلام میں ولادت ہوئی پھر اُس نے قرآنِ مجید حِفظ کیا تو اُس کے لئے بیت المال سے سالانہ دوسو دینار ہیں دنیا میں حاصل کرے تو اس کی مرضی ورنہ اس کے لئے آخرت میں اَجْر ہے۔(شعب الایمان، باب فی تعظیم القران، فصل فی تنویر موضع القران، ۵۵۶/۲، الحدیث:۲۷۰٤، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

﴿38﴾.....خُراساں کے صالح شخص نے حافِظِ قراٰن کیسے بنائے؟

حضرتِ سَیِّدُنا عَلّامہ امام ابنِ جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سَیِّدُنا ابوالرَّبیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا ابوالرَّبیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَدِیْع نے فرمایا ''میں نے ۴۲ھ میں حج کیا تو میں نے دیکھا کہ مسجد حرام میں بہت سا مال اور کپڑے منتشر پڑے ہوئے ہیں میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتلایا

www.dawateislami.net

کہ خُراسان سے ایک صالح شخص آیا ہے جو بہت مالدار اور نہایت سخی ہے اُسے علی الزَّراد کہا جاتا ہے گزشتہ برس اس نے یہاں بہت سامال اور کپڑے معتبر شخص کے ساتھ بھیجے اور اسے حکم دیا کہ وہ قریش کو اہمیت دے اور ان میں سے جس کو قرآن کا حافظ پائے اس کو اتنا اتنا کپڑا دے گذشتہ سال قریش میں سے سوائے بنی ہاشم کے ایک فرد کے اس نے کسی کو حافظ نہ پایا اس نے کچھ مال اس کو دے دیا اور باقی مال واپس مالک کو لوٹا دیا لوگوں میں اس بات کا بہت چرچا ہوا چنانچہ اِس سال وہ بہت سامال اور کپڑے اپنے ساتھ لایا ہے اُس نے قریش کے تمام گھروں سے ایک خَلقِ عظیم کو حافظ قرآن پایا تمام حُفّاظِ کرام اس کے پاس جَمع ہو گئے اور ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اُسے قرآنِ مجید سنانے، دراہم اور کپڑے لینے لگے حتی کہ اُس کا تمام مال ختم ہو گیا اور کثیر تعداد میں حُفّاظِ کرام باقی رہ گئے۔

(اخبار الاذکیاء، الباب السادس عشر، فی ذکر من احتال بذکائه لبلوغ غرض، ص۱۳۸، مفهوما، دار ابن حزم بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اتنے فیوض و بَرَکات کی حامل کتاب ہمارے پاس موجود ہے اور ہم اس کو پڑھنا چاہیں تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کو آسان فرما دیتا ہے اگر حِفظ کرنا چاہیں تو بڑے کیا چھوٹے چھوٹے مدَنی مُنّے اس کے حافِظ بن جاتے ہیں تو ہمیں بھی ہِمَّت کرنی چاہیے اور اپنی اولاد کو بھی اس کا حافظ بنانا چاہیے تاکہ اسلاف کی طرح ہمارے لیے بھی یہ صدقہ جاریہ بن جائیں اور بروزِ قیامت اِن کے طفیل ہمارے اوپر بھی نظرِ شَفقت ہو جائے۔

لیکن یاد رکھیے! اپنے لیے اور مدَنی مُنّوں کے لئے قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے صحیح العقیدہ قاری صاحب کا انتخاب کریں جو دُرُست مخارِج سے قرآن پاک پڑھائیں اور اس کے ساتھ ساتھ عقائد کی بھی اصلاح ہوتی رہے۔

اللّٰہ مجھے حافظِ قرآن بنادے
قرآن کے اَحکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

(وسائلِ بخشش، ص۱۰۱)

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خصوصی مہربانیوں اور اولیا کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام کے فیضان سے معرضِ وُجود میں آئی، جس نے بے شمار اسلامی بھائی اور اسلامی بہنوں کو راہ راست پر گامزن کیا اور ان کی دنیا و آخرت کو سنوار دیا اور باقیوں کے لئے بھی کوشش کر رہے ہیں تا کہ ان کی بھی دنیا اور آخرت سنور جائے اور جو ان کے اندر بیماریاں ہیں انہیں ختم کر کے عاشق رسول بنایا جائے کیونکہ اسلام میں ہر بیماری کا علاج موجود ہے لیکن اس کا معالج ہونا چاہیے کہ جو ہمیں ان بیماریوں سے نجات عطا فرمائے اور آج کل ہر طرف جادو جنات اور نظر بد وغیرہ کے مسائل پھیلے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے ہر آدمی پریشان دکھائی دیتا ہے اور خدمتِ خلق کے جذبے کے تحت دعوتِ اسلامی کی ایک **مجلس تعویزات عطاریہ** بھی ہے جس میں فی سبیل اللّٰہ تعویزات دیے جاتے ہیں اور اسلامی بھائیوں کے مسائل حل ہوتے رہتے ہیں جن کی ایک **مدنی بہار** آپ کی بارگا میں ترغیب کے لئے پیش کرتا ہوں

مدنی بہار

لطیف آباد نمبر **7** (حیدر آباد) مدرسۃُ المدینہ شعبہ حفظ کے ایک طالب علم پر گندے اثرات ہو گئے اور ان کو قراٰنِ پاک پڑھنے سے مسلسل روکا جانے لگا۔ مَدَنی مُنا مدرسے کیلئے تیاری کرتا تو کوئی ان دیکھی قوّت اُسے اُٹھا کر پھینک دیتی، کبھی کپڑے گُم ہو جاتے، کھانا برتن سے غائب ہو جاتا یا کھانے کا برتن ہی گم ہو جاتا۔ تقریباً دو سال تک وہ اس پریشانی میں مبتلا رہے۔ اِس کے باوجود والد صاحب کی دلی خواہش یہی تھی کہ مجھے اپنے مَدَنی منّے کو باعَمَل حافِظِ قراٰن بنانا ہے۔

مدرسے کے ناظم صاحب نے انہیں امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے تعویذات استعمال کرنے کیلئے ترغیب دلائی کہ اب آپ تعویذات عطاریہ جو کہ مفت دیئے جاتے ہیں ان کو استعمال کر کے دیکھیں۔ اُنھوں نے اِس مشورے پر عَمَل کرتے ہوئے، مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطّاریہ سے تعویذات عطاریہ حاصل کر کے استعمال کئے۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کچھ ہی عرصے میں بہتری آنے لگی ،وہ مَدَنی منّا جو کل تک مدرسے جانے کیلئے تیار ہوجاتا تو گندے اثرات کے باعث نہ جاپاتا،امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے تعویذات استعمال کرنے کی بَرَکت سے دو یا تین دن بعد ہی اس نے مدرسے جانا شروع کردیا اوراب اُس بچے نے حِفظ بھی مکمل کرلیا ہے۔ایک دن ناظم صاحب کے پاس ان کے والدصاحب آئے اورایک انتہائی حیرت انگیز بات بتائی کہ ایک سال قبل مدنی منے کے جو کپڑے جنات جے اثرات کے باعث غائب ہوچکے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے تعویذات کی بَرَکت سے آج صبح وہ کپڑے کوئی گھر پھینک گیا ہے کپڑے ایک سال قبل جس حالت میں غائب ہوئے تھے اسی حالت میں ہی ملے ہیں (سینگوں والی دلہن،ص۱۴،مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ **اللّٰہُ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ہمیں اور ہماری اولاد کو قراٰنِ مجید کا حافظ وقاری بنائے اور اِس پر عَمَل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اوراس مدَنی تحریک کہ جس نے ہمیں یہ مدَنی ذہن دیا اِس کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی ،عُروج اوراستحکام فرمائے اور ہم سب کو اس کے مدَنی ماحول سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماٰخذ ومراجع

کنزالایمان مع خزائن العرفان مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
تفسیر الکبیر داراحیاء التراث العربی بیروت
صحیح مسلم دارالکتب العلمیۃ
سنن الترمذی دارالکتب العلمیۃ
سنن النسائی دارالکتب العلمیۃ

www.dawateislami.net

سنن ابوداؤد دار الکتب العلمیۃ
سنن ابن ماجہ دار الکتب العلمیۃ
المستدرک دار المعرفۃ بیروت
مجمع الزوائد دار الکتب العلمیۃ
المعجم الاوسط دار الفکر عمان
صحیح ابن حبان دار المعرفۃ بیروت
سنن الدارمی دار المعرفہ
مصنف ابن ابی شیبہ مدینۃ الاولیاء ملتان
الفردوس دار الکتب العلمیۃ
شعب الایمان دار الکتب العلمیۃ
کشف الخفاء دار الکتب العلمیۃ
فتح الباری دار السلام الریاض
مرقاۃ المفاتیح دار الکتب العلمیۃ
مراۃ المناجیح نعیمی کتب خانہ گجرات
سیر اعلام النبلاء
الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ المکتبۃ التوفیقیۃ قاہرہ
روض الریاحین المکتبۃ التوفیقیۃ مصر
کتاب الاذکیاء دار ابن حزم

کرامات صحابہ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

ملفوظات اعلیٰ حضرت مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اسلامی زندگی مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

۱۵۲ رحمت بھری حکایات مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

وقف مدینہ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فیضان بسم اللہ، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

وسائل بخشش، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

سینگوں والی دلہن، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

جِنّات سے حِفاظت کے نُسخہ جَات

دُرُود شریف کی فضیلت

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے کہ ''مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لیے پاکیزگی ہے۔(مسند ابو یعلٰی،شھر بن حوشب عن ابی ھریرۃ،۶۲/۵، الحدیث:۶٤۰۷، دار الفکر بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جِنّات بھی انسانوں کی طرح **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق ہیں لیکن اِن میں بُنیادی فَرق یہ ہے کہ اِن کی پیدائش آگ سے ہوئی اور اِنسان کی پیدائش مٹّی سے ہوئی اور یہ انسانوں کی طَرح ہر قسم کے کام کاج کرتے ہیں اور اِن کی اَولاد بیوی بچّے اور خاندان بھی ہوتے ہیں اور اَکثر اُن کی عُمر اِنسانوں سے کہیں زِیادہ ہوتی ہے اِن کے ٹھکانے اکثر جزیرے، وادیاں، پہاڑ اور گندگی کے میدان ہوتے ہیں۔

جِنّات میں بھی مسلمان اور غیر مسلِم ہوتے ہیں اور بعض نیک اِنسانوں سے مَحبَّت کرتے ہیں اور ان کی خِدمات سَرانجام دینے کو اپنی خوش نصیبی سمجھتے ہیں اور غیر مسلِم کچھ سَرکش بھی ہوتے ہیں جو اِنسانوں کے ساتھ کھیل کُود، تکلیف، پریشانی وغیرہ کو پسند کرتے ہیں اور بسا اوقات انسانوں کو قَتْل بھی کر دیتے ہیں لیکن یہ طاقت ہر جِنّ میں نہیں ہوتی بلکہ صرف عِفریت قِسم کا ایک جِنّ ہوتا ہے جو یہ کرسکتا ہے اور یہ اِنسان کو مَغْلوب کرنے کی کوشش کرتے ہیں اگر اِن سے ڈَر جائے تو اُس کو ہر وقت پریشان کرتے رہتے ہیں اور اگر اِن سے نہ ڈرے تو یہ بالکل اُس سے جُدا ہو جاتے ہیں اور کوئی تکلیف بھی نہیں دیتے اور یہ عام طور پر اِنسانوں سے ڈرتے ہیں اور یہ عام انسان کو اپنی اَصْلی صُورَت میں نظر نہیں آتے بلکہ کسی دُوسری شَکْل میں دِکھائی دیتے ہیں۔

جِنّات کی حقِیقَت

لُغَت میں انسان کے بالمقابل پوشیدہ مخلوق کو جِنّ کہتے ہیں۔(القاموس الوحید،ص ۲۸۸)

علّامہ ابنِ اَثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر ارشاد فرماتے ہیں: جن کو ''جِنّ'' آنکھوں سے پوشیدہ ہونے کی وَجہ سے کہا جاتا ہے۔ (النهاية،باب الجيم مع النون،۱/۳۰۰،دارالمعرفة بيروت)

شارِحِ بُخاری علامہ بدرُالدِّین محمود بن اَحمد عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ہر وہ شے جو تم سے چھپی ہو وہ تم پر پوشیدہ ہے اسی پوشیدگی کی بنا پر اُس کو جِنّ کا نام دیا جاتا ہے۔ زَمانہءجاہلِیَت میں لوگ فِرِشتوں کو آنکھوں سے پوشیدہ ہونے کی وَجہ سے جِنّ کہا کرتے تھے۔

(عُمْدَةُ الْقَارِی،کتاب بدء الخلق،باب ذكر الجِنّ وثوابهم وعقابهم،۱۵/۱۸۴،ادارة الطباعة المنيرية مصر)

جِنّات کی تَخْلِیق

﴿1﴾ جِنّات کی تَخْلِیق کے بارے میں **اللّٰہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے قراٰنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ○ (پ۱۴،الحجر:۲۷)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور جِنّ کو اِس سے پہلے بنایا بے دُھوئیں کی آگ سے۔

﴿2﴾۔۔۔

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ○ (پ ۲۷،الرحمٰن:۱۵)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور جِنّ کو پیدا فرمایا آگ کے لُوکے سے۔

﴿3﴾۔۔۔اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مَروِی ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: فِرِشتوں کو نُور سے، جِنّات کو آگ کے شُعْلَہ سے

اور سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو اُس چیز سے پیدا کیا گیا جو تمہیں بیان کر دیا گیا ہے (یعنی مٹّی)۔ (صَحِیْح مُسْلِم، کتاب الزھد والرقائق، باب فی احادیث متفرقۃ، ص۱۱۴۳، الحدیث۲۹۹۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

﴿4﴾۔۔۔**شارِحِ بُخاری** علامہ بدرُ الدِّین محمود بن احمد عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی لکھتے ہیں: اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ جِنّ کی اَصْل آگ ہے جیسا کہ اِنسان کی اَصْل مٹّی ہے۔ قراٰنِ پاک میں حِکایَت کردہ اِبلیس کا قول خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّار (پ۸، الاعراف: ۱۲) (ترجمۂ کنزُ الایمان: تو نے مجھے آگ سے بنایا۔) بھی اِس بات پر دَلالت کرتا ہے کہ جِنّ کی اَصْل آگ ہے۔

(عُمْدَۃُ الْقَارِی، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الجِنّ وثوابھم وعقابھم، ۱۵/۱۸۳، ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ مصر)

جِنّات کِس دِن پَیدا ہوئے؟

حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بن اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فِرِشْتوں کو بُدْھ کے دِن، جِنّات کو جُمْعَرات اور سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو جُمُعَہ کے دِن پیدا کیا۔ (تفسیر الطبری، سورۃ البقرۃ، تحت الاٰیۃ ۳۰، ۱/۲۳۷، دار الکتب العلمیہ بیروت)

زمین پر اِنسان سے پہلے جِنّات آباد تھے

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے زمین پر جِنّات رہتے تھے۔ اُنہوں نے زمین پر فَساد بَرپا کیا اور خُونریزی کی جب اُنہوں نے زمین میں فساد کو اپنا وَطِیرہ بنا لیا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اُن پر فِرِشْتوں کے لشکر مُسلَّط فرمائے اُنہوں نے اِنہیں مارا اور سَمُنْدَری جزیروں کی طرف بھگا دیا۔ (تفسیر درمنثور، سورۃ البقرۃ، تحت الاٰیۃ ۳۰، ص۲۴۱ ملتقطًا، مکتبۃ الھجر للبحوث)

جِنّات کی تَخْلیق کا مَقْصَد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جِنّات کی تخلیق کا مَقْصَد خود قراٰنِ مجید میں بیان فرما دیا:

وَمَاخَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ (پ۲۷، الذاریت:۵۶) ترجمۂ کنزُالایمان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اتنے ہی بنائے کہ میری بندگی کریں۔

جِنّات کے وُجُود سے اِنکار کا حکم

صَدرُالشَّرِیعہ بَدرُالطَّرِیقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جِنّات کے وُجُود کا اِنکار یا بَدی کی قُوَّت کا نام جِنّ یا شیطان رکھنا کُفر ہے۔ (بہارِ شریعت، جِنّ کا بیان، حصہ۱، ۱/۹۷)

شیطان بھی حَقیقَت میں جِنّ ھے

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے قراٰنِ مجید میں شیطان کی اَصْلِیَّت کو بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ کَانَ مِنَ الْجِنِّ (پ۱۵، الکھف:۵۰) ترجمۂ کنزُ الایمان: اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کے کہ قومِ جِنّ تھا۔

علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عُثمانی مُجدّدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اِسی آیتِ مبارکہ کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: فِرِشتے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہیں کرتے اور شیطان نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی تھی کیونکہ وہ اَصْل میں جِنّ تھا۔

(تفسیر مظہری، پ۱۵، الکہف: ۵۰، ۶/۵۴، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

جِنّات کی تعداد

﴿1﴾۔۔۔**حضرتِ سیِّدُنا** عبداللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ چوتھی زمین کے اُوپر اور تیسری زمین کے نیچے اِتنے جِنّات ہیں کہ اگر وہ تمہارے سامنے آجائیں تو تمہیں سورج کی رَوشنی دِکھائی نہ دے۔

(کتاب العظمة، باب ذکر الجِنّ وخلقهم، ص٤١٧، الرقم١٠٩٨، دارالکتب العلمیة بیروت)

﴿2﴾۔۔۔**حضرتِ سیِّدُنا** عَمْرو بِکَالِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: جب اِنسان کا ایک بچّہ پیدا ہوتا ہے تو **جِنّات** کے یہاں نَو بچّے پیدا ہوتے ہیں۔(تفسیر الطبری ،پ١٧،الانبیاء، تحت الا یۃ٩٦، ٩/٨٥،الحدیث ٢٤٨٠٣،دارالکتب العلمیة بیروت)

جِنّات کی اقسام

﴿1﴾۔۔۔**حضرتِ سیِّدُنا** ابوثَعْلَبَہ خُشَنِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جِنّات کی تین قسمیں ہیں۔ **اوّل:** جِنّ کے پَر ہیں اور وہ ہَوا میں اُڑتے ہیں۔**دوم:** سانپ اور کُتّے جیسی شَکْل وصُورت والے۔**سوم:** جو سفر اور قیام کرتے ہیں۔(المستدرك للحاكم، كتاب التفسير، ١٤٤٥- الجِنّ ثلاثة اصناف، ٣/ ٢٥٤، الحديث:٣٧٥٤، دارالمعرفة بیروت)

حضرتِ علامہ بدرُالدِّین عَیْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی نے قراٰنِ پاک واَحادیثِ مبارَکہ اور آثارِ صَحابہ میں غور وفکر کرکے جِنّات کی مزید اَقسام بیان فرمائی ہیں:

﴿1﴾.....**غُوْل یا عِفْرِیت:** کسی سے مانوس نہیں ہوتا۔ وِیرانوں کی تلاش میں رہتا ہے عُمُوماً رات میں اور تنہائی کے اوقات میں دکھائی دیتا ہے کیونکہ مسافر اس وقت اکیلا ہوتا ہے وہ اسے انسان گمان کرتا ہے اور یہ مسافر کو راستے سے بھٹکاتا ہے۔

﴿2﴾.....**غَدَار:** یہ مِصر اور یَمَن میں پایا جاتا ہے اِسے دیکھتے ہی اِنسان بے ہوش ہوجاتا ہے۔

﴿3﴾.....**وَلہان:** سَمُنْدر کے قریب جَزیروں میں رہتا ہے اس کی شَکْل ایسی ہے جیسے انسان شُتُرمُرغ پر سَوار ہو۔ یہ اُن لوگوں کو کھاجاتا ہے جن کو سَمُنْدَر (جزیروں میں) پھینک دیتا ہے۔

﴿4﴾.....**شَقّ:** یہ انسان کے آدھے قَد کے برابر ہوتا ہے، لوگوں پر ان کے سفروں میں ظاہِر ہوتا ہے۔

﴿5﴾.....بعض جِنّات انسانوں سے مانوس ہوتے ہیں اور انہیں ایذا نہیں پہنچاتے۔

﴿6﴾.....بعض جِنّات کنواری لڑکیوں کو اُٹھالے جاتے ہیں۔

﴿7﴾.....بعض جِنّات کُتّے اور بعض چھپکلی کی شکل میں ہوتے ہیں۔

(عُمْدَۃُ الْقَارِیْ،کتاب بدء الخلق،باب ذکر الجِنّ وثوابھم وعقابھم، ۱۸۳/۱۵، ملتقطا، ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ مصر)

شیطان کی اولاد

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مَطْبُوعہ **1548** صفحات پر مشتمل کتاب **''فیضانِ سنّت''** صفحہ **40** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نقل فرماتے ہیں: شیطان کی کثیر اَولاد ہے اور ان کی مختلف کاموں پر ڈیوٹیاں لگی ہوئی ہیں چُنانچِہ حضرتِ علامہ **اِبْنِ حَجَر عَسْقَلانی** قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی نقل کرتے ہیں، اَمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ شیطان کی اولاد نو ہیں۔

(1).....زَلِیْتُون (2).....وَثِیْن (3).....لَقُوْس (4).....اَعْوَان (5).....ہَفَّاف (6).....مُرَّۃ (7).....مُسَوِّط (8).....دَاسِم اور (9).....وَلہان۔

زَلِیْتُون: بازاروں میں مقرَّر رہے اور وہاں اپنا جھنڈا گاڑے رہتا ہے۔

وَثِیْن: لوگوں کو ناگہانی آفات میں مبتلا کرنے کے لئے مقرَّر رہے۔

لَقُوْس: آتش پَرستوں پر مقرَّر رہے۔

اَعْوَان: حُکمرانوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

ہَفَّاف: شرابیوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

مُرَّۃ: گانے باجے بجانے والوں پر مُقرَّر رہے۔

مُسَوِّط: افواہیں عام کرنے پر مقرَّر رہے۔ وہ لوگوں کی زَبانوں پر افواہیں جاری کروا دیتا ہے، اور لوگ ان کی اصلا نہیں

پاتے۔

دَاسِم: گھروں میں مُقرَّر رہے۔اگر صاحبِ خانہ گھر میں داخِل ہوکر نہ سلام کرے اور نہ بسم اللہ پڑھ کر قدَم اندر رکھے ،تو یہ اُن گھر والوں کو آپس میں لڑوا دیتا ہے،حتّٰی کہ طلاق یا خُلع یا مار پیٹ تک نَوبَت پہنچ جاتی ہے۔

وَلہان: وُضو،نَماز اور دیگر عبادات میں وَسْوسے ڈالنے کے لئے مُقرَّر ہے۔(المنبھات علی الاستعداد لیوم المعاد،ص۷٤، مطبع مصطفائی محمد مصطفٰے خان کانپور ھند)

جِنّات کی مختلف شکلیں

﴿1﴾۔۔۔حضرت علامہ بدرُالدّین شبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بلاشبہ جِنّات انسانوں اور جانوروں کی شَکْل اختیار کر لیتے ہیں چنانچہ وہ سانپوں،بچّھوؤں،اُونٹوں،بیلوں،بکریوں،گھوڑوں،خچروں،گدھوں اور پَرندوں کی صورتوں میں متشکل ہوتے ہیں۔(اکام المرجان، الباب السادس فی بیان تطور الجِنّ و تشکلھم فی صورۃٍ شتّی،ص۳۲،دارُ الغدِّ الجدید القاھرۃ)

جِنّات کا اَشکَالُ تبدیل کرنا؟

﴿1﴾۔۔۔حضرت علامہ بدرُالدین محمود بن احمد عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی قاضی ابویَعْلٰی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: کہ شیاطین کو اپنی خَلْقت یا شَکْل تبدیل کرنے پر خود کوئی قُدرَت نہیں ہے، ہاں یہ اُس وَقْت ممکن ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو ایسے کَلِمات یا اَفعال سِکھا دے کہ جِنّیں وہ پڑھیں یا کریں تو ایک شَکْل سے دُوسری شَکْل میں منتقل ہوجاتی۔

(عُمْدَۃُ الْقَارِی،کتاب بدء الخلق،باب ذکر الجِنّ وثوابھم وعقابھم،۱۰/۱۸۳)

﴿2﴾۔۔۔حضرت علامہ سَیِّد محمود آلوسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: جِنّات اجسام ہوائیہ ہیں جِنّ میں سے بعض یا سَب مختلف شکلیں اِختیار کر سکتے ہیں۔اِن کی خاصِیَّت یہ ہے کہ وہ مخفی رہتے ہیں اور بسا اَوقات اپنی اَصْلی شَکْل کے عَلاوہ کسی اور شکل میں نظر آتے ہیں بلکہ بعض مرتبہ اپنی خِلقی صُورَت میں بھی نظر آجاتے ہیں جیسا کہ فِرِشتے نظر آتے ہیں،لیکن اِن کو اَصْلی شَکْل میں دیکھنا انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی شان ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندوں میں

سے جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ چاہے۔

(تفسیر روح المعانی، پ۲۹، الجنّ، تحت الآیۃ ۱، ۲۹/۸۲، دار احیاء التراث العربی بیروت)

﴿3﴾۔۔۔**حضرت** علامہ سَعْدُ الدّین تَفْتازانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی جِنّات کی اَبحاث کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: جِنّات میں بھی بعض کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ جو شکل چاہیں بَن جائیں۔(شرح المقاصد، المقالۃ الثانیۃ فیما یتعلق بالمجردات، الفصل الثانی فی العقل، المبحث الثالث فی الملائکۃ والجنّ والشیاطین، ۳/ ۳۶۸، مکتبہ عالم الکتب بیروت)

جِنّات کہاں رہتے ہیں؟

حضرت علامہ بَدرُ الدّین محمد بن عَبْدُ اللہ شِبلی حَنَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **"اکامُ المرجان"** میں نَقْل فرماتے ہیں: اکثر و بیشتر جِنّات وِیران، وَسیع بَیابان اور نجاسَت کی جگہوں پر ہوتے ہیں مثلاً بیتُ الخَلاء، کچرے کے ڈھیر، قَبروں کی جگہ اور غُسل خانہ وغیرہ۔(اکام المرجان، الباب الموفی خمسین فی بیان صرع الجنّ للانس، ص۱۵۱، ملتقطاً، دار الغد الجدید القاھرۃ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کے اِس سَفَر میں جِنّات اور اِنسان کا ایک دُوسرے سے واسِطہ پڑتا ہی رہتا ہے، یہ مختلف مُعامَلات میں ایک دُوسرے کی مدد بھی کرتے ہیں چاہے اِنسان کو اِس کا علم ہو یا نہ ہو۔ جِنّات انسانوں سے علمِ دین بھی حاصل کرتے ہیں، صحیحُ العقیدہ جِنّات بزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُتِیْن سے بے حد مَحَبَّت وعَقِیدَت رکھتے ہیں اور اُن کی بارگاہوں میں حاضِریاں بھی دیتے ہیں، اُن کے ہاتھ پر گناہوں سے تائب بھی ہوتے ہیں، اُن کے مُرید بھی ہوتے ہیں اور بَدْ مَذہَبوں سے نَفْرت کرتے اور اُن سے دُور رَہنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جِنّات کی صالحین سے مَحَبَّت

حضرتِ سیِّدُنا وَہْب اور حضرتِ سَیِّدُنا حَسَن بَصری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی ہر سال **حج** کے موسم میں مسجدِ خَیف شریف کے اَندر ملاقات ہوا کرتی تھی۔ ملاقاتی اس وقت آتے جب باقی لوگ سو چکے ہوتے تو وہ ان

کے ساتھ لوگ بیٹھ کر (دینی) باتیں کرتے ایک رات وہ دونوں اپنے شُرکاء کے ساتھ (دینی) باتیں کررہے تھے یکا یک ایک پرندہ آیا اور حضرتِ سیِّدُنا وَہْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ایک جانب حَلقے میں بیٹھ گیا اور سلام کیا ،حضرتِ سیِّدُنا وَہْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُس کے سلام کا جواب دیا اور پوچھا: تم کون ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں ایک مسلمان جِنّ ہوں۔ فرمایا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ عَرْض کیا: کیا آپ یہ پسند نہیں فرماتے کہ ہم آپ کی مجلس میں بیٹھیں اور عِلم حاصِل کریں!'' ہمارے اَندر آپ سے رِوایات بیان کرنے والے بَہُت سے جِنّات ہیں، ہم آپ حضرات کے ساتھ بَہُت سے کاموں میں شریک ہوتے ہیں مَثَلاً نَماز، جِہاد، بیماروں کی عِیادَت، نَمازِ جِنّازہ اور حج وعُمرہ وغیرہ نیز آپ سے علم حاصل کرتے اور قراٰنِ کریم کی تلاوَت سنتے ہیں۔

(موسوعة الامام لابن ابی الدنیا، کتاب الھواتف، ۵۲۶/۲، الرقم ۱۷۷ ملتقطاً، المکتبة العصریة بیروت)

نیک جِنّات کی بَدمَذْہبوں سے نَفرَت

حضرتِ سیِّدُنا سَلَمَہ بن شَبِیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیر فرماتے ہیں کہ میں نے مَکّہ مکرّمہ منتقل ہونے کا اَرادَہ کیا اور اپنا گھر بیچ دیا۔ جب میں نے اِس کو خالی کر کے خریدار کے سُپُرد کیا تو اِس کے دروازے پر کھڑے ہو کر جِنّوں کو مُخاطَب کر کے کہا: اے گھر والو! ہم تمہارے پڑوسی رہے، تم نے ہمیں اچھا پڑوس مُہَیّا کیا (یعنی جِنّ ہو کر بھی ہمیں نہیں ستایا) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ اب ہم نے اپنا گھر بیچ دیا ہے اور مَکّہ مُکَرّمہ منتقل ہو رہے ہیں **فَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ** (ترجمہ: تم پر اللہ کی رَحْمَت اور سلامتی ہو)۔ تو گھر میں سے کسی جواب دینے والے نے مجھے جواب دیا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں بھی جزائے خیر عطا فرمائے کہ ہم نے بھی تم سے بھلائی دیکھی اور ہم بھی یہاں سے جا رہے ہیں اس لئے کہ جس نے یہ گھر خریدا ہے وہ رافضی ہے جو حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق اور حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو بُرا بھلا کہتا ہے۔

(صفة الصفوة، ذکر المصطفیات من بنیات صغار.....الخ، ذکر المصطفین من عبادِ الجِنّ، ۴۴۴/۴ دار المعرفة

بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک جِنّات نیک لوگوں سے مَحَبَّت کرتے ہیں اور اِن سے تعلیم وتربیت حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں اور جو جِنّ غیر مسلم ہوں وہ ہر وقت مسلمانوں کو پریشان اور تنگ کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں اور ان کے سُکون وغیرہ کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور یہ سب کچھ حقیقت میں انسان کے اپنے اَعمال کی وجہ سے ہوتا ہے کہ جب انسان گناہوں میں مبتلا ہو جائے تو پھر ہر قسم کے شیطان بھی انسان پر مُسلَّط ہونے کی کوشش کرتے ہیں

جِنّات انسانوں پر مسلّط کیوں؟

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے شَیاطین کا انسانوں پر غلَبہ حاصل کرنے کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ (پ۲۵، الزخرف:۳۶)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور جسے رتوندآئے رحمٰن کے ذِکر سے اس پر ایک شیطان تَعینات کریں کہ وہ اس کا ساتھی رہے۔

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی کے ساتھ شَر کا اِرادہ فرماتا ہے تو اُس کی موت سے ایک سال پہلے اُس پر ایک شیطان مُقَرَّر فرما دیتا ہے وہ جب بھی کسی اچھائی کو دیکھتا ہے تو اپنی طَرَف سے اُسے بُرا بنا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ بندہ اس پر عمل نہیں کرتا اور جب کسی بُرائی کو دیکھتا ہے تو اپنی طرف سے اسے اچھا بنا دیتا ہے حتی کہ وہ اس پر عمل کر لیتا ہے۔

(الفردوس الاخبار، ذکر ارادۃ اللّٰہ عزوجل بالعبد من الخیر والشر، الحسن بن علی، ۱/۳۰۳، الحدیث:۹۴۹ دارالکتب العربی بیروت)

علّامہ جلال الدین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا قول نَقْل فرماتے ہیں کہ جو حق کی جانِب سے اپنی آنکھیں بند کر لے اِس کا انکار کرے جبکہ وہ جانتا ہو کہ حلال

حلال ہے اور حرام حرام ہے اور وہ خواہش نَفْس کی وجہ سے حلال اور حق کے عِلْم کو تَرْک کر دے اور وہ اپنی حاجت پوری کرے پھر حرام کا اِرادہ کرے تو اُس پر شیطان مقرر کر دیا جاتا ہے۔(تفسیر الدر المنثور، پ۲۵، الزخرف، تحت الاٰیۃ:۳۶، ص۲۰۷، مرکز الھجر للبحوث والدارسات العربیۃ والاسلامیۃ)

جِنّات کا گناہوں کے سبَبُ تکلیف دینا

حضرتِ سیِّدُنا امام ذَہْبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک حکایت بیان فرماتے ہیں۔ ہمارا ایک مکان تھا جو بھی اِس میں رہتا اور رات قِیام کرتا صُبْح کو اُس کی لاش ملتی! ایک مرتبہ ایک مغرِبی مسلمان آیا اور اُس نے اِس مکان کو پسند کر کے کرائے پر لے لیا۔ وہاں رات بَسَر کی اور صبح کو بِالکل صحیح وسلامت رہا۔ اس بات سے پڑوسیوں کو تَعَجُّب ہوا۔ وہ شخص اس گھر میں کافی عرصہ تک مُقیم رہا پھر کہیں چلا گیا۔ جب اس سے اس گھر میں سلامت رہنے کا سبب پوچھا گیا: تو اُس نے جواب دیا: جب میں نے اس گھر میں رات بسر کی تو عشاء کی نَماز کے بعد قراٰنِ کریم کی تلاوت کی۔ اچانک ایک **پُر اَسرار نوجوان** نے کنوئیں سے باہَر نِکل کر مجھے سلام کیا: میں ڈر گیا، وہ کہنے لگا: ڈریئے مت مجھے بھی کچھ قراٰنِ کریم سکھایئے۔ چُنانچِہ میں اُسے قراٰنِ کریم سکھانے لگا، میں نے اُس سے پوچھا، اِس گھر کا کیا قِصّہ ہے؟ اُس نے بتایا، ہم **مسلمان جِنّات** ہیں ہم قراٰن پاک کی تِلاوت بھی کرتے ہیں اور نَماز بھی پڑھتے ہیں، اِس گھر کو فساق ہی کرائے پر لیتے جب وہ شراب پی اکٹھے ہوتے ہم گلا گُھونٹ کر اِن کو مار ڈالتے تھے، میں نے اُس سے کہا: رات میں آپ سے ڈَر لگتا ہے، دِن میں تشریف لایا کریں، اُس نے کہا، ٹھیک ہے۔ چُنانچِہ وہ دن میں کُنویں سے باہَر آتا میں اُس سے مانوس ہو چکا تھا: ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ وہ جِنّ مجھ سے قراٰن مجید سیکھ رہا تھا کہ ایک عَمَلِیّات کرنے والا مَحلّے میں آیا (اور صدائیں لگانے لگا): میں سانپ کے ڈَسنے، نظرِ بد اور آسیب کا دَم کرتا ہوں، اُس جِنّ نے کہا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا، یہ جھاڑ پُھونک کرنے والا ہے۔ جِنّ بولا، اِسے میرے پاس بُلاؤ، لہٰذا میں گیا اور اُسے بُلا لایا۔ یکا یک وہ جِنّ

چَھت پر ایک بَہُت بڑا اَژدَھا بن گیا! اُس عامِل نے دَم کیا تو وہ اَژدھا اُوپر سے نیچے آیا یہاں تک کہ گھر کے دَرمِیانی حصّے میں گر پڑا۔ اُس عامل نے اُسے پکڑ کر اپنی ٹوکری میں بند کرلیا میں نے اُسے مَنْع کیا تو کہنے لگا، کیا تم میرے شِکار سے مجھے مَنْع کرتے ہو۔ میں نے اُسے ایک اشرفی دی تو وہ چھوڑ کر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد اُس اَژدَھا نے حَرَکت کی اور پہلی والی شکل میں ظاہر ہوا لیکن وہ کمزور ہو کر پیلا پڑ گیا تھا! میں نے اُس سے پوچھا، تمہیں کیا ہو گیا؟ جِنّ نے جواب دیا **عامل** نے مجھے اَسمائے مبارَکہ پڑھ کر **قتل کر دیا** ہے مجھے گمان بھی نہیں ہے کہ میں بچ جاؤں۔ جب تم کنویں میں چیخ کی آواز سنو تو یہاں سے چلے جانا۔ مغرِبی مسلمان کا کہنا ہے، میں نے رات میں اُس کی موت کی خبر سُنی تو میں وہاں سے بھاگ گیا۔ (سیر اعلام النبلاء، الطبقة السابعة والعشرون، ابن عقیل علی بن عقیل، ۱۹/۴۵۰ مکتبه مئوسسة الرسالة بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس سَنسَنی خیز حکایت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ بسا اَوقات مذاق مہنگا پڑ جاتا ہے۔ غالبًا اُس جِنّ نے اَژدھا بن کر اُس عامل کو چھیڑنے کی کوشش کی تھی کہ دیکھو یہ کیا کرتا ہے مگر وہ عامِل اپنے فَن میں کامِل نکلا اور اُس نے اَسمائے مُبارَکہ پڑھ کر ایسا دَم کیا کہ اُس بے چارے جِنّ کو جان کے لالے پڑ گئے لہٰذا کسی کو کمزور سمجھ کر چھیڑنا نہیں چاہیے نیز پتا چلا کہ گُناہوں کی نُحُوست کے سبب دُنیا میں بھی بلائیں اور آفتیں آسکتی ہیں جیسا کہ اُس آسیب زَدَہ مکان میں آنے والے شرابیوں اور بدکاروں کو جِنّات گلا گھونٹ کر مار دیتے تھے اِس سے گھروں میں فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں اور طَرَح طَرَح کے گناہوں میں مشغول رہنے والوں کو عِبرَت حاصِل کرنی چاہئے کہ کہیں دُنیا میں بھی گناہوں کی وجہ سے کوئی مُصیبَت نازِل نہ ہو جائے! نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ عبادت و تِلاوَت سے بلائیں ٹلتی ہیں۔ جیسا کہ اُس پُراَسرار مکان میں رہنے والے شخص کی زِندگی بچ گئی اور تمام تکالیف سے محفوظ رہا اور عبادات وغیرہ کی وَجہ سے اِنسان سب کا منظورِ نظر بن جاتا ہے جیسا کہ جِنّ نے نَمازی و تِلاوَت کرنے والے مسلمان کی شاگردی

اَختیار کر لی۔ لہٰذا اپنے گھر کو نمازوں، تِلاوتوں اور نعتوں سے آباد رکھئے اور فلموں ڈِراموں، گانے باجوں کی نُحُوستوں سے دُور رہئے۔

جِنّات کا انسانوں کو اغوا کرنا

ایک مرتبہ **ایک** انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عشاء کی نماز کے لئے گھر سے نکلے تو اُن کو **جِنّات** نے **اَغوا** کر لیا اور کئی سال تک گُم رہے۔ پھر وہ **مدینۂ منوَّرہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعظِیْمًا تشریف لائے تو اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُن سے اِس سلسلے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ مجھے **جِنّات اُٹھا** کر لے گئے تھے اور میں ایک زَمانہ تک اُن کے پاس رہا، اِس کے بعد مسلمان جِنّات نے جِہاد کیا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِن کو دُشمنوں پر کامیابی دی اور اِن میں سے بعض اَفراد کے ساتھ مجھے بھی قید کر لیا۔ پھر وہ کہنے لگے تو مُسلمان دِکھائی دیتا ہے اور تجھے قید کرنا ہمارے لئے مُناسب نہیں، پھر اُنہوں نے مجھے اِختیار دیا کہ چاہے میں اِن کے پاس قِیام کروں یا اپنے اَہل و عِیال کے پاس چلا جاؤں۔ میں نے گھر آنے کو اِختیار کر لیا تو وہ **جِنّات** مجھے **مدینۂ منوَّرہ** زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْما تک لے آئے۔ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہُ نے دَرْیافت کیا اُن کا کھانا کیا تھا تو اُس انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہُ نے عرض کی: لَوبیا (ایک قسم کی سبزی) اور ہر وہ چیز جس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام نہیں لیا جاتا۔ پھر اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعالٰی عَنْہُ نے اُن کے **پینے** کے بارے میں پُوچھا تو بتایا: وہ شراب جو ڈھکی ہوئی نہ ہو۔ (حیاۃُ الحیوان الکبریٰ، باب الجیم، الجِنّ، ۱/۲۹۵ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

جِنّات سے مَت ڈرئیے.....!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسا کہ آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ جِنّات اِنسان کو اِغوا کر کے بھی لے جاتے ہیں۔ ہاں! ہر جِن اغوا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا، جِنّات کی مُتَعَدَّد اَقسام بیان ہوئیں۔ بیشتر **جِنّات** انسانوں سے

ڈَرتے ہیں۔ایسے بھی **جِنّات** ہوتے ہیں جولوگوں سے مانوس ہوتے ہیں۔کافی **جِنّات** انسانوں کے گھروں اوران کی چھتوں پر رِہائش پذیر بھی ہوتے ہیں مگر وہ سَتاتے نہیں ہیں۔جس طرح انسانوں میں بہادُراورڈَرپوک ہرطرح کے اَفراد ہوتے ہیں اِسی طرح **جِنّات** میں بھی ہوتے ہیں۔**جِنّات** سے ڈرنانہیں چاہئے، جوڈرتا ہے اُس کوعام طور پر زِیادہ ڈَرایا جاتا ہے اور جو ہمَّت والا ہوتا ہے اُس سے خود **جِنّ** بھی ڈَرجاتے ہیں اگرچہ بعض **جِنّات** بَہُت طاقت وَر ہوتے ہیں۔خُصوصاً **جِنّات** کی ایک قِسم ''**عِفرِیت**'' یہ سب سے خَطَرناک مانی جاتی ہے مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ چاہے تو یہ کچھ بھی نہیں بِگاڑ سکتے۔(جِنّات کی حکایات،ص۳۰)

جِنّات بعض انسانوں کو تکلیف نہیں دے سکتے

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قراٰنِ مجید میں بعض نیک لوگ جِنّ پر دُنیا کی شَریرترین قوم جِنّات بھی غلبہ نہیں کرسکتی ان کی عظمت بیان کرتے ہوئے ارشادفرمایا:

﴿1﴾---

اِنَّہ لَیۡسَ لَہٗ سُلۡطٰنٌ عَلَی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَلٰی رَبِّہِمۡ یَتَوَکَّلُوۡنَo (پ۱٤،النحل:۹۹)

ترجمۂ کنزُ الایمان: بیشک اُس کا کوئی قابواُن پرنہیں جوایمان لائے اوراپنے رب ہی پربھروسہ رکھتے ہیں۔

﴿2﴾---

اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡہِمۡ سُلۡطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡغَاوِیۡنَ(پ۱٤،الحجر:٤۲)

ترجمۂ کنزُ الایمان: بیشک میرے بندوں پرتیرا کچھ قابونہیں مگر اُن گُمراہوں کے جوتیرا ساتھ دیں۔

﴿3﴾---

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ وَ کَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًا (پ۱۵، بنی اسرائیل:۶۵)

ترجمۂ کنزُ الایمان: بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو خوش نصیب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اَحکامات پر عَمَل کرتے ہیں اور ممنُوعات سے بچتے ہیں تو انہیں دنیا کی کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچا سکتی بسا اوقات وہ انسان سے مُتَأَثِّر (مُ۔تَ۔اَث۔ثِر) ہو کر انسان سے مَحَبَّت کرتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ وہ کسی کو مغلوب کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور حقیقت میں وہ خود مغلوب ہو جاتے ہیں جیسا کہ

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جِنّ کو پکڑنا

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا گزشتہ رات جِنّوں (کی قسم) میں سے عِفْریت جِنّ میرے سامنے آیا تاکہ وہ میری نَماز کاٹ دے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ کو اِس پر قُدرت عطا فرمائی تو میں نے اِس کو پکڑ لیا اور اِرادہ کیا کہ اس کو مسجِد کے سُتُون میں سے ایک سُتُون سے باندھ دوں یہاں تک کہ تم سب اِس کو دیکھو پھر مجھے اپنے بھائی سُلیمان علیہ السلام کی دُعا یاد آئی. قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ (پ ۲۳، ص۳۵) ترجمۂ کنزُ الایمان: عَرض کی: اے میرے رَبّ! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سَلْطَنَت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو۔ پس میں نے اُسے دُھتکارتے ہوئے لوٹا دیا۔ (صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالی ووھبنا لداود سلیمن.....الخ، ص۹۸۷، الحدیث:۳۴۲۳ دار المعرفۃ بیروت)

جِنّ چھلانگ مار کر بھاگ نِکلا

﴿1﴾ ۔۔۔ **حضرتِ سیِّدُنا** مُجاہد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات نَماز پڑھ رہا تھا کہ اچانک میرے سامنے ایک لڑکا آ کر کھڑا ہو گیا۔ میں اُسے پکڑنے کیلئے بڑھا تو وہ واپس لوٹ گیا اور دِیوار کے پیچھے جا پڑا۔ میں نے

اس کے گرنے کی آواز سُنی۔اس کے بعد وہ میرے پاس نہ آیا۔پھر فرمایا:**جنّات** تم سے اِسی طرح ڈرتے ہیں جس طرح تم جِنّات سے ڈرتے ہو۔(**لقط المرجان فی اَحکام الجانّ،فصل فی خوف الجِنّ من الانس،ص۱۳۲،مکتبة القرآن القاهرة**)

﴿2﴾۔۔۔حضرتِ سیِّدُنا ابوالشیخ اَصْبَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی حضرتِ سیِّدُنا **عبداللہ** بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی روایت نقل فرماتے ہیں کہ تم میں سے کسی کے سامنے شیطان کی صُورت ظاہِر ہوتو وہ شیطان سے منہ نہ موڑے اور وہ اس کے سامنے ڈٹ جائے کیونکہ تمہارے ڈرنے سے وہ تم سے زیادہ ڈرتے ہیں، کیونکہ اگر کوئی اُس سے ڈر جائے تو وہ اُس پر سوار ہوجائے گا اور اگر ڈَٹ جائے تو وہ بھاگ جائے گا۔

حضرتِ سیِّدُنا مُجاہد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں یہ واقعہ میرے ساتھ بھی پیش آیا یہاں تک کہ میں نے شیطان کو دیکھا تو مجھے حضرتِ سیِّدُنا **عبداللہ** بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا فرمان یاد آیا، چُنانچِہ میں ڈَٹ گیا اور وہ مجھ سے ڈَر کر بھاگ گیا۔(**کتاب العظمة،باب فی قصة عوج وعظم.....الخ،فصل فی صفة العمالقة والجبابرة،ذکر الجِنّ وخلقهم،ص۴۳۱، الرقم: ۱۱۵۰،دارالکتب العلمیة بیروت**)

پھُول کی نِسبَت سے جِنّ بھاگ گیا

حیدرآباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اِس طرح بتایا کہ ہمارا گھر **قَبرِستان** کے اِتنا قریب ہے کہ اگر کوئی اِس کی چھت سے **قَبرِستان** میں اُترنا چاہے تو اُتر سکتا ہے۔میرے چھوٹے بھائی (عُمر تقریباً **22** بَرَس) کے ساتھ عجیب معاملہ پیش آیا، اُسی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ ''**شدید** گرمی کا موسم تھا، جس کی وجہ سے گھر والے چھت پر سویا کرتے تھے۔ایک رات تقریباً **2:00** بجے میری آنکھ کُھل گئی۔ہر طَرَف خوفناک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ہوا کی سَرسَراہٹ، دَرَختوں کے پتّوں کی کھڑکھڑاہٹ اور کہیں دُور سے آنے والی کُتّوں کے بھونکنے کی آوازیں ماحول کو مزید وَحشت ناک بنا رہی تھیں۔اَچانک میری نَظر **قَبرِستان** کی دیوار کے قریب ایک **دَرَخت** پر پڑی تو مجھے وہاں کسی کی **موجُودَگی** کا اِحساس ہوا، میں ہَڑبڑا کر اُٹھ بیٹھا۔جب میں نے ہِمَّت کر کے دَرَخت کی طَرَف غور سے

دیکھا تو مجھے سفید کپڑوں میں ملبُوس ایک حسین وجمیل لڑکی ایک شاخ پر بیٹھی دکھائی دی جو میری جانب دیکھ کر مُسکرا رہی تھی۔ میں نے ایسی حسین لڑکی زندگی میں پہلی بار دیکھی تھی۔ میں اُس کے حُسن میں ایسا گم ہوا کہ مجھے کسی چیز کا ہوش نہ رہا۔ میں اِسی کیفیت میں اُٹھا اور چَھت پر چلتے ہوئے اس **دَرَخت** کی طرف بڑھنے لگا۔ جونہی میں اس کے قریب پہنچا، یکا یک وہ پُر اَسرار لڑکی **غائب** ہوگئی۔ اُس کے اِس طرح اچانک غائب ہوجانے کی وجہ سے میں ہَکّا بَکّا رَہ گیا اور ڈر کے مارے **تھر تھر کانپنے لگا**، بالآخر بے ہوش ہوگیا۔

جب صبح ہوئی تو گھر والوں نے مجھے سنبھالا اور علاج کی ترکیب بنائی۔ اِس کے بعد میری حالت عجیب ہوگئی۔ مجھے تو اپنے آپ کا ہوش نہ تھا مگر میرے گھر والوں کا کہنا ہے: ''میں بہکی بہکی باتیں کرتا، گھنٹوں چھت پر بیٹھا رہتا، گھر سے بھاگنے کی بھی کوشش کرتا، ڈاکٹر نیند کی دوا دیتے تو کچھ دیر کے لئے سوجاتا جب بیدار ہوتا تو پھر وہی کیفیت طاری ہوجاتی۔'' سارے گھر والے پریشان تھے کہ آخر اچانک مجھے کیا ہوگیا ہے؟ اِسی حالت میں کم وبیش **15** دن گزر گئے۔

میری خوش نصیبی کہ ایک دِن کسی اسلامی بھائی نے پھول کی ایک پتّی میرے بڑے بھائی کو دی اور کہا کہ یہ اُس ہار کے **پھول کی پتّی** ہے جو **امیرِ اَہلسنّت** دَامت بَرَکاتُہُم العَالِیَہ کو رَبیعُ النّور شریف کے **جُلوسِ میلاد** میں پہنایا گیا تھا، آپ اپنے آسیب زَدہ بھائی کو کھلا دیں **اِن شآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سب بہتر ہوجائے گا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ میں نے جیسے ہی **پھول کی پتّی** کھائی، مجھے ایسا لگا جیسے میرے جسم سے کوئی چیز نکل کر بھاگی ہو۔ وہ دِن اور آج کا دِن، تقریباً ایک سال ہونے والا ہے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ میری طبیعت دوبارہ خراب نہیں ہوئی۔''

(**اُن** کے بڑے بھائی کے تأثرات کچھ یوں ہیں کہ) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے **وَلی** سے نِسبَت رَکھنے والے **پھول کی پتّی** کی بَرَکت سے نہ صِرف میرے بھائی کو **''قبرِستان کی چڑیل''** سے نَجات ملی، بلکہ میرے بھائی کے اِحساسِ ذِمّہ داری اور ذَہانت میں بھی خاطِر خواہ اِضافہ ہوگیا۔ (قومِ جِنّات اور امیرِ اہلسنّت، ص۲۰۴)

شیطان حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دیکھ کر منہ کے بَل

گِرجاتا

حضرتِ سیِّدُنا سالِم بن عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ فرماتے ہیں: بَصْرَہ کے گورنر حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خبر پہنچنے میں دیر ہوگئی۔ وہاں ایک عورت تھی جس کے پہلو میں شیطان بولتا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک قاصِد کو بھیجا اس نے عورت سے کہا کہ تم اپنے شیطان سے کہو کہ وہ جا کر ہمیں اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خبر لا دے۔ اُس عورت نے جواب دیا کہ وہ جِنّ اس وقت یمن میں ہے، عنقریب آجائے گا۔ قاصِد نے تھوڑی دیر انتظار کیا تو وہ آ گیا انہوں نے اس جِنّ سے کہا: تم ہمیں اَمیرُ الْمُؤمنین کے مُتَعلِّق خبر دو کیونکہ ہم پر اُن کے بارے میں خَبَر مُؤخِر ہوگئی ہے جِنّ نے کہا: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایسی شان والے ہیں جن کے قریب جانے کی ہم طاقت نہیں رکھتے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جس شیطان کو بھی پیدا فرمایا اُن کی آواز سُن کر مُنہ کے بَل گر پڑتا ہے۔ (اکام المرجان، الباب الثامن والستون فی جواز سوال الجِنّ عن احوال الماضیة.....الخ، ص ۱۹۰، دارالغد الجدید القاھرة)

طالبِ علم نے جِنّ کو قتل کردیا

ایک طالبِ عِلم سَفَر کر رہا تھا کہ راستے میں ایک شخص (جو حقیقت میں جِنّ تھا) اُس کے ساتھ ہو گیا۔ جب وہ اپنی مَنْزِل کے قریب پہنچا تو اُس شخص نے طالبِ عِلم سے کہا: میرا تُجھ پر ایک حَق اور ذِمّہ ہے، میں ایک جِنّ ہوں مجھے تم سے ایک کام ہے، طالبِ عِلم نے پوچھا: کیا کام ہے؟ جِنّ نے کہا: جب تو فُلاں گھر میں جائے گا تو وہاں چند مرغ پائے گا ان میں ایک سَفید مُرغ ہوگا اُس کے مالِک سے پُوچھ کر اُس کو خرید لینا اور اسے ذَبح کر دینا، بس یہی میرا کام ہے طالبِ علم نے کہا: اے بھائی! مجھے بھی تُم سے ایک کام ہے۔ جِنّ نے پوچھا: وہ کیا؟ طالبِ عِلم نے کہا: جب جِنّ سَرکَش ہو جائے اور جھاڑ پُھونک وغیرہ کچھ فائدہ نہ دے اور آدمی کو تنگ کر دے تو اُس کا کیا عِلاج ہے؟ جِنّ نے بتایا: چھوٹی دُم والے بارَہ سِنگے کی کھال اُتاری جائے اور جِنّ کے اَثَر

والے آدمی کے ہاتھوں کے اَنگوٹھوں پر مَضبُوطی سے باندھ دِی جائے پھر سُداب بَری (: ایک قسم کا کالا دانہ جس کو عورتیں نظرِ بد اُتارنے کے لئے جلاتی ہیں) کا تیل لے کر اُس کی ناک کے داہنے نتھنے میں چار مَرتبہ اور بائیں نتھنے میں تین مرتبہ ڈال دیا جائے تو اُس کا جِنّ مَر جائے گا، پھر کوئی دُوسرا جِنّ بھی اُس کے پاس تک نہ آئے گا۔

وہ طالب علم کہتا ہے کہ جب میں اس شہر میں داخل ہوا اور اُس مکان میں آیا تو بُڑھیا کے پاس ایک مُرغ پایا۔ میں نے اُس سے بیچنے کے مُتعلّق پوچھا تو اُس نے اِنکار کر دیا، میں نے اُس کو کئی گُنا زِیادَہ قیمت میں خرید لیا۔ میں نے وہ مُرغ ذَبح کر دِیا، دیکھتے ہی دیکھتے بہت سے مرد اور عورتیں باہر نکل آئے اور مجھے مارنے لگے اور مجھے جادُوگر قرار دینے لگے، تو میں نے کہا: نہیں، میں جادُوگر نہیں ہوں۔ اُنہوں نے مجھ سے کہا: جب سے تم نے اِس مُرغ کو ذَبح کیا ہے، ہماری لڑکی پر جِنّ نے حَملہ کر دِیا ہے۔ یہ سُن کر میں نے اُن سے چھوٹی دُم والے بارہ سِنگے کی کھال اور سُداب بَری کا تیل مَنگوایا، جب میں نے جِنّ کا بتایا ہوا وہی عَمَل کیا تو وہ جِنّ چیخ پڑا: کیا میں نے تمہیں یہ عَمَل اپنے خِلاف کرنے کے لئے سِکھایا تھا، جب اُس لڑکی کی ناک میں تیل کے قطرے ڈالے گئے تو اُسی وَقت وہ جِنّ مر گیا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے لڑکی کو شِفا عطا کر دی۔ (**سُبُل الھُدی والرِّشاد، جماع ابواب دوابہ صلی اللہ علیہ وسلم، الباب السابع فی دیکتہ صلی اللہ علیہ وسلم وفیہ انواع، ۷/۶۷۲، احیاء التراث اسلامی القاھرۃ**)

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بَرَکت سے جِنّ مُسلمان ہوگیا

7 جون **2004** بروز پیر شریف **بہاولپور** (صوبہ پنجاب) کے مُقیم اسلامی بھائی اپنے بیٹے کے ہمراہ **بابُ المدینہ** (کراچی) **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو اپنا ماجَرا کچھ اِس طرح سے بیان کیا:

ہمارا آموں کا باغ ہے۔ ایک دِن میرے بیٹے نے دَرَخت پر چڑھ کر آم توڑے۔ اُس کے بعد اُسکی طَبیعَت بِگڑ گئی۔ آنکھیں بڑی بڑی اور خوفناک ہوگئیں۔ پھر اُس میں ایک جِنّ ظاہر ہوا جو اپنے آپ کو غیر مُسلِم بتا رہا تھا اُس نے

میرے بیٹے کو طَرَح طَرَح کی تکلیفیں دینا شُروع کردیں پھر مُغلّظات بکتے ہوئے اِلزام لگایا کہ تمہارے بیٹے نے ہمارے بچّے پر پاؤں رَکھ کر اُسے تکلیف دی ہے ہم بھی اِس کو اُسی طرح اَذِیَّت میں مُبتَلا رکھیں گے۔ ہم نے عِلاج کے لئے کئی عاملوں وغیرہ کو دِکھایا مگر خاطِر خواہ فائدہ نہ ہوا، کبھی یہ **سَرکش جِنّ** چلا جاتا تو کبھی دوبارہ ظاہر ہوجاتا۔ اِسی پریشانی میں کافی عرصہ گزر گیا۔ ایک دن گھر میں **آپ** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَۃ کے **مَدَنی مُذاکرے** کی کیسٹ چل رہی تھی کہ میرے بیٹے کی طبیعت خراب ہونے لگی اور وہ غیر مُسلِم جِن ظاہر ہوگیا مگر حیرَت انگیز طور پر آج اُسکا لَہْجہ کچھ نَرم تھا۔ وہ ٹیپ ریکارڈ کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگا: ''یہ مسائل بیان فرمانے والے کون ہیں؟'' ہم نے بتایا: ''یہ ہمارے مُرشِدِ شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَۃ ہیں۔ اِس پر جِنّ بولا کہ مجھے اُن کے پاس لے چلو، میں اُن سے مُلاقات کرنا چاہتا ہوں، ہم نے آپس میں مَشْوَرہ کیا تو طے پایا کہ بیٹے کو بابُ المدینہ (**کراچی**) لے جانا چاہئے (شاید عِلاج کی کوئی صُورَت بن جائے)، یوں ہمارے کراچی آنے کی صُورَت بنی۔

اِس گُفتگو کے دوران وہ جِنّ بھی (اُن کے بیٹے پر) ظاہر ہو چکا تھا۔ اَمیرِ اَہلسنّت، دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَۃ نے اُس پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے دَعوتِ اسلام پیش کی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَۃ کی اِنفرادی کوشش کے نتیجے میں **وہ جِنّ مُشَرَّف بہ اِسلام ہوگیا** اور سِلسِلۂ عالیہ قادِریہ رَضَویہ میں بَیْعَت کرکے **عطاری** بھی بن گیا۔ اُس نے امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَۃ سے اِنتہائی مؤدِبانہ اَنداز میں پریشانیوں کے حَل کیلئے دُعاؤں کی دَرخواست بھی کی۔ **پھر** وہ نومُسلِم جِنّ عَرض کرنے لگا کہ میں مسلمان تو ہوگیا ہوں اور آپ کا مُرید بھی بن گیا ہوں لیکن اِس (نوجوان) کو نہیں چھوڑوں گا۔ کیونکہ اِس نے اپنے آم کے باغ میں کام کرنے کے دوران میرے بچے پر پاؤں رَکھ دِیا، میرا بچّہ رات بھر دَرد کے مارے سو نہیں سکا، میں اپنے بچے سے بہت پیار کرتا ہوں، میری بیوی سَخت غُصّے میں ہے وہ تو کہتی ہے کہ اِس کو ختم کردو۔ اِس پر **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَۃ نے بڑی مَحَبَّت اور شَفْقَت سے اُسے سمجھایا کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ اب مسلمان ہو چکے ہیں اور **غوثِ پاک** کے سلسلہ میں بھی داخِل ہو چکے ہیں یہ نوجوان

آپ کا اسلامی بھائی بھی ہے اور پیر بھائی بھی، لہٰذا اِس کو چھوڑ دیجئے۔ آپ کافی دیر تک اُسے اِسی طرح پیار سے سمجھاتے رہے مگر وہ اپنی ضِد پر قائم تھا اور کہہ رہا تھا میں اِسے نہیں چھوڑ سکتا۔ پھر **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے ذرا سخت لہجے میں فرمایا کہ دیکھو، مان جاؤ، وَرْنہ اگر میرے غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جلال آ گیا تو تمہارا کیا بنے گا؟

یہ سُن کر اُس شخص کا بیٹا جس پر جِنّ ظاہر ہوا تھا اُس پر کپکپی طاری ہوگئی اور جب **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اُس پر کچھ پڑھ کر دَم کیا تو وہ اپنی ضِد سے باز آتے ہوئے کہنے لگا کہ بس! حُضور میرا وَعدہ ہے کہ میں چلا جاؤں گا اور پھر دوبارہ نہیں آؤں گا۔ پھر عَرض کرنے لگا: اَب چُونکہ میں آپ کے ذریعے اسلام قُبول کر چکا ہوں، لہٰذا آپ میرا اسلامی نام رکھ دیجئے۔ اس پر **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اُس عطاری نومسلم جِنّ کا اسلامی نام **"غلامِ غوث"** رکھا۔ اُس نومُسلِم عطاری جِنّ نے جاتے جاتے یہ بھی ارادہ کیا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں اپنے بیوی بچوں کو **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں لاؤں گا اور مسلمان کروا کر اُن سب کو بھی **عطاری** بنواؤں گا۔ **دعوتِ اسلامی** کا **مَدَنی کام** بھی کروں گا اور عاشِقانِ رسول کے ہمراہ **مَدَنی قافلوں** میں شامل ہو کر راہِ خُدا میں سفر بھی کرونگا۔ (قومِ جِنّات اور امیرِ اہلسنّت، ص۵۰، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مِرگی حقیقت میں جِنّ ہے

اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دِین وملّت، اِمامِ اہلسنّت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے صَرْع کے بارے میں سُوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: بہت خبیث بَلا ہے اور اِسی کو اُمُّ الصِبْیَان کہتے ہیں اگر بچوں کو ہو ورنہ مِرگی۔

تَجْرِبَہ سے ثابت ہوا ہے کہ اگر پچیس بَرَس کے اندر اندر ہوگی تو اُمید ہے کہ جاتی رہے گی اور اگر پچّیس بَرَس کے بعد یا پچّیس بَرَس والے کو ہوئی تو اَب نہ جائے گی۔ ہاں کسی ولی کی کرامت یا تعویذ سے جاتی رہے تو یہ دُوسری بات

ہے، یہ فی الحقیقت ایک شیطان ہے جو انسان کو سَتاتا ہے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصّہ ۳، ص ۴۱۷، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

مِرگی کا عِلاج دَرْبارِ رِسالت میں

حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَربار میں ایک عورت اپنے بچے کو لائیں جس کو جُنونی کیفِیَّت تھی حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اُخْرُجْ عَدُوَّ اللّٰہِ، اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ اے خدا کے دُشمن! نکل، میں **اللہ** عَزَّوَجَل کا رسول ہوں۔'' وہ بچہ ٹھیک ہوگیا تو اُس عورت نے سَرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دو مینڈھے، کچھ پَنیر اور گھی ہَدِیَّہ کیا۔

مجمع الزوائد، کتاب علامات النبوة، باب فی معجزاته ﷺ فی الحیوانات والشجر وغیر ذلك، ۸/۴۰۱، الحدیث: ۱۴۱۶۰، دار الکتب العلمیة بیروت)

مرگی کا عِلاج دَربارِ غوثِیہ میں

حضور غوثِ اَعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانے میں ایک شخص کو مِرگی ہوگئی۔ آپ حضور (رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی) نے فرمایا: اس کے کان میں کہہ دو، غوثِ اَعظم (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) کا حکم ہے کہ بغداد سے نکل جا! چُنانچہ اُسی وَقت وہ اَچھا ہوگیا اور اب تک بغدادِ مُقدّس میں مِرگی نہیں ہوتی۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصّہ ۳، ص ۴۱۷)

امام احمد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے جوتوں کو دیکھ کر جِنّ بھاگ گیا

حضرتِ سیِّدُنا ابوالحَسَن علی بن اَحمد بن علی عکبری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھے میرے دادا کے حوالے سے بتایا کہ میں امام اَحمد بن حَنْبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مسجد میں موجود تھا کہ ان کی خِدمت میں مُتَوَکِّل (بادشاہ) نے اپنا ایک وَزِیر بھیجا کہ وہ آپ کو مُطَّلع کرے کہ اُس کی شہزادی کو مِرگی ہوگئی ہے اور عَرض کرے کہ آپ اُس کی صِحَّت و عافِیَّت کیلئے دُعا فرمائیں۔ تو حضرتِ امام اَحمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے وُضو کرنے کیلئے

کھجور کے پتّے کا تَسمہ لگا ہوا لکڑی کا جُوتا نکالا اور اُس وَزِیر کو دیا اور سے فرمایا: اَمیرُ المُؤمِنین کے گھر جاؤ! اور اِس لڑکی کے سَر کے پاس بیٹھ کر اس جِنّ سے کہو کہ اَحمد فرمارہے ہیں، تمہیں کیا پسند ہے؟ آیا! اس لڑکی سے نِکل جانا پسند کرتے ہو یا یہ جوتا 70 بار؟ چنانچہ وَزِیر اُس جِنّ کے پاس گیا اور اُسے یہ پیغام پہنچادیا۔ اُس سَرْکَش جِنّ نے لڑکی کی زُبان سے کہا، ہم سُنیں گے اور اِطاعت کریں گے۔ اگر امام اَحمد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہمیں عِراق سے جانے کا حُکم فرمائیں گے تو ہم عِراق میں بھی نہیں رکیں گے، وہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرماں بَردار بندے ہیں اور جو اللہ کی اطاعت کرتا ہے ہر چیز اس کی فرماں بردار ہوتی ہے۔ چُنانچِہ وہ جِنّ اُس لڑکی سے نکل گیا اور وہ لڑکی تندُرُست ہوگئی۔ (اکام المرجان، الباب الثالث والخمسون فی ایراد سوال یتعلق بمعالجة المصروع، ص ۱۶۰، دارالغد الجدید القاھرہ)

مِرگی بَغْداد سے بھاگ گئی

ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا مُحْیُ الدِین شیخ عبدُ القادِر جیلانی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں آیا اور عَرْض کرنے لگا کہ "میں اَصْبَہان کا رہنے والا ہوں میری ایک بیوی ہے جس کو اکثر مِرْگی کا دَورہ رہتا ہے اور اُس پر کسی تعویذ کا اَثر نہیں ہوتا، حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالقادر جیلانی، قُطبِ رَبَّانی، غوثِ صَمْدانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی نے فرمایا کہ یہ ایک جِنّ ہے جو وادِی سَرَاندِیپ کا رَہنے والا ہے، اُس کا نام خانِس ہے اور جب تیری بیوی پر مِرْگی آئے تو اُس کے کان میں یہ کہنا کہ اے خانِس! تمہارے لئے شیخ عبدُ القادِر جو کہ بغداد میں رہتے ہیں اُن کا فرمان ہے کہ آج کے بعد پھر نہ آنا وَرْنہ ہلاک ہوجائے گا، تو وہ شخص چلا گیا اور دَس سال تک غائب رہا پھر وہ آیا اور ہم نے اُس سے دَرْیافت کیا تو اُس نے کہا کہ میں نے شیخ کے حُکم کے مُطابِق اُس کے کان میں بات کہی اور اَب تک اُس پر مِرْگی کا اَثر نہیں ہوا۔
(بہجۃ الاسرار، ص ۲۴۵ شبیر برادرز لاہور)

بچوں کو مِرگی سے بچانے کا مَدَنی نُسْخہ

اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دِین وملّت، اِمامِ اہلسنّت شاہ اِمام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ارشاد فرماتے ہیں: بچّہ پیدا ہونے کے بعد جو اَذان میں دیر کی جاتی ہے، اِس سے اَکثر یہ مَرَض پیدا ہوجاتا ہے اور اگر بچّہ پیدا ہونے کے

بعد پہلا کام یہ کیا جائے کہ نہلا کر اذان و اِقامت بچّہ کے کان میں کہہ دی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عُمر بھر محفوظی ہے۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ح۳،ص۴۱۷)

جیسا کہ **حضرتِ سیِّدُنا** امام حُسین بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حُضور پُر اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے ہاں بچّہ پیدا ہوا اُس کے دائیں کان میں اذان دی جائے اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے تو اِس سے مِرگی اٹھالی جاتی ہے۔(شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد والاھلین ،۶/۳۹۰،الحدیث:۸۶۱۹ ،دار الکتب العلمیۃ بیروت)

جِنّات کے شر سے بچنے کے لئے قراٰنی نسخے

جِنّات قراٰن کی تلاوت سے بھاگتے ہیں

حضرتِ خالد ولیدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں قافلے کی صورت میں حضرت عمر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر کی بارگاہ میں خدمت کے لیے نکلا اور میرے ساتھ میرے گھر والے بھی تھے۔ ہم ایک جگہ پر پہنچے اور میرے گھر والے میرے پیچھے تھے، میں نے بچوں کے چیخنے کی آواز سُنی تو میں نے بُلند آواز سے قراٰن پڑھنا شُروع کر دیا، تو کسی چیز کے گرائے جانے کی آواز سُنی۔ میں نے بچوں سے اُن کے چیخنے کے مُتَعلِّق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں شیطانوں نے پکڑا اور ہمارے ساتھ کھیلنا شروع کر دیا تھا۔ جب آپ نے بلند آواز سے قراٰن پڑھا تو وہ ہمیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔

(اکام المرجان، الباب السابع والاربعون فی تاثیر القرآن والذکر.....الخ، ص۱۴۱، دا الغد الجدید القاھرۃ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو پورا قراٰن ہی مجموعۂ فیض ہے لیکن چند سُورَتوں اور آیات کا خُصُوصِیَّت سے رِوایات میں ذکر آیا ہے جن کی تلاوت سے جِنّات سے حِفاظت رَہتی ہے۔ چند نُسخے پیشِ خدمت ہیں:

تَسْمِیہ کی بَرَکات

﴿1﴾.....پُراَسرار بُوڑھا اور کالا جِنّ

مسجدُ النَّوِیِّ الشَّریف عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی پُر بَہار فِضاؤں میں ایک بار اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اعظم اور دیگر صحابۂ کِرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان میں قراٰن پاک کے فضائل پر مُذاکَرہ ہو رہا تھا۔ اِس دَوران حضرتِ سیِّدُ نا عُمَرُ وبْن مَعدِ یکَرب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عَرْض کیا، یا اَمیرُ المؤمنین! آپ حضرات بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے عجائبات کو کیوں بُھول رہے ہیں، خدا کی قسم! بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم بَہُت ہی بڑا عَجُوبہ ہے، اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے، اے ابوثَور! (یہ حضرت سیِّدُ نا عُمَرُ وبْن مَعدِ یکَرب کی کُنْیت تھی) آپ ہمیں کوئی عَجِیبہ سُنائیے: چُنانچہ حضرتِ سیِّدُ نا عُمَرُ وبْن مَعدِ یکَرب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا، زَمانۂ جاہِلِیَّت تھا، قَحْط سالی کے دَوران تلاشِ رِزْق کی خاطِر میں ایک جنگل سے گُزرا تو مجھے گھوڑا، خیمہ اور چند چوپائے نظر آئے، میں خیمہ کے پاس آیا تو وہاں ایک حسین وجمیل لڑکی بھی موجود تھی اور خیمہ کے صحن میں ایک بُوڑھا شخص ٹیک لگائے (بیٹھا) تھا۔ میں نے اُس کو کہا: تو خود کو محفوظ کر لے (اس سے پہلے) کہ تیری ماں تجھے روئے! ''(یعنی جو کچھ تیرے پاس ہے میرے حوالے کر دے)'' اُس نے کہا، ''اے آدَمی! اگر تو مہمانی چاہتا ہے تو آجا اور اگر امداد دَرکار ہے تو ہم تیری مَدَد کریں گے۔'' میں نے کہا: خود کو محفوظ کر لے (اس سے پہلے) کہ تیری ماں تجھے روئے! (یعنی جو کچھ تیرے پاس ہے میرے حوالے کر دے)'' تو وہ بُوڑھا کمزوروں کی طرح بمُشکِل تمام کھڑا ہوا اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر میرے قریب آیا اور نہایَت پُھرتی سے مجھ پر جَھپٹا اور مجھ (کو پَٹخ کر میرے سینے) پر چڑھ بیٹھا اور کہنے لگا، میں تجھے قَتْل کر دوں یا چھوڑ دوں؟'' میں نے کہا، ''چھوڑ دو۔'' وہ میرے سینے سے ہَٹ گیا۔ میں نے دِل میں اپنے آپ کو مَلامَت کی اور کہا، اے عُمَرُ و! تُو عَرَب کا مشہور شَہسُوار ہے اِس کمزور بُوڑھے سے شِکَست کھانے سے موت زِیادہ بہتر ہے۔ میں نے پھر اُس سے کہا: تو خود کو محفوظ کر لے (اس سے پہلے) کہ تیری ماں تجھے روئے! (یعنی جو کچھ تیرے پاس ہے میرے حوالے کر

دے) یہ سُنتے ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر وہ پُراَسرار بوڑھا پھر مجھ پر حَمْلَہ آوَر ہوا اور چشْمِ زَدَن میں مجھے گرا کر سینے پر سُوار ہو گیا اور کہنے لگا، تجھے قتل کر دوں یا چھوڑ دوں؟'' میں نے کہا، مجھے چھوڑ دو۔ اُس نے چھوڑ دیا میں نے پھر اُس سے کہا، تو خُود کو محفوظ کر لے (اس سے پہلے) کہ تیری ماں تجھے روئے۔ وہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ کر میرے قریب آیا تو مجھ پر اُس کا رُعب چھا گیا اور پھر پچھاڑ کر مجھ پر قابو پا لیا، میں نے کہا، مجھے چھوڑ دو! اُس نے کہا، اَب تیسری مرتبہ کے بعد میں ایسے ہی نہیں چھوڑوں گا۔'' یہ کہہ کر اُس نے پکار کر کہا، اے لڑکی! تیز دَھار دار تلوار لے آ! وہ لے آئی، اُس نے میرے سَر کے اگلے حصّے کی چوٹی کاٹ ڈالی اور اُٹھ گیا۔ اے اَمیرُ الْمُؤمنین! ہم ایسے تھے کہ جب کسی کی چوٹی کے بال کاٹ دِیئے جاتے ہیں تو وہ دوبارَہ اُگنے سے قَبْل اپنے گھر والوں کی طرف لوٹنے سے شرماتا ہے۔ (کیوں کہ چوٹی کَٹ جانا شِکَست خُوردَہ کی عَلامت ہے) چُنانچِہ میں ایک سال تک اُس پُراَسرار بُوڑھے کی خدمت کا پابند ہو گیا۔

جب مجھے سال پورا ہو گیا تو اس نے مجھے کہا اے عمرو میرا ارداہ ہے کہ تم میرے ساتھ مخلوق کی طرف چلو میں اس کے ساتھ چل پڑا، جب ایک وادِی میں پہنچے تو اُس نے بُلند آواز سے وادی والوں کو پُکارا اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھی تو تمام پَرندے اپنے گھونسلوں سے باہَر نکل کر اُڑ گئے، دوبارہ اُس نے پُکارا تو تمام دَرِندے اپنی اپنی پناہ گاہوں سے باہَر چلے گئے۔ پھر تیسری بار زور سے پڑھنے پر اُونی لباس میں ملبوس کھجور کے تنے جِتنا لمبا خوفناک کالا جِنّ ظاہِر ہوا، تو میں اس سے ڈَر گیا۔ پُراَسرار بوڑھے نے مجھے کہا، اے عَمْرو! ڈرو مت، جب ہم گُتّھم گُتّھا ہو جائیں تو تم کہنا، اب کی بار میرا ساتھی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی بَرَکت سے غالِب ہو گا''! پھر وہ پُراَسرار بوڑھا اور کالا جِنّ دونوں گُتّھم گُتّھا ہو گئے۔ تو میں نے کہا، میرا دوست لات وعُزّٰی (بُتوں) کی وجہ سے اِس پر غالب ہو گا (یہ سن کر) اس پُراَسرار بوڑھے نے مجھے ایسا زوردار طَمانچہ رَسید کیا کہ قریب تھا کہ میرا سَر دَھڑ سے جدا ہو جاتا۔ میں نے کہا کہ دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔

چُنانچہ اُن دونوں میں پھر مُقابلہ ہوا۔ میں نے کہا، ''میرا دوست بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی بَرَکت سے غالِب ہوگا۔'' پس اس بوڑھے شخص نے اسے پچھاڑ دیا اور شیخی ماری جیسا گھوڑا ٹاپیں مارتا ہے پھر اُس کا پیٹ چیر کر اُس میں سے کالے لالٹین کی طرح کوئی چیز نکالی اور کہا، ''اے عُمَرْ و! یہ اس کا دھوکہ اور کُفر ہے۔'' میں نے اُس پُراَسرار بوڑھے سے اِسْتِفسار کیا، آپ کا اور اِس کالے جِنّ کا قِصّہ کیا ہے؟ کہنے لگا، ایک نَصْرانی جِنّ میرا دوست تھا، اُس کی قوم سے ہر سال ایک جِنّ میرے ساتھ جنگ لڑتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کی بَرَکت سے مجھے فَتْح عطا فرماتا ہے۔

پھر ہم آگے بڑھ گئے۔ (ایک مقام پر) وہ سو گیا اور اپنے ایک ہاتھ کا تکیہ بنالیا تو میں نے اُس کے سَر کے نیچے سے تلوار نکالی اور (نہایت پھرتی سے) ایک ایسا وار کیا کہ اُس کی دونوں ٹانگیں کٹ کر جسم سے جدا ہوگئیں۔ اُس نے مجھے کہا: اے غدار! تو نے مجھے دھوکا کیوں دیا ہے، میں نے اُس کو سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر پے دَر پے وار کر کے اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے! پھر جب میں خَیمہ میں آیا تو وہ لڑکی بولی، اے عُمَر و! شیخ کا کیا ہوا؟ میں نے کہا، بوڑھے شیخ کو جِنّات نے قتل کر دیا ہے۔ وہ کہنے لگی، تُو جھوٹ بول رہا ہے۔ اے غدار! اُس کو تو نے خُود قتل کیا ہے۔ یہ کہہ کر اُس نے بیقرار و اَشکبار ہو کر عَرَبی میں پانچ اَشعار پڑھے جن کا ترجَمہ یہ ہے:

(۱).....اے میری آنکھ تو اُس بہادُر شَہسُوار پر خوب رو اور پے دَر پے آنسو بہا۔

(۲).....اے عُمَر و! تیری زِندگی پر اَفسوس ہے، حالانکہ تیرے دوست کو زِندگی نے موت کی طَرَف دَھکیل دِیا ہے۔

(۳).....اور (اے عُمَرْ و اپنے دوست کو اپنے ہاتھوں) قتل کرنے کے بعد تُو (اپنے قبیلے) بنی زُبَیدہ اور کُفّار (یعنی ناشکروں) کے گُروہ کے سامنے کس طرح فَخْر کے ساتھ چل سکتا ہے۔ (۴) مجھے میری عُمْر کی قسم! (اے عُمَرْ و) اگر تُو لڑنے میں واقِعی سچّا ہوتا (یعنی بِغیر دھوکہ دیئے مَردوں کی طرح اس سے مقابلہ کرتا) تو اُس کی طرف سے ضَرور تیز دَھار دار تلوار

تجھ تک پہنچ کر رَہتی (اور تیرا کام تمام کر دیتی (۵).....(اے اُس بوڑھے کو قتل کرنے والے) بادشاہِ حقیقی (اللہ عَزَّوَجَلَّ) تجھے بُرا اور ذِلّت والا بدلہ دے (تیرے جُرم کے بدلے میں) اور تجھے بھی اُس کی طرف سے ذِلّت ورُسوائی والی زندگی ملے (جسطرح کہ تو نے اپنے دوست کے ساتھ ذِلّت ورُسوائی والا سُلوک کیا ہے۔

میں اُس کو قتل کرنے کے اِرادے سے خیمہ میں داخِل ہوا تو وہ حیرَت انگیز طور پر میری نظروں سے اَوجھل ہوگئی گویا اُس کو زمین نے نگل لیا۔ (لقط المرجان، اخبار الجِنّ بمبعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ص۱۵۶، ملتقطاً، مکتبة القراٰن القاهرة)

صلُّوا عَلَی الْحبیب! صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی علٰی مُحَمَّد

﴿2﴾.....شیطان سے گھر اور کھانا محفوظ

حضرتِ سیِّدُنا سَلْمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسُولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جسے یہ بات پَسَند ہو کہ شیطان اُس کے پاس سے نہ تو کھانا کھائے اور نہ قَیلُولہ کرے اور نہ ہی رات گزارے تو اُسے چاہئے کہ جب گھر میں داخِل ہو تو سَلام کرلے اور کھانے پر بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب السلام عند دخول المنزل، ۳۸/۸، الحدیث ۱۲۷۷۳، دارالکتب العلمیة بیروت)

﴿3﴾.....شیطان گھر میں داخل نہیں ہوتا

حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اِرشاد فرماتے ہوئے سُنا کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخِل ہوتے وَقت اور کھانا کھاتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرے

تو شیطان کہتا ہے کہ اس گھر میں نہ تمہیں رات گزارنا ملے گا نہ ہی کھانا اور اگر داخل ہوتے وقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر نہ کیا تو کہتا ہے کہ تم نے رات گزارنے کی جگہ حاصل کر لی اور کھانے کے وقت بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر نہ کیا تو کہتا ہے کہ تم نے رات گزارنے کی جگہ اور کھانا حاصل کر لیا۔

(صحیح مسلم ،کتاب الاشربة،باب آداب الطعام،ص۸۰۳،الحدیث:۲۰۱۸ دارالکتب العلمیة بیروت)

﴿4﴾.....جِنّات سے کپڑوں کی حِفاظت

حضرتِ سیِّدُنا صَفْوان بن سُلَیم رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں: اِنسان کے ساز و سامان اور مَلبُوسات سے جِنّات نَفْع اُٹھاتے ہیں، لہٰذا تم میں سے جب کوئی شخص کپڑا (پہننے کے لئے) اُٹھائے یا (اُتار کر) رکھے تو ''**بسم اللہ شریف**'' پڑھ لیا کرے۔ اُس کے لئے **اللہ** عَزَّوَجَل کا نام مُہر ہے۔

تَعوُّذ کی بَرَکات

﴿1﴾.....**اللّٰہُ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے قراٰنِ مجید میں اِنسان کو شَیاطین سے پناہ مانگنے کا طریقہ بتایا:

وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّه سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (پ۹، الاعراف:۲۰۰)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اے سننے والے! اگر شیطان تجھے کوئی کونچا دے تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سنتا جانتا ہے۔

﴿2﴾..... **حضرتِ سیِّدُنا** زُبیر بن عَوام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جو شخص اوّل دِن میں اور اوّل رات میں اِس طرح دُعا مانگتا ہے، ''**بِسْمِ اللّٰہِ ذِی الشَّانِ عَظِیمِ الْبُرْهانِ شَدِیدِ الْسُّلطانِ مَا شَاءَ اللّٰهُ کَانَ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ**'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کو شیطان اور اُس کے لشکر سے محفوظ رکھے گا۔ **(الفردوس بماثور الخطاب،باب المیم،ذکر فصول ما من وغیر ذٰلك،۳۱۳/۴،الحدیث:۶۴۵۹، دارالکتاب العربی بیروت)**

﴿3﴾..... **حضرتِ سیِّدُنا** اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِیعِ العَلِیمِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم پڑھے شام تک شیطان

(کے شَر) سے محفوظ رہے گا۔ (جمع الجوامع،قسم الاقوال،حرف المیم،۷/ ۲۲۱،الحدیث:۲۲۵۶۷،دارالکتب العلمیۃ بیروت)

سورۃ فاتحہ کی برکت سے جِنّات سے حفاظت

حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ تاجدارِ رسالت،شہنشاہِ نُبوت،پیکرِ عظمت وشرافت،مَحبوبِ رَبُّ العِزَّت،مُحسنِ اِنسانیت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: جوشخص سُورۂ فاتحہ اورآیۃُ الکرسی اپنے گھر میں پڑھے گا تو اُس دن اُس کو نہ تو کسی اِنسان کی نظر بد لگے گی اور نہ کسی جِنّ کی۔

(الفردوس بماثور الخطاب،باب الفاء،فصل متفرقات،۳/۱۸۸،الحدیث:۴۳۷۹، مفہوما دارالکتاب العربی بیروت)

سُورۂ بَقَرَہ کی بَرَکات۸

﴿1﴾۔۔۔**حضرتِ سیِّدُنا** ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:شہنشاہِ مدینہ،قرارِقلب وسینہ،صاحبِ مُعَطَّر پسینہ،باعثِ نُزولِ سکینہ،فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا:اپنے گھروں کوقبریں مَت بناؤ،بیشک شیطان اُس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سُورَۃُ البَقَرَہ پڑھی جائے۔(صحیح مسلم،کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا،باب استحباب صلاۃ النافلۃ... الخ،ص۲۸۲،الحدیث:۷۸۰،دارالکتب العلمیۃ بیروت)

﴿2﴾۔۔۔**حضرتِ سیِّدُنا** نُعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں: نبی مُکَرَّم،نُورِ مُجَسَّم،رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشادفرمایا: بیشک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آسمان وزمین بنانے سے دوہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اوراُس میں سے دوآیتیں اُتاریں جِنّ پر سُورَۃُ البَقَرہ کوختم کیا تو جس گھر میں یہ دونوں آیتیں تین راتوں تک نہ پڑھی جائیں شیطان اُس گھر کے قریب ہوجاتا ہے۔(سنن الترمذی،کتاب فضائل القرآن،باب ماجاء فی آخرسورۃ البقرۃ،ص۶۷۰،الحدیث: ۲۸۸۲،دارالکتب العلمیۃ بیروت)

﴿3﴾۔۔۔حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، جو شخص سُورَۃُ البقرہ کی اِبتدائی چار آیتیں اور آیۃُ الکرسی اور اِس کے بعد کی دو آیتیں اور سُورَۃُ البقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھے گا تو اُس دِن شیطان اُس کے اور اس کے اہل خانہ کے قریب نہ آئے گا اور نہ ہی کوئی ناپسندیدہ چیز، اور اگر (انہی آیتوں کو) کسی مجنون پر پڑھا جائے (دَم کیا جائے) تو اُس کو (جنون سے) اِفاقہ ہو جائے گا۔ (سنن الدارمی، کتاب فضائل القراٰن، باب فضل اوّل سورة البقرة وآية الكرسي، ص۱۰۲۸، الحديث:۳۳۸٤، دارالمعرفة بيروت)

﴿4﴾۔۔۔حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: شریر جنّ کیلئے سورۂ بقرہ کی ان (دو) آیتوں سے زِیادہ سخت اور کوئی آیت نہیں ہے:

وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِىْ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ (پ۲، البقرة: ۱٦۳، ۱٦٤)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان۔ بیشک آسمانوں زمین کی پیدائش اور رات و دن کا بدلتے آنا اور کشتی کہ دریا لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے جِلا دیا اور زمین میں ہر قسم جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان و زمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے ان سب میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

(الفردوس بماثور الخطاب، باب اللام، فصل، ٤٣٢/٣، الحديث:٥٢١٧، دارالكتاب العربي بيروت)

صلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی علٰی مُحَمَّد

آیۃُ الکُرسی کی بَرَکات

﴿1﴾.....عِفْریت سے حفاظت

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصْرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروِی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جبرئیل اَمین (عَلَیْہِ السَّلام) میرے پاس آئے اور اُنہوں نے بتایا کہ عِفْریت جن آپ کے ساتھ مَکْر کرتا ہے لہٰذا آپ جب بھی اپنے بِستَر پر تشریف لے جائیں تو آیۃُ الکُرسی پڑھ لیا کریں۔ (جمع الجوامع، حرف الھمزۃ، قسم الاقوال، ۱/۵۰، الحدیث: ۲۱۲، دارالکتب العلمیہ بیروت)

صلّوا علی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی علٰی مُحَمَّد

﴿2﴾.....شیطان اَحْمق گدھے کی طرح بھاگ جائے گا

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ایک جِنّ سے مِلے اُس سے کُشتی لڑی تو انہوں نے اُسے پچھاڑ دیا اور فرمایا: میں تیری کمزوری اور لاغر پَن کو دیکھ رہا ہوں، تیری دونوں کلائیاں کُتّے کی کلائیوں کی طرح ہیں تم تمام جنات ایسے ہوتے ہو یا ان میں صرف تمہاری یہ حالت ہے؟ اس نے کہا: نہیں! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ان میں بہت طاقتْوَر رہوں، لیکن آپ مجھے دُوسری مرتبہ پھر موقع دیں، اگر آپ نے مجھے زمین پر گرا دیا تو میں آپ کو ایک مُفید چیز سِکھاؤں گا۔ آپ نے کہا ٹھیک ہے (اس کی درخواست پر آپ نے اسے دوبارہ موقع دیا اور حسبِ سابق پچھاڑ دیا)۔ اس نے کہا: آپ ''اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (آیۃُ الکرسی)'' پڑھا کرو فرمایا: ٹھیک ہے۔ اُس نے کہا: آپ اِس کو جس گھر میں پڑھیں گے شیطان اس گھر سے ایسے نکلے گا کہ گدھے کی طرح اس کی ہوا خارج ہوری ہوگی

اور صُبح تک اس میں داخل نہیں ہوگا۔(سنن الدارمی،باب فضل اول سورۃ البقرہ،ص۱۰۲۸، الحدیث:۳۳۸۲،دارالمعرفہ بیروت)

صلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی علٰی مُحَمَّد

﴿3﴾.....دو فَرِشتے صُبح تک حفاظت کریں گے

حضرتِ سیِّدُنا قَتادَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جو شخص بِسْتَر پر آیَۃُ الْکُرسی پڑھتا ہے تو اُس کے اُوپر دو فَرِشتے مُقَرَّر کیے جاتے ہیں جو صبح تک اُس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔(تفسیر الدر المنثور،پ۳،البقرۃ،تحت الآیۃ ۲۵۵،ص۱۸۶،مکتبۃ الھجر للبحوث الاسلامی)

صلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی علٰی مُحَمَّد

﴿4﴾.....جِنّ کا خُود حِفاظَتی عَمَل بتانا

حضرتِ سیِّدُنا ابن اُبی بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے نَقْل فرماتے ہیں: ان کا ایک باغ تھا جس میں کُھجوریں تھیں اور وہ ان کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے، انہوں نے کھجوروں کو (روز بروز) کم ہوتے پایا تو اُنہوں نے رات کے وقت اس پر پَہرہ دینا شُروع کر دیا، اِسی دوران بالِغ لڑکے سے مُشابِہ ایک چوپایہ نظر آیا۔ انہوں نے کہا میں نے سلام کیا، اُس نے جواب دیا میں نے پوچھا: تم جِنّ ہو یا انسان؟ اس نے بتایا: میں جِنّ ہوں، میں نے کہا: مجھے اپنا ہاتھ دِکھاؤ، جب اُس نے مجھے اپنا ہاتھ دِکھایا تو اس کا ہاتھ کُتّے کی طرح تھا جس پر بال اُگے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا: کیا جِنّ ایسے ہوتے ہیں؟ وہ کہنے لگا: جِنّات میں مجھ سے بھی طاقتوَر موجود ہیں۔ میں نے پوچھا: تم جو کچھ کر رہے تھے اِس کام پر تمہیں کس چیز نے اُبھارا؟ وہ کہنے لگا: مجھے پتہ چلا کہ تمہیں صَدَقہ کرنا بہت پَسَند ہے، لہٰذا مجھے اچھا لگا کہ میں بھی تمہارے کھانے (یعنی کھجوروں) تک رَسائی حاصل کروں، میں نے اُس سے دَریافت کیا: وہ کون

سی چیز ہے جو ہمیں تم سے بچا سکتی ہے؟ اُس نے کہا: آیۃُ الکُرسی ۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اُسے چھوڑ دیا اور اگلی صبح میرے والد حُضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوئے اور (رات کا) ماجرا سُنایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: خبیث نے سچ کہا ہے۔ (صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب قراۃ القرآن، ذکر الاحتراز من الشیاطین... الخ، ص ۳۱۹، الحدیث: ۷۸٤، دار المعرفہ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی علٰی مُحَمَّد

﴿5﴾ ..... شیطان دُور رہے گا

صحیح بُخاری میں ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروی ہے، کہتے ہیں کہ حُضُورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زکوٰۃِ رَمَضان (یعنی صدقہ فطر) کی حِفاظت مجھے سپُرد فرمائی تھی۔ ایک آنے والا آیا اور غلّہ بھرنے لگا، میں نے اُسے پکڑ لیا اور کہا کہ تجھے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کروں گا۔ کہنے لگا، میں مُحتاج عَیال دار ہوں، سخت حاجت مند ہوں، میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ابوہُریرہ! تمہارا رات کے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کی، یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اُس نے شدید حاجت اور عَیال کی شِکایت کی، مجھے رَحْم آ گیا تو چھوڑ دیا۔ اِرشاد فرمایا: اُس نے تم سے جھوٹ بولا اور وہ پھر آئے گا۔

میں رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قول ''یقیناً وہ آئے گا'' کی وجہ سے جانتا تھا کہ عنقریب وہ آئے گا، لہٰذا میں اسکی تاک میں بیٹھ گیا وہ آیا اور غلّہ بھرنے لگا، میں نے اُسے پکڑ لیا اور یہ کہا تجھے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس پیش کروں گا۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو، میں مُحتاج ہوں، عیال دار ہوں، اب نہیں آؤں گا۔ مجھے رَحْم آ گیا، اُسے چھوڑ دیا صبح ہوئی تو حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ابوہُریرہ! تُمہارے قیدی کا کیا

ہوا؟ میں نے عَرض کی، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! اس نے حاجت شدیدہ اور عیال دارِی کی شکایت کی، مجھے رَحْم آیا، اُسے چھوڑ دیا۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اُس نے تم سے جھوٹ بولا اور پھر آئے گا۔

میں اُس کے اِنتظار میں تھا وہ آیا اور غلّہ بھرنے لگا، میں نے پکڑا اور کہا: تجھے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس پیش کروں گا تین مَرتبہ ہوچُکا تُو کہتا ہے نہیں آئے گا پھر آتا ہے۔ اُس نے کہا مجھے چھوڑ دو، میں تمھیں ایسے کلِمات سِکھاتا ہوں جن سے اللہ عَزَّوَجَلَّ تم کو نَفْع دے گا، میں نے کہا وہ کیا ہیں؟ جب تم بچھونے پر جاؤ آیۃُ الکُرسی آخر آیۃ تک پڑھ لو، صبح تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے تم پر نگہبان ہوگا اور شیطان تمھارے قریب نہیں آئے گا۔ میں نے اُسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی، حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عَرض کی، یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ! اُس نے کہا: چند کلِمات تم کو سکھاتا ہوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اُن سے نَفْع دے گا لہذا میں نے اسکا راستہ چھوڑ دیا آپ نے فرمایا وہ کلمات کیا ہے میں نے عرض کی اس نے مجھے کہا جب تم اپنے بسر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم پوری آیت پڑھ لیا کرو حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ بات اُس نے سچ کہی اور وہ بڑا جھوٹا ہے اے ابو ہریرہ تم جانتے ہو تین راتوں سے جو تم سے مخاطب ہو رہا ہے وہ کون ہے؟ میں نے عَرض کی نہیں۔ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: وہ شیطان ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الوکالۃ، باب اذا وکل رجلا...الخ، ص۵۹۶، الحدیث: ۲۳۱۱، دارالمعرفۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی علٰی مُحَمَّد

﴿6﴾..... پھلوں کو نقصان پہنچانے والے جِنّات

حضرتِ سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک رات اپنے باغ میں تشریف لے گئے تو وہاں شور وغُل

سُنائی دِیا۔ آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ جِنّوں میں سے ایک نے کہا: ہمیں دو طَرَفہ کُلہاڑی نے تکلیف پہنچائی ہے لہٰذا ہم نے اِرادہ کیا کہ ہم اِس باغ کے پھلوں میں سے لیں گے، کیا تم اِس کو (ہمارے لئے) حَلال کرتے ہو۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے اور زید بن ثابت نے اُس سے دَرْیافت کیا: کیا تم ہمیں (ایسی چیز کے بارے میں) نہیں بتاؤ گے جس کے سبَب تم ہمیں اِیذا نہ دو؟ اُس نے کہا: وہ آیَۃُ الْکُرسی ہے۔ (تفسیر روح البیان، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵۵، ۱/ ۴۱۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی علٰی مُحَمَّد

سُورۂ اٰلِ عِمْران کی بَرَکات

حضرتِ سیِّدُنا حَمزہ زِیاث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب کہتے ہیں کہ ایک رات میں کُوفہ جانے کے اِرادے سے نِکلا رات کی تاریکی نے مجھے ایک وِیران عِمارَت میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا میں ابھی وہیں تھا کہ دو عِفْریت جِنّ میرے پاس آئے ان میں سے ایک نے اپنے رَفیق سے کہا: یہ حَمزہ زِیات ہے جو کوفہ کے لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے، یہ سُن کر وہ کہنے لگا: ہاں! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اِسے ضرور قَتْل کروں گا۔ جب اُس نے مجھے مارنے کا پُخْتہ اِرادہ کر لیا تو میں نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھی

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓىٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآىٕمًۢا بِالْقِسْطِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ (پ۳، اٰل عمران: ۱۸)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اللّٰہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبو اور فِرِشتوں نے اور عالموں نے انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا ک عبادت نہیں عزت والا حکمت والا۔

(یہ سُن کر) اس نے اپنے ساتھی سے کہا: تیرا ناس ہو، اب ذَلیل وخوار ہو کر صبح تک اِس کی حِفاظت کرو۔

(کتاب العظمۃ، باب فی قصۃ عوج وعظم.....الخ، فصل فی صفۃ العمالقۃ والجبابرۃ، ذکر الجنّ وخلقھم، ص ۴۲۰، الرقم: ۱۱۰۷، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی علٰی مُحَمَّد

سُورۃُ الاعراف کی بَرَکات

حضرتِ سیِّدُنا سَعْد بن اِسحاق بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ (پ۸، الاعراف:٥٤)

ترجمۂ کنزُ الایمان: بےشک تمہارا ربّ اللہ ہے جس آسمان اور زمین چھ دِن میں بنائے۔

نازل ہوئی تو گھڑ سواروں کی بہت بڑی جَماعت حاضر ہوئی جو نظر تو نہیں آتی تھی لیکن اِتنا معلوم ہو رہا تھا کہ یہ عَرَبی ہیں، صحابۂ کِرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے اِن سے پوچھا: تم لوگ کون ہو؟ اُنہوں کہا: ہم جِنّات ہیں اور اِس شہر سے نکلے ہیں اور ہمیں اِسی آیَت نے نکالا ہے۔ (تفسیر الدر المنثور، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ ٥٤، ٦/٤١٧، مرکز هجر للبحوث والدارسات العربیه والاسلامیه قاهرة)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی علٰی مُحَمَّد

سُورہ یٰس کی بَرَکات

حضرتِ سیِّدُنا اَحمد بن عُبَیدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والدِ محترم سے روایت کرتے ہیں وہ ایک مرتبہ ایسے راستے سے گزرے جس میں جِنّ و بُھوت تھے حالانکہ انہیں اس راتے پر چلنے سے منع کیا گیا تھا۔ (والدِ محترم کا بیان ہے): میں وہاں سے گزر رہا تھا کہ اچانک مجھے ایک عورت دِکھائی دی جو پیلے رَنگ کے کپڑے پہنے ایک تَخْت پر بیٹھی تھی۔ اور (اُس کے اِردگرد) چراغ (جل رہے تھے) اُس نے مجھے بلایا۔ میں نے فوراً یٰس شریف پڑھنا شُروع کردی۔ اُس کے چراغ بُجھ گئے۔ وہ عورت مجھ سے کہنے لگی: اے **اللہ** کے بندے! یہ تم نے میرے ساتھ کیا کیا؟ اِس طرح میں اُس سے محفوظ رہا۔

(کتاب العظمة، باب فی قصة عوج وعظم.....الخ، فصل فی صفة العمالقة والجبابرة، ذکر الجنّ وخلقهم، ص ٤٢٠، الرقم: ١١٠٦، دار الکتب العلمیة بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی علٰی مُحَمَّد

سُورَۂ یٰسٓ کی بَرَکات

حضرتِ سیِّدُنا ثَعْلَبہ بن سُہیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے اپنے لیے پانی رکھا کہ سَحَری کے وقت اسے پیوں گا جب وقتِ سحر میں پانی کے پاس آیا تو وہاں کسی چیز کو نہیں پایا میں نے دوبارہ پانی رکھ دیا اور اس پر سورت یٰسین شریف پڑھ دی پھر جب سحر کے وقت میں پانی کے پاس آیا تو میں نے پانی کو اُسی حالت میں دیکھا اور ایک اندھے شیطان کو گھر کے اِرد گرد چکّر لگاتے دیکھا۔

(موسوعة الامام ابن ابی الدنیا، مکائد الشیطان، الباب الاوّل، ٥٣٢/٤، الرقم: ١١، المکتبة العصریة بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی علٰی مُحَمَّد

سُورَۂ مُؤمن کی بَرَکات

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت سُورَۂ مُؤمن کی آیات

حٰمٓ o تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ o غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ االْمَصِیْرُ o

(پ٢٤، المؤمن: ١تا٣)

ترجمۂ کنزُ الایمان: یہ کتاب اُتارنا ہے اللّٰہ کی طرف سے عزّت والا علم والا گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذا کرنے والا بڑے انعام والا اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی طرف پھرنا ہے۔

اور آیۃُ الکُرسی کی تلاوت کرے گا اُس کی شام تک اُن کے ذریعے حِفاظَت کی جائے گی اور جو اِن دونوں کو شام کے وقت تِلاوَت کرے گا اُس کی اِن کے ذریعے صبح تک حِفاظَت کی جائے گی۔ (جامع الترمذی، کتاب فضائل القراٰن، باب ماجاء فی سورۃ البقرۃ وآیۃ الکرسی، ص ۶۷۰، الحدیث: ۲۸۷۹، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی علٰی مُحَمَّد

سُورَۂ حَشْر کی بَرَکات

حضرتِ سیِّدُنا ابوایُّوب اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ان کے گھر میں کھجوریں خشک کرنے کے لیے ایک جگہ تھی۔ آپ کو کھجوروں کی تعداد میں کچھ کمی محسوس ہوئی۔ جب رات کے وَقْت آپ نے اُس کی نگرانی فرمائی تو اَچانک آپ نے کسی مَرْد کی آہَٹ محسوس کی۔ آپ نے اُس سے پوچھا: تم کون ہو؟ وہ کہنے لگا: میں جِنّ ہوں، ہم نے اِدھر کا رُخ اِس لئے کیا کہ ہمارا توشہ ختم ہوگیا تھا، چُنانچِہ ہم نے آپ کی کچھ کھجوریں لے لیں۔ لیکن اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو تمہیں کھجوریں کم نہیں پڑیں گی۔ آپ نے اُس سے فرمایا: اگر تم (جِنّ ہونے کے دعویٰ میں) سچے ہو تو مجھے اپنا ہاتھ دِکھاؤ، اُس نے آپ کو اپنا ہاتھ دکھایا جس پر کُتّے کی کلائی کی طَرح کے بال تھے، آپ نے فرمایا: تم ہماری جتنی کھجوریں لے چکے ہو وہ تم پر حلال ہیں، کیا تم مجھے اس سے ایسے افضل ترین عَمَل کے بارے میں نہیں بتاؤ گے جس کے ذریعہ انسان جِنّوں سے پناہ میں آجائیں؟ تو اُس نے جواب دیا: وہ سورۂ حشر کی آخری آیات ہیں۔ (تفسیر الدر المنثور، سورۃ الحشر، تحت الآیۃ ۲۱، ۱۴/ ۳۹۸، مرکز ہجر للبحوث والدارسات العربیہ والاسلامیہ القاھرۃ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی علٰی مُحَمَّد

سُورَۂ اِخلاص کی بَرَکات

﴿1﴾۔۔۔**حضرتِ سیِّدُنا** علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الکَرِیْم اِرشاد فرماتے ہیں: نور کے پیکر، تمام نبیوں کے

سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سُلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص صُبْح کی نَماز ادا کرے اور بات چیت نہ کرے یہاں تک کہ وہ سُورَۂ اخلاص دَس مرتبہ پڑھ لے تو اُس کو اُس دِن کوئی گُناہ نہ پہنچے گا اور شیطان سے بھی اس کی حِفاظَت ہوگی۔ (تاریخ مدینہ دمشق، حرف الھاء فی اسماء اباء المحدین، ذکرمن اسمہ مروان، ۲۸۱/۵۷، دارالفکر بیروت)

﴿2﴾۔۔۔دَعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکتَبَۃُ المَدینہ کی مَطبُوعَہ 97 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب "تکبُّر" صفحہ 92 پر مذکور ہے: سُورَہ اِخلاص گیارہ بار صبح پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گُناہ کرائے تو نہ کرا سکے جب تک کہ یہ خُود نہ کرے۔ (تکبر، ص۹۲، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی علٰی مُحَمَّد

جِنّات سے نجات کے لئے کافی ھے

حضرتِ سیِّدُنا ابوسَعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجَہاں کے تاجْوَر، سُلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جِنّوں اور اِنسان کی نَظَر سے پناہ مانگا کرتے تھے حتی کہ سُورَۂ فَلَق اور سُورَۂ ناس نازِل ہوئیں تو آپ نے انہیں لے کر باقی کو چھوڑ دیا۔ (سنن الترمذی، کتاب الطب، باب ماجاء فی الرقیۃ بالمعوذتین، ص۴۹۷، الحدیث: ۲۰۵۸ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی علٰی مُحَمَّد

شیطان سے حفاظت کے لئے مُتَفَرِّق فرامینِ مصطفٰے:

﴿1﴾۔۔۔حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، رزق میں کشادگی اور شیطان کے طریقے سے حفاظت کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا ہے۔

(جمع الجوامع،حرف السین مع العین،٤٢٣/٤،الحدیث:١٢٩٦٩،دارالکتب العلمیۃ بیروت)

﴿2﴾۔۔۔**حضرتِ سیِّدُنا مَعاذ** بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص فجر کی نماز سے لوٹتے وقت یہ کلِمات دَس مرتبہ پڑھے گا: ''لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے حَمْد ہے زِندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اُس کے دَسْتِ قُدرَت میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادِر ہے۔'' تو اُسے سات فضیلتیں حاصل ہوں گی۔

(۱).....اُس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔

(۲).....اس کے دس گناہ مٹائے جائیں گے۔

(۳).....اُس کے دس دَرَجات بلند کیے جائیں گے۔

(۴).....وہ کلِمات اُس کے لئے دَس غُلام آزاد کرنے کے برابر ہونگے۔

(۵).....اُس کی شیطان سے حِفاظت ہوگی۔

(٦).....اُس کا ناپسندیدہ چیز سے بچاؤ ہوگا۔

(۷).....اُسے اُس دِن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شِرک کے عَلاوہ کوئی گُناہ نہ پہنچ سکے گا اور جو نمازِ مَغْرِب کے بعد یہ کلِمات پڑھے گا اُسے اُس رات میں یہی فضیلت حاصل ہوگی۔(مجمع الزوائد،کتاب الاذکار،باب ما یقول بعد صلاۃ الصبح والمغرب،١٠٤/١٠،الحدیث:١٦٩٦٠،دارالکتب العلمیۃ بیروت)

﴿3﴾.....**حضرتِ سیِّدُنا عُمارَہ** بن شَبِیب سبائی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مَغْرِب کی نَماز کے بعد دَس مرتبہ یہ کلِمات پڑھے گا: ''لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ یُحْیِیْ وَ یَمُوْتُ لَاشَرِیْکَ لَہٗ،لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اُسکا کوئی شریک نہیں اُس کے لئے بادشاہی ہے اور اُسی کے لئے حَمْد ہے

اور وہ ہر چیز پر قادِر ہے۔'' تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے مُحافِظ فِرِشتے بھیجے گا جو صبح تک اُسے شیطان سے محفوظ رکھیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے (جنّت) واجِب کرنے والی دس نیکیاں لکھے گا اور اُس کی ہلاکت کا سبب بننے والے دس گُناہ مِٹا دے گا اور یہ اُس کے لئے دس مؤمِنہ لونڈیاں آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔

(سنن الترمذی،کتاب الدعوات،باب منه (م:۹۴:ت۱۰۲)،ص۸۰۸، الحدیث:۳۵۳٤، دارالکتب العلمیة بیروت)

﴿4﴾.....حضرتِ سیِّدُنا ابوعَیَّاش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مروی ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے صبح کے وقت، ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اُس کے لئے بادشاہی ہے اور اُسی کے لئے حَمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادِر ہے۔'' پڑھا تو یہ اُس کے لئے اولادِ اسماعیل عَلَیْہِ السَّلام سے لونڈی آزاد کرنے کے برابر ہوگا اور اُس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اُس کے دس گُناہ مِٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس دَرَجات بلند کردیئے جائیں گے اور وہ شام تک شیطان سے حِفاظت میں رہے گا اور اگر شام کے وقت پڑھا تو اُسے صبح تک یہی فضیلت حاصل ہوگی۔ (سنن ابی داؤد،کتاب الادب،باب ما یقول اذا اصبح ،ص۷۹۳،الحدیث:۵۰۷۷،دارالکتب العلمیة بیروت)

﴿5﴾.....حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مَروِی ہے، شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے دِن میں سو بار ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اُس کے لئے بادشاہی ہے اور اُسی کے لئے حَمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادِر ہے۔'' پڑھا تو یہ اُس کے لئے دس غُلام آزاد کرنے کے برابر ہے، اُس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو گُناہ مُعاف ہوں گے، اُس دِن شام تک شیطان سے حفاظت ہوگی اور اُس سے افضل کسی کا عَمل نہ ہوگا مگر اُسی شخص کا جو اِس سے زِیادہ عَمل کرے۔

(صحیح البخاری،کتاب الدعوات،باب فضل التهلیل،ص۱۵۷۷،الحدیث:٦٤۰۳،دارالمعرفة بیروت)

﴿6﴾.....حضرتِ سَیِّدُنا اُمَیَّہ بن مَخْشِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما تھے ایک شخص بِغیر بِسْمِ اللّٰہ پڑھے کھانا کھا رہا تھا، حتّٰی کہ ایک ہی لُقمہ باقی رَہ گیا، جب اُس نے وہ لُقمہ منہ کی طرف اُٹھایا اور اُس نے یہ کہا، بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ۔ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہنسے اور یہ اِرشاد فرمایا: شیطان اِس کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا جب اِس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا نام ذِکر کیا تو جو کچھ اُس کے پیٹ میں تھا **اُگل** دِیا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمة، باب التسمیة علی الطعام، ص٥٩٦، الحدیث:٣٧٦٨، دارالکتب العلمیة بیروت)

جِنّات سے حِفاظَت کے رُوحانی علاج

دَعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے ''مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ'' کی طرف سے شائع کردہ **10** صَفْحات پر مُشْتَمِل رِسالہ **40** رُوحانی علاج میں سے چار ''مَدَنی ہتھیار'' حاضِر ہیں۔

﴿1﴾.....**یَامُھَیْمِنُ:29** بار دِن میں کسی بھی وَقت روزانہ پڑھنے والا اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر آفت وبَلا سے محفوظ رہے گا۔

(٢)..... **یاوَکِیلُ**: سات بار جو روزانہ عَصر کے وَقت پڑھ لیا کرے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر آفت سے پناہ پائے۔

(٣)..... **یا مُمِیْتُ**: سات بار رَوزانہ پڑھ کر جو اپنے اُوپر دَم کر لیا کرے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر جادو اَثر نہیں کرے گا۔

(٤)..... **یاقادِرُ**: جو وُضو کے دَوران ہر عُضْو دھوتے ہوئے پڑھنے کا معمول بنالے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُشمن اِس کو اِغوا نہیں کر سکے گا۔

جِنّات سے حِفاظَت کے مَدَنی نُسْخے

(١).....نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس گھر میں عُمدہ گھوڑا ہو اُس گھر کے کسی بھی فرد

کو پریشان نہیں کرتا۔(معرفۃ الصحابۃ،باب العین، عریب ابو عبد اللّٰہ المليكى، ص ۲۲۰۱، دار الوطن للنشر الرياض)

(۲).....**حضرتِ سیِّدُنا** اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا :**سَفید مُرغ** رکھا کرو اِس لئے کہ جس گھر میں **سفید مرغ** ہوگا شیطان اور جادُوگر اُس گھر کے قریب نہیں آئے گا اور نہ اُن گھروں کے قریب ہوگا جو اُس گھر کے اِرد گرد ہیں۔(المعجم الاوسط،باب الالف،من اسمه احمد، ۲۰۱/۱،الحدیث:۶۷۷، دار الفکر بیروت)

(۳).....علّامہ کمالُ الدین دَمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جس گھر میں تُرنج ہو اُس میں جِنّات داخل نہیں ہوتے۔(حیاۃ الحیوان الکبری،باب الجیم الجِنّ، ۳۰۶/۱،دار الکتب العلمیه بیروت)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! قراٰن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دَعوتِ اسلامی** عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے ہر قسم کی خدمتِ دین متین کر رہی ہے اور آج اِس پُر فِتَن دور میں ہر شخص کسی نہ کسی پریشانی میں مُبتلا ہے اور اُس کو حَل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور سب سے اَہَم مُعامَلہ جِنّات کا ہے کہ جِنّوں نے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو کافی حَد تک پریشان کر رکھا ہے لیکن ہماری خوش قسمتی کہ دُنیا کی عظیم علمی وعَملی اور رُوحانی شَخصِیَّت شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، **بانیِ دعوتِ اسلامی** حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ ہیں کہ جِنّ کے فُیُوض وبَرَکات سے اِسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے مسائل حَل ہوتے ہیں اور ہر طَرَف سے مُشکلات کے حَل ہونے کی **مَدَنی بہاریں** آرہی ہیں اور آپ کی اِس طرف تَوجّہ دِلانے کے لئے ایک **مدنی بہار** پیش کی جاتی ہے چُنانچِہ

خوفناک جنّات کی ہَلاکَت

سطورِ ذیل میں پیش کیا جانے والا واقعہ **لیاقت آباد** (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے سُنایا جو خود اِس ایمان افروز واقعے کے چَشم دِید گواہ ہیں۔اُنہوں نے بتایا کہ اِن کے مراسِم ایک ایسے اسلامی بھائی سے قائم

ہوگئے جِنّ کا گھرانا سَرْ حَد (خیبر پختونخواہ) یا کشمیر سے تَعَلُّق رکھتا تھا۔ ان لوگوں کے آپس میں جائیداد کے جھگڑوں کے باعِث سَخْت خاندانی دُشمنیاں تھیں۔ اُن کے کہنے کے مطابق اُن کے مخالف رِشتے داروں نے عامِلین کے ذریعے اِن پر کالا جادُو کروا کر کچھ غیر مُسلِم سَرکَش جِنّات اِن پر مُسلَّط کروا دیے تھے، جو انہیں مختلف انداز سے تنگ کرتے۔ بالآخر وہ اپنا آبائی شہر چھوڑ کر لیاقت آباد میں آ بسے، مگر عَملیّات کے ذریعے ہونے والے سلسلے یوں ہی جاری رہے۔ اِن پر سخت مصائب آئے، بِالخُصُوص سب سے چھوٹے بھائی پر غیر مُسلِم جِنّ ظاہر ہوتا اور اَذِیَّت دینے کے ساتھ دَھمکیاں دیتا۔

اَلْمُخْتَصَر یہ لوگ مختلف حادِثات کا شِکار بھی ہوتے رہے جِنّ میں مالی نُقصانات کے ساتھ ساتھ جانی نقصانات سے بھی دوچار ہوئے۔ مَثَلاً ایک دِن اِن کے خالو فیکٹری میں کام کر رہے تھے۔ ناگہانی طور پر تیز دَھار والا آلہ اُوپر سے گِرا اور اِن کے خالو کا جسم دو حصوں میں تقسیم ہوگیا اِسی طرح کسی ظاہِری بیماری یا سبب کے بِغیر والد بھی اچانک انتقال کر گئے اور والدہ بھی دُنیا سے رُخصت ہوگئیں۔ اِسی کشمکش اور اَذیّت میں 8 سال کا طویل عرصہ گزر گیا۔ اِسی دوران یہ گھرانا **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہوگیا اور تمام گھر والے اَمیرِ اَہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَة سے مُرید ہوکر عطاری بن گئے۔

ایک دِن اِنکے رشتہ دار نے کسی عامِل سے رابطہ کیا جس نے گھر میں آ کر جیسے ہی بھائی کے سامنے فَتیلہ (یعنی دُھونی کا دھاگہ) جَلایا ایک جِنّ اِنتہائی غُصّے کے عالم میں ظاہر ہوا اور غضبناک انداز میں اُس عامِل کو اُٹھا کر اِس زور سے دیوار پر مارا کہ کافی دیر وہ بیہوش رہا پھر ہوش آنے پر بھاگ کھڑا ہُوا۔ اَب وہ جِنّ دیگر اَہل خانہ کو نُقصان پہنچانے کی غَرَض سے خوفناک انداز میں بڑھا تو گھر والے خوف کے مارے چیخنے لگے مگر بچنے کی کوئی صُورَت نظر نہیں آ رہی تھی اچانک وہ رُکا اور دروازے کی طرف چُندھیائی ہوئی آنکھوں سے دیکھ کر ٹھٹھک گیا اور کسی سے سِلسِلہ کلام شُروع کیا گھر والے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے کہ یہ کس سے باتیں کر رہا ہے؟ مگر آنے والی ہستی نظر نہیں آ رہی تھی۔ جِنّ (جسے شاید وہ ہستی نظر آ رہی تھی) بولا کون ہو تم؟ اِلیاس قادِری (دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَة)۔۔۔۔۔۔ اَچھا

۔۔۔۔۔۔''پیر'' ہو اِن کے! ہاں، ہاں مجھے اِن کے فُلاں رِشتے دار نے بھیجا ہے۔۔۔۔۔۔(شاید امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالیۃ رُوحانی طور پر ہماری مدد کیلئے تشریف لائے تھے اور اُس سے سُوالات پوچھتے جارہے تھے جس کے وہ جِنّ جوابات دے رہا تھا) ہاں اِن کے خالو کو میں نے قتل کیا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ اِس طرح وہ سَرکش جِنّ اپنے سیاہ کارناموں کی رُوداد سُنا رہا تھا۔ (پھر امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالیۃ نے غالباً اُس سے اُس کا مذہب دریافت فرمایا): جس پر اُس نے بتایا کہ میں غیر مُسلِم ہوں۔ (پھر ایسا لگا جیسے اُسے سمجھایا جارہا ہو اور وہ خاموشی سے سُنتا جارہا ہو پھر اُس میں نرمی آتی گئی) اَمیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالیۃ کی **مَدَنی مٹھاس** سے تَر بَتَر دعوتِ اسلام سے مُتأثِّر ہوکر دیکھتے ہی دیکھتے وہ غیر مُسلِم جِنّ کلمہ پڑھ کر مُسلمان ہوگیا اور کہنے لگا، مجھے اپنا مُرید بھی بنالیں۔ پھر وہ امیرِ اَہلسنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العَالِیَہ کے ہاتھ پر مُرید ہوکر عطاری بن گیا اور چلے جانے کا وَعدہ بھی کرلیا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یوں ہمیں اُس خوفناک صُورتحال سے نَجات ملی اور بھائی کی طبیعت بھی بالکل دُرُست ہوگئی، بہرحال وَقتی طور پر گھر میں اَمن قائم ہوگیا اور اَہلِ خانہ نے سُکھ کا سانس لیا۔ اگلے دِن رات کے آخری پَہر ایک اِنتہائی خوفناک چیخ کی آواز سے سب گھر والوں کی آنکھ کُھل گئی۔ دیکھا تو بڑے بھائی بستر پر بیٹھے تھے اور اُن کا پورا جسم بُری طرح کانپ رہا تھا۔ اُنہوں نے اِنتہائی خوف کے عالم میں بتایا کہ ابھی میں نے بہت ہی بھیانک خواب دیکھا کہ خوفناک شکلوں والے جِنّات کا ایک ٹولہ بڑی تیزی کے ساتھ چلا آرہا ہے جو انتہائی غضبناک ہیں اور اِنتقام لینے کے اِرادے سے بَڑھ رَہے ہیں، آگے آگے جو جِنّ چل رہا تھا وہ مُغلّظات بک رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تمہارے سارے گھر والوں کو ختم کردوں گا۔ تمہارے اِلیاس قادِری دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالیہ کو بھی دیکھ لوں گا۔ بُدھ کو عَصر کے بعد میں پہنچوں گا، تم میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑوں گا۔

یہ سُن کر تمام اَہلِ خانہ خوفزدہ ہوگئے۔ منگل کا دِن جیسے تیسے گُزر گیا۔ گھر والے اِنتہائی شَش و پَنج میں تھے کہ کیا کریں؟ صبح کو بڑے بھائی نے بتایا کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ رات خواب میں مجھے غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زِیارَت ہوئی اور غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا، گھبراؤ مت **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کچھ نہیں ہوگا، وہ جِنّات تمہارا

کچھ نہیں بِگاڑ سکیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں خود آؤں گا۔ بڑے بھائی نے جب یہ خواب سُنایا تو سارے گھر والوں کی ڈھارَس بندھی۔ خوشی خوشی سارے گھر کو سجانے کے ساتھ خوشبوؤں سے بھی مَہکا دیا۔

بُدھ کے روز عَصر کی نَماز کے بعد گھر میں ہم سب جَمْع ہو گئے۔ چھوٹا بھائی بے سُدھ پڑا ہوا تھا۔ اَچانک اُس میں جِنّ ظاہِر ہوا اور وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور خوفناک آواز کے ساتھ مُغلّظات بَکتا ہوا گھر میں موجود لوگوں کی طرف خطرناک اِرادے سے بڑھا، ہم سب خوفزدہ تھے مگر فِرار کی راہیں مَسْدُود تھیں، کیونکہ باہر نکلنے کے دَروازے تک پہنچنے کیلئے جِنّ کی طرف سے گُزرے بغیر چارہ نہیں تھا۔ اچانک اِس غضبناک جِنّ کا رُخ بیرونی دروازے کی طرف ہو گیا اور ایسا لگا جیسے کوئی آیا ہو۔ جِنّ گَرجا، اچھا تم ہو اِلیاس قادِری، تم ہی نے میرے بھائی کو مسلمان کیا ہے؟ یہ کہہ کر وہ غُصّے میں بپھر کر پہلے تو دَروازے کی طرف لپکا مگر پھر ٹھٹھک کر رُک گیا اور کہنے لگا: یہ تم نے ہاتھ کیوں باندھ لئے؟ کیا تمہارا غوث رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آنے والا ہے؟ اُسے بھی دیکھ لوں گا: یہ کہہ کر وہ دانت پیستا ہوا جیسے ہی بُرے اِرادے سے آگے بڑھا تو اچانک ہوا میں اُچھلا اور بُری طَرح سے زمین پر آ گرا۔ ایسا لگا جیسے اُس خوفناک جِنّ کو کسی نے اُٹھا کر پچھاڑ دِیا ہو، اب وہ چِت پڑا تڑپ رہا تھا، اس نے اپنی آنکھوں پر اِس انداز میں ہاتھ رکھے ہوئے تھے جیسے بہت تیز روشنیاں اُس پر پڑ رہی ہوں۔ وہ بڑا بے چین اور اذیّت میں لگ رہا تھا۔ پھر وہ بُری طرح اُچھلنے اور تڑپنے لگا، ایسا مَحسوس ہوتا تھا کہ اِس کے جِسْم میں آگ لگی ہوئی ہو۔ سارے گھر کے افراد مِل کر بارگاہِ غوثیَّت میں یاغَوث اَلْمَدَد، یا غَوث اَلْمَدَد کی صدائیں بُلند کر رہے تھے۔ غیر مسلم جِنّ کی خوفناک چیخیں بُلند ہوتی جا رہی تھیں۔ جو جِنّ کچھ دیر پہلے گَرج رہا تھا، اب فریادیں کر رہا تھا مُعافیاں مانگ رہا تھا، مجھے مُعاف کر دو، مجھے چھوڑ دو، مجھے مت جلاؤ، میں چلا جاؤں گا، آئندہ کبھی نہیں آؤنگا، میں جل رہا ہوں مجھے چھوڑ دو۔ اِس طرح وہ تڑپتا رہا اور ایسا لگا جیسے بالآخر اُس سَرکش غیر مُسلِم جِنّ کو غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جَلا دیا ہو۔ چھوٹا بھائی بے سُدھ ہو کر زمین پر گر پڑا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بعد سے اِس گھر میں اَمْن قائم ہو گیا۔ اور چھوٹے بھائی کو بھی اس جِنّ سے نَجات مل گئی اور دوبارہ اب تک ظاہر نہیں ہوا۔ (عطاری جِنّ کا غسل میت، ص۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہ تَعالٰی علٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ　شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، **بانیِ دعوتِ اسلامی** حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سایہ تادیر ہمارے سَروں پر قائم ودائم فرمائے اور اِس **مَدَنی** تحریک کو تا قیامت سلامت رَکھے اور اِس کو حاسِدوں کے حَسَد اور شَرِیروں کے شَرّ سے محفوظ فرمائے اور اس کو دِن دُوگنی رات چوگنی ترقی، عُروج اور اِستحکام عطا فرمائے اور ہم سَبْ کو اِسی کے ساتھ ہر دَم وابستہ رَہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماٰخذ ومراجع

﴿1﴾۔۔۔تفسیر طبری دار الکتب علمیہ بیروت

﴿2﴾۔۔۔تفسیر درمنثور رضیاء القران لاہور

﴿3﴾۔۔۔تفسیر قرطبی دار عالم الکتب الریاض

﴿4﴾۔۔۔تفسیر روح البیان دار الکتب علمیہ

﴿5﴾۔۔۔تفسیر بغوی دار طیبہ بیروت

﴿6﴾۔۔۔روح المعانی المکتبۃ الشاملہ

﴿7﴾۔۔۔تفسیر مظہری ضیاء القران لاہور

﴿8﴾۔۔۔اللباب فی علوم الکتاب المکتبۃ الشاملہ

﴿9﴾۔۔۔صحیح البخاری دار المعرفہ بیروت

﴿10﴾۔۔۔صحیح مسلم دار لکتب العلمیہ

﴿11﴾۔۔۔سنن الترمذی دار الکتب العلمیہ

﴿12﴾۔۔۔سنن ابوداود دارالکتب العلمیہ

﴿13﴾۔۔۔المستدرک للحاکم دارالمعرفۃ بیروت

﴿14﴾۔۔۔معجم الکبیر دارالکتب علمیہ

﴿15﴾۔۔۔معجم الاوسط دارالفکر بیروت

﴿16﴾۔۔۔مسند ابویعلی دارالفکر بیروت

﴿17﴾۔۔۔مجمع الزوائد المکتبۃ الشاملہ

﴿18﴾۔۔۔سنن الدارمی دارالمعرفہ بیروت

﴿19﴾۔۔۔تاریخ دمشق مکتبۃ الشاملہ

﴿20﴾۔۔۔مختصر تاریخ دمشق المکتبۃ الشاملہ

﴿21﴾۔۔۔کتاب العظمۃ المکتبۃ الشاملہ

﴿22﴾۔۔۔مسند ابی یعلیٰ دارالکتب علمیہ

﴿23﴾۔۔۔کنز العمال دارالکتب علمیہ

﴿24﴾۔۔۔سبل الہدی والرشاد المکتبۃ الشاملہ

﴿25﴾۔۔۔الفردوس بماثور الخطاب المکتبۃ الشاملہ

﴿26﴾۔۔۔الوظیفۃ الکریمہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی

﴿27﴾۔۔۔عمدۃ القاری مدینۃ الاولیاء ملتان

﴿28﴾۔۔۔لقط المرجان فی احکام الجان دارالکتب علمیہ

﴿29﴾۔۔۔کتاب العظمۃ المکتبۃ الشاملہ

﴿30﴾۔۔۔کتاب الھواتف المکتبۃ العصریہ بیروت

﴿31﴾۔۔۔موقع لقط المرجان المکتبۃ الشاملہ

﴿32﴾۔۔۔صفۃ الصفوۃ المکتبۃ الشاملہ

﴿33﴾۔۔۔شرح المقاصد دار الکتب علمیہ

﴿34﴾۔۔۔بہجۃ الاسرار دار الکتب علمیہ

﴿35﴾۔۔۔اکام المرجان

﴿36﴾۔۔۔مکائد الشیطان لابن ابی الدنیا المکتبۃ الشاملہ

﴿37﴾۔۔۔ سیر اعلام النبلاء المکتبۃ الشاملہ

﴿38﴾۔۔۔ملفوظات اعلیٰ حضرت مکتبۃ المدینہ

﴿39﴾۔۔۔بہار شریعت مکتبۃ المدینہ

﴿40﴾۔۔۔حیاۃ الحیوان الکبریٰ المیزان

﴿41﴾۔۔۔امیر اہلسنّت اور قومِ جِنّات مکتبۃ المدینہ

﴿42﴾۔۔۔جِنّات کی حکایات مکتبۃ المدینہ

﴿43﴾۔۔۔رسالہ **40** روحانی علاج مکتبۃ المدینہ

﴿44﴾۔۔۔عطاری جِنّ کا غسل میت مکتبۃ المدینہ

﴿45﴾۔۔۔ضیائے دُرُود وسلام مکتبۃ المدینہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حِیْمِ

خوش آوازی قرآن کی زینت ہے

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ !صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میں بہت زیادہ آپ پر درود پڑھا کرتا ہوں میں کتنا حصہ درودخوانی کے لیے مقرر کردوں؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر تم چاہو۔تو میں نے کہا کہ چوتھائی حصہ؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر تم چاہو اگر تم زیادہ مقرر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ نصف حصہ؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر تم چاہو اور اگر تم زیادہ وقت مقرر کرلو گے تو بہتر ہیہے ۔میں نے کہا کہ دوتہائی ؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ تم جتنا چاہو اور اگر تم زیادہ وقت مقرر کرلو گے تو بہتر ہی ہے۔ میں نے کہا کہ میں (دن رات کا) کل حصہ درودخوانی کے لیے مقرر کروں گا۔تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: درود شریف تمہاری تمام فکروں کو کافی ہو جائے گا اور تمہارے تمام گناہوں کے لیے کفارہ

www.dawateislami.net

ہوجائے گا۔(سنن الترمذی، ابواب صفة القیامة والرقائق والورع، ۲۱ - باب، ص۵۸۳، الحدیث: ۲۴۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بیان کو اوّل تا آخر مُلاحَظَہ فرمائیے جس کی بَرَکت سے اچھے طریقے سے قرآنِ مجید پڑھنے اور سننے کا جذبہ پیدا ہوگا اور دِلوں کو قرآنِ مجید کے ذریعے مسرور رکھنے کا مدَنی ذہن بنے گا۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

خوش آوازی سے قرآنِ مجید پڑھو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آواز ایک ایسا جادو ہے جس سے انسان تو انسان بلکہ حیوانات بھی مسحور ہوجاتے ہیں اور اپنی جان تک دے دیتے ہیں لیکن ان کو کوئی فکر نہیں ہوتی نیز جو بھی چیز خوش الحانی سے پڑھی جائے وہ اپنا اَثَر دکھاتی ہے بعض چیزوں کا اثر برا ہوتا ہے جیسے مروجہ گانے اور میوزک وغیرہ اور بعض کا اچھا اثر ہوتا ہے۔ مبارک کتاب قرآنِ مجید، فُرقانِ حمید کے کیا کہنے؟ کہ اگر اس کو خوش الحانی سے پڑھا جائے تو پتھر دل بھی موم ہونا شروع ہوجاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب سردارانِ قریش اور بڑے بڑے فصیح و بلیغ اور علمی دنیا میں اپنا نام رکھنے والے جب اس قرآنِ مجید کو سنتے ہیں تو ان کی

www.dawateislami.net

زبانوں سے صرف یہ نکلتا تھا کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں اور دل اس سے مسحور ہو چکے ہوتے تھے یہی سحر ہی تو تھا کہ مقابلہ کرنے کے لئے جب نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوش الحان تلاوت کو سنتے تو اسلام قبول کر لیتے۔

حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود بھی قرآنِ مجید کو خوش الحانی سے پڑھتے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بھی کو خوش الحانی سے پڑھنے کا حکم فرماتے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآنِ مجید کو خوش آوازی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللّٰہ تعالٰی واسروا قولکم او اجھروا.....الخ، ص ۱۸۱۵، الحدیث: ۷۵۲۷، دار المعرفہ بیروت)

حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ **رسولُ اللّٰہ** سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآنِ مجید عَرَبی لہجوں اور عَرَبی آوازوں میں پڑھو فاسقوں اور اہل کتاب (تورات و اِنجیل والوں) کے لہجوں سے بچو میرے بعد وہ قومیں آئیں گی جو قرآن میں ایسی گلے بازیاں کریں گی جیسے گانے اور نوحے میں قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہیں اُترے گا ان کے اور انہیں پسند کرنے والوں کے

www.dawateislami.net

دل فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔(شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ترک التعمق فیہ،۲/۵٤۰،الحدیث:۲٦٤۹، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ہر شخص کی آواز اس کے لحاظ سے ہوگی ایک ہی شخص اپنی آواز بری بھی نکال سکتا ہے اور کچھ اچھی بھی تو قرآن کی تلاوت میں اچھی آواز استعمال کرو یہ مطلب نہیں کہ جس کی آواز اچھی نہ ہو وہ تلاوتِ قرآن ہی نہ کرے حضرتِ بلال (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اسی موٹی آواز سے ہی اذان و تلاوت کرتے تھے رَبّ تعالےٰ کو وہی پیاری تھی کہ وہاں دل کی آواز سنی جاتی ہے:شعر:

گفت ہاتف باز از بانگ بلال
خوش شدے بر عرش رب ذوالجلال

مطلب یہ ہے کہ حتی الامکان خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھو تا کہ سننے والوں کو قرآن کی طرف میلان ہو، یہ نہ ہو کہ:شعر:

گر تو قرآن بدیں نمط خوانی
میردی رونق مسلمانی

یا اس اچھی آواز کا مطلب دَرْد والی آواز جو درد دل کا پتہ دے خشوع وخضوع

www.dawateislami.net

ظاہر کرے۔

(مراۃ المناجیح، باب آداب تلاوت، الفصل الثالث، ۳/۲۷۴، نعیمی کتب خانہ گجرات)

خوش آوازی اللہ عَزَّوَجَل کی نعمت ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوش آواز یا **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی ایک خاص نعمت ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جس کو اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اس کو عطا فرما دیتا ہے اور خصوصا یہ عظیم نعمت انبیا کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو عطا کی جاتی ہے تا کہ یہ اپنی مبارک زبان سے خوش الحان طریقے سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نازِل کردَہ کتاب کی تلاوت فرمائیں اور لوگ ان کو سن کر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت کو قبول کریں اور نبی عَلَیْہِ السَّلام کی تعلیمات پر عمل کریں۔

(۱).....**حضرتِ سیِّدُنا** علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الکَرِیم فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہر نبی کو حسین چہرہ، مُعَزَّز خاندان اور خوبصورت آواز کے ساتھ بھیجا اور تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی خوبصورت چہرے، مُعَزَّز خاندان اور خوبصورت آواز والے تھے۔

(کتاب المعجم، حدیث ترقفی، ۳/۱۰۴۴، الحدیث: ۲۲۴۷)

(۲).....**حضرتِ سیِّدُنا** اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہر نبی کو اچھی شکل وصورت، اور اچھی آواز عطا فرما کر مبعوث فرمایا اور

www.dawateislami.net

تمہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی خوبصورت شکل وصورت اور اچھی آواز عطا فرمائی گئی۔(تاریخ مدینہ دمشق، حرف اللف ذکر من اسمہ احمد، باب ما روی فی فصاحۃ لسانہ وحسن منطقہ،٦/٤٠، دارلفکر بیروت)

نعمت کا اظہار کیا جائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ انسان کو کوئی نعمت عطا فرمائے تو اس کی قدر کرنی چاہیے اور اس کا اظہار بھی کرنا چاہیے جیسا کہ **اللّٰہُ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (پ٣٠، والضحٰی:١١)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سب کو ان جیسی نعمت سے سرفراز نہیں فرماتا تو جس خوش نصیب کا خاص چناؤ کیا گیا ہے اس کو چاہیے اِس کا اظہار کرے تاکہ دوسروں کو بھی اس کی اہمیت معلوم ہو جائے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا امام ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے کہ اس کی نعمت کا اَثر اس کے بندے پر دیکھا جائے۔

www.dawateislami.net

(سنن الترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء ان اللہ تعالی یحب...الخ، ص۶۵۸، الحدیث:۲۸۱۹، دار الکتب العلمیہ بیروت)

جس خوش نصیب کے سینے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید جیسی عظیم نعمت رکھی ہو اور اس کو خوش آوازی کی نعمت سے بھی سرفراز فرمایا ہو تو اس کو چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (پ، ابراھیم:۷)

ترجمہ کنز الایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دونگا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔

جب اسلامی بھائی دن اور رات کی خوش نصیب گھڑیوں میں قرآنِ مجید کی خوش الحانی سے تلاوت کرے گا تو اس سے وہ لوگ جو اس سعادت مندی سے محروم ہیں ان کے اندر بھی قرآنِ مجید کی قدر و منزلت اور اس کو سیکھنے کا جذبہ پیدا ہوگا اور اپنی اولاد کو بھی قرآنِ مجید کی تعلیم سے آراستہ کرنے کا مدَنی ذہن بنے گا۔

خوش آواز قرآن کی تلاوت پر فِرِشتوں کا نُزُول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بہت زیادہ فِرِشتے ہیں

www.dawateislami.net

اوران کی مختلف ڈیوٹیاں لگی ہوئی ہیں اور اِسی کے مطابق زمین پر بھی نازِل ہوتے رہتے ہیں اور کچھ صرف خصوصی دنوں میں نازِل ہوتے ہیں اوران میں سے ایسے بھی ہیں کہ جب زمین پر خوش آوازی سے قرآنِ مجید کی تلاوت کی جائے تو نازل ہونا شروع ہوجاتے ہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا اُسَید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اچھی آواز والے تھے۔(التاریخ الکبیر، باب عبد الرحمان ،باب ع،۵/۳۱۳، دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن)

حضرت سیدنا اُسَید بن حُضیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں اس اثناء میں کہ وہ رات میں سورت بقرہ پڑھ رہے تھے اُن کا گھوڑا اُن کے پاس بندھا تھا کہ کودنے لگا وہ خاموش ہوگئے تو گھوڑا بھی ٹھہر گیا انہوں نے پھر پڑھا تو گھوڑا پھر کودا انہوں نے پھر پڑھا تو گھوڑا پھر کودا آپ رضی اللہ تعالی عنہ نے قِراءَت بند کردی کہ ان کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا آپ ڈرے کہ گھوڑا اس تک پہنچ جائے جب انہوں نے یحیی کو ہٹایا تو اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا دیکھا کہ شامیانہ کی طرح جس میں چراغ جیسے ہیں جب صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واقعہ عرض کیا: فرمایا: اے ابن حضیر! پڑھا کرو، اے ابن حضیر! پڑھا کرو، عرض کیا: یارسول اللہ میں ڈرا کہ یحیی کو گھوڑا روند دے یحیی اس سے قریب

www.dawateislami.net

ہی تھے تو میں ان کی پاس چلا گیا اور میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو شامیانہ سا تھا جس میں چراغ جیسی چیزیں تھیں میں باہر آ گیا حالانکہ وہ نظر نہ آئیں فرمایا : کیا جانتے ہو یہ کیا تھا؟ عرض کیا نہیں، فرمایا: یہ فرشتے تھے جو تمھاری آواز پر جھک پڑے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو فرشتے اس طرح سویرا کر دیتے لوگ انہیں دیکھتے فرشتے ان سے نہ چھپتے۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب فضائل القرآن، الفصل الاوّل، ۱/۳۹۸، الحدیث:۲۱۱۶، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

خوش آوازی سے قرآن کی تلاوت اللہ تَعالٰی کو پسند ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ مجید **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مبارک ومُقدّس کتاب ہے اور اس کو پوری دنیا میں بطور ہدایت بھیجا گیا تا کہ کچھ لوگ اس کو پڑھ کر اور کچھ اس کو سن کر مُتاثّر ہو جائیں اور اس کی حقانیت کو قبول کر لیں تو جب بھی اس کی تلاوت کی جاتی ہے اَثَر دکھاتی ہے لیکن جب اس کو صحیح مخارِج اور عَرَبی لہجے کے ساتھ پڑھا جائے تو اس وقت اس کی تاثیر ہی کچھ اور ہوتی ہے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھی خصوصا اس کو پسند فرماتا ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا فُضالہ بن عُبید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جیسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اچھی آواز سے جہر کے ساتھ قرآن پڑھنے والے کی طرف توجُّہ فرماتا ہے گانے والی عورت کے مالک کی بھی گانے والی عورت کی طرف توجُّہ نہیں ہوتی۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب اقامة الصلاة، باب فی حسن صوت القران، ص۲۱۶، الحدیث: ۱۳۴۰، مفهوما، دارالکتب العلمیه بیروت)

خوش آوازی سے قرآن کو اللہ تَعَالٰی سنتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کہ ہر چیز کا خالق و مالک ہے وہ ہر چیز کو قریب و بعید سے سنتا ہے لیکن سب سے بڑھ کر قرآنِ مجید جو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کلام ہے جب کوئی شخص اس کی اچھے طریقے سے خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو توجُّہ کے ساتھ سنتا ہے۔

(۱) حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی چیز کو اتنی توجُّہ سے نہیں سنا جتنی توجہ سے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خوش آوازی سے قرآنِ مجید پڑھنے کو سنا۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل القران، باب من لم یتغن بالقران، ص۱۲۹۹، الحدیث:۵۰۲۳، دار المعرفة بیروت)

www.dawateislami.net

(۲).....**حضرتِ سیِّدُنا** ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے کسی چیز کو نہیں سنا جتنا نبی کے خوش الحانی سے قرآنِ مجید کو سنا۔ (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب تحسین الصوت بالقران، ص۲۸۶، الحدیث:۲۳۲، دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۳).....**حضرتِ سیِّدُنا** امام بَیہَقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منقول ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے کسی چیز کو نہیں سنا جتنا نبی کے حسین تَرَنُّم کے ساتھ قرآنِ مجید کو سنا۔

(سنن الکبری، کتاب الشھادات، باب تحسین الصوت بالقران والذکر، ۱۰/۳۸۶، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(۴).....**حضرتِ سیِّدُنا** ابو سَلَمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللّٰہ تعالٰی کسی چیز کو اتنی توجُّہ سے نہیں سنتا جتنا تَرَنُّم کے ساتھ پڑھنے والے بندے کے قرآن کو سنتا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب فضائل القران، (٤)فی حسن الصوت بالقران، ۷/۱۵٤، الحدیث:۸، مکتبہ امدادیہ مدینۃ الاولیاء ملتان)

(۵).....**حضرتِ سیِّدُنا** ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی چیز کو اتنی توجُّہ سے نہیں سنتا جتنا خوش آوازی میں جہر کے ساتھ قرآنِ مجید پڑھنے والے کو سنتا ہے۔ (صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب قراءۃ القرآن،

www.dawateislami.net

ذکراستماع اللّٰہ...الخ،ص ۳۱۱، الحدیث:۷۵۲، دارالمعرفۃ بیروت)

خوش آوازی کامعیار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوش آوازی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ایک عظیم نعمت ہے جب بھی قاری صاحب اس کی تلاوت کرتا ہے تو سامعین پر مسحور کن منظر چھا جاتا ہے لیکن اس وقت شیطان، قاری صاحب کے دل میں عجیب و غریب وسواس ڈالنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ جو اس کی تلاوت کا مقصد تھا اور جو قرآنِ مجید سننے کے فوائد و فضائل تھے ان سے محروم ہو جائیں اور ان سعادت مند گھڑیوں سے کچھ فائدہ حاصل نہ کرسکیں لیکن قربان جائے اس محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَصحاب عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر کہ جنہوں نے اس کی پہچان بھی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھ لی تاکہ قیامت تک لوگوں کے ذِہنوں میں آنے والے وسواس اور کسی کو اچھا یا برا کہنے کا جڑ سے خاتمہ ہو جائے۔

(۱).....حضرتِ سیِّدُنا امام طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا گیا کہ لوگوں میں سے کون سا شخص قرآن میں خوش آواز اور اچھی قراءت والا ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ جسے تم جب قرآن پڑھتے سنو تو محسوس کرو

www.dawateislami.net

کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر رہا ہے۔

(سنن الدارمی، کتاب فضائل القرآن، باب التغنی بالقرآن، ص۱۰۴۹، الحدیث:۳۴۹۰)

(۲).....**حضرتِ سیِّدُنا** جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیشک لوگوں میں سے اچھی آواز سے قرآنِ کریم پڑھنے والا وہ شخص ہے جب تم اس سے سنو کہ وہ قراءت کر رہا ہے تو یہ خیال کرو کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر رہا ہے۔''

(سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها، باب فی حسن صوت بالقران، ص۲۱۶، الحدیث:۱۳۳۹، دار الکتب العلمیه بیروت)

(۳).....**حضرتِ سیِّدُنا** امام طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے لوگوں میں سے اچھی قراءت والے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ جسے تم قرآن پڑھتے ہوئے سنو تو تم اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے ہوئے دیکھو، امام طاؤس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے حبیب کی قراءت سے اچھی قراءت کبھی کسی سے نہیں سنی۔(المصنف عبد الرزاق، ۳۰۰-باب حسن الصوت، ۲/۳۲۲،

www.dawateislami.net

الحدیث:٤١٩٦، دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۴).....**حضرتِ سیِّدُنا** طاؤس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: لوگوں میں سے اچھی آواز کے ساتھ قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے والا وہ شخص ہے جو لوگوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرائے۔(الزھد لاحمد بن حنبل،اخبارعبد الله بن عمرورضی اللہ عنہما، ص١٧٤، الحدیث:١١٨٦، دارالکتب العلمیة بیروت)

حضرتِ سیِّدُنا علامہ مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی خَشْیَتِ الٰہی کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس قاری کی تلاوت سے تیرا دل مُتاثِّر ہو، یا اس (قاری) پر خَشْیَت کے آثار ظاہر ہوں، مثلاً اُس کا رنگ بدَل جائے، کثرت سے روئے وغیرہ۔(مرقاة المفاتیح، کتاب فضائل القران، باب آداب التلاوۃو دروس القرآن، ٥ /٨٧، تحت الحدیث:٢٢٠٩، دارالکتب العلمیة بیروت)

مُفسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: سُبْحٰنَ اللّٰہ! سبحان اللہ کیسا پیارا سوال ہے مقصد یہ ہے کہ لوگ اچھی آواز تو سُریلی رَسیلی آواز کو سمجھتے ہیں اور نغمہ والی تلاوت کو اچھی تلاوت سمجھتے ہیں سرکار نے جو اچھی آواز میں تلاوت قرآن کا حکم دیا ہے کیا اس سے

www.dawateislami.net

بھی یہ ہی مراد ہے یا کچھ اور؟ یہ حدیث تمام اُن احادیث کی شرح ہے جن میں اچھی آواز اچھی تلاوت کا حکم دیا گیا یعنے دَرْد دل والی اداء اور خوف خدا والی قرأت اچھی ہے، نفس آواز باریک ہو یا موٹی بعض بزُرگوں کو دیکھا گیا کہ ان کی آواز موٹی تھی مگر اُن کی تلاوت سے خود ان کے اور سننے والوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے تھے دل کانپ جاتے تھے اللہ تعالٰی ایسی تلاوت نصیب کرے۔آمین (مراۃ المناجیح ، باب آداب تلاوت، ۲۷٤/۳، نعیمی کتب خانہ گجرات)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اچھی آواز قرآن کی زینت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر کوئی چیز اچھی ہو اور پھر اس کو خوبصورت اور رنگ برنگے عمدہ پھولوں میں سجا کر پیش کیا جائے تو پھر کشش کا عالم ہی کچھ اور ہوتا ہے اور اس سے اس کے حُسن و جمال میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ یونہی بیشک کلامِ الٰہی پہلے سے ہی کمال حسن وحلاوت کا حامل ہے لیکن جب اسے قوانینِ تجوید کی رِعایت کرتے ہوئے لطیف اور خوش آوازی کے ساتھ پڑھا جائے تو اس کے حسن وکمال اور حلاوت میں مزید لُطف وسُرور کا اِضافہ ہوجاتا ہے۔

www.dawateislami.net

اِسی لئے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود بھی اچھی آواز سے قرآنِ مجید کی تلاوت فرماتے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو بھی اچھی آواز سے تلاوت کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

(۱).....**حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن مسعود** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بے شک اچھی آواز قرآن کی زینت ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب التفسیر، باب القراءۃ بالصوت الحسن، ۲۵۵/۷، الحدیث: ۱۱۷۰۷، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

(۲).....**حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازِب** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآنِ کریم کو اپنی آوازوں سے مُزیّن کرو۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، باب فی حسن الصوت بالقران، ص۲۱۶، الحدیث: ۱۳۴۲، دار الکتب العلمیہ بیروت)

(۳).....**حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازِب** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: رسولِ مُکَرَّم شفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قرآنِ مجید کو اپنی آوازوں سے حسین بناؤ کیونکہ اچھی آواز قرآنِ کریم کا حُسن بڑھاتی

www.dawateislami.net

ہے۔(سنن الدارمی، کتاب فضائل القران، باب التغنی بالقران، ص ۱۰۵۱، الحدیث:۳۵۰۲، دارالمعرفہ بیروت)

مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: خوش الحانی اور بہترین لہجے غمگین آواز سے تلاوت کرو اور ہر حَرف کو اس کے مخرج سے صحیح ادا کرو مگر گا کر تلاوت کرنا جس سے مَدّ شَدّ میں فرق آجائے حرام ہے۔(مراۃ المناجیح، باب آداب تلاوت، ۲۶۹/۳، نعیمی کتب خانہ گجرات)

خوش آوازی قرآنِ کریم کا زیور

حضرتِ سیِّدُنا عبداللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہر چیز کا زیور ہوتا ہے قرآنِ کریم کا زیور اچھی آواز ہے۔''(المعجم الاوسط، بقیۃ من اسمہ محمد، ۳۳۹/۵، الحدیث:۷۵۳۱، دارالفکر بیروت)

حضرتِ سیِّدُنا علامہ مُلّا علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: جیسا کہ پوشاک اور زیور حسینوں کے حُسن کو زیادہ کر دیتے ہیں (اسی طرح اچھی آواز قرآن کے حُسن کو زیادہ کرتی ہے) اور یہ عام مُشاہَدہ ہے۔(مرقاۃ المفاتیح، کتاب فضائل القران، باب آداب التلاوۃ، ۸۰/۵، تحت الحدیث:۲۱۹۹، دار

www.dawateislami.net

الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللّٰہ تَعالٰی کوخوش آوازی سے قرآن سُننابہت پسند ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر صاحبِ کلام کی اوّلین خواہش یہ ہوتی ہے کہ اس کے کلام کو پڑھا جائے اور بہتر سے بہتر انداز میں پڑھا جائے کہ تلفُّظ بھی صحیح ہو اور آواز بھی اپنے اُتار چڑھاؤ کے لحاظ سے عُمدہ اور دِلکش ہو تا کہ سننے والے والوں کے دلوں میں اس کی تاثیر پیدا ہو۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھی یہ پسند ہے کہ اس کے کلام کو صحیح تلفُّظ سے پڑھا جائے اور آواز حسین ہو، آواز کا اُتار چڑھاؤ کلام کے مَعانی اور مَفاہیم کے مطابق ہو رحمت کی آیات پڑھیں تو پڑھنے والے کی آواز میں خوشی اور رحمت کی کیفیت موجزَن ہو اور جب وعید وعِتاب کی آیات پڑھیں تو قاری پر ہیبت وخوف چھا جائے اور آواز میں غم وحُزن وملال کی کیفت پیدا ہو یعنی جیسا مضمون ہو قاری کا اندازِ قراءت اس مضمون کی عکاسی کرتا ہو اور چونکہ کلامِ الٰہی کی کماحَقُّہ اس طرح تلاوت کسی نبی کے بغیر کوئی کر نہیں سکتا جب اس انداز میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کرے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کو

www.dawateislami.net

توجُّہ کے ساتھ سنتا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے **اِمَامُ الْعٰبِدِین، سُلْطَانُ السّٰجِدِین** کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی چیز کو نہیں سنتا جتنا کسی اچھی آواز والے نبی کے بلند آواز سے قرآن پڑھنے کو سنتا ہے۔(صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الماھر بالقران، ص۱۸۱۹، الحدیث:۷۵۴۴، دار المعرفہ بیروت)

حضور عَلَیْہِ السَّلام کا خوش آوازی سے قرآن سننے پر خوش ہونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قرآنِ مجید کو زیادہ سے زیادہ حسین ولطیف آواز میں پڑھنے کی کوشش کرتے اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بارے میں بھی یہی خواہش ہوتی کہ وہ بھی قرآنِ مجید کو اچھے سے اچھے طریقے سے پڑھیں اور جب کہیں قرآنِ مجید کی خوش آواز سنائی دیتی تو اس کو خوشی سے سنتے اور سن کر خوش ہو جاتے۔

اُمُّ الْمُؤْمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: میں **بے چین** دِلوں کے چَین، رحمتِ دارین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ میں ایک رات عشاء کے بعد تاخیر سے گھر آئی تو آپ صَلَّی

www.dawateislami.net

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم کہاں تھیں؟ میں نے عَرض کی : میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایک صحابی کی قراءت سن رہی تھی میں نے اس جیسی آواز اور قراءت آج تک کسی سے نہیں سنی آپ فرماتی ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُٹھے تو میں بھی آپ کے ساتھ اُٹھی یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس صحابی کی قرأت کو سن لیا پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے عائشہ! یہ سالم، ابوحُذیفہ کا غلام ہے تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں کہ جس نے اِس جیسے میری اُمَّت میں پیدا فرمائے۔

(سنن ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة والسنة فیها، باب فی حسن الصوت بالقران، ص۲۱۶، الحدیث:۱۳۳۸، دار الکتب العلمیة بیروت)

وہ زمانے میں معزَّز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قراں ہو کر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بہت سارے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو خوش آوازی کی نعمت سے سرفراز فرمایا لیکن ان تمام میں سرفہرست حضرتِ سیِّدُنا ابوموسٰی اَشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں کہ جن

www.dawateislami.net

کے پاس صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان قرآنِ مجید کی تلاوت سننے کے لئے تشریف لے جاتے اور حضور عَلَیْہِ السَّلام ان کی تلاوت کو سماعت فرماتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے کہ ان جیسے عظیم قاری حضور عَلَیْہِ السَّلام کی اُمَّت میں عطا فرمائے گئے۔

ابو موسٰی اَشعَری خوش الحان صحابی رسول تھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا ابوموسٰی اَشعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نہایت ہی حسین اور خوبصورت ترنُّم، اور سُریلی آواز سے قرآنِ کریم کی تلاوت کیا کرتے تھے چنانچِہ

(۱).....**سرکارِ مدینہ**، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: اے ابوموسٰی! بیشک تجھے داؤد عَلَیْہِ السَّلام کی سی خوش آوازی عطا کی گئی۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل القران، باب حسن الصوت بالقراءۃ، ص۱۳۰۳، الحدیث:۵۰۴۸، دار المعرفہ بیروت)

(۲)..... **حضرتِ سیِّدُنا** احمد بن عبد اللّٰہ العِجْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوموسٰی اَشعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضور پُرنور مُجَسَّمَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ میں سب سے زیادہ حسین

www.dawateislami.net

آواز والے تھے۔(تھذیب الکمال،تابع باب العین، عبد الله بن قیس بن سلیم بن حضارابوموسی اشعری،۱۵/ ۴۴۹، مؤسسة الرسالة بیروت)

(۳).....**اُمُّ الْمُؤمِنین** حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ابوموسٰی کی قِراءَت سنی تو اِرشاد فرمایا: اِن کو داوٗد عَلَیْہِ السَّلام کی سی خوش آوازی عطا کی گئی۔(سنن النسائی، کتاب الافتتاح، تزیین القران بالصوت،ص۱۷۶، الحدیث:۱۰۱۸، دارالکتب العلمیه بیروت)

(۴).....**حضرتِ سیِّدُنا** عبدالرحمٰن بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ابوموسٰی کے بارے میں اُس وقت فرمایا جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں قرآن پڑھتے سنا تحقیق تمہارے بھائی کو داوٗد کی خوش آوازی میں سے حصہ دیا گیا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبه، کتاب فضائل القران، (٤)فی حسن الصوت بالقران،۱۵۳/۷، الحدیث:٤، مکتبه امدادیه مدینة الاولیاء ملتان)

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن گفتار میں کردار میں اللّٰہ کی برہان
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن

حُضور عَلَیْہِ السَّلام اور عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

www.dawateislami.net

عَنْہَا کا

حُسنِ صوت سے قرآن سُننا

حضرتِ سیِّدُنا ابوموسٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور سیِّدَہ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضرتِ سیِّدُنا ابوموسٰی اَشعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس سے گذرے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے گھر میں تلاوت فرما رہے تھے۔ یہ دونوں نفوسِ مُقدّسہ کھڑے ہوکر ان کی تلاوت سماعت فرمانے لگے پھر چلے گئے۔ جب صبح ہوئی تو حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ابوموسٰی اَشعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ملاقات ہوئی تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابوموسٰی! گذشتہ رات میں تمہارے گھر کے پاس سے گذرا اور میرے ساتھ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی تھی اور تم اپنے گھر میں قرآنِ کریم پڑھ رہے تھے تو ہم رُک گئے اور تمہارا قرآنِ کریم سنتے رہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوموسٰی اَشعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اگر مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علم ہوتا تو میں آپ کے لئے (اپنی قرات کو) (اور زیادہ) خوبصورت بناتا۔ (**مسند ابی یعلی، حدیث ابی موسی اشعری، ۳۹٤/۵، الحدیث:۷۲۷۵، دار الفکر بیروت**)

www.dawateislami.net

اُمّہاتُ الْمُؤمِنین کا خوش آوازی سے قرآن کریم سننا

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک رات حضرتِ سیِّدُنا ابوموسٰی اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھڑے ہوکر نماز ادا فرمارہے تھے تو ازواجِ نبی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آواز سن لی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میٹھی آواز والے تھے تو اُمّہاتُ الْمُؤْمِنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنّ نے کھڑے ہوکر ان کی تلاوت سنی۔ جب صبح ہوئی تو ابوموسٰی اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بتایا گیا کہ اُمّہاتُ الْمُؤْمِنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنّ نے آپ کی تلاوت کو سنا ہے تو حضرتِ سیِّدُنا ابوموسٰی اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اگر میں جان لیتا تو ان کے لئے (اپنی قرأت کو) اور خوشنما بناتا اور انہیں اس کی زِیادہ رَغبت دلاتا۔ (تاریخ مدینہ دمشق، حرف القاف، فی اسماء آباء العبادلة، عبد اللہ بن قیس بن سلیم بن حضار ابو موسی اشعری، ۳۲/۵۰، دار الفکر بیروت)

صحابہ کرام کا خوش الحانی سے قرآن سننے کی خواہش

www.dawateislami.net

(۱).....**حضرتِ سیِّدُنا** ابوسَلْمَہ بن عبدالرحمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت ابوموسٰی اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ مجلس میں بیٹھے ہوتے تو فرماتے ہمیں اپنے رَبّ کی یاد دِلایئے پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِن کے سامنے قراءَت کرتے۔

(المصنف عبد الرزاق، باب حسن الصوت، ۳۲۱/۲، الحدیث:۴۱۹۲، دار الکتب العلمیه بیروت)

(۲).....**حضرتِ سیِّدُنا** ابوعبدالرحمٰن حَبْلِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُقْبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لوگوں میں اچھی آواز کے ساتھ قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے تھے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُن سے فرمایا میرے سامنے قرآنِ مجید پڑھیے! اُنہوں نے آپ کے سامنے سورۃ بَراءَت پڑھی تو حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ رو پڑے۔

(جمع الجوامع، مسند عمر بن الخطاب، ۳۸۳/۱۲، الحدیث:۴۹۴۰، دارالکتب العلمیة بیروت)

(۳)..... **حضرتِ سیِّدُنا** علقمہ بن قَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں ایک ایسا شخص ہوں جسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم پڑھنے میں اچھی آواز

www.dawateislami.net

عطا فرمائی ہے حضرتِ سیِّدُنا عَبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میری طرف پیغام بھیجتے پھر میں آپ کے سامنے قرآنِ کریم پڑھتا جب میں اپنی قراءَت سے فارِغ ہوجاتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے: اس کو زیادہ کیجیے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں بے شک میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اچھی آواز قرآن کی زینت ہے۔ (المعجم الکبیر، من مسند عبداللہ بن مسعود، باب من روی عن ابن مسعود...الخ، ۵/۵۹، الرقم: ۹۸۸۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صحابہ کرام کا خوش الحانی سے قرآنِ کریم سننے کے لیے جمع ہونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان قرآن مجید کو سیکھتے اور اس کو عُمدہ طریقے سے پڑھنے کی کوشش کرتے اور بعض اوقات ایک دوسرے سے بھی سننے کی ترکیب بنا لیتے اور اگر کسی مقام پر صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جَمْع ہوتے تو جو اُن میں عُمدہ قرآنِ مجید پڑھتا وہ ایک تلاوت کرتا اور باقی سب اطمینان کے ساتھ اس کو سنتے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشْعَری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے صحابۂ

www.dawateislami.net

کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جمع ہوئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان کے سامنے قرآنِ مجید پڑھنا شروع کر دیا حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک شخص حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی:

یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا آپ ابوموسٰی اَشعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ پر تَعَجُّب نہیں کرتے کہ وہ ایک گھر میں بیٹھے ہیں اور لوگ اس کے اِرْد گرد جمع ہیں اور وہ اُن کے سامنے قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہے ہیں۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم مجھے ایسی جگہ پر بٹھانے کی طاقت رکھتے ہو جہاں ان میں سے کوئی شخص بھی مجھے نہ دیکھ سکے۔ اس نے عرض کیا جی ہاں! تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کے ساتھ تشریف لائے اُس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسے مقام پر بیٹھا دیا کہ کوئی شخص بھی آپ کو نہ دیکھ سکے۔ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ابوموسٰی اَشْعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قراءَت سَماعت فرمائی تو ارشاد فرمایا: بیشک ابوموسٰی اَشعَرِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلام کے لہجوں میں سے کسی لہجے میں پڑھتے ہیں۔

(المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانية، كتاب المناقب، باب فضل ابی موسی، ۱۶/۳۰۱، الحدیث: ۴۰۰۴)

www.dawateislami.net

داؤد عَلَیْہِ السَّلام کی دِلکَش آواز کے کرِشمے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس دنیا میں عظیم شخصیات تشریف لائیں اور اُنہوں نے اس دنیا میں عظیم خدمات سرانجام دیں اور **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے احکامات کو لوگوں تک پہنچانے میں عظیم کِردار ادا کیا اور خُصوصًا انبیا کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جن کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مختلف قسم کی خوبیوں سے نوازا ان میں سے ایک عظیم ہستی حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلام ہیں کہ جن کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اور خوبیوں کی ساتھ ساتھ ایک عظیم نعمت خوش الحانی بھی عطا فرمائی تھی کہ جس کی تعریفیں صرف اُس وقت کے لوگوں نے نہیں کیں بلکہ بعد میں آنے والے لوگوں نے بھی کیں۔

(۱)..... **حضرتِ سیِّدُنا** وَہب بن مُنَبِّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام جب زبور شریف پڑھتے تو جو چیز بھی آپ عَلَیْہِ السَّلام کی آواز سنتی تو حالتِ رَقص کی طرح کودنے لگتی۔

(کتاب الدیباج، الجزء الثالث من کتاب الدیباج، ص ۱۱۱، الحدیث:۶۵)

(۲)..... **حضرتِ سیِّدُنا** ابن عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی اس قدر خوبصورت آواز تھی کہ

www.dawateislami.net

آپ کی آواز مبارک بخارا والے کو خوشی سے مگن کر دیتی وہ ماں جس کا بچہ گم گیا ہوا سے تسلی دے دیتی اور جنگلی جانور کان لگا کر غور سے سنتے حتّٰی کہ ان کی گردنوں سے پکڑ لیا جاتا تو انہیں شعور تک نہ ہوتا۔ (تاریخ دمشق مدینہ، حرف الدال، ذکر من اسمہ داود، داود بن ایشا۔۔الخ، ۹۹/۱۷، دارالفکر بیروت)

حضرتِ سیِّدُنا علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلام کو خلیفہ کائنات بنایا تو خوش الحانی دی آپ عَلَیْہِ السَّلام کے گلے کو ساز بنا دیا پہاڑوں کو آپ کی خوش الحانی کا ذریعہ بنا دیا حتی کہ وہ وحشی جانور، پرندے، پہاڑوں اور جنگلوں سے آپ عَلَیْہِ السَّلام کی خوش الحانی سننے کے لئے جمع ہو جاتے، بہتے ہوئے پانی رُک جاتے، اُڑتے ہوئے پرندے گر پڑتے آپ عَلَیْہِ السَّلام جس جنگل میں خوش الحانی کرتے وہاں کے جانور ایک ماہ تک کچھ نہ کھاتے، پیتے، بچے دودھ نہ مانگتے اور نہ روتے، لوگ لحن داوٗدی کی لذّت میں فوت ہو جاتے حتی کہ ایک رِوایت کے مطابق سات سو جوان لونڈیاں اور بارہ ہزار بوڑھے مر گئے۔ (کشف المحجوب، خوش الحانی اور ترنم، ص ٤٦٩، سنگ میل پبلی کیشنز لاہور)

فقیہِ اعظم ہند حضرتِ سیِّدُنا علّامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

www.dawateislami.net

اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت حضرتِ داود عَلَیْہِ السَّلام زبور کو ستّر لہجے میں پڑھتے تھے اور اور ایسا عُمدہ پڑھتے تھے کہ غمزَدہ بھی سن کر ہشاش بشّاش ہو جاتا اور جب پڑھتے اُن پر گریہ طاری ہو جاتا تو خشکی اور تری کے تمام جانور خاموش ہو جاتے اور اسے بغور سنتے اور روتے۔ (نزہۃ القاری، فضائل قران، ۲۷۳/۵، فرید بک سٹال لاہور)

خوش آوازی اِسلام قبول کرنے کا سبَب بن گئی

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک روز کوفہ کے مضافات میں ایک مقام سے گزرے وہاں ایک شخص کے گھر میں کچھ فاسق لوگ جمع ہو کر شراب پی رہے تھے اور مجلس میں زاذان نامی ایک گلوکار تھا جو سارنگی بجا رہا تھا اور خوش آوازی سے گا رہا تھا یہ آواز جب حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کانوں میں پڑی تو آپ نے فرمایا کتنی اچھی آواز ہے اگر یہ قراٰنِ کریم کے پڑھنے میں استعمال ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا؟ یہ فرمایا اور اپنی چادر اس پر ڈال کر چل دیے زاذان نے یہ آواز سنی تو پوچھا: یہ کون تھے؟ لوگوں نے بتایا یہ صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے پوچھنے لگا وہ کیا کہہ رہے تھے؟ اُنہوں نے کہا: وہ فرما رہے تھے کہ کس قدر اچھی

www.dawateislami.net

آواز ہے اگر اس سے کتابُ اللہ کی تلاوت ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا اس بات سے اس کے دل پر ہیبت چھا گئی وہ اُٹھا اور سارنگی کو زمین پر مار کر توڑ ڈالا اور اپنے گلے میں رومال ڈال کر حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تلاش میں نکل پڑا (جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پالیا) تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے زاروقطار رونے لگا حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسے گلے لگایا اور آپ بھی رونے لگے پھر اُنہوں نے فرمایا میں اُس شخص سے مَحَبَّت کیوں نہ کروں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کرتا ہے پھر زاذان نے سارنگی بجانے سے توبہ کی اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خدمت میں رہنے لگا یہاں تک کہ اس نے مکمل قرآنِ مجید سیکھ لیا اور علم کا ایک وافر حِصّہ حاصل کرلیا اور عِلْم میں امام ہوگیا۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب فضائل القران، باب آداب التلاوۃ ودروس القران، ۵/۸۰، تحت الحدیث:۲۱۹۹، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

مدنے کے گدا دیکھے ہیں دنیا کے امام اکثر
پلٹ دیتے ہیں تقدیریں محمد کے غلام اکثر

خوش آوازی بنانے کی کوشش کیجیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب آپ نے اتنے فضائل وفوائد خوش

www.dawateislami.net

آوازی کے مُلاحَظہ فرمائے تو ہر کسی کے دل میں تڑپ پیدا ہوتی ہے کہ وہ بھی قرآنِ مجید کو خوش آوازی سے پڑھے لیکن خوش آوازی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا ہے جس کو چاہے عطا کردے تو جو اسلامی بھائی اس طرح خوش آوازی سے نہیں پڑھ سکتا اس کو اچھی آواز بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

حضرتِ عُبَیدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں میں نے **حضرتِ سیِّدُنا ابولُبابَہ** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو، سیِّدُنا ابولُبابَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص قرآنِ مجید کو خوش الحانی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں عبدالجبار بن ورد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے ابوملیکہ سے کہا: اے ابومحمد! اگر کسی کی آواز اچھی نہ ہو؟ تو اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنی طاقت کے مطابق اچھی آواز بنائے۔ (سنن الکبری للبیھقی، کتاب الشھادات، باب تحسین الصوت بالقران والذکر، ۳۸۹/۱۰، الحدیث: ۲۱۰۵۰، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ مجید کے نازِل کرنے کا مقصد صرف اس کی تلاوت نہیں بلکہ اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے کہ **اللّٰہُ** رَبُّ الْعِزَّت نے جن احکامات کے کرنے کا حکم دیا ان کو کرے اور جن سے رُکنے کا

www.dawateislami.net

حکم دیا اُن سے باز رہے ورنہ قرآن پڑھنے کے باوُجود اِس پر عمل نہ کرنا انتہائی سخت اَذِیَّت کا سبب بن سکتا ہے۔

ابنِ طولون پر قران کا وبال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احمد ابنِ طُولون انتہائی عقلمند، انصاف پسند، شُجاع، مُتَواضِع، خوش اَخلاق، عِلْم دوست اور سخی بادشاہ گزرا ہے۔ یہ حافظِ قرآن تھا اور نہایت خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کیا کرتا تھا (مگر ظالم بھی اوّل دَرَجے کا تھا)، اس کی تلوار خون رَیزی کیلئے تیار رہتی تھی۔ کہا جاتا ہے اِس نے جن لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی قید میں مرے ان کی تعداد **اٹھارہ ہزار** کے لگ بھگ تھی! اس کے اِنتِقال کے بعد ایک شخص روزانہ اُس کی قَبْر پر تلاوت کیا کرتا تھا۔ ایک روز بادشاہ احمد ابنِ طُولون اُس کو خواب میں نظر آیا اور کہنے لگا، میں چاہتا ہوں کہ تو میرے پاس قرآن تلاوت نہ کیا کرو! اُس نے پوچھا، کیوں؟ ابنِ طُولون نے جواب دیا، جب بھی کوئی آیَت میری طرف سے گزرتی ہے، تو اس کے ذریعے مجھے جھنجھوڑ کر پوچھا جاتا ہے کہ کیا تو نے یہ آیَت نہیں سنی کیا تجھ پر یہ آیَت نہیں گزری؟ (حیلۃ الحیوان الکبری، باب الدال، تحت الدجاج، ۱/۴۶۰، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ جو شخص قرآنِ مجید

www.dawateislami.net

کی تلاوت کرے اور اُس پر عمل نہ کرے تو اس کے ساتھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ انتہائی سخت مُعامَلہ فرماتا ہے کہ دوسرے کے لئے بھی عِبرت بن جاتا ہے۔

درسِ قراں اگر ہم نے نہ بھلایا ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا

تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی اس پُر فتن دور میں اسلام کی خدمت کررہی ہے اور عشقِ مصطفٰے کو لوگوں کے دِلوں میں روشن کرنے لئے دن رات کوشاں ہے اور وہ لوگ کہ جن کو والدین ، رِشتے دار نہ سُدھار سکے دعوتِ اسلامی کے فیضان سے حُسنِ عمل اور فرمانبرداری کا عملی نمونہ بن گئے اور یہ کوشش صرف مُسلمانوں تک ہی محدود نہیں بلکہ غیر مسلموں میں بھی انفرادی کوشش کی جاتی ہے جن میں سے بعض اسلام کی حقانیت سے واقِف ہوکر دائرہ اِسلام میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔

بنائے آسمان بھی اس ستم پر ڈگمگائے گی
مگر مومن کے قدموں میں کبھی لغزش نہ آئے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی ہمیں اور ہماری اولاد کو قرآنِ مجید کا حافظ وقاری بنائے اور خوش آوازی کے ساتھ بے لوث قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے اور اس کے

www.dawateislami.net

احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس مدنی تحریک کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی، عُروج اور استحکام فرمائے اور ہم سب کو اس کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماخذ ومراجع

صحیح البخاری دار المعرفه بیروت

صحیح مسلم دار الکتب العلمیه

سنن الترمذی دار الکتب العلمیه

سنن النسائی دار الکتب العلمیه

سنن ابن ماجه دار الکتب العلمیه

التاریخ الکبیر المکتبة الشاملة

شعب الایمان دار الکتب العلمیة

کنز العمال دار الکتب العلمیة

سنن الدارمی دار المعرفه بیروت

المعجم الاوسط دار الفکر بیروت

سنن الکبری دار الکتب العلمیة بیروت

مصنف ابن ابی شیبه مدینة الاولیاء ملتان

(صحیح ابن حبان دار المعرفة بیروت

www.dawateislami.net

المصنف عبد الرزاق دار الکتب العلمیه
مشکاۃ المصابیح دار الکتب العلمیه بیروت
تاریخ مدینه دمشق دار لفکر بیروت
جمع الجوامع دار الکتب العلمیة
المعجم الکبیر دار الکتب العلمیة
سنن الکبری للبیهقی دار الکتب العلمیة
مرقاة المفاتیح دار الکتب العلمیة
نزهة القاری فرید بک سٹال لاهور
مراۃ المناجیح نعیمی کتب خانه گجرات
تهذیب الکمال المکتبة الشاملة
الزهد لأحمد بن حنبل دار الکتب العلمیة
بهشت کی کنجیاں
کشف المحجوب مرکز الاولیاء لاهور
حیاة الحیوان الکبری دار الکتب العلمیة
مسلم کی درد بهری داستان مکتبة المدینه باب المدینه کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حِیْمِ

خوش آوازی قرآن کی زینت ہے

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ !صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میں بہت زیادہ آپ پر درود پڑھا کرتا ہوں میں کتنا حصہ درودخوانی کے لیے مقرر کردوں؟ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر تم چاہو۔تو میں نے کہا کہ چوتھائی حصہ؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر تم چاہو اگر تم زیادہ مقرر کرلو گے تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ نصف حصہ؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر تم چاہو اور اگر تم زیادہ وقت مقرر کرلو گے تو بہتر ہیہے ۔میں نے کہا کہ دوتہائی ؟ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ تم جتنا چاہو اور اگر تم زیادہ وقت مقرر کرلو گے تو بہتر ہی ہے۔ میں نے کہا کہ میں (دن رات کا) کل حصہ درودخوانی کے لیے مقرر کروں گا۔تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: درود شریف تمہاری تمام فکروں کو کافی ہو جائے گا اور تمہارے تمام گناہوں کے لیے کفارہ

www.dawateislami.net

(سَعَادَۃُ الدَّارَیْن، الباب الرابع فیما ورد من لطائف المرائی والحکایات ...الخ، ص۱۳٤)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غور وفِکْر کی وجہ سے بخشش ہو گئی

حُضُور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ایک شخص اپنے بستر پر سیدھا لیٹا ہوا تھا جب اس نے اپنا سر اٹھا کر آسمان اور ستاروں کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہارے لیے بھی مالک وخالق ہے، اے اللّٰہ! تو مجھے بخش دے تو اللّٰہ تَعَالٰی نے اس کی طرف نظرِ کرم فرمائی اور اسے بخش دیا۔

(تفسیرِ بَیضَاوِی، سورۃ آل العمران، تحت الآیۃ: ۱۹۱، ۲/۵٤)

غور و فِکْر کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ مجید کی مختلف آیات میں غور وفِکْر، تدبُّر اور عِبْرت حاصل کرنے پر اُبھارا گیا ہے کیونکہ یہ انوارِ خداوندی کی چابی، بصیرت کا مَنْبَع اور عُلُوم کے لئے جال ہے۔ اور انسان کسی مُعاملے میں جتنی زیادہ غور وفِکْر کرتا ہے اتنی ہی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور انسان مزید کامیابی اور کامرانی کی طرف گامزن ہوتا ہے۔

﴿1﴾.....حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم، رؤفُ الرَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ایک لمحے کا غور وفِکْر 60 سال کی

www.dawateislami.net

عبادت سے افضل ہے۔ (کِتابُ الْعَظَمَة،ذکر نوع من التفکر فی عظمة اللّٰه عزوجل، ماذکرمن الفضل فی المتفکرفی ذلك ، ص ۳۳، الحدیث:٤٤ دار الکتب العلمیة بیروت

﴿2﴾.....حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: دن اور رات کے اختلاف میں کی ایک گھڑی غور وفِکْر کرنا 80 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (الفِرْدَوْس بِمَأثُور الْخَطَّاب، باب التاء، فصلفی الصدقه، ۱۱۰/۲، الحدیث ۲۲۱۵)

﴿3﴾.....حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: دین میں غور وفِکْر کرنے سے بہتر اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی عبادت نہیں کی جاتی اور بے شک ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابِد سے زیادہ سخت ہے اور ہر چیز کا ایک سُتون ہوتا ہے اور اس دین کا سُتون غور وفِکْر ہے حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ پوری رات عبادت کرنے سے میرے لیے بہتر ہے کہ میں ایک گھڑی بیٹھ کر اس میں غور وفِکْر کروں۔

(سُنَنُ الدَّار قُطْنی، کتاب البیوع، الجزء الثالث، ۵۸/۲، الحدیث ۳۰٦٦)

﴿4﴾.....اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الکَرِیْم فرماتے ہیں کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: غور وفِکْر جیسی کوئی عبادت نہیں۔

www.dawateislami.net

(کنز العمال، کتاب المواعظ، فصل فی مواعظ متفرقة ...الخ، الجزء السادس عشر، ۹۰/۸، الحدیث ٤٤٢٣٠، ملتقطا، دار الکتب العلمیة) بیروت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صحابہ کرام کے فرامین

غور وفِکْر کے سات حُروف کی نسبت سے

صحابۂ کرام کے سات فرامین

﴿1﴾.....اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الکَرِیْم اِرشاد فرماتے ہیں: اس عبادت میں کوئی بھلائی نہیں جس میں سمجھ نہ ہو اور اس قراءَت میں کوئی بہتری نہیں جس میں غور وفِکْر نہ ہو۔ (احیاء علوم الدین، کتاب آداب تلاوة القران، الباب الثالث فی اعمال الباطن ...الخ، ۳۷۱/۱، دار الکتب العلمیة)

﴿2﴾.....اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ دنیا کی فِکْر دل میں اندھیرا جب کہ آخرت کی فِکْر دل میں روشنی اور نور پیدا کرتی ہے۔ (المُنَبِّھات عَلَی الِاسْتِعْدَادْ لِیَوْمِ المِعَادْ، باب الثنائی، ص٥)

﴿3﴾.....حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک گھڑی غور وفِکْر کرنا رات کی عبادت سے بہتر ہے۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان، باب فی الایمان باللّٰہ عزوجل، فصل فی حدوث العالم، ۱۳۵/۱، الحدیث: ۱۱۸)

www.dawateislami.net

﴿4﴾.....حضرتِ سیِّدُنا عامِر بن عبدِ قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے بہت سے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اِرشاد فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک ایمان کی روشنی یا ایمان کا نور غور وفِکْر ہے۔

(تفسیر رُوحُ المعانِی، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ:۱۹۱، ۱۵۹/٤)

﴿5﴾.....حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اچھی باتوں میں غور وفِکْر کرنا ان پر عمل کی ترغیب دِلاتا ہے اور برائیوں پر نادِم ہونا ان کو چھوڑنے کی ترغیب دِلاتا ہے۔

(اِحْیَاءُ العُلُوم، کتاب التفکر، فضیلۃ التفکر، ٥١٤/٤)

﴿6﴾.....حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ ابن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جو شخص اوّلین وآخرین کا علم چاہتا ہے وہ قرآنِ پاک میں غور کرے۔

(بَصَائِر ذَوِی التَّمْیِیْز، الباب الاول، الفصل الاول فی فضائل القران ومناقبہ، ٦٢/١)

﴿7﴾.....حضرتِ سیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: جس قدر غور وفِکْر زیادہ ہوگا اُسی قدر سمجھ بوجھ بھی تیز ہوگی اور جس قدر سمجھ بوجھ تیز ہوگی اُسی قدر علم نصیب ہوگا اور جس قدر علم زیادہ ہوگا اُسی قدر عمل زیادہ ہوگا۔

(مختصر منہاج القاصدین للمقدسی، الربع الرابع من الکتاب، کتاب المحبۃ والشوق ...الخ، باب التفکر، ص ٣٧٨، موسسۃ علوم القران بیروت)

www.dawateislami.net

بزرگان دین کے فرامین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بزرگانِ دین کے نو حُروف کی نسبت سے

بزرگانِ دین کے نو فرامین

﴿1﴾.....حضرتِ سیِّدُنا سِرِی سَقَطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک گھڑی بھر غور وفِکْر کرنا پورے سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(الجواھر الحسان فی تفسیر القرآن، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ:۱۹۱، ۲/۱۵۰،)

﴿2﴾.....حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن قیس ملائی رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ایک گھڑی غور وفکر کرنا زمانے کے (نیک) عمل کرنے سے بہتر ہے۔(کتاب العظمۃ، فضل المتفکرفی آیات اللّٰہ عزوجل، ص٣٤، الرقم :٤٩، دار الکتب العلمیہ بیروت)

﴿3﴾.....حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے کہ غور وفِکْر رحمت کی چابی ہے کیا تو نہیں دیکھتا کہ جو فِکْر کرتا ہے وہ توبہ کر لیتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینہ، ۷/۳۵۷، الرقم١٠٨٤٢)

﴿4﴾.....حضرت ابن عَون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں فِکْر غَفْلت کو دور کرتی ہے اور دل میں خوف پیدا کرتی ہے جیسے پانی کھیتی میں سبزہ اگاتا ہے۔(تفسیر بَغْوِی، سورۃ

www.dawateislami.net

آل عمران، تحت الآیۃ:۱۹۱، ۱/۴۶۵)

﴿5﴾.....حضرت سیدنا عامر بن قیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اُخروی زندگی میں زیادہ خوشحال ومسرور وہ لوگ ہوں گے دنیا میں جن کو غموں سے پالا زیادہ پڑا ہوگا اُخروی زندگی میں زیادہ مسکرانے والے اور شاداں وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں زیادہ روتے رہے ہوں گے بروز قیامت ایمان کے اعتبار سے زیادہ مخلص وہ لوگ ہوں گے جو دنیا میں زیادہ غور وفِکْر کرتے رہے ہوں گے۔(تنبیہ الغافلین، باب التفکر، ص۳۲۶)

﴿7﴾.....حافظُ الدِّین ابوالبَرَکات عبدُ اللّٰہ بن احمد نسفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بعض علماء کرام کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: غور وفِکْر غَفْلت کو دور کرتا ہے اور دِلوں میں خشیتِ الٰہی پیدا کرتا ہے۔

(تفسیر مَدَارِکُ التَّنْزِیْل، سورۃ آل عمران ۱۹۱، الجزء ٤، ۱/۳۲۱)

﴿8﴾.....حضرتِ سیِّدُنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: اگر لوگ اللّٰہ رَبُّ الْعِزَّت کی عظمت میں غور وفِکْر کرتے تو کبھی بھی اس کی نافرمانی نہ کرتے۔(مختصر منہاج القاصدین للمقدسی، الربع الرابع من الکتاب، کتاب المحبۃ والشوق ...الخ، باب التفکر، ص ۳۷۸)

﴿9﴾.....مُفسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ذکر سے فِکْر اعلیٰ ہے ذِکرُ اللّٰہ ساری مخلوق کرتی ہے مگر فِکْر صرف انسان، فِکْر یعنی غور

www.dawateislami.net

وغوض صرف انسان کی عبادت ہے۔

(تفسیر نعیمی، پارہ ۴، آل عمران، ۱۹۱، ۴/۴۶۶، ملتقطا)

ہر چیز میں غور وفکر کرو لیکن اللہ کے بارے میں نہ کرو

﴿1﴾.....حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی نعمتوں میں غور وفِکْر کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں غور وفِکْر نہ کرو۔

(المعجم الاوسط، باب المیم، من اسمه محمد، ۳۸۳/٤، الحدیث:٦٣١٩)

﴿2﴾.....حضرتِ سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں غور وفِکْر کرو اور اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے بارے میں غور وفِکْر نہ کرو تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

(الفتح الکبیر للسیوطی، حرف التاء، ۳۵/۲، دارالکتاب العربی بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غور و فِکْر شیشہ ہے

www.dawateislami.net

حضرتِ علّامہ مولانا محمد عبدالرؤف مناوی حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن عیاض عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ غور وفِکْر ایک شیشہ ہے جو تجھے تیری اچھائیاں اور برائیاں دکھاتا ہے۔

(فَیْضُ القَدِیْر، حرف العین، ٤/٤٨٣، تحت الحدیث٥٦٣٩)

غور و فِکْر کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قران مجید کی تلاوت کے وقت ہماری نظر صرف الفاظ پر نہیں ہونی چاہیے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ قران مجید اور اس کے تراجم اور تفاسیر کو بھی پڑھنا چاہیے اور بہترین ترجمۂ کنز الایمان شریف ہے اور اس کے اوپر مختصر تفسیر نورُ العرفان، خزائن العرفان اور صراط الجنان ہیں ان کو بھی پڑھا جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کافی فائدہ ہوگا اور خصوصاً وہ آیات مُبارکہ جنہیں ہم عام طور پر نماز میں پڑھتے ہیں اس کی بَرَکت سے نماز میں ذَوق وشوق اور خُشوع وخُضُوع بڑھ جائے گا اور اگر پہلے نہیں ہے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پیدا ہو جائے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور تو کیجئے! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے قران مجید صرف پڑھنے کے لئے ہمیں عطا نہیں فرمایا بلکہ اس پر عمل کرنا مقصود ہے اور اگر ہم صرف تلاوتِ قرآن پر ہی اِکتفاء کریں گے اور اِن کے مَطَالب ومعانی پر غور وفِکْر نہیں کریں گے تو نصیحت کیسے حاصل ہوگی؟ جیسا کہ اگر ہم صرف ڈاکٹر صاحب کے نسخے کو پڑھتے رہیں اور اس کو

www.dawateislami.net

استعمال نہ کریں تو شِفاء کیسے ملے گی؟ حالانکہ ڈاکٹر صاحب کا مقصود اس نسخہ کو استعمال کرنا ہوتا ہے بلاشبہ قرآنِ حکیم ہماری روحانی بیماریوں کا علاج کرتا ہے اور ہمارے لئے ہمیشہ کی کامیابی کا نسخہ ہے جب تک ہم اسے سمجھیں گے نہیں عمل کیسے کریں گے؟ اور جب تک عمل نہیں کریں گے تو روحانی بیماریوں کا علاج اور ہمیشہ کی کامیابی کس طرح حاصل ہوگی؟ تو اس کو پڑھنے کے ساتھ سمجھنا اور عمل کرنا ضَروری ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس کا مقصد یہ نہیں کہ جو بھی ہو اور جیسا بھی ہو قرآن مجید میں غور وفِکْر کر کے مَسائل نکالنا شروع کر دے بلکہ جو اس کا اہل ہو وہی صرف یہ کام کر سکتا ہے، جیسا کہ **مُفَسِّرِ شَہیر**، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں۔

خیال رہے کہ ہر شخص کو قرآن کے مسائل پر غور کرنے کی اجازت نہیں ورنہ دین برباد ہو جاوئے گا۔ اگر جاہِل علمِ طبّ میں خود غور کر کے علاج کرے تو جان لے گا اور اگر قرآن میں غور کر کے مَسائل نکالے تو ایمان لے گا، مگر خیال رہے کہ ہر شخص کا غور علیحدہ ہے، مجتہدین قرآن میں غور کر کے شرعی مَسائل نکالیں صوفیا اس میں غور کر کے اسرار معلوم کریں، علما اس میں غور کر کے احکام کی حِکمتیں معلوم کریں، عوام اس میں غور کر کے کے ایمان تازہ کریں، ہر شخص سمندر میں نہ کودے۔ (تفسیر نور العرفان، پارہ ۵، النساء تحت الآیۃ: ۸۲، ص ۱۱۰)

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضور علیہ السلام کی قران میں غور وفکر کرنے کی ترغیبات

حضرتِ سیِّدُنا عَطاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک دن میں اور حضرتِ سیِّدُنا عبید بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عبید بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو فرمایا! تم ہماری ملاقات سے تھک چکے ہو؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: اے امی جان! میں آپ کو وہی جواب دوں گا جو اگلوں نے دیا: کہ ایک دن چھوڑ کر ملاقات کیا کرو مَحبّت میں اضافہ ہوگا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا: ہمیں اپنے مُبہَم کلام سے محفوظ رکھو۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا ابن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: آپ ہمیں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کوئی انوکھی بات بتائیں جو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے دیکھی ہو۔

فرماتے ہیں: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا خاموش ہوگئیں تھوڑی دیر کے بعد فرمایا: ایک رات آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مجھے اجازت دے کہ میں رات کو اپنے ربّ کی عبادت کروں؟ میں نے عرض کی: **اللہ** کی قسم! میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قرب کو اور جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خوش کرے اس

www.dawateislami.net

کو محبوب سمجھتی ہوں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھڑے ہوگئے طہارت کی اور پھر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روتے رہے یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی گود تر ہوگئی پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روتے رہے یہاں تک کہ داڑھی مبارک بھی تر ہوگئی پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روتے رہے یہاں تک کہ زمین تر ہوگئی پھر حضرتِ بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نماز کی خبر دینے کے لیے آئے جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا: یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیوں رو رہے ہیں حالانکہ اللّٰہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: کیا میں اپنے ربّ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ اس رات مجھ پر یہ آیت کریمہ نازِل ہوئی (اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ (پ٤، آل عمران: ١٩٠) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لئے۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو اس کو پڑھے اور اس میں غور وفکر نہ کرے۔

(صَحِیح ابنِ حَبَّان، کتاب الرقائق، ذکر البیان بان المرء علیه اذا تخلی...الخ،

www.dawateislami.net

ص۲۷۹، الحدیث: ۶۲۰، دار المعرفه بیروت)

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: قرآن مجید کو عربی لَہجے میں پڑھو اور اس کے غرائب تلاش کرو۔ (المُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم، كتاب التفسير، تفسير سورة حم السجده، -اعربوا القران والتمسوا غرائبه، ۲۲۸/۳، الحدیث۳۶۹۶)

صحابہ کرام کا غور و فِکْر

حضرتِ سیِّدُنا ابو امیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بعض اہل کوفہ سے نقل فرماتے ہیں کہ بعض صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کھڑے تھے جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے پاس تشریف لے گئے تو وہ خاموش ہو گئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسَار فرمایا: تم کیا گفتگو کر رہے تھے؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا نَبِیَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم نے سورج کو دیکھا تو اس میں غور و فِکْر کیا کہ یہ کہاں سے آتا ہے؟ اور کہاں جاتا ہے؟ اور ہم نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں غور و فِکْر کیا۔

رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اسی طرح **اللّٰہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی مخلوق میں غور و فِکْر کیا کرو اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں غور و فِکْر نہ کیا کرو کیونکہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی مغرب کے پیچھے سفید زمین ہے جس کی سفیدی اور نور سورج

www.dawateislami.net

کے چالیس دن تک چلنے کی مسافت کے برابر ہے اس میں بھی مخلوق ہے جسے اللّٰہ تَعَالٰی نے پیدا فرمایا ہے لہذا تم آنکھ جھپکنے کے برابر بھی اللّٰہ تَعَالٰی کی نافرمانی نہ کرو عرض کی گئی یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیا وہ بھی حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے ہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا: وہ نہیں جانتے کہ آدم عَلَیْہِ السَّلام پیدا کیے گئے یا نہیں۔ پھر عرض کی گئی یا رسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ابلیس ان سے کہاں ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بتایا: وہ نہیں جانتے کہ اِبلیس کو پیدا کیا گیا یا نہیں۔

(تفسیر درمنثور، سورۃ النجم، تحت الایۃ:٤٢، ١٤/٥٠، مرکز ھجر للبحوث والدراسات العربیۃ و الاسلامیہ)

غور و فکر کرنے سے اللّٰہ تعالٰی کا قرب نصیب ہو گیا

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: پہلی اُمّتوں میں ایک بادشاہ تھا ایک دن اس نے سوچا کہ میں جن دنیاوی آسائشوں میں گم ہو کر اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو بھول چکا ہوں عنقریب یہ ساری نعمتیں مجھ سے ختم ہو جائیں گی انہوں نے مجھے اپنے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی عبادت سے غافل کر رکھا ہے اس کا دل بھر آیا، چُنانچِہ وہ رات کی تاریکی میں اپنے محل سے نکلا اور جب صبح ہوئی تو وہ دوسرے ملک میں پہنچ چکا تھا وہ ساحلِ سَمندَر پر آیا اور وہاں کچّی اینٹیں بنا کر بیچتا اس میں سے خود کھاتا اور باقی صَدَقہ کر

www.dawateislami.net

دیتا۔اسی حالت میں اسے کافی عرصہ گزر گیا بالآخر اس کی عبادت اور سخاوت کی خبر اس مُلک کے بادشاہ کو ہوئی تو اس بادشاہ نے پیغام بھیجا: مجھ سے ملاقات کرو لیکن اس نے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا بادشاہ نے ملاقات کرنے کا کہا اور پھر کہا اس نے ملاقات کرنے سے اِنکار کر دیا اور کہا: بادشاہ کو مجھ سے کیا غرض؟ اور مجھے بادشاہ سے کیا کام؟

بادشاہ سوار ہو کر اس کے پاس آیا جب اس نیک شخص نے دیکھا کہ بادشاہ میری طرف آ رہا ہے تو اس نے دوڑ لگا دی بادشاہ نے جب اسے بھاگتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے بھاگنے لگا لیکن جب اس نے اس کو نہ پایا تو کہا: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندے! میں تجھے کچھ بھی نہیں کہوں گا۔وہ بادشاہ کے سامنے آ گیا بادشاہ نے اس سے کہا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ کون ہیں؟ اس نے کہا: میں فلاں بن فلاں ہوں اس طرح مُلک کا بادشاہ تھا، جب میں نے اپنے بارے میں غور وفِکْر کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میں جس دنیا میں ہوں یہ تو عنقریب فَنا ہو جائے گی، اور اس دولت وحکومت نے تو مجھے اپنے ربّ کی عبادت سے غافِل کر رکھا ہے، چُنانچِہ میں دنیا سے الگ تھلگ ہو کر یہاں آیا تا کہ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کروں۔اس نے کہا! جو کچھ تو نے کیا تو مجھ سے زیادہ اس کا محتاج نہیں یہ کہتے ہوئے وہ سواری سے اُترا اور اسے وہیں چھوڑ کر اس نیک شخص کے ساتھ چل دیا، چُنانچِہ وہ دونوں بادشاہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے لگے اور انہوں نے دعا کی: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان دونوں کو ایک ساتھ موت دے اور ان دونوں کا ایک ہی دن اِنتقال ہوا۔

www.dawateislami.net

(مُسنَد احمد بن حنبل، مسند المکثرین وغیرھم، مسند عبد اللّٰہ بن مسعود، ۶۷۳/۲، الحدیث ۴۴۰۰)

وہ ہے عَیش وعِشرت کا کوئی محل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اَجَل بھی
بس اب اپنے اس جَہل سے تو نکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عِبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کائنات میں غور وفِکر کے مَقاصِد

قرآن مجید کی بہت ساری آیاتِ مُبارَکہ ہیں کہ جو ہمیں **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کے وُجُود اور اس کی قدرت اور زمین وآسمان، سورج، چاند اور ستاروں، پہاڑ وسمندر، شجر وحجر اور حیوانات وانسان کی حیرت اَنگیز تخلیق میں غور فِکر کرنے کی دعوت دیتی ہیں اور ان کے مَقاصِد کو معلوم کرنے پر برانگیختہ کرتی ہیں۔

اللہ تعالی کا وُجُود

قران مجید میں بَہُت ساری ایسی آیاتِ مُبارَکہ ذِکر کی گئی ہیں کہ اگر انسان ان میں غور فِکر کرے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ نظام کائنات ویسے نہیں چل رہا بلکہ اس کا کوئی نہ کوئی چلانے والا ہے اور وہ اللہ تَعَالٰی کی ذاتِ بابَرَکات ہے۔

www.dawateislami.net

يُنۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَ النَّخِيْلَ وَ الْاَعْنَابَ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (پ١٤، النحل:١١)

ترجمۂ کنز الایمان: اس پانی سے تمہارے لئے کھیتی اگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل بے شک اس میں نشانی ہے دھیان کرنے والوں کو۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ (پ١٤، النحل:١٢)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اس نے تمہارے لئے مُسَخّر کئے رات اور دن اور سورج اور چاند اور ستارے اس کے حکم کے باندھے ہیں بے شک اس میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کو۔

حضرتِ سیِّدُنا قاضی **محمد ثناءُ اللّٰہ مُجَدّدی** نقشبندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ان تمام اشیاء میں صانع کے وُجُود اس کے کمال علم حکمتِ بالغہ پر واضح دلالت ہے اس قوم کے لئے جو غور و فِکْر کرتی ہے کیونکہ جو شخص غور و فِکْر کرتا ہے کہ ایک دانہ زمین میں گرتا ہے پھر اس میں نمی سَرایَت کرتی ہے تو اس کے اوپر کا حصّہ پھوٹ پڑتا ہے اس سے ایک کونپل نکلتی ہے اور اسی دانہ کا نیچے والا حصّہ پھوٹ کر جڑوں کی شکل اختیار کرتا ہے پھر وہ بڑھتا جاتا ہے اس سے پتے کلیاں پھول اور پھل مخصوص زمانہ میں پیدا ہوتے ہیں پھر ان

www.dawateislami.net

سے ہر ایک کا جسم مختلف اَشکال اور ذائقے رکھتا ہے حالانکہ مواد اور بیج ایک تھا طبائعِ سِفْلِیہ مٹی اور پانی اور طبائعِ عُلْوِیَّہ تمام کو ایک جیسی مُیَسر تھیں اس تمام کرشمہ سازی کو دیکھ کر یقین ہو جاتا ہے کہ یہ ایک فاعلِ مختار کی صفت گری ہے جو ہر ضد (مخالف) وند (شریک) سے پاک اور بلند ہے۔ (تفسیر مظہری، پارہ۱۴، النحل، ۱۲، ۵/۳۹۰)

اللہ تعالی ایک ہے

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلٰفِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ (پ۲، البقرۃ:۱٦٤)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کا بدلتے آنا اور کشتی کہ دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور وہ جو اللہ نے آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو اس سے جلا دیا اور زمین میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور وہ بادل کہ آسمان و زمین کے بیچ میں حکم کا باندھا ہے ان سب میں عقلمندوں کے لئے ضرور نشانیاں ہیں۔

www.dawateislami.net

خلیفۂ اعلیٰ حضرت،صدرُ الافاضِل حافظ سیِّد مفتی محمّد نعیم الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اِرشاد فرماتے ہیں: کعبہ معظّمہ کے گرد مشرکین کے تین سو ساٹھ بت تھے جنہیں وہ مَعبود اِعتقاد کرتے تھے انہیں یہ سن کر بڑی حیرت ہوئی کہ مَعبود صرف ایک ہی ہے اس کے سوا کوئی مَعبود نہیں اس لئے انہوں نے حُضُور سیِّد عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ایسی آیَت طلب کی جس سے وحدانیت پر اِستدلال صحیح ہو اس پر یہ آیَت نازِل ہوئی اور انہیں یہ بتایا گیا کہ آسمان اور اس کی بلندی اور اس کا بغیر کسی سُتُون اور علاقہ کے قائم رہنا اور جو کچھ اس میں نظر آتا ہے آفتاب مَہتاب ستارے وغیرہ یہ تمام اور زمین اور اس کی درازی اور پانی پر مَفروش (بچھا ہوا) ہونا اور پہاڑ دریا چشمے مُعاوِن جواہر درخت سبزہ پھل اور شب و روز کا آنا جانا گھٹنا بڑھنا کشتیاں اور ان کا مُسخّر ہونا باوُجُود بُہت سے وزن اور بوجھ کے روئے آب (پانی کی سطح) پر رہنا اور آدمیوں کا ان میں سوار ہو کر دریا کے عجائب دیکھنا اور تجارتوں میں ان سے بار برداری (وزن اٹھانے) کا کام لینا اور بارش اور اس سے خشک و مردہ ہو جانے کے بعد زمین کا سرسبز و شاداب کرنا اور تازہ زندگی عطا فرمانا اور زمین کو اَنواع و اَقسام کے جانوروں سے بھر دینا جس میں بیشمار عجائب حکمت و دِیعت (رکھے ہوئے) ہیں اسی طرح ہواؤں کی گردش اور ان کے خواص اور ہوا کے عجائبات اور اَبر اور اس کا اتنے کثیر پانی کے ساتھ آسمان و زمین کے درمیان مُعلَّق رہنا یہ آٹھ انواع ہیں جو حضرت قادرِ مختار کے علم و حکمت اور اس کی وحدانیت پر بر ہانِ قوی (مضبوط دلائل) ہیں

www.dawateislami.net

اوران کی دلالت وحدانیت پر بے شمار وُجوہ سے ہے اجمالی بیان یہ ہے کہ یہ سب امورِ مُمکنہ ہیں اوران کا وُجُود بَہُت سے مختلف طریقوں سے ممکن تھا مگر وہ مخصوص شان سے وُجُود میں آئے یہ دلالت کرتا ہے کہ ضرور ان کے لئے موجِد ہے قادِر وحکیم جو بِمُقْتَضائے حکمت ومَشِیَّت (مَرْضِیَت) جیسا چاہتا ہے بناتا ہے کسی کو دخل واعتراض کی مجال نہیں وہ مَعبود بالیقین واحد ویکتا ہے کیونکہ اگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا مَعبود بھی فرض کیا جائے تو اس کو بھی اس مقدورات پر قادِر ماننا پڑے گا اب دو حال سے خالی نہیں یا تو ایجاد وتاثیر میں دونوں مُتَّفِقُ الْاِرادَہ ہوں گے یا نہ ہوں گے اگر ہوں تو ایک ہی شئے کے وُجُود میں دو مُؤثِّروں کا تاثیر کرنا لازِم آئے گا اور یہ مُحال ہے کیونکہ یہ مُسْتَلْزِم (لازِم) ہے مَعْلول (وہ شے جس کا کوئی سبب ہو) کے دونوں سے مُسْتَغنی ہونے کو اور دونوں کی طرف مُفْتَقِر (محتاج) ہونے کو کیونکہ عِلّت جب مُسْتَقِلہ ہو تو مَعْلول صرف اسی کی طرف محتاج ہوتا ہے دوسرے کی طرف محتاج نہیں ہوتا اور دونوں کو علّتِ مُسْتَقِلہ فرض کیا گیا ہے تو لازِم آئے گا کہ مَعْلول دونوں میں سے ہر ایک کی طرف محتاج ہو اور ہر ایک سے غنی ہو تو نقیضین (دو ضدیں) مجتمع ہوگئیں اور یہ مُحال ہے اور اگر یہ فرض کرو کہ تاثیر ان میں سے ایک کی ہے تو ترجیح بلا مُرَجِّح لازِم آئے گی اور دوسرے کا عَجز لازِم آئے گا جو اِلٰہ ہونے کے منافی ہے اور اگر یہ فرض کرو کہ دونوں کے ارادے مختلف ہوتے ہیں تو تمانُع وتطارُد لازِم آئے گا کہ ایک کسی شئے کے وُجُود کا ارادہ کرے اور دوسرا اسی حال میں اس کے عدَم کا تو وہ شئے ایک ہی حال میں موجود

www.dawateislami.net

ومَعْدوم دونوں ہوگی یا دونوں نہ ہوگی یہ دونوں تقدیریں باطِل ہیں ضَرور ہے کہ یا موجودگی ہوگی یا مَعْدوم ایک ہی بات ہوگی اگر موجود ہوئی تو عدَم کا چاہنے والا عاجِز ہوا اِلٰہ نہ رہا اور اگر مَعْدوم ہوئی تو وُجود کا ارادہ کرنے والا مجبور رہا اِلٰہ نہ رہا لہٰذا ثابِت ہوگیا کہ اِلٰہ ایک ہی ہوسکتا ہے اور یہ تمام انواع بے نہایت وُجُوہ سے اس کی توحید پر دلالت کرتے ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان، پارہ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۶۴، ص۵۴)

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ (پ۱۷، الانبیاء:۲۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اگر آسمان و زمین میں اللّٰہ کے سوا اور خدا ہوتے تو ضرور وہ تباہ ہوجاتے تو پاکی ہے اللّٰہ عرش کے مالک کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا امام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اسی آیت کریمہ کے تحت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت کو عقلی دلائل سے ثابِت کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: مُتعدَّد خداؤں کا ہونا مُحال ہے کیوں کہ اگر ہم دو خداؤں کو فرض کرلیں تو ضَروری ہے کہ ہر ایک تمام مَقْدورات پر قادِر ہو اور اگر ایسا ہی ہو تو ہر ایک زید کی حرکت اور سُکون پر قادِر ہوگا اگر ہم یہ فرض کریں کہ ایک نے زید کی حرکت کا ارادہ کیا اور دوسرے نے سُکون کا ارادہ کیا اگر دونوں مرادیں واقع ہوجائیں تو یہ مُحال اور اگر دونوں ہی واقع نہ ہوں تو یہ بھی

www.dawateislami.net

مُحال اور اگر ایک واقع ہو اور دوسرا واقع نہ ہو یہ بھی مُحال کیوں کہ اگر ہر ایک قادِر ہو تو یہ دوسرے کے زیادہ قادِر ہونے سے مانع ہے تو ضَروری ہے کہ دونوں قدرت میں برابر ہوں جب دونوں قدرت میں برابر ہوں تو ان میں سے ایک کا دوسرے کی مراد سے زیادہ واقع ہونا مُحال ہے ورنہ ممکن کی ترجیح بغیر کسی مُرجّح کے لازم آئے گی۔ اگر ان میں سے ایک کی مراد واقع ہو اور دوسرے کی نہ ہو تو جس کی مراد واقع ہوگی وہ قادِر اور جس کی مراد واقع نہیں ہوئی وہ عاجز ہوا اور عجز عیب ہے اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے مُحال ہے۔ (تفسیرِ کَبِیر، سورۃ الانبیاء، تحت الآیۃ:۲۲، الجزء الثانی والعشرون، ۱۲۷/۸، ملتقطا)

دنیا سے عِبرت حاصل کرنی چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں امّت کے اعتبار سے سب سے آخر میں پیدا فرمایا اور پہلے لوگوں کی تمام عادات اور ان پر نازِل ہونے والے عذاب کو بھی بیان کر دیا تا کہ امّت محمدی ان تمام کو دیکھ کر عِبرت حاصل کرے اور حقیقت میں جب بھی انسان کسی چیز میں غور وفِکر کرتا ہے تو اسے اس میں عِبرت ہی عِبرت نظر آتی ہے، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عیینہ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں۔

اِذَا الْمَرْءُ کَانَتْ لَهُ فِکْرَةٌ فَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَهُ عِبْرَةٌ

یعنی جب کسی شخص کو فِکر کی عادت ہو تو اس کے لئے ہر چیز میں عِبرت کا سامان ہوتا ہے۔

www.dawateislami.net

(تفسیر رُوحُ البَیَان، سورۃ الحشر، تحت الآیۃ:۲۱، ۹/۴۴۹)

اور اللّٰہ تَعَالٰی نے قرآن مجید میں مختلف مقامات ان چیزوں کا ذِکر کیا۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْـٴًـا مَّذْكُوْرًا۔ (پ۲۹، الدھر:۱)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا کہ کہیں اس کا نام بھی نہ تھا۔

حضرت حُجّۃُ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں، چُنانچِہ غور کرو کہ تمہاری حیثیت کیا ہے؟ اپنی نگاہوں کے سامنے دنیا کے جاتے رہنے پر عِبرت پکڑو، کیا یہ کسی کے پاس باقی رہی؟ اس دنیا میں سے کچھ باقی رہنا ایسا ہی ہے کہ پانی پانی میں مل جائے۔ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''دنیا میں سے آزمائشوں اور مصائب کے علاوہ کچھ بھی باقی نہیں رہا۔''

(سُنَنُ ابنِ ماجَہ، کتاب الفتن، باب شدۃ الزمان، ص۶۵۱، الحدیث:۴۰۳۵)

حضرتِ سیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلام سے پوچھا گیا: اے انبیا عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں سے سب سے طویل عمر پانے والے نبی! آپ نے دنیا کو کیسا پایا؟ اِرشاد فرمایا: دو دروازوں کی مثل، ایک سے میں داخل ہوا اور دوسرے سے باہر نکل گیا۔ غور وفِکر کرنا ہر بھلائی کی جڑ ہے، یہ ایک ایسا آئینہ ہے جو تجھے تیری اچھائیاں اور برائیاں دکھاتا ہے۔

(مَجْمُوعہ رسائلِ امام غزالی، منہاج العارفین، باب التفکر، ص۲۳۸)

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِبرت کے لئے سیر

اللّٰہ تَعَالٰی نے لوگوں کو عِبرت حاصل کرنے کے لیے سیر کرنے کی ترغیب دلاتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عٰقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ o (پ٤، آل عمران، ١٣٧)

ترجمۂ کنز الایمان: تم سے پہلے کچھ طریقے برتاؤ میں آ چکے ہیں تو زمین میں چل کر دیکھو کیسا انجام ہوا جھٹلانے والوں کا۔

مُفسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی اِس آیت مبارَکہ کے تحت **"تفسیرِ نعیمی"** میں فرماتے ہیں: اے مسلمانو! نیک عمل کیے جاؤ بدعملی سے بچتے رہو تا کہ ربّ تعالیٰ تم سے راضی رہے اور تم اس کے عذاب سے محفوظ رہو کوئی طاقت و قوت کسی کو اللّٰہ تَعَالٰی کے عذاب سے نہیں بچا سکتی، چنانچہ تم سے قبل بہت سی امتیں گزر چکیں ان کے تکبّر وغرور، ان کی حرکات بھی گزر چکیں، ان کی حرکتوں پر جو عذاب الٰہی آئے وہ بھی گزر گئے، تم زمین میں چلو پھرو اور غور کرو کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا؟ کہ جب ان پر عذاب الٰہی آیا تو نہ ان کے مال بچا سکے، نہ کوٹھیاں، نہ جتھے قبیلے ان چیزوں میں غور کیا کرو اور اپنے حالات کو درست رکھو بعد مرے نیک نام انہی کا ہوتا ہے جو کچھ اچھے کام کر کے

www.dawateislami.net

جاتے ہیں کھایا پیا مال جمع کیا لوگوں کو ستایا کفر و بدکاریاں کیں اور چلے گئے اس کا انجام دائمی لعنت ہی ہے۔ (تفسیر نعیمی، پارہ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۳۷، ۴/ ۲۲۴)

سَیِّدُنا ثابت بنانی کا حصولِ عِبرت کے لئے سفر

حضرتِ سیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ میں قبروں کی زیارت، مردوں سے عِبرت حاصل کرنے، دوبارہ جی اُٹھنے کے معاملے میں غور وفِکر کرنے اور اپنے نفس کو نصیحت کرنے کے لئے ایک قبرستان میں داخل ہوا تاکہ میرا نفس سرکشی اور گناہوں سے رُک جائے، میں نے قبر والوں کو اتنا تنہا اور خاموش پایا کہ وہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں نہ آپس میں ہم کلام ہوتے ہیں۔ لہٰذا میں ان کی گفتگو سننے سے مایوس ہوگیا اور ان کے احوال دیکھ کر عِبرت حاصل کی۔ جب میں نے نکلنے کا ارادہ کیا تو ایک آواز سنائی دی ''اے ثابت! قبر والوں کی خاموشی تجھے دھوکے میں نہ ڈالے ان میں کتنے ہی ایسے ہیں جن کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جارہا ہے۔''

(الرَوْضُ الفَائِق، المجلس الثالث فی ذکر الموت وزیارۃ القبور...الخ، ص ۲۴)

مالک بن دینار نے کیسے عِبرت حاصل کی؟

حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں ایک قبرستان میں زیارت ونصیحت اور موت کے مُتَعلِّق غور وفِکر اور عِبرت حاصل کرنے کی خاطر آیا میں نے تمنّا کی کہ کوئی شخص مجھے ان کے مُتَعلِّق کچھ بتائے یا ان کا کوئی عِبرت ناک واقعہ بیان کر

www.dawateislami.net

ے، چُنانچِہ میں نے ایسی غم بھری آواز میں درج ذیل شعر پڑھا کہ جس نے غور وفِکْر سے میرے غموں کے چَقْماق [1] سے آگ نکالی۔

مدینہ

(1).....چقماق ایک مخصوص پتھر ہے جس کو رگڑنے سے آگ پیدا ہوتی ہے

أَتَيْتُ الْقُبُوْرَ فَنَدَيْتُهَا فَاَيْنَ الْمُعَظَّمُ وَالْمَحْتَقَر

وَأَيْنَ الْمُدِلُّ بِسُلْطَانِهٖ وَاَيْنَ الْعَزِيْزُ اِذَا مَا افْتَخَر

میں قبروں کے پاس آیا اور انہیں پکار کر کہا: کہاں ہیں وہ لوگ، دنیا میں جن کی عزّت کی جاتی تھی اور وہ جن کو حقیر سمجھا جاتا تھا؟

اور کہاں ہیں وہ جنہیں اپنی سلطنت پر بَہُت بھروسہ تھا؟ کہاں ہیں وہ عزّت دار جو فخر کیا کرتے تھے؟

آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: میں وجْد میں گم تھا کہ مجھے ایک قبر سے جواب ملا جس کا مفہوم یہ ہے، وہ سب فنا ہو گئے، اب ان کی خبر دینے والا بھی کوئی نہیں، وہ سب مر کر عِبْرت کا نشان بن گئے اور بارگاہِ ربُّ العزَّت میں حاضِر ہو گئے۔ اے گزرے ہوئے لوگوں کے بارے میں مجھ سے پوچھنے والے! کیا تیرے پاس ان گزرے ہوؤں کی عِبْرت والی کوئی بات نہیں؟ حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جب میں واپس آیا تو مسلسل آنسو بہا رہا تھا اور مجھے اس سے بہت عِبْرت حاصل

www.dawateislami.net

ہوئی۔(الرَوْضُ الفَائِق، المجلس الثالث فی ذکر الموت وزیارۃ القبور...الخ، ص۲۵، ملتقطا)

علم وعمل پر فخر نہیں کرنا چاہیے

قَالَ مَا مَنَعَکَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُکَ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا یَكُوْنُ لَکَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِیْهَا فَاخْرُجْ اِنَّکَ مِنَ الصّٰغِرِیْنَ (پارہ ۸، الاعراف:۱۲۔۱۳)

ترجمۂ کنز الایمان: فرمایا کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب میں نے تجھے حکم دیا تھا بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔فرمایا تو یہاں سے اُتر جا تجھے نہیں پہنچتا کہ یہاں رہ کر غرور کرے نکل تو ہے ذلّت والوں میں

شیخ الحدیث حضرت علّامہ عبدُ المصطفٰی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: قرآن مجید کے اس عجیب واقعہ میں عِبرتوں اور نصیحتوں کی بڑی بڑی درخشندہ اور تابِندہ تجلیاں ہیں اسی لئے اس واقعہ کو خداوند قدّوس نے مختلف الفاظ میں اور مُتَعدَّد طرز بیان کے ساتھ قرآن مجید کے سات مختلف مقامات میں بیان فرمایا ہے۔یعنی سورۂ بقرہ، سورۂ اعراف، سورۂ حجر، سورۂ بنی اسرائیل، سورۂ کہف، سورۂ

www.dawateislami.net

طٰہٰ، سورۂ ص میں اس دِل ہلا دینے والے واقعہ کا تذکرہ ہے جس سے چند حقائق کا درس ہدایت ملتا ہے۔

﴿1﴾.....اس سے ایک بہت بڑا درس ہدایت تو یہ ملتا ہے کہ کبھی ہرگز ہرگز اپنی عبادتوں اور نیکیوں پر گھمنڈ اور غرور نہیں کرنا چاہے اور کسی گنہگار کو اپنی مغفرت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہے کیونکہ انجام کیا ہوگا؟ اور خاتمہ کیسا ہوگا؟ عام بندوں کو اس کی کوئی خبر نہیں ہے اور نجات وفلاح کا دارومدار درحقیقت خاتمہ بالخیر پر ہی ہے بڑے سے بڑا عابد اگر اس کا خاتمہ بالخیر نہ ہوا تو وہ جہنّمی ہوگا اور بڑے سے بڑا گنہگار اگر اس کا خاتمہ بالخیر ہوگیا تو وہ جنتی ہوگا دیکھ لو ابلیس کتنا بڑا عبادت گزار اور کس قدر مقرب بارگاہ تھا اور کیسے کیسے مراتب ودرجات کے شرف سے سرفراز تھا۔ مگر انجام کیا ہوا؟ کہ اس کی ساری عبادتیں غارت واَکارت ہوگئیں اور وہ دونوں جہان میں ملعون ہوکر عذابِ جہنم کا حق دار بن گیا۔ کیونکہ اس کو اپنی عبادتوں اور بلندی درجات پر غرور اور تکبر ہوگیا تھا مگر وہ اپنے انجام اور خاتمہ سے بالکل بے خبر تھا۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک بندہ اہل جہنّم کے اعمال کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے اور ایک بندہ اہلِ جنّت کے عمل کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جہنّمی ہوتا ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم یعنی عمل کا اعتبار خاتموں پر ہے۔ (**مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الایمان بالقدر، الفصل الاول، ۳۷/۱، الحدیث:۸۳، دارالکتب العلمیہ بیروت**)

www.dawateislami.net

خداوند کریم ہر مسلمان کو خاتمہ بالخیر کی سعادت نصیب فرمائے اور برے انجام اور برے خاتمہ سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

﴿2﴾.....اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عالم ہو یا جاہل مُتّقی ہو یا گنہ گار ہر آدمی کو زندگی بھر شیطان کے وسوسوں سے ہوشیار اور اس کے فریبوں سے بچتے رہنا چاہے۔ کیونکہ شیطان نے قسم کھا کر خدا (عَزَّوَجَلَّ) کے حُضُور میں اعلان کر دیا ہے کہ میں آگے پیچھے اور دائیں بائیں سے وسوسہ ڈال کر تیرے بندوں کو صراطِ مستقیم سے بہکاتا رہوں گا اور بہت سے بندوں کو خدا کا شکر گزار ہونے سے روک دوں گا۔

(عجائب القران، ص۲۵۵)

زمین و آسمان میں کرشمہ خداوندی

اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ وَّاَنْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ (پارہ۹، الاعراف:۱۸۵)

ترجمۂ کنز الایمان: کیا انہوں نے نگاہ نہ کی آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں اور جو جو چیز اللہ نے بنائی اور یہ کہ شاید ان کا وعدہ نزدیک آ گیا ہو تو اس کے بعد اور کونسی بات پر یقین لائیں گے؟

www.dawateislami.net

الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بٰطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّار

ترجمۂ کنز الایمان: جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اے ربّ ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

(پارہ ٤، ال عمران: ١٩١)

مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: جو چیز دیکھی نہ جاسکے اسے آثار وعلامات سے جانا پہچانا جاتا ہے ذات باری تعالی ہماری عقل، گمان، وہم سے بَرْتر ہے اور ایمان کے لئے اس کا جاننا پہچاننا ضَروری ہے تو اس پہچان کی صرف یہی صورت ہے کہ اس کی مخلوق کو دیکھو اور اسے پہچانو۔ اس لئے قران مجید میں جگہ جگہ مخلوق کے ذریعہ خالق کی معرفت کرائی گئی ہے، چُنانچِہ **سورۃ بقرہ** پارہ دُوُم میں آٹھ چیزوں کا ذِکْر تھا آسمان زمین کی پیدائش، دن رات کی تبدیلی، لَدی ہوئی کشتیوں کا دریا میں تیرنا، آسمان سے بارش آنا، بارش سے زمین کا تر ہوجانا، اور اس تَری سے ہر قسم کے جانوروں کی پیداوار، اور ان کی بَقاء وقرار، ہواؤں کا انقلاب وگردش، بادلوں کا آسمان وزمین کے درمیان دوڑنا، یہاں تین چیزوں کا ذِکْر فرمایا، آسمان وزمین کی پیدائش اور دن رات کی تبدیلی، چونکہ عالَم اَجسام کی مخلوقات کروڑوں ہیں مگر ہیں تین قسم کی، صرف آسمانی،

www.dawateislami.net

صرف زمینی اور آسمانی زمینی میں مشترکہ، ان تین میں سب کچھ آجاتا ہے خَلْقِ السَّمٰوات میں پہلی مخلوق کا ذِکر ہے والارض میں دوسری کا اور رات دن کی تبدیلی میں تیسری مخلوق کا کہ یہ تبدیلی آسمان کی طرف سے آتی ہے، اور زمین پر فرمایا گیا کہ آسمانوں کی پیدائش، ان کی ترتیب، ان کے فاصلوں اور ان کی اندرونی مخلوق چاند سورج تارے اور برج وغیرہ یوں ہی زمین کی پیدائش، اس کے اقسام، اس کی مخلوق، جمادات، نباتات، حیوانات وغیرہ معدنیات، تیل اور پانی کے چشمے وغیرہ، یوں ہی رات اور دن کی تبدیلیاں، ان کا جانا آنا، چھوٹا بڑا اور گرم وسرد ہونا، ایک وقت میں مختلف جگہوں میں ان کا مختلف ہونا، یہ وہ چیزیں ہیں جن میں خالص عقل والوں کے لئے بے شمار نشان قدرت ہیں ہماری بارگاہ میں خالص عقل والے وہ نہیں جو دنیا خوب کما لیں بلکہ عقلا وہ ہیں جو جو کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں زبانی، دلی، ارکانی طور پر اللّٰہ تَعَالٰی کو یاد کریں، کبھی اس سے غافِل نہ رہیں اور بدنی عبادت یعنی ذِکر کے ساتھ دلی عبادت یعنی غور وفِکر بھی کرتے رہیں کہ آسمان وزمین اور ان کی مخلوقات میں تفکّر کر کے ربّ تعالی کی قدرتیں وحکمتیں معلوم کریں جس سے ان کا ایمان اور بھی پختہ ہو جائے۔ آسمان وزمین تو بہُت بڑی مخلوق ہیں درخت کا پتہ پتہ معرفتِ الٰہی کا دفتر ہے کبھی اس میں غور کرو کہ اس کے درمیان ایک موٹی رگ ہوتی ہے اس رگ میں سے دوطرف رگیں نکلتی ہیں پھر ان رَگوں سے باریک رگیں پھوٹتی ہیں پھر ان میں سے اور باریک حتی کہ آخری رگیں اتنی باریک ہوتی ہیں جو نظر

www.dawateislami.net

بھی نہیں آتیں ربّ تعالی نے ان میں قوت جاذِبہ رکھی ہے جڑ سے تنا، تنے سے شاخ، اور شاخ سے پتہ کی پہلی رَگ غذا چوستی ہے اس رَگ سے دوسری رَگیں ترتیب وار بقدر ضَرورت غذا لیتی ہیں جس سے وہ غذا تمام پتے میں پھلتی ہے پتا سرسبز رہتا ہے ہر جگہ اتنی ہی غذا پہنچتی ہے جتنی وہاں ضَرورت ہے بتاؤ کہ اندازہ لگانے والا کتنا علیم وقدیر ہے۔(تفسیر نعیمی، پارہ۴، آل عمران:۱۹۱، ۴/۴۶۷)

آخرت کو اختیار کرنا چاہیے

اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا مَتَاعٌ وَّ اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ (پارہ ۲٤، المومن:۳۹)

ترجمۂ کنز الایمان: یہ دنیا کا جینا تو کچھ برتنا ہی ہے اور بے شک وہ پچھلا ہمیشہ رہنے کا گھر ہے۔

حضرت امام علاءُالدِّین علی بن محمد خازِن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم اسی آیَت کے تحْت اِرشاد فرماتے ہیں: دنیاوی زندگی ایسا ساز وسامان ہے جس سے ایک مدّت تک نفع اٹھایا جاسکتا ہو پھر وہ مدّت ختْم ہو جائے۔ جبکہ اُخروی زندگی کو زَوال نہیں اور آیَت کا معنی یہ ہو گا کہ دنیا فانی ہے ،اس میں کوئی مَنْفَعَت نہیں اور آخرت ہمیشہ باقی رہنے والی ہے اور باقی فانی سے بہتر ہے۔

(تفسیر خازِن، سورۃ المومن، تحت الآیۃ:۳۹، ٤/۷۷)

حضرتِ علاّمہ محمد اسمٰعیل حقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بعض عارفین کا قول نقْل فرماتے ہیں: اگر دنیا فنا ہو جانے والا سونا ہوتی اور آخِرت باقی رہنے والا مٹی کا ٹھیکرا ہوتی

www.dawateislami.net

تو بھی آخرت دنیا سے بہتر ہوتی جبکہ دنیا فنا ہونے والا مٹی کا ٹھیکرا اور آخرت باقی رہنے والا سونا ہے۔(تفسیرِ رُوحُ البَیان، سورۃ یوسف، تحت الآیۃ:۵۷، ۴/۳۰۰)

موت کو یاد کرنا چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسانوں کو نیک اعمال کی طرف راغِب کرنے اور گناہوں سے بچانے کے لیے ان کو موت کی یاد دلائی تاکہ اس کو یاد کریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضری کو یاد کریں اور حتی المقدور اعمال صالحہ پر ثابت قدم رہیں۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ

ترجمۂ کنز الایمان: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر ہماری ہی طرف پھروگے۔ (پارہ ۲۱، العنکبوت:۵۷)

شیخ الحدیث حضرتِ علّامہ عبدُ المُصطفٰی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں موت کو یاد کرنا جنّت کے اعمال میں سے یوں ہے کہ آدمی جب ہر وقت اس کو یاد رکھے گا کہ مجھے ایک دن مرنا ہے اور سارا مال و سامان اور جائیداد و مکان چھوڑ کر خالی ہاتھ دنیا سے چلے جانا ہے تو اس کو دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کے سامان جمع کرنے کی فِکْر ہو جائے گی اور ظاہر ہے کہ دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی فِکْر یہ دونوں چیزیں ہر قسم کی نیکیوں کا سرچشمہ ہیں اور ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہیں اس لیے

www.dawateislami.net

موت کو بکثرت یاد کرنا یہ جنّت دلانے والے اعمال میں سے ایک عمل ہے۔اور جنّت میں لے جانے والی ایک بڑی شاہراہ ہے۔(بَہِشت کی کنجیاں،ص۱۷٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوبارہ زندہ ہونے پر یقین رکھنا چاہیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے انسانوں کو مرنے کے بعد جینے کی خبر دی کہ زندگی صرف یہ نہیں کہ مر گئے اور ختم ہو گئے بلکہ اس کے بعد زندگی کے تمام ا جائے گا اور یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لیے کوئی مشکل مسئلہ نہیں ہے۔

وَ هُوَ الَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِ (پارہ۲۱، الروم:۲۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہی ہے کہ اوّل بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور یہ تمہاری سمجھ میں اس پر زیادہ آسان ہونا چا

حضرتِ اِمام فخرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ابتدا میں خون پھر گوشت پھر ہڈی پھر انسان بنتا ہے پھر بچہ نکلتا ہے اور اس کے غیر کی طرف سے پروان چڑھتا ہے اور یہ تمام مشکل کام ہیں لیکن اِعادہ میں لفظِ کُن کے ساتھ پورے انسان کو نکالے گا یہ اس پر آسان ہوگا۔(التفسیر الکبیر، سورۃ الروم، تحت الآیۃ:۲۷،الجزء الخامس العشرون، ۹٦/۹)

یاد رہے! یہ آسانی مخلوق کے اعتبار سے بیان ہوئی ہے کہ مخلوق دیکھے کہ ان دونوں میں سے کون سا کام آسان اور کون سا مشکل ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی کام

www.dawateislami.net

مشکل نہیں نہ پہلا نہ دوسرا۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ **رسولُ اللّٰہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کہ **اللّٰہ تَعَالٰی** اِرشاد فرماتا ہے کہ ابن آدم مجھے جھٹلاتا ہے حالانکہ یہ اسے زیب نہیں دیتا اور وہ مجھے برا بھلا کہتا ہے حالانکہ یہ اس کے لیے منا سِب نہیں اس کا مجھے جھٹلانا یہ ہے کہ جس طرح **اللّٰہ تَعَالٰی** نے پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے وہ دوبارہ ہرگز نہیں لوٹائے گا حالانکہ اِعادہ کرنے سے پہلی مرتبہ پیدا کرنا آسان تو نہیں[1] اور اس کا مجھے برا بھلا کہنا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ **اللّٰہ تَعَالٰی** کی اولاد ہے حالانکہ میں ایک ہوں بے نیاز ہوں نہ میں نے کسی کو جَنا اور نہ میں کسی سے پیدا کیا گیا اور نہ میرے برابر کا کوئی ہے۔ **(صَحِیحُ البُخَاری، کتاب التفسیر، سورۃ قل ھو اللّٰہ احد، ص۱۲۸۸، الحدیث:٤٩٧٤)**

---

(1)..... ربّ کے لیے ایجاد اور دوبارہ بنانا یکساں آسان ہے لوگوں پر ایجاد مشکل ہوتی ہے اور دوبارہ بنانا آسان (مراۃ المناجیح، کتاب الایمان، ۱/۴۳)

تبلیغِ قران وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوت اسلامی** **اللّٰہ تَعَالٰی** کے فضل وکرم سے دینِ مَتین کی خدمت کر رہی ہے اور اس میں دنیا کے بگڑے ہوئے لوگ اور وہ بھی جو گناہ کو گناہ نہیں سمجھتے تھے انہیں **دعوت اسلامی** نے ایسا نیک سیرت اور سنتوں کا پیکر انسان بنایا کہ دوسروں کے بھی ہادی بن گئے اور آپ بھی گناہوں سے بچنے اور نیک

www.dawateislami.net

بننے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے۔آپ کی ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار پیش کی جاتی ہے، چُنانچِہ

میں فنکار تھا

اورنگی ٹاؤن (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: افسوس صد کروڑ افسوس! میں ایک فنکار تھا، میوزیکل پروگرامز اور فنکشنز کرتے ہوئے زندگی کے انمول اوقات برباد ہوئے جارہے تھے، قلب ودماغ پر غفلت کے کچھ ایسے پردے پڑے ہوئے تھے کہ نہ نَماز کی توفیق تھی نہ ہی گناہوں کا احساس۔صحرائے مدینہ ٹول پلازہ سُپر ہائی وے بابُ المدینہ کراچی میں بابُ الاسلام سطح پر ہونے والے تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع (1424ھ 2003ء) میں حاضِری کیلئے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی نے انفِرادی کوشش کر کے ترغیب دلائی۔ زہے نصیب! اُس میں شرکت کی سعادت مل گئی۔تین روزہ اجتماع کے اِختتام پر رِقّت انگیز دُعا میں مجھے اپنے گناہوں پر بَہُت زیادہ نَدامت ہوئی، میں اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکا، پھوٹ پھوٹ کر رویا، بس رونے نے کام دکھادیا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول مل گیا۔اور میں نے رقص وسَرور کی محفلوں سے توبہ کرلی اور مَدَنی قافِلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیا۔

25 دسمبر 2004 کو میں جب **مَدَنی قافِلے** میں سفر پر روانہ ہورہا تھا کہ چھوٹی ہمشیرہ کا فون آیا، بھرّائی ہوئی آواز میں انہوں نے اپنے یہاں ہونے والی نابینا بچّی کی

www.dawateislami.net

ولادت کی خبر سنائی اور ساتھ ہی کہا، ڈاکٹروں نے کہہ دیا ہے کہ اِس کی آنکھیں روشن نہیں ہوسکتیں۔ اتنا کہنے کے بعد بندٹوٹا اور چھوٹی بہن صدمے سے بِلک بِلک کر رونے لگی۔ میں نے یہ کہہ کر ڈھارس بندھائی کہ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے میں دعاء کروں گا۔ میں نے **مَدَنی قافِلے** میں خود بھی بَہُت دعائیں کیں اور **مَدَنی قافِلہ** والے عاشِقانِ رسول سے بھی دعائیں کروائیں۔ جب **مَدَنی قافلے** سے پلٹا تو دوسرے ہی دن چھوٹی بہن کا مُسکراتا ہوا فون آیا اور انہوں نے خوشی خوشی یہ خبرِ فرحت اثر سنائی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! میری نابینا بیٹی مہک کی آنکھیں روشن ہوگئی ہیں اور ڈاکٹر تعجُّب کررہے ہیں کہ یہ کیسے ہو گیا؟ کیوں کہ ہماری ڈاکٹری میں اس کا کوئی علاج ہی نہیں تھا۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بابُ المدینہ کراچی میں عَلاقائی مُشاوَرت کے ایک رُکن کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لئے کوششیں کرنے کی سعادتیں حاصِل ہیں۔

(اخلاق الصالحین، ص ۱۷، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

آفتوں سے نہ ڈر، رکھ کرم پر نظر لینے آسائشیں قافِلے میں چلو
آپ کو چارہ گر[1] نے گو مایوس کر بھی دیا مت ڈریں، قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش، ص ۶۱۲)

(1).....طبیب، ڈاکٹر

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مآخذ ومراجع

تفسیر خزائن العرفان مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

تفسیر بیضاوی داراحیاء التراث العربی

تفسیر خازن دارالکتب العربیہ الکبری مصر

تفسیر روح البیان دارالکتب العلمیہ

تفسیر کبیر داراحیاء التراث العربی

الجواہر الحسان فی تفسیر القرآن المکتبۃ الشاملہ

تفسیر روح المعانی داراحیاء التراث العربی بیروت

تفسیر درمنثور مرکز ہجر للبحوث والدراسات العربیۃ والاسلامیہ

تفسیر مظہری ضیاء القران

تفسیر بغوی المکتبۃ الحقانیہ پشاور

تفسیر مدارک دارالکلم الطیب بیروت

تفسیرِ نعیمی نعیمی کتب خانہ

تفسیر نور العرفان نعیمی کتب خانہ گجرات

صحیح البخاری دارالمعرفۃ بیروت

www.dawateislami.net

سنن ابن ماجہ دار الکتب العلمیہ
مشکوٰۃ المصابیح دار الکتب العلمیہ
صحیح ابن حبان دار المعرفہ بیروت
المستدرک للحاکم دار المعرفۃ بیروت
معجم الأوسط دار الفکر بیروت
سنن الدار قطنی دار الفکر بیروت
مسند احمد بن حنبل دار الکتب العلمیہ
الفردوس بمأثور الخطاب دار الکتاب العربی
الاسماء والصفات للبیہقی المکتبۃ الشاملہ
الفتح الکبیر للسیوطی المکتبۃ الشاملہ
فیض القدیر دار الکتب العلمیہ
کتاب العظمۃ دار الکتب العلمیہ
عجائب القران مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
حلیۃ الاولیاء دار الکتب العلمیہ
مختصر منہاج القاصدین المکتبۃ الشاملہ
احیاء علوم الدین دار الکتب العلمیۃ

www.dawateislami.net

المنبھات علی الاستعداد لیوم المعاد
بصائر ذوی التمییز لجنۃ احیاء التراث الاسلامی القاہرہ
تنبیہ الغافلین شبیر برادرز لاہور
منہاج العارفین مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
الروض الفائق داراحیاء التراث العربی بیروت
بہشت کی کنجیاں مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
اخلاق الصالحین مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
مدنی پنج سورہ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حِیْمِ ط

قراٰنِ مُبین اوربزُرگ خواتین

دُرُود شریف کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مَکتبۃُ المَدینہ کے مطبوعہ **56** صفحات پر مُشْتَمِل رسالے **''کراماتِ فاروقِ اعظم''** صفحہ **1** پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ **دعوتِ اسلامی** حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ دُرود پاک کی فضیلت تحریر فرماتے ہیں: وزیرِ رِسالت مآب، آسمانِ صحابیت کے درَخشاں ماہتاب، نظامِ عَدل کے روشن آفتاب اَمیرُ المومنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم) ''یعنی بیشک دعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اس سے کوئی چیز اُوپر کی طرف نہیں جاتی (یعنی دُعا قبول نہیں ہوتی) جب تک تم اپنے نَبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پاک نہ پڑھ لو۔''

(سنن الترمذی، ابواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلوۃ علی النبی ﷺ، ص۱۴۵، الحدیث:۴۸۶، دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بیان کو اوّل تا آخر مُلاحَظہ فرمائیے جس کی بَرَکت سے آپ کے دل میں قراٰنِ مجید کی تلاوت کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا اور قراٰنِ مجید کے فضائل و کمالات کو پڑھ کر آخرت سنوارنے کا مدَنی ذہن بنے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

سورت فاتحہ شوہر کو کیسے لے کر آئی؟

حضرتِ سیِّدُنا سَیِّدُ المکاشفین شیخ مُحیُ الدِّین ابن عَرَبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مجھے خود حضرتِ

www.dawateislami.net

سَیِّدَہ فاطمہ بنت مثنٰی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا نے بیان کیا مجھے سورۃ فاتحہ عطا کی گئی ہے وہ میری خدمت کرتی ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں: **خدا کی قسم!** اس نے مجھے خدا سے کسی اور طرف مشغول نہیں کیا: اس سے مجھے اُس بزُرگ عورت کا مقام معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ میری خدمت کرتی ہے۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں ایک مرتبہ ہم بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک عورت آئی وہ مجھے کہنے لگی **اے میرے بھائی!** میرا خاوند شُریش شَدونہ میں ہے مجھے خبر ملی ہے کہ اُس نے وہاں شادی کرلی ہے تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے؟ میں نے اُس عورت سے پوچھا: تم چاہتی ہو کہ وہ واپس آجائے؟ کہنے لگی ہاں! یہی چاہتی ہوں میں نے یہ سن کر اپنا منہ اُس بزرگ عورت کی طرف کیا اور عَرْض کیا: امی جان! آپ نے اِس عورت کی بات نہیں سنی پوچھنے لگیں بیٹا کیا چاہتے ہو؟ میں نے عَرْض کیا: اِسی وَقت اس کی حاجت پوری ہوجائے میری حاجت بھی یہی ہے کہ اس کا خاوند آجائے فرمانے لگیں ٹھیک ہے تمہارے کہنے کے مطابق ہی ہوگا میں **فاتِحَۃُ الکِتاب** کو اس کی طرف بھیجتی ہوں اور وصیّت کرتی ہوں کہ اس عورت کے خاوند کو ساتھ لے کر آئے پھر اُس نے فاتحۃ الکتاب پڑھنا شروع کی میں نے بھی اُس کے ساتھ پڑھنا شروع کردی فاتحہ پڑھتے وقت مجھے اُس بزرگ عورت کے مقام کا علم ہوا وہ یوں کہ اس سورۃ کی قِراءَۃ کے ساتھ ایک ہوائی جسم کی صورت پیدا ہوئی پھر اِس صورت کو شوہر کی طرف رَوانہ کردیا جب صورت بن گئی تھی تو اُس عورت نے اُسے کہا تھا: جسے میں نے بھی سنا: **اے فاتِحَۃُ الکتاب!** اس عورت کے خاوند کو لے کر آؤ اُسے مت چھوڑنا جب تک تم اسے یہاں نہ لے آؤ پھر صرف اتنا وقت ہی گزرا تھا جس قدر وہاں سے آنے میں وَقت صرف ہوتا ہے تو وہ شخص اپنی بیوی کے پاس پہنچ گیا۔

(جامع کرامات الاولیاء، فاطمہ بنت مثنی، ۳۵۸/۲، ملخصا، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

دل سے جو بات نکلتی ہے اَثَر رکھتی ہے پر نہیں ، طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے
قُدسی الاصل ہے ، رِفعَت پہ نظر رکھتی ہے خاک سے اُٹھتی ہے ، گردوں پہ گزر رکھتی ہے

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے احکامات پر عمل کرنے والی خوش نصیب خاتون کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بطورِ خادِم سورۂ فاتحہ عطا فرمادی اور یہ سورۂ اُسی مُقدّس کلام کا حِصّہ ہے جس کی تلاوت ہر دور میں لاکھوں کروڑوں مسلمان کرتے ہیں اور کررہے ہیں صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دور سے لے کر آج تک مسلمان اس کتابِ مُقدّسہ کی تلاوت کر کے اپنے قلوب واذہان کو فُیوض وبَرَکات سے مُنوّر کرتے ہیں جس طرح صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ، تابعین عُظّام اور سلفِ صالحین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن تلاوتِ قراٰنِ مجید کرتے رہے یونہی عورتوں میں صحابیات اور اسلام کی مُعَزّز اور بزُرگ خواتین نے بھی قراٰنِ حکیم سے بے پناہ مَحَبَّت فرمائی اور اِس کی تلاوت کو اپنی زندگی کا معمول بنالیا چُنانچہ اب ہم چند بزُرگ خواتین کے واقعات مُلاحَظہ کریں گے۔

''بزُرگ خواتین کی حکایات'' کے اٹھارہ حُروف کی نسبت سے 18 حکایات

﴿1﴾.....حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ کی تلاوتِ قراٰن

حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں: ''میں ایک دن صبح اُٹھا اور میری عادت تھی کہ صبح کے وقت میں پہلے حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوکر اُن کو سلام کیا کرتا تھا تو ایک دن میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا چاشت کی نماز پڑھ رہی تھیں۔ اِس میں اُنہوں نے یہ آیتِ کریمہ پڑھی۔

فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ترجمہ کنز الایمان : تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لُو کے عذاب سے بچالیا (پ۲۷، الطور:۲۷)

آپ روتی ہوئی دُعا مانگ رہی تھیں اور یہ آیت بار بار پڑھ رہی تھیں میں کھڑا رہا حتی کہ تھک گیا اور آپ اِسی حالت میں تھیں میں نے یہ حالت دیکھی تو بازار چلا گیا میں نے سوچا اپنے کام سے فارِغ ہوکر واپس آؤں گا جب میں اپنے کام سے فارِغ ہوکر واپس لوٹا تو ابھی بھی آپ یہ آیَت بار بار پڑھ کر روتی ہوئی دُعا مانگ رہی تھیں۔ (احیاء علوم

www.dawateislami.net

الدین، کتاب المراقبة والمحاسبة، المرابطة الخامسة المجاهدة، ٤٩٨/٤، دار الكتب العلمية بيروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿2﴾.....سیدہ فاطمۃالزھرا رضی اللّٰہُ عَنہا کی تلاوت

حضرتِ سَلمان فارسی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ) فرماتے ہیں: کہ میں ایک مرتبہ حُضور رصَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حکم سے سَیِّدَہ فاطمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہَا) کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ حسنین کریمین سو رہے تھے اور آپ اُن کو پنکھا کر رہی تھیں اور زبان سے کلامِ الٰہی کی تلاوت جاری تھی۔

(سفینه نوح، حصه دوم، ص٣٥، ضیاء القران پبلی کیشنز لاهور)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿3﴾.....حضرتِ سَیِّدَتُنا حَفْصَہ بنتِ سیرین کی تلاوتِ قراٰن

حضرتِ سَیِّدُنا اَعلّا مہ ابن جوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سَیِّدُنا عبدالکریم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: آپ نے فرمایا کہ مجھے حضرتِ سَیِّدُنا حَفْصہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بارے میں بتایا گیا کہ وہ ہر رات نِصْف قرانِ مجید ختم کرتیں اور ہمیشہ روزہ رکھتیں صرف عیدین اور ایّامِ تشریق کے دنوں میں روزہ نہ رکھا کرتی تھیں۔

(صفة الصفوة، ذكر المصطفيات من عابدات البصرة، حفصة بنتِ سيرين، ٢٦/٤، دار المعرفة بيروت)

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ محمد اسمٰعیل حقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی میں فرماتے ہیں:

حضرتِ سَیِّدَتُنا حَفْصہ بنتِ سیرین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نماز میں قیام کرتے ہوئے ہر رات آدھا قرانِ پاک پڑھا کرتیں اور رات کو جب آپ اپنے مصلے پر کھڑی ہوتیں تو بسا اوقات چراغ بُجھ جاتا تو (غیبی طور) پر صبح تک آپ کا گھر

www.dawateislami.net

روشن کردیا جاتا۔(تفسیرروح البیان، سورۃ الفرقان تحت الآیۃ:٦٤، ٦/ ٢٥٧، دار الکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿4﴾.....غوثِ پاک کی والدہ کی تلاوتِ قراٰن

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ''**رسائلِ عطاریہ**'' حِصّہ دُوَم کے رِسالہ ''**مُنّے کی لاش**'' صفحہ **274** پر شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ **دعوتِ اسلامی** حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری رَضَوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ نَقْل فرماتے ہیں:(غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب) پانچ بَرْس کی عُمر میں جب پہلی بار **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھنے کی رَسْم کے لیے کسی بُزُرگ کے پاس بیٹھے تو اَعُوذُ اور **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھ کر سُورَۃُ **الفاتحہ** اور **الٓمّٓ** سے لے کر اٹھارہ پارے پڑھ کر سنا دیئے۔اُس بُزُرگ نے کہا، بیٹے اور پڑھئے! فرمایا: بس مجھے اتنا ہی یاد ہے کیوں کہ میری ماں کو بھی اتنا ہی یاد تھا۔ جب میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا اُس وَقْت وہ پڑھا کرتی تھیں میں نے سن کر یاد کرلیا تھا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿5﴾..... سیدہ جوھرہ عابدہ

حضرتِ ابو عبداللّٰہ براثی رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تَعَالٰی فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدَتُنا جوہرہ عابدہ رَحِمَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی نے خواب میں دیکھا کہ خیمے لگے ہوئے ہیں، پوچھا یہ خیمے کس کے لئے لگائے گئے ہیں؟ بتایا گیا: قرانِ کریم (کی تلاوت) کے ساتھ بیدار رہنے والوں کے لئے، اس کے بعد جوہرہ عابدہ رَحِمَہَا اللّٰہُ تَعَالٰی بھی نہ سویا کرتیں۔(صفۃ الصفوۃ، ذکر المصطفیات من عابدات بغداد، جوھرۃ العابدہ البراثیۃ:٢/٥٢١، رقم:٣٦٠، دارالمعرفۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾.....مُسَلسَل تلاوت سے بینائی جاتی رہی

پیشکش: المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُ نا ابنِ علاء سعدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میری ایک چچازاد بہن تھی جس کا نام بَرِیرَہ تھا، جو کہ بہت عبادت گزار اور کثرت سے قرانِ پاک کی تِلاوت کرنے والی تھی، جب وہ ایسی آیت پر پہنچتی جس میں جہنم کا ذکر ہوتا تو وہ بے اختیار رو پڑتیں یہاں تک کہ مسلسل گِریہ وزاری کی بنا پر اُس کی بینائی ہی جاتی رہی۔ (احیاء علوم الدین، کتاب المراقبة والمحاسبة، المرابطة الخامسة المجاهدة، ٤/ ٥٠٣، دارالکتب العلمیه بیروت)

ترے خوف سے ترے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی

(وَسَائلِ بَخْشِش، ص۸۷، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿7﴾..... وادیوں میں تلاوت کرنے والی خاتون

حُجّۃُ الاسلام حضرتِ سَیِّدُ نا امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی حضرتِ سَیِّدُ نا ذُوالنّون مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: میں ایک رات وادیٔ کنعان کے اوپر کی جانب گیا تو میں نے دیکھا ایک سیاہ رنگ کی چیز میری طرف آرہی ہے، اور وہ یہ آیَت پڑھ رہی ہے۔

وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ0 (پ ٢٤، الزمر:٤٧)

ترجمہ کنزالایمان: اور انہیں اللہ کی طرف سے وہ بات ظاہر ہوئی جو ان کے خیال میں نہ تھی۔

اور وہ چیز رو رہی تھی جب وہ سیاہ چیز میرے قریب آئی تو کیا دیکھتا ہوں، وہ ایک عورت ہے جس نے اُونی جُبّہ پہنا ہوا تھا اور اُس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا ڈول تھا اُس نے مجھ سے پوچھا: تم کون ہو؟ جو مجھ سے خوف زَدہ نہیں ہوئے؟ حضرتِ ذُوالنون مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''میں نے کہا میں ایک اجنبی ہوں۔ اُس عورت نے کہا: کیا

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی موجودگی میں بھی اَجنبیّت ہوتی ہے؟ حضرتِ ذُوالنون مِصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں اُس کی بات سُن کر رو پڑا۔ اُس خاتون نے پوچھا روتے کیوں ہو؟ حضرتِ ذوالنون مِصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے کہا! بیماری کے لئے دوا مل گئی، زَخم ہو گیا تھا اب جلدی ٹھیک ہو جائے گا۔ اُس خاتون نے کہا اگر تم سچے ہو تو رونے کا کیا مطلب؟ حضرتِ ذُوالنون مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے کہا اللہ تَعَالٰی تم پر رَحم فرمائے کیا سچا آدمی نہیں روتا؟ وہ عورت بولی نہیں، میں نے کہا کیوں؟ کہا! اس لئے کہ رونا دل کا آرام ہے، حضرتِ ذُوالنون مصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں اُس کی بات پر مُتَعَجِّب ہو کر خاموش ہو گیا۔ **(احیاء علوم الدین، کتاب المراقبة والمحاسبة، المرابطة الخامسة المجاهدة، ٤/ ٥٠٢، دار الکتب العلمیه بیروت)**

﴿8﴾.....تلاوت قراٰن کریم کرتے ہوئے انتقال کر گئیں

حضرتِ سیِّدُنا امام عَبدُاللّٰہ بن اَسعَد یافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا ابو عامر واعِظ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بازار میں ایک کنیز کو نہایت کم قیمت پر فروخت ہوتے دیکھا، وہ کنیز اِس قدر کمزور تھی کہ اُس کا پیٹ کمر سے لگا ہوا تھا، رنگ زَرد تھا اور بال بکھرے ہوئے تھے، (رمضان المبارک کا مہینہ تھا)، حضرتِ ابو عامِر واعِظ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس پر تَرس کھا کر اُسے خرید لیا۔ حضرتِ ابو عامر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُس کنیز سے فرمایا: میرے ہمراہ بازار چل تا کہ افطاری کے لئے کچھ ضروری سامان خریدا جا سکے۔ کنیز بولی! ربِّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کا شُکر و اِحسان ہے جس نے میرے لئے تمام مہینوں کو ایک جیسا بنا دیا اور مجھے دنیا میں زیادہ مشغول نہ رکھا، حضرتِ ابو عامِر واعِظ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (اُس کنیز کا حال یہ تھا) کہ رات بھر نماز پڑھتی اور دن کو روزہ رکھتی، جب عید نزدیک آئی تو ایک روز میں نے اُس سے کہا صبح سویرے ہمارے ساتھ بازار چلنا تا کہ عید کے لئے کچھ خریداری کی جا سکے، حضرتِ ابو عامِر واعِظ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (میری یہ بات سُن کر وہ خدا رَسیدہ) کنیز بولی! اے میرے

www.dawateislami.net

آ قا! آپ تو دنیا میں بہت ہی زِیادہ اُلجھے ہوئے ہیں، یہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی اور نماز پڑھنے لگی، نماز میں وہ اللہ والی ایک ایک آیت تِلاوت کرتے ہوئے جب اِس آیت پر پہنچی"

مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ" ترجمۂ کنزالایمان: جہنّم اس کے پیچھے لگی

(پ۱۳، ابراھیم:۱۶) اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔

تو اِسی آیَت کا تکرار کرتی رہی یہاں تک کہ ایک چیخ مار کر گِر پڑی اور اُس کا انتقال ہو گیا۔(روض الریاحین، الحکایة التاسعة والسبعون بعد ثلثمائة عن ابی عامر الواعظ، ص۲۹٤، المکتبة التوفیقیة القاهره)

خودی ہے زندہ تو ہے موت اک مقام حیات
کہ عشق، موت سے کرتا ہے امتحان ثبات

﴿9﴾.....سَیِّدَتُنا نفیسہ تلاوت کرتے ہوئے انتقال کر گئیں

حضرتِ سیِّدُنا محمد یوسف بن اسمٰعیل نبھانی قُدِّسَ سِرُّهُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدَتُنا نفیسہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهَا کا جب وقت وصال قریب ہوا تو آپ روزہ سے تھیں حاضرین نے روزہ توڑنے کے لئے اصرار کیا: تو فرمایا: ہائے افسوس! میں تیس سال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کر رہی ہوں کہ میں جب اس سے ملوں تو روزہ سے ہوں کیا اب میں روزہ توڑ دوں؟ یہ کبھی نہیں ہوسکتا پھر سَیِّدَہ نے سورت اِنعام کی تلاوت شروع کی جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس قول پر پہنچیں

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ (پ۸، ترجمہ کنزالایمان: ان کے لئے سلامتی کا گھر ہے

الانعام: ۱۲۷) اپنے رب کے یہاں

تو انتقال فرما گئیں۔(جامع کرامات الاولیاء، حرف النون، نفیسة بنت الحسن بن زید، ۲/ ٤۲۱، دار الکتب العلمیة بیروت)

پیشکش: المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ خوش نصیب خواتین کو قرانِ مجید کے ساتھ کیسی مَحبَّت تھی کہ زیادہ سے زیادہ تلاوتِ قرانِ مجید کرنے کا شوق دامن گیر ہوتا تھا اور کچھ کی تو موت کو دیکھ کر رَشک آتا ہے کہ زندگی کے آخری لمحات میں بھی قرانِ مجید کی تلاوت کو چھوڑنا گوارا نہیں کیا یہاں تک کہ زبانِ مبارک پر قرانِ مجید کا وِرد جاری تھا اور روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حِساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوش نصیب لوگ جو اپنی زندگی میں قرانِ مجید کی تلاوت کرنے کے عادی ہوتے ہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بعض کو قَبْر میں بھی اس سعادت مندی سے نواز دیتا ہے تاکہ وہ اس وقت بھی قران مجید کی تلاوت سے راحت اور سکون حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ مسرور رہیں۔

﴿10﴾.....مزار پُر انوار میں قراٰن کریم کی تلاوت

حضرتِ سیِّدُنا محمد یوسف بن اسمٰعیل نبھانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدَتُنا آمنہ بنتِ موسیٰ کاظم رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعالٰی کی قبرِ انور سے رات کے وقت تِلاوتِ قراٰن کی آواز سنائی دیتی تھی۔ (جامع کرامات الاولیاء، حرف الالف، آمنہ بنت موسی کاظم، ۱/ ۳۱۲، دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿11﴾.....مزارِ پُر انوار سے غَلَطی کو دُرُست کر دیا

اِمامُ الْمُحَقِّقین حضرتِ سَیِّدُنا اَعلَّا مہ محمد یوسف بن اسماعیل نَبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدَہ فاطمہ بنتِ قاسم بن محمد مامون بن جعفر صادق رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعالٰی کی یہ کرامت بیان کی گئی کہ آپ کا خادِم آپ کے مزارِ پُر انور پر سورۂ کَہف پڑھ رہا تھا کہ کسی جگہ پڑھنے میں غلطی واقع ہوئی تو سَیِّدہ فاطمہ عینا عَرَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعالٰی

www.dawateislami.net

عَلَیْہا نے مزارِ پُر انور سے ہی اپنے خادِم کو غَلَطی سے آگاہ فرمادیا۔(جامع کرامات الاولیاء، حرف الفاء، فاطمة العیناء ابنة قاسم الطیب.....الخ، ۳۵۷/۲، دارالکتب العلمیه بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کون کہتا ہے ولی سب مرگئے
قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قراٰنِ مجید کو کسی مخصوص خاندان یا محدود علاقے کے لئے ہادی نہیں بنایا بلکہ یہ پوری دنیا کے لئے ہے کہ جو بھی ہو، جیسا بھی ہو اور جہاں بھی ہو اس سے فیوض وبَرَکات حاصل کرسکے اور صحیح معنوں میں اس کے فیوض وبَرَکات تب حاصل ہوتے ہیں جب انسان اس کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اس میں غور وفکر کرے اور اس کے احکامات کو معلوم کرکے اُن پر عَمَل کرے چونکہ اس قراٰنِ مجید کی معلومات میں مردوں کی طرح عورتوں نے بھی کافی محنت وجانفشانی سے کام لیا کہ جن کو مُلاحَظہ کرکے عَقْل دَنگ رہ جاتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿12﴾---قراٰنی عُلُوم کی ماہِر خاتون

حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ اللّٰه واسطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے میدانِ عَرَفات میں ایک مریم نامی خاتون کو دیکھا جو یہ کہہ رہی تھی مَنْ یَهْدِی اللّٰهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ وَمَن یُّضْلِل فَلاهَادِی لَهُ "یعنی جسے اللہ تعالی ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا" تو میں نے یہ محسوس کیا کہ یہ راستہ بھول چکی ہے تو میں نے اُس سے کہا کہ **اے نیک بخت خاتون!** تم کہاں سے آئی ہو؟ وہ کہنے لگی سُبْحَان الَّذی أسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الحَرامِ إلَیَ المَسْجِدِ الأقصٰی (پ۱۵، بنی اسرائیل:۱) ترجمہ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجد حرام (خانہ کعبہ) سے مسجد اقصا (بیت المقدس) تک۔ میں سمجھ گیا کہ یہ بیت المقدس سے

www.dawateislami.net

آئی ہے، پھر میں نے پوچھا تمہیں یہاں کون سی چیز لائی ہے؟ تو اُس نے کہا: لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا" (پ٤،ال عمران:٩٧) ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔ میں نے کہا تمہارا شوہر ہے؟ تو اُس نے یہ آیت پڑھی "وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ" (پ١٥، بنی اسرائیل:٣٦) ترجمہ کنز الایمان: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں۔ میں نے پوچھا: آپ میرے اُونٹ پر سوا رہوں گی؟ تو اُس نے یہ آیَت پڑھی "وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ" (پ٢، البقرۃ:١٩٧) ترجمہ کنز الایمان: اور تم جو بھلائی کرو اللہ اُسے جانتا ہے۔ پھر جب اُس نے سوار ہونے کا قصد کیا تو یہ آیَتِ مُبارَکہ پڑھی "قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِم" (پ١٨،النور:٣٠) ترجمہ کنز الایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔ یہ سنتے ہی میں نے اپنا چہرہ دوسری طرف کر لیا، جب وہ سوار ہو چکی تو میں نے کہا: آپ کا نام کیا ہے؟ وہ کہنے لگی "وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مَرْیَمَ" (پ١٦،مریم:١٦) ترجمہ کنز الایمان: اور کتاب میں مریم کو یاد کرو۔ (میں سمجھ گیا کہ اس کا نام مریم ہے) پھر میں نے پوچھا: آپ کی اولاد ہے؟ تو کہنے لگی وَوَصّٰی بِھَآ اِبْرٰھٖمُ بَنِیْہِ وَیَعْقُوْبُ" (پ١،البقرۃ: ١٣٢) ترجمہ کنز الایمان: اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے۔ تو میں سمجھ گیا کہ اس کی اولاد ہے، میں نے پوچھا ان کے نام کیا ہیں؟ تو اُس نے ان آیات کی تلاوت فرمائی "وَکَلَّمَ اللّٰہُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا ٥(پ٦،النساء:١٦٤) ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے موسٰی سے حقیقتاً کلام فرمایا۔ وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرٰھِیْمَ خَلِیْلًا ٥(پ ٥، النساء:١٢٥) ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا گہرا دوست بنایا۔ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ ٥(پ٢٣، ص:٢٦) ترجمہ کنز الایمان: اے داؤد بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا۔ (تو میں سمجھ گیا کہ اس کے لڑکوں کے نام موسٰی، ابرہیم اور داؤد ہیں) میں نے پوچھا: وہ کہاں رہتے ہیں تا کہ میں انہیں تلاش کروں؟ اس نے یہ آیت پڑھ دی "وَعَلَامٰتٍ وَبِالنَّجْمِ ھُمْ یَھْتَدُوْنَ" (پ ١٤،النحل:١٦) ترجمہ کنز الایمان: اور علامتیں اور ستارے سے وہ راہ پاتے ہیں میں جان گیا وہ سواروں کے راہنما ہیں پھر کہا اے مریم! کیا تو کچھ کھائے گی تو کہنے لگی "اِنِّیْ

www.dawateislami.net

نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا (پ١٦،مریم:٢٦)ترجمہ کنز الایمان: میں نے آج رحمٰن کا روزہ مانا ہے۔(تو مجھے معلوم ہوا کے یہ تو روزے سے ہے) پھر جب ہم ان کے بیٹوں کے پاس پہنچے تو وہ دیکھ کر رونے لگے پھر اس نے یہ آیت پڑھی "فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ" (پ١٥،الکھف،١٩)ترجمہ کنز الایمان: تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی لے کر شہر میں بھیجو۔ میں نے ان سے اس عورت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہا یہ تین دن سے گُم تھی اور اس نے یہ نذر مانی ہے کہ قراٰنِ پاک کے علاوہ کسی زبان میں بات نہیں کرے گی،اس کے بعد میں نے دیکھا اس کے بیٹے رو رہے تھے میں نے رونے کا سبب پوچھا تو وہ کہنے لگے ہماری والدہ حالتِ نزع میں ہے، میں اس کے قریب گیا اور اس کا حال دریافت کیا تو اس نے جواب دیا "وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ" (پ ٢٦، ق :١٩)ترجمہ کنز الایمان: اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ۔ پھر اُس کی روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ اُس کی وفات کے بعد اُسی شب میں نے اسے خواب میں دیکھا تو پوچھا اب تو کہاں ہے؟ تو اس نے جواب دیا "اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ نَهَرٍ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ (پ٢٧،القمر:٥٤،٥٥)ترجمہ کنز الایمان: بے شک پرہیزگار باغوں اور نہر میں ہیں ،سچ کی مجلس میں عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور۔

(نزهة المجالس، باب حفظ الامانة وترك الخيانة، ٢٧٧/٢، المكتبة الثقافي القاهرة)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے قراٰنِ مجید میں پڑھنے والوں کے لئے طرح طرح کے فُیوض وبَرَکات رکھے ہیں کہ جو اِس کی تلاوت کرتا ہے اس میں نورانیّت کے ساتھ ساتھ کیف وسُرور محسوس کرتا ہے ایسی چیزیں صِرف پڑھنے والوں تک محدود نہیں بلکہ اگر کوئی شخص اِس کو سن لے تو بھی اِس کے سکون وقرار سے محروم نہیں ہوتا اور اس کو سننے کے لئے پوری توجہ کے ساتھ انہماک ہونا ضروری ہے جیسا کہ اللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّت نے قراٰنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

www.dawateislami.net

وَاِذَا قُرِیَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَه وَاَنْصِتُوْا ترجمۂ کنز الایمان: اور جب قرآن پڑھا جائے لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (پ۹، الاعراف:۲۰۴) تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

ہر کلام میں کچھ نہ کچھ تاثیر ہوتی ہے اور قرآنِ مجید کو اگر سنا جائے تو اس کو مزید سننے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اُس کی تاثیر کے کیا کہنے! سَخت سے سَخت دل بھی اس کو سن کر موم ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

﴿13﴾.....قراٰن کی تلاوت سن کر اسلام کی دولت مل گئی

حضرتِ سیِّدُنا امام یافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: ایک عالِم رَبّانی کی خدمت میں ایک باندی مَسائل ومَعارِف کے سِلسِلہ میں آیا کرتی تھی جو کہ حسین وجمیل تھی اور پردہ وغیرہ کا نہایت اِہتمام کرتی تھی (عالِم رَبّانی نے فرمایا) کچھ عرصہ بعد ایک روز میں بازار سے گزرا تو میں نے دیکھا کہ اُسے ایک شخص نے پکڑا ہوا ہے اور یہ آواز لگا رہا ہے اِس کو عیب کے ساتھ کون خریدے گا؟ میں نے اس کنیز سے کہا: کیا تم مجھ سے دین اور اسلام کے احکامات نہیں پوچھتی تھی؟ اُس نے اپنا سر جُھکایا اور اشارہ کیا ہاں میں وہی ہوں میں نے اس کو کہا: اس کے ہاتھ کو کھول دو تو اس نے کہا سیدی! میں اس کی قدرت نہیں رکھتا کیونکہ اس کا مالک ایک آتش پرست ہے اِسی گفتگو کے دوران وہ آتش پَرَست بھی آ پہنچا عالِم صاحب فرماتے ہیں میں اُس کے پاس آیا اور کہا اِس کی حالت بیان کرو اور اِس کا عیب بھی بیان کرو اس نے عالم صاحب کو بتایا کہ میں نے اِسے ہوشیار اور خوبصورت دیکھ کر پسند کیا اور بڑی قیمت دے کر خریدا اور میں نے اِس کو دیکھا کہ یہ ہمارے معبودوں کی تعظیم کرتی اور کثرت سے عبادت کرتی اور ان سے مَحَبَّت کرتی تھی ایک شب کی بات ہے تمہارا ایک ہم مذہَب آیا اور اس نے کچھ تمھاری کتاب سے اِسے پڑھ کر سنایا جسے سنتے ہی اس نے بڑی چیخ ماری تو اِس سے ہمارے ہوش اُڑ گئے اس لئے ہم اس سے پریشان ہیں کہ یہ پاگل ہوگئی ہے ہماری بات کا جواب نہیں دیتی اِس نے ہمارے معبودوں کی عبادت کرتَرک کر دیا ہمارا کھانا کھانے سے مُنکِر ہوئی جب رات آتی ہے تو یہ تمھارے قبلہ کی طرَف رُخ کر کے عبادت کرتی ہے ہم نے اس کو اتنا روکا مگر باز نہ آئی اِس کے چہرہ کی رونق

www.dawateislami.net

چلی گئی اس کی حالت تبدیل ہوگئی ہے ہم اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ہم اس کو پہلی حالت پر لا سکتے ہیں اس لئے میں اسے بیچنے کا پختہ ارادہ کر چکا ہوں میں نے اس باندی سے کہا یہی بات ہے اس نے اپنے سر سے اشارہ کرتے ہوئے کہا ہاں یہی بات ہے میں نے اُس سے کہا: اس شخص نے تمہارے سامنے کون سی آیَت تلاوت کی تھی اس نے بتایا تمہارے رَبّ تَعَالٰی کا فرمان

فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ (پ۲۷، الذٰریٰت:۵۰)

ترجمہ کنز الایمان: تو اللہ کی طرف بھاگو بے شک میں اس کی طرف سے تمہارے لئے صریح ڈر سنانے والا ہوں اور اللہ کے ساتھ اور معبود نہ ٹھہراؤ بے شک میں اس کی طرف سے تمہارے لئے صریح ڈر سنانے والا ہوں۔

میں نے جب سے یہ آیَت سنی ہے میرا دل بے قرار ہوگیا اور میرا جو حال ہے آپ سے پوشیدہ نہیں، میں نے کہا: کیا تم اس کے بعد کی آیتیں سننا چاہتی ہو؟ کنیز! اگر آپ تلاوت کریں تو احسان ہوگا میں نے اُس کے سامنے یہاں تک آیات کی تلاوت کی

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ مَاۤ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّ مَاۤ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ (پ۲۷، الذریت:۵۶تا۵۸)

ترجمہ کنز الایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھانا دیں بے شک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوّت والا قدرت والا ہے۔

کنیز نے سن کر کہا: آپ نے اچھا کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ جس اَمْر کا ضامن ہو تجھے وہی کافی ہے۔

(روض الریاحین، الحکایۃ الحادیۃ والعشرون بعد المائۃ، ص۱۲۹، ملخصا، وملتقطا المکتبۃ التوفیقۃ)

www.dawateislami.net

﴿14﴾..... بیٹے کے انتقال پربھی قراٰنِ مجید سننے کی خواھش

حضرتِ سیِّدُ نا اَصْمَعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنے ایک دوست کے ساتھ سفر پر تھا، جنگل سے گزرتے ہوئے ہم راستہ بھول گئیر استے کی دائیں جانب ایک خیمہ نظر آیا تو ہم اس کی طرف گئے اور (وہا ں پہنچ کر) سلام کیا، تو ایک عورت نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا ''**تم کون ہو؟**'' ہم نے کہا: ''ہم راستہ بھولے ہوئے ہیں خیمہ دیکھا تو اِس طرف چلے آئے''۔ عورت نے کہا: ''اے فلاں اپنے منہ دوسری طرف کرلو یہاں تک کہ میں تمہارا حق پورا کروں جس کے تم اہل ہو''۔ ہم نے ایسا ہی کیا (یعنی اپنے چہرے دوسری طرف کر لیے) اس نے ایک چٹائی پھینکی اور کہا میرے بیٹے کے آنے تک اس پر بیٹھ جاؤ پھر اس نے خیمے کی ایک سائیڈ اٹھائی اور کہا میں اللہ تعالی سے برکت کا سوال کرتی ہوں پھر بولی: ''یہ اونٹ تو میرے بیٹے کا ہے لیکن اس پر سوار ہونے والا میرا بیٹا نہیں ہے''۔ وہ سوار اس عورت کے پاس آ کر ٹھہر گیا اس نے عورت سے کہا: **اے اُمِّ عقیل! اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہارے بیٹے کے مُعاملے میں تمہیں عظیم اَجر عطا فرمائے یہ سن کر اس عورت نے کہا: تمہارا بھلا ہو، کیا میرا بیٹا مر گیا؟ کہا: ہاں، اُس عورت نے پوچھا: اُس کی موت کا سبب کیا بنا؟ اُس نے کہا: اونٹوں نے اس پر حملہ کر کے اُسے کنوئیں میں دھکیل دیا عورت نے اونٹ والے سے کہا: نیچے اُترو ہمارے ہاں کچھ مہمان آئیں ہیں ان کی ضیافت کا حق ادا کرو۔

چنانچہ اس عورت نے ایک دیا اس شخص نے اسے ذبح کیا اور اسے پکا کر ہمیں کھانا پیش کیا مینڈھا دیا اس شخص نے اسے ذبح کیا اور اسے پکا کر ہمیں کھانا پیش کیا ہم کھانا کھانے لگے اور اس عورت کے صبر پر تعجب کرنے لگے جب ہم کھانے سے فارغ ہوئے تو وہ عورت ہمارے پاس آئی اس نے پردہ کیا ہوا تھا تو صابرہ خاتون نے کہا: ''تم میں سے کوئی شخص مجھے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی کتاب میں سے کچھ آیات سنا کر مجھ پر احسان کریگا؟ میں نے کہا: ہاں! میں تمہیں قرانی آیات سناتا ہوں، صابرہ خاتون نے کہا: مجھے کچھ ایسی آیات سناؤ جن سے مجھے صَبر وشُکر کی دولت نصیب ہو۔ میں نے

www.dawateislami.net

سورہ بقرہ کی درج ذیل آیات بیّنات کی تلاوت کی:

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ'' (پ۲،البقرة: ۱۵۶)

ترجمہ کنزالایمان: ''اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف پھرنا۔

خاتون نے یہ آیاتِ قرآنیہ سنیں تو کہا: جو تم نے پڑھا کیا قرآن میں بالکل اِسی طرح ہے؟ میں نے کہا: ہاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! قرآن میں اِسی طرح ہے۔'' صابرہ خاتون نے کہا: تم پر سلامتی ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں خوش رکھے۔ پھر اس نے نماز کے لئے قیام کیا کئی رکعتیں پڑھنے کے بعد اس نے کہا: ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْن'' میں اللہ تعالٰی کے حُضُور عقیل کے اجر وثواب کی مُتَمَنّی ہوں، تین مرتبہ اُس نے یہی کلمات کہے: ''اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! جیسا تو نے حکم دیا میں نے ویسا ہی کیا تو بھی اپنے اس وعدے کو پورا فرمادے جو تو نے مجھ سے کیا ہے، (بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا)۔''

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(عیون الحکایات، الحکایة السابعة والثلاثون بعد الثلاثمائة، ص۳۰۳، دارالکتب العلمیه بیروت)

ارادے جن کے پختہ ہوں نظر جن کی خدا پر ہو
تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿15﴾.....خاتون قراٰن سُن کر انتقال کرگئی

حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر بن عَبْدُاللّٰہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ میں عِراق کے جنگلوں میں کئی دن

www.dawateislami.net

تک حیران وسَرگرداں گھومتا پھرتا رہا، میں نے کوئی انسان نہ پایا جس سے میں مدد لے سکوں۔ اِسی دوران چلتے چلتے میری نظر کسی عَرَبی کے بالوں والے خیمے پر پڑی تو میں اُس کی طرف بڑھا۔ جب میں دروازے کے پاس پہنچا تو اُس پر پردہ لٹک رہا تھا، میں نے سلام کیا، اندر سے نقاب پوش بوڑھی خاتون نے پوچھا: کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا :مَکّہ سے، پھر پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ ''میں نے کہا'' شام کا۔ یہ سن کر وہ کہنے لگی: میں دیکھتی ہوں کہ تمہارا اس طرح گھومنا بیکار لوگوں کے گھومنے کی طرح ہے۔ ایک گوشے میں ٹھہر کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیوں نہیں کرتے یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے۔ پھر تم اِس کھانے کے ٹکڑے کو دیکھو جو تم نے کھایا ہے، اگر یہ حلال ہے تو تیرے باطن کو روشن کردے گا۔ پھر اُس نے پوچھا: کیا تم قرانِ پاک پڑھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو اس نے مجھے سورہ فُرقان کی آخری آیات پڑھنے کی فرمائش کی۔ جب میں نے تلاوت کی تو ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ بے ہوش ہوگئی۔ جب اِفاقہ ہوا تو مجھے کہنے لگی جب تم نے ان آیاتِ بیّنات کی تلاوت کی تو اِن کی قِراءَت کی وجہ سے میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے''۔ پھر اُس نے دوبارہ پڑھنے کا کہا تو اُس کی وہی حالت ہوگئی جیسے پہلے ہوئی تھی۔ کافی دیر اس پر یہی حالت طاری رہی۔ میں نے دل میں کہا کہ دیکھوں تو سہی یہ فوت ہوگئی ہے یا زندہ ہے؟ لیکن پھر میں واپس پلٹ گیا اور ابھی نِصف میل ہی چلا تھا کہ مجھے وادی میں کچھ عَرَب نَظَر آئے۔ دولڑکے میری طرف دوڑتے ہوئے آئے، اُن کے ساتھ ایک لڑکی بھی تھی۔ اُن میں سے ایک نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ فلاں جنگل میں بالوں والے خیمہ سے ہوکر آئے ہو؟ میں نے کہا: ہاں! کہنے لگا: کیا آپ نے بوڑھی عورت کے پاس قرانِ کریم پڑھا؟ میں نے جواب دیا: ہاں! تو وہ بولا'' **ربِّ کعبہ کی قسم!** وہ انتقال کر چکی ہے۔ میں اُن لڑکوں کے ساتھ چل دیا اور خیمہ کے پاس آئے۔ لڑکی اندر داخل ہوئی اور بوڑھی عورت کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو وہ وِصال فرما چکی تھیں۔ میں اس لڑکے کے اندازے سے بہت حیران ہوا اور اس لڑکی سے پوچھا: یہ دولڑکے کون ہیں؟ تو اس نے بتایا: یہ دونوں قبیلہ جعفر کے معزّزین میں سے ہیں۔ اور یہ مرنے والی ان کی بہن ہے۔ تیس سال سے اس نے کسی سے کلام نہیں

کیا۔ جب یہ اس وادی میں تھے تو یہ علیحدہ ہوگئی اور جنگل میں تنہا اپنا خیمہ بسالیا اور تین دن میں صرف ایک بار کھانا کھاتی تھی۔ (الروض الفائق، المجلس الرابع والاربعون فی التنزیة وذکر الصالحین، ص۲٤٦، دار احیا التراث العربی بیروت)

﴿16﴾.....ضعیف خاتون قراٰن سن کرانتقال کرگئی

حضرتِ سیِّدُنا صالح مری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک ضعیف خاتون نے کہا: مجھے اپنے مولا کا کلام سنانے سے تمہیں انکار تو نہیں ہوگا؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے اس کا بہت روز سے شوق ہے فرماتے ہیں میں نے پڑھا:

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ (پ۷، الانعام:۹۱) ترجمہ کنز الایمان: اور یہود نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیے تھی۔

اس ضعیفہ نے عَرْض کی: اے صالح اس کی خدمت کا حق بھلا کون ادا کرسکتا ہے؟ اس کے بعد اس نے ایسی چیخ ماری کہ سننے والوں کے جگر پاش پاش ہو جائیں اور وہ زمین پر منہ کے بل گر پڑی اسی وقت دنیا سے انتقال کرگئی۔ (روض الریاحین، الحکایة الرابعة والاربعون بعد ثلث مائة.....الخ، ۲۷۳، المکتبة التوفیقیة)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿17﴾.....تلاوت قراٰن سن کرباندی بیہوش ہو گئی

حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُاللّٰہ بن اَسعد یافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی شیخ محمد حسین بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: میں نے بعض حج کیے ہیں ایک دفعہ میں مکّہ شریف کے راستوں میں جارہا تھا میں نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو ایک ایسی باندی کو پکڑے ہوئے تھا جو دُبلی، پتلی اور کمزور تھی، چہرہ زَردی مائل تھا مگر اِس میں ایک خاص روشنی موجود تھی، وہ بوڑھا شخص یہ ندا لگا رہا تھا ہے کوئی اس کا طالب؟ کوئی ہے جو اس کی طرف رغبت رکھتا

www.dawateislami.net

؟ کیا کوئی بیس دینار سے زائد دینے والا؟ شیخ محمد حسین بوڑھے کے پاس گئے اور فرمایا: باندی کی قیمت تو معلوم ہوگئی اس میں عیب کیا ہیں؟ بوڑھا کہنے لگا: یہ پاگل ہے، اُداس رہتی ہے، رات بھر بیدار رہتی ہے پورا دن بغیر کھائے پیئے گزارتی ہے اور تنہائی پسند ہے، شیخ صاحب فرماتے ہیں: جب میں نے بوڑھے کی یہ باتیں سنیں تو میرے دل میں اس باندی کو خریدنے کا شوق پیدا ہوا اور اس کو مذکورہ قیمت سے خرید لیا: اور اس کو اپنے گھر لے آیا میں نے باندی کو دیکھا وہ زمین کی طرف جھکی ہوئی ہے کچھ دیر بعد اُس نے سر اُٹھایا اور کہا اے میرے **مجازی مولیٰ! اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ شیخ صاحب نے ارشاد فرمایا: عِراق کا رہنے والا ہوں لونڈی نے پوچھا: عِراق کے کون سے شہر کوفہ یا بصرہ کے رہنے والے ہیں؟ شیخ صاحب نے فرمایا: نہ کوفہ کا رہنے والا ہوں اور نہ ہی بصرہ کا، لونڈی نے کہا: پھر تو آپ ضرور **مَدینۃُ السَّلام** بغداد کے ہیں میں نے کہا: جی ہاں، باندی نے کہا: واہ واہ (کیا خوب)! یہ تو زاہدین اور عبادت گزاروں کا شہر ہے فرماتے ہیں: مجھے اس سے بڑا تعجب ہوا اور کہا تم کو ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بلایا جاتا ہے تو عابدین اور زاہدین کو کیسے پہنچاتی ہو؟ پھر میں اس کی متوجہ ہوا اور کہا اِن میں سے تم کس کس کو جانتی ہو؟ اُس نے کہا: حضرتِ مالک بن دِینار، حضرتِ بِشر حافی، حضرت صالح مزنی حضرت ابو حاتم سِجِستانی، حضرت معروف کَرخی، حضرت محمد بن حُسین بغدادی، حضرت رابعہ عدوِیہ، حضرت شَعْوانہ اور حضرت مَیمونہ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیهِم اَجْمَعِین اِن تمام کو جانتی ہوں۔ شیخ صاحب کہتے ہیں میں نے کہا تم اِنہیں کیسے پہنچانتی ہو؟ اُس نے کہا اے نوجوان! بھلا میں انہیں کیسے نہ پہچانوں یہ لوگ تو دلوں کے طبیب اور محبان حق کے رہنما ہیں۔

شیخ صاحب نے کہا! کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں ہی محمد بن حسین ہوں، لونڈی کہنے لگی اے **ابو عبد اللہ!** میں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگی تھی کہ میری محمد حُسین سے ملاقات کروادے، یہ بتائیے آپ کی وہ آواز کیسی تھی جس سے مُریدین کے دِلوں کو زِندہ کرتے تھے سننے والوں کی آنکھیں روتی تھیں؟ میں نے کہا اپنی حالت پر باقی ہے، اس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے کلام اللہ کی کچھ آیتیں سنائیے۔ فرماتے ہیں میں نے پڑھا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم جسے سنتے

ہی اُس نے زوردار چیخ ماری اور بیہوش ہوگئی میں نے اُس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے تو ہوش میں آئی اور کہا: اے ابو عبداللہ! یہ تو اُس کا نام ہے، اس وقت میرا کیا حال ہوگا جب میں اُس کا عِرفان پاؤں گی؟ جنت میں اُس کا دیدار کروں گی، اے ابوعبداللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے اور پڑھیے۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں میں نے پڑھا.

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ‘‘(پ۲۵، الجاثیہ:۲۱)

ترجمہ کنزالایمان: کیا جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ اِن کی اُن کی زندگی اور موت برابر ہوجائے کیا ہی بُرا حکم لگاتے ہیں۔

کنیز نے کہا ابوعبداللہ! ہم نے نہ کسی بت کی پرستش کی اور نہ ہی کسی بت کو چوما اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے اور پڑھیے، شیخ صاحب فرماتے ہیں ہیں میں نے پڑھا:

اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا۝ (پ ۱۵، الکھف: ۲۹)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک ہم نے ظالموں کیلئے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں انہیں گھیر لیں گی اور اگر پانی کے لئے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی ہوگی اس پانی سے کہ چرخ دیئے (پگھلے) ہوئے دھات کی طرح ہے کہ ان کے منہ بھون (جلا) دے گا کیا ہی برا پینا ہے اور دوزخ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ۔

پھر کنیز نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ نے اپنے کو نا اُمیدی کا پابند کرلیا ہے؟ اپنے دل کو خوف اور اُمید کے درمیان رکھئے اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے کچھ اور پڑھئے، شیخ صاحب فرماتے ہیں میں نے پڑھا:

وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ مُّسْفِرَةٌ۝ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ‘‘(پ ۳۰، عبس ۳۸، ۳۹)

ترجمہ کنزالایمان: کتنے منہ اس دن روشن ہوں گے ہنستے خوشیاں مناتے۔

www.dawateislami.net

اورمزید میں نے پڑھا:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ۝اِلٰى رَبِّهَا ترجمہ کنزالایمان: کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے نَاظِرَةٌ‘‘(پ۲۹، القیمۃ:۲۲،۲۳) رب کو دیکھتے

باندی نے کہا: جس روز وہ اپنے دوستوں کے لیے ظاہر ہوگا مجھے اس کے ملنے کا کس قدر شوق ہوگا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے اور پڑھئے، شیخ صاحب فرماتے ہیں میں نے پڑھا:

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ۝بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝ وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ۝ وَ لَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝وَ حُوْرٌ عِيْنٌ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُوِ الْمَكْنُوْنِ۝ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا۝وَ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ۝ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ وَّ مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّ لَا مَمْنُوْعَةٍ ۝ وَّ فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ۝(پ ۲۷،الواقعہ: ۱۷ تا ۳۸)

ترجمہ کنزالایمان: ان کے گرد لیے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے کوزے اور آفتابے اور جام آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کے اس سے نہ انہیں دردِ سر ہو اور نہ ہوش میں فرق آئے اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چُھپے رکھے ہوئے موتی صلہ ان کے اعمال کا اس میں نہ سنیں گے کوئی بیکار بات نہ گنہگاری ہاں یہ کہنا ہوگا سلام سلام اور دہنی طرف والے کیسے دہنی طرف والے بے کانٹے کی بیریوں میں اور کیلے کے گُچھوں میں اور ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ جاری پانی میں اور بہت سے میووں میں جو نہ ختم ہوں اور نہ روکے جائیں اور بلند بچھونوں میں بے شک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اُٹھایا تو انہیں بنایا کنواریاں اپنے شوہروں پر پیاریاں انہیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں دہنی طرف والوں کے لئے۔

www.dawateislami.net

کنیز نے یہ سن کر کہا: اے ابو عَبْدُاللّٰہ! آپ نے حُور کو منگنی کا پیغام تو دے دیا ہے اُن کے مہر کے لیے بھی کچھ کیا ہے؟ شیخ صاحب نے کہا: میں تو مُفْلِس ہوں آپ بتائیں میں کیا کروں؟ کنیز نے کہا: نمازوں سے شب بیداری کیجئے روزہ رکھئے اور فقراء اور مساکین سے مَحَبَّت رکھئے اور کچھ اشعار کہے اور اس پر بیہوشی چھا گئی۔ شیخ صاحب کہتے ہیں: میں نے اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے تو وہ ہوش میں آئی اور اشعار کہنے لگی پھر اس پر بیہوشی طاری ہوگئی میں اس کے قریب گیا تو اُس کی روح قَفَسِ عُنصُری سے پرواز کر چکی تھی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری بے حِساب مَغْفِرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(روض الریاحین، الحکایۃ العشرون بعد المائۃ، ص۱۲۷، ملتقطا وملخصا، المکتبۃ التوفیقیۃ مصر)

﴿18﴾..... خوش نصیب خاتون کے کفن پر قراٰنی آیات لکھی گئیں

حضرتِ سیِّدُنا محمد حُسین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میری ایک باندی تھی جب انتقال کر گئی تو میں اس کے انتقال پر بہت زیادہ پریشان ہوا میں بازار سے اُس کے لئے کفن وغیرہ لینے کے لیے گیا جب میں اُس کا کفن لے کر واپس آیا تو اُسے کفن میں ملبوس اور خوشبو سے آراستہ دیکھا اُس پر سَبْز رنگ کے جنّتی حُلّوں میں دو جنتی حُلّے تھے اور کفن پر دو نورانی سطریں لکھی ہوئی تھیں۔ پہلی سطر پر: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ. "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمّد اللہ کے رسول ہیں۔" (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

اور دوسری پر

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (پ۱۱، یونس:۶۲)

ترجمہ کنزالایمان: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔

www.dawateislami.net

(روض الریاحین، الحکایۃ العشرون بعد المائۃ، ص۱۲۹، المکتبۃ التوفیقیۃ مصر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول کی بَرَکت سے جہاں پر لاکھوں اسلامی بھائیوں کے دلوں میں مدَنی انقلاب برپا ہوا وہیں اس مدَنی ماحول کی بَرَکت سے فیشن پرَستی اور فَحاشی اور عُریانی سے سَرشار مُعاشَرہ میں پروان چڑھنے والی بے شمار اسلامی بہنیں گناہوں کے دَلدَل سے نکل کر اُمّہاتُ المومنین اور شہزادی کونین بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی دیوانیاں بن گئیں، گلے میں دوپٹا لٹکا کر شاپنگ سینٹروں اور اور مخلوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں نائٹ کلبوں اور سینما گھروں کی زینت بننے والیوں کو کربلا والی عِفَّت مآب شہزادیوں کی شَرم وحیا کی وہ بَرَکتیں نصیب ہوئیں کہ دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ اور مدرِسۃُ المدینہ (للبنات) میں داخلہ لے کر سنتوں کی عاملہ بن گئیں۔ اس ضمن ایک **مدَنی بہار** مُلاحَظہ کیجئے۔

میں پینٹ شرٹ پہنتی تھی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ میں مغرِبی تہذیب کی جُنون کی حد تک دِلدادہ تھی حتّٰی کہ لڑکوں کی طرح پینٹ شرٹ پہنا کرتی، نامحرم مَردوں کے ساتھ بلا جھجک گفتگو کرتی اور بدتمیز قسم کے دوستوں کی **صُحبَت** میں رہا کرتی تھی۔ میرے والد صاحِب ہوٹل چلاتے تھے، میں اتنی **بے باک** تھی کہ والِد صاحب کے مَنْع کرنے کے باوُجُود ہوٹل کے کاؤنٹر پر بیٹھ جایا کرتی تھی! میں ایک اسکول میں پڑھتی تھی، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی شان اچانک میرے دل میں دینی مدرَسے میں پڑھنے کا شوق پیدا ہوا! میں نے جب والِد صاحِب سے اس کا اظہار کیا تو اُنہوں نے موقع غنیمت جانا اور مجھے ہاتھوں ہاتھ دعوتِ اسلامی کے **مدرِسۃُ المدینہ** (لِلبنات) میں داخِل کروادیا۔ میں نے وہاں قرانِ پاک پڑھنا شروع کردیا۔ چند دن بعد ہماری مُعلِّمہ نے ہمیں **صحرائے مدینہ مدینۃ الاولیا ملتان شریف** میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے **سالانہ بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع** کے بارے میں بتایا اور گھر گھر جا کر نیکی کی دعوت کے ذَرِیعے اسلامی بہنوں میں اجتماع کی دعوت عام

www.dawateislami.net

کرنے کی ترغیب دی۔ہم خوب جوش وخَروش کے ساتھ اس سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہو گئیں۔ مجھے اجتماع کے آخری دن کی خُصوصی نَشَست کا بڑی بے چینی سے انتظار تھا کیونکہ میں نے پہلے کبھی بھی اجتماع میں شرکت نہیں کی تھی۔بالآخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور وہ دن بھی آ ہی گیا! میں نے بڑے جذبے کے ساتھ سالانہ سنّتوں بھرے اجتماع کی خُصوصی نِشَست میں شرکت کی سعادت حاصِل کی۔جس میں **''گناہوں کا علاج''** کے موضوع پر ہونے والا ٹیلیفونک بیان سننے کا شرف حاصل ہوا، بیان سن کر میں خوفِ خدا سیت تھرّ اٹھی مجھے ایک دم احساس ہوگیا کہ ہائے ہائے! اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی کیسی کیسی نافرمانیوں میں مبتلاء ہوں! آخر میں رقّت انگیز دعا ہوئی دَورانِ دعا اجتماع میں شریک بے شمار اسلامی بہنوں کی گریہ وزاری دیکھ کر میری آنکھوں سے بھی آنسو بہہ نکلے، میرا دل ندامت کے سمندر میں غوطے کھانے لگا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عزَّوَجَلَّ میں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے ہر گناہ سے توبہ کی اور اپنی اصلاح کا عزم مُصَمَّم کرلیا۔**مدرسۃُ المدینۃ** کے ذریعے اجتماع میں حاضری اور وہاں لگی ہوئی مدنی چوٹ کی برکت سے میں دعوتِ اسلامی کے مدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئی **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عزَّوَجَل میں نے شَرعی پردہ شروع کردیا اور نَمازوں کی بھی پابند ہوگئی۔آج میرے والِدَین مجھ سے بَہُت خوش اور دعوتِ اسلامی کے احسان مند ہیں کہ جس کی بَرَکت سے ان کی فیشن زَدہ بیٹی **سنتوں** بھری زندگی کی شاہ راہ پر گامزن ہوگئی۔(اسلامی بہنوں کی نماز،ص۳۰۰)

سُنّتیں مصطَفٰے کی تُو اپنائے جا دین کو خوب محنت سے پھیلائے جا
یہ وصیّت تو عطّار پہنچائے جا اُس کو جو اُن کے غم کا طلبگار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں التجاء ہے کہ وہ ہمیں اِس مُقَدّس قراٰنِ مجید کی تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے،اور اس **دعوتِ اسلامی** کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا

فرمائے۔اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماٰخذ ومراجع

تفسیر خزائن العرفان مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

تفسیر روح البیان دار الکتب علمیہ

صحیح البخاری دار المعرفۃ بیروت

صحیح المسلم دار لکتب العلمیہ بیروت

سنن الترمذی دار الکتب العلمیہ بیروت

مشکاۃ المصابیح دار الکتب العلمیہ بیروت

کنز العمال دار الکتب العلمیہ بیروت

صحیح ابن حبان دار االمعرفہ بیروت

جمع الجوامع دار الکتب العلمیہ بیروت

فتح الباری دار السلام الریاض

احیاء علوم الدین دار الکتب العلمیہ بیروت

جامع کرامات الاولیاء دارلکتب العلمیہ بیروت

نزھۃ المجالس المکتبۃ الثقافی القاھرہ

روض الریاحین المکتبۃ التوفیقیۃ القاھرہ

الطبقات الکبری لابن سعد مترجم باب المدینہ کراچی

عیون الحکایات دارلکتب العلمیہ بیروت

www.dawateislami.net

الروض الفائق دار احیا التراث بیروت
منے کی لاش مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
میں نے مدنی برقعہ کیوں پہنا؟ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
کرامات فاروق اعظم مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
(جامع کرامات الاولیاء،فاطمہ بنت مثنی ،ج۲،ص۳۵۸،ملخصا،دار الکتب العلمیۃ)
(صفۃ الصفوۃ،ذکر المصطفیات من عابدات البصرۃ،ج٤،ص٢٦،دار المعرفۃ بیروت)
(مطالب کلام اقبال،شیخ غلام علی اینڈ سنز لاھور)
(ارمغان ادیب قطب مدینہ پبلیشرز کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سارا قرآن نعتِ مصطفےٰ ہے

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عَبدُ الرَّحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ خوش خِصال، رسولِ بے مِثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک مرتبہ باہر تشریف لائے تو میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے ہولیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک باغ میں داخل ہوئے اور سجدہ میں تشریف لے گئے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سجدہ کو اتنا طویل کردیا کہ مجھے خوف ہوا یا (فرمایا) میں ڈر گیا کہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وفات نہ دے دی ہو یا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روح مبارکہ قبض نہ فرمالی ہو۔ چُنانچِہ میں قریب ہوکر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بغور دیکھنے لگا جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا سرِ اقدس اُٹھایا تو استفسار فرمایا: اے عبدالرحمٰن! کیا ہوا؟ میں نے جواباً اپنا خدشہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ظاہر کردیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جبرئیلِ امین نے مجھ سے کہا: ''کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خوش خبری نہ دوں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ جو آپ پر دُرُود پاک پڑھے گا میں اُس پر رحمت

www.dawateislami.net

نازِل فرماؤں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اُس پر سلامتی نازِل فرماؤں گا۔‘‘

(مسند احمد، مسند العشرة المبشرين بالجنة،مسند عبدالرحمن بن عوف الزهرى، ۱/۵۲۲، الحديث ۱۶۸۴،دارالكتب العلمية بيروت)

پاک ہے وہ ذات جس نے حُضور سَیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام مخلوق پر شرف بخشا اور مؤمنین پر مہربان بنایا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فضلِ عظیم اور خُلقِ کریم عطا فرمایا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے دلوں اور جسموں کو جہالت و گمراہی کے اَمراض سے شفا عطا فرمائی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مقصد تک پہنچایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے بندوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے متعلق ہمیں تعظیم کا حکم فرمایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے لئے تکریم اور تعظیم ہے۔

(الروض الفائق ،المجلس الاول فی فضل الصلاة على النبى ، ص ۸)

حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی توبہ حُضور عَلَیْہِ السَّلَام کے طُفیل قبول ہوئی

اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت نے حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

www.dawateislami.net

فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ○ (پ۱،البقرۃ:۳۷)

ترجمہ کنزالایمان: پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی بے شک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل حافظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر، تفسیر خازن کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: ''آدم عَلَیْہِ السَّلام نے زمین پر آنے کے بعد تین سو برس تک حیا سے آسمان کی طرف سر نہ اُٹھایا اگرچہ حضرتِ سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلام کثیر البکاء (بہت زیادہ رونے والے) تھے آپ کے آنسو تمام زمین والوں کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں مگر حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو حضرتِ سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلام اور تمام اَہلِ زمین کے آنسوؤں کے مجموعہ سے بڑھ گئے۔ **(تفسیر خازن، سورۃ البقرۃ، تحت الایۃ:۳۷، ۱/ ۴۷، ملتقطا ومفهوماً، دار الکتب العربیۃ الکبری مصر)**

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ''جب حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے لغزش واقع ہوئی تو عرض کی اے ربّ عَزَّوَجَلَّ میں تجھ سے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں تا کہ تو میری مغفرت فرما اللہ تعالی نے

www.dawateislami.net

فرمایا تو نے محمد کو کیسے جانا حالانکہ میں نے ان کو پیدا نہ کیا عرض کی اے رب عَزَّوَجَلَّ جب تو نے مجھے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور اپنی روح سے مجھ میں روح پھونکی میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے عرش کے ستونوں پر لکھا ہوا دیکھا، "**لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ**" میں نے جان لیا کہ تو اپنے نام کی طرف کسی کی نسبت نہیں کرتا مگر جو تجھے مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہے اللہ تعالی نے فرمایا اے آدم تو نے سچ کہا مجھے مخلوق میں سب سے زیادہ پسند ہے جس کے طفیل تو نے مجھ سے دعا مانگی میں نے تیری مغفرت فرمادی اور اگر محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا۔

(المستدرك على الصحيحين، ومن كتاب آيات رسول الله...الخ، باب: استغفار آدم عليه السلام بحق محمد، ٥١٧/٣، ٤٢٨٦، دار المعرفه بيروت)

مزید فرماتے ہیں: اِس روایت سے ثابت ہے کہ مقبولانِ بارگاہ کے وَسیلہ سے دعا بَحَقِّ فلاں اور بجاہ فلاں کہہ کر مانگنا جائز اور حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلام کی سُنّت ہے۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ١، البقرۃ، تحت الآیۃ: ٣٧، ص١٥، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

اگر نامِ محمد را نیَا وردے شفیع آدم
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجّینا

ترجمہ: اگر محمد مصطفٰے کا نام حضرت آدم علیہ السلام کا شفیع نہ ہوتا تو نہ آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوتی نہ ہی نوح علیہ السلام غرق ہونے سے نجات پاتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

اَفضلیتِ و شانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (پ۳،البقرہ:۲۵۳)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللّٰہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر درجوں بلند کیا۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: وہ حُضور پُرنور سیّدِ انبیاء محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں کہ آپ کو بدرَجاتِ کثیرہ تمام انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام پر افضل کیا، اِس پر تمام اُمّت کا اجماع ہے اور بکثرت احادیث سے ثابت ہے آیَت میں حُضور کی اُس رِفعَت مرتبت کا بیان فرمایا گیا اور نامِ مبارک کی تصریح (وضاحت) نہ کی گئی اس سے بھی حُضورِ اقدس عَلَیہِ الصّلٰوۃُ وَالسَّلامُ کے عُلُوِّ شان (مراتب کی بلندی) کا اِظہار مقصود ہے کہ ذاتِ والا کی یہ شان ہے کہ جب تمام انبیاء پر فضیلت کا بیان کیا جائے تو سوائے ذاتِ اقدس کے یہ وصف کسی پر صادق ہی نہ آئے اور کوئی اشتباہ راہ نہ پا سکے حضور عَلَیہِ الصّلٰوۃُ وَالسَّلامُ کے وہ خصائص وکمالات جن میں آپ تمام انبیاء پر فائق وافضل ہیں

www.dawateislami.net

اور آپ کا کوئی شریک نہیں بے شمار ہیں کہ قرآن کریم میں یہ ارشاد ہوا، ''دَرَجوں بلند کیا'' ان دَرجوں کی کوئی شمار قرآن کریم میں ذِکر نہیں فرمائی تو اب کون حد لگا سکتا ہے ان بے شُمار خصائص میں سے بعض کا اجمالی ومختصر بیان یہ ہے کہ آپ کی رِسالت عامّہ ہے تمام کائنات آپ کی اُمَّت ہے (تفسیر خزائن العرفان، پ۳، البقرہ: تحت الاية:۲۵۳، ص۸۷)

اللہ تَعَالٰی نے فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا کَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا (پ ۲۲، السبا:۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔

دوسری آیت میں ارشاد فرمایا:

لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا (پ۱۸، الفرقان، ۱)

ترجمۂ کنزالایمان: جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔

مُسلم شریف کی حدیث میں ارشاد ہوا: ''اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّةً یعنی مجھے تمام مخلوقات کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔'' (صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، ص۱۹۴، الحدیث:۵۲۳، دارالکتب العلمیه بیروت)

اور آپ پر نبوت ختم کی گئی قرآن پاک میں آپ کو خاتَمُ النّبیّین فرمایا حدیث

www.dawateislami.net

شریف میں ارشاد ہوا "خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ" نُبُوَّت مجھ پر ختم کی گئی ہے (المرجع السابق)

آیاتِ بیّنات و معجزاتِ باہِرات میں آپ کو تمام انبیاء پر افضل فرمایا گیا، آپ کی اُمّت کو تمام اُمّتوں پر افضل کیا گیا، شفاعتِ کُبریٰ آپ کو مرحمت ہوئی، قُربِ خاص معراج آپ کو ملا، علمی و عَملی کمالات میں آپ کو سب سے اعلیٰ کیا اور اس کے علاوہ بے انتہا خصائص آپ کو عطا ہوئے۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ۳، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ:۲۵۳، ص۸۷، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

شانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور عَہدِ انبیاء

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ (پ۳، اٰل عمران:۸۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔

www.dawateislami.net

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ سیِّد مفتی محمّد نعیم الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیَت کے تحت فرماتے ہیں:

اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی مرتضٰی (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہٗ) نے فرمایا کہ **اللہ** تعالیٰ نے حضرتِ آدم (علیہ السلام) اور اُن کے بعد جس کسی کو نُبُوّت عطا فرمائی ان سے سَیِّد انبیاء، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نسبت عَہد لیا اور ان انبیاء نے اپنی قوموں سے عہد لیا کہ اگر اُن کی حیات میں سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مبعوث ہوں تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی نُصرت کریں اس سے ثابت ہوا کہ حُضور تمام انبیا میں سب سے افضل ہیں۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ۳، اٰل عمران تحت الآیۃ:۸۱، ص۱۲۲)

مُفسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ساری اُمّت کا اِس پر اِتّفاق ہے کہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمام نبیوں کے سردار ہیں۔ یہی آیَتِ کریمہ جس سے معلوم ہوا کہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نبیوں کے بھی نبی ہیں اور سارے پیغمبر آپ کے اُمّتی، سب سے آپ پر ایمان لانے کا عہد لیا گیا، اور عَہد بھی نہایت پختگی سے کہ عَہدِ ربوبیت میں صرف "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوا بلٰی" (ترجمۂ کنز الایمان: کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے کیوں نہیں) (پ ۹، الاعراف:۱۷۲) کفایت ہوئی مگر یہاں بجائے بلٰی کے اَقْرَرْنَا کہلوایا، سب کو اس پر گواہ بنایا، رَبّ تَعَالٰی نے اپنی شاہی

www.dawateislami.net

گواہی کو بھی شامل فرمایا۔ پھر اس کی مخالفت پر سزا مُقَرَّر فرمائی۔ (تفسیر نعیمی، پ۳، اٰل عمران تحت الآیۃ:۸۱، ص۵۸۸،)

نِعْمَتِ عُظمٰی حُضورعَلَیہِ السَّلام ہیں

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْبَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۝ (پ٤،اٰل عمران: ١٦٤)

ترجمۂ کنزالایمان: بےشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلے گمراہی میں تھے۔

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ بھی حُضور عَلَیْہِ السَّلام کی کھلی ہوئی نعت ہے کیونکہ خدائے قُدّوس نے انسان کو اس قدر نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ اُن کا شُمار بھی انسان نہیں کرسکتا اور ہر نعمت ایسی قیمتی ہے کہ دنیا کے خزانے خرچ کر دو مگر ایسی نعمت نہ بن سکے آنکھ، کان، ناک، ہاتھ، پاوں، زمین وآسمان، چاند وسورج ہوا پانی وغیرہ ہر نعمتِ الٰہی کا یہ ہی حال ہے پھر جسم میں بے شمار بال اور ہر بال میں بے شمار نعمتیں ہیں اور ہر نعمت ایسی قیمتی کہ اس کے بغیر زندگی مشکل ہے لیکن قرآنِ مجید میں ان نعمتوں کا جگہ جگہ ذکر تو فرمایا مگر اس طریقہ سے احسان جتا کر

www.dawateislami.net

ذکر نہ فرمایا کہ مسلمانو تم کو ہاتھ، پاوں یا چاند سورج یا زمین وآسمان یا پانی ہوا دیے تم پر احسان کئے مگر کلمہ مَــنَّ فرمایا یعنی احسان جتایا تو صرف اس نعمت کا کہ ہم نے مسلمانوں پر بے شک احسان فرمایا کہ ان کو اپنا پیارا محبوب دے دیا ان کی ہدایت کے لئے جس سے معلوم ہوا کہ حضور عَلَیْہِ السَّلام کی تشریف آوری تمام نعمتوں سے بڑی نعمت ہے اس کی تین وجہ ہیں۔

﴿1﴾.....دنیا میں ہر چیز کسی کو دے دی جاتی ہے مگر محبوب نہیں دیا جاتا۔

حُضور کا معراج میں جانا تعجب نہیں ہے محبوب بلائے ہی جاتے ہیں ہاں وہاں سے واپس آنا تَعَجُّب ہے کہ محبوب دوبارہ مخلوق کو دیے گئے۔

انداز حسینوں کو سکھائے نہیں جاتے اُمّی لقب ہوں وہ پڑھائے نہیں جاتے
ہر ایک کا حِصّہ نہیں دیدار کسی کا بو جہل کو محبوب دکھائے نہیں جاتے

﴿2﴾.....دوسری وجہ یہ ہے کہ دنیا اور دنیا کی ساری نعمتیں حضور عَلَیْہِ السَّلَام کے صدقہ میں ہیں حضور فرماتے ہیں حدیث قدسی ہے: ''لَوْ لَاکَ لَمَاخَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ (۱) یعنی اگر آپ نہ ہوتے تو ہم آسمانوں کو پیدا نہ کرتے۔'' یہ حدیث معنیً صحیح ہے یہ ساری نعمتیں ایک ان ہی کے دم سے ہیں تمام دنیا براتی ہیں اور حضور اکرم عَلَیْہِ السَّلَام اس کے دولہا

ہے جہاں میں جن کی چمک دمک ہے چمن میں جن کی چہل پہل
وہ ہی اک مدینہ کے چاند ہیں سب ان ہی کے دم کی بہار ہے

www.dawateislami.net

﴿3﴾.....تیسری وجہ یہ ہے کہ تمام نعمتیں صرف زندگی میں فائدہ پہنچاتی ہیں جہاں آنکھ بند ہوئی تمام رشتے ٹوٹ گئے مال اوروں کا ہوگیا ہاتھ پاؤں اور سارے اعضاء جواب دے گئے اگر کسی نے مہربانی کی تو فقط قَبْر تک، ہاں جو زندگی میں، قَبْر میں، حشر میں، جنت میں اور نَزْع کے وقت ہر جگہ کام آوے وہ میرے مولیٰ عَرَبی دولہا جگ کے داتا محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذاتِ کریم ہے۔ (شانِ حبیبُ الرحمٰن، ص ۳۸-۳۹، ملتقطاً، نعیمی کتب خانہ)

مدینہ

(۱).....اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے جب اس حدیثِ پاک "لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ" کے متعلّق سوال ہوا تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا "یہ ضرور صحیح ہے کہ اللہ عزوجل نے تمام جہان حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے بنایا اگر حضور نہ ہوتے کچھ نہ ہوتا۔ یہ مضمون احادیث کثیرہ سے ثابت ہے اور انہی لفظوں کے ساتھ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے اپنی بعض تصانیف میں لکھی مگر سنداً ثابت یہ لفظ ہیں: "خلقت الدنیا و اھلھا لاعرفھم کرامتک و منزلتک عندی و لولاک یا محمد ماخلقت الدنیا۔ (تاریخ دمشق، حرف الالف ذکر من اسمہ احمد، باب ذکرعروجہ الی السماء ...الخ، ۳/۵۱۸، دار الفکر بیروت) (یعنی اللہ عزوجل اپنے محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ) میں نے دنیا اور اہل دنیا کو اس لیے بنایا کہ تمہاری عزت اور مرتبہ جو میری بارگاہ میں ہے ان پر ظاہر کروں، اے محمد! اگر تم نہ ہوتے میں دنیا کو نہ بناتا۔" (فتاویٰ رضویہ، ۲۹/۱۱۳ ملتقطاً)

آمدِ مصطفےٰ کے نِعْمَت ہونے کی وُجوہات

حضرتِ سیِّدُنا امام عَلاءُ الدِّین علی بن محمد خازِن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نبیِّ کریم

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مسلمانوں کے لئے اِحسان اور نعمت ہونے کی مختلف وُجوہات بیان فرماتے ہیں:

(۱).....حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کے نعمت ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسلمانوں کو اس کی طرف بلایا جو مسلمانوں کے لئے دَرْدناک عذاب سے نجات اور جنت میں داخلہ کا سبب ہے۔

(۲).....آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسلمانوں ہی کی جنس سے ہیں یعنی انسان ہیں جن اور فِرِشتہ نہیں ہیں۔ یہ بات اس لئے احسان کا سبب ہے کہ جب زبان ایک ہو تو ضروری اُمور سیکھنا آسان ہو جاتے ہیں۔

(۳).....مخلوق میں فطرتی اور پیدائشی طور پر جہالت، کم عقلی، کم فہمی اور بے خبری موجود ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی مخلوق پر یہ انعام اور احسان فرمایا کہ ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جس کے ذریعہ انہیں گمراہی سے نجات دی جہالت کو دور کر کے بصیرت دی اور انہیں سیدھی راہ چلایا۔

(تفسیر خازن، سورۂ اٰل عمران تحت الآیۃ:۱۶۴، ۱/۳۱۸، ملتقطا و مفهوماً، دار الکتب العربیۃ الکبری مصر)

نصیب چمکے ہیں فرشیوں کے کہ عرش کے چاند آ رہے ہیں
جھلک سے جن کی فلک ہے روشن وہ شمس تشریف لا رہے ہیں

(دیوان سالک، ص۱۳)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضور علیہ السلام کی اطاعت، اللہ کی اطاعت

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰی فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ عَلَیْهِمْ حَفِیْظًا ۝ (پ ۵، النساء: ۸۰)

ترجمۂ کنزالایمان: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اُس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہ بھیجا۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل حافظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیَت کے تحت فرماتے ہیں:

رسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا جس نے میری اِطاعت کی اُس نے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اُس نے اللہ سے مَحَبَّت کی اِس پر آج کل کے گستاخ بدینوں کی طرح اُس زمانہ کے بعض مُنافقوں نے کہا کہ محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یہ چاہتے ہیں کہ ہم انہیں رب مان لیں جیسا نصارٰی نے عیسٰی بن مریم کو رب مانا اس پر **اللہ** تعالٰی نے اِن کے رَدّ میں یہ آیَت نازِل فرما کر اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے کلام کی تصدیق فرمادی کہ بے شک رسُول کی اطاعت **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی اطاعت ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ۵، النسا تحت الآیۃ: ۸۰، ص ۱۷۷)

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا امام ابوالبرکات **عبداللہ** بن احمد نسفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حکم کے مطابق حکم جاری کرتے ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نہی کے مطابق کسی کام سے منع کرتے ہیں لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت دَرحقیقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت ہے۔ (تفسیر النفسی، سورۃ النساء، تحت الآیۃ: ٨٠، ١/٣٧٧، دار الکلم الطیب بیروت)

کوئی کیا جانے جو تم ہو خدا ہی جانے کیا تم ہو خدا تو کہہ نہیں سکتے مگر شانِ خدا تم ہو

(سامانِ بخشش، ص١١٢)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

حُضور عَلَیْہِ السَّلام سب کے رسول

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا ۝ (پ٩، الاعراف:١٥٨)

ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں۔

حضرتِ سیِّدُنا قاضی محمد ثَناءُ اللہ نقشبندی مُجَدِّدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: پہلے تمام انبیاء مخصوص قوموں کے لئے مبعوث کیے گئے تھے لیکن نبیِّ مکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت عالم گیر اور جہاں گیر اور جن وانس تمام کو شامل ہے۔

www.dawateislami.net

(تفسیر مظہری (مترجم)، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ:۱۵۸، ۴۸۷/۳، ضیاء القران پبلی کیشنز لاہور)

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُرَیرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مجھ کو تمام پیغمبروں پر چھ چیزوں سے بُزُرگی دی گئی۔''

(۱).....مجھے جامع الفاظ دیے گئے۔

(۲).....ہیبت سے میری مدد کی گئی۔

(۳).....میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں۔

(۴).....میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنائی گئی۔

(۵).....اور میں ساری مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

(۶).....مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی

(صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، ص۱۹۴، الحدیث:۵۲۳، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

خدا کی سلطنت کا دو جہاں میں کون دولہا ہے تم ہی تم ہو، تم ہی تم ہو، یہاں تم ہو، وہاں تم ہو

تمہارے بعد پیدا ہو نبی کوئی نہیں ممکن نبوت ختم ہے تم پر کہ ختم الانبیاء تم ہو

(سامانِ بخشش، ص۱۰۶، ۱۱۴)

حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن عَبْدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْ خبر دیتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی

www.dawateislami.net

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ نعمتیں وہ دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ دی گئی۔

(۱).....میں ایک ماہ کے راستہ سے رُعب کے ذریعہ مدد کیا گیا۔

(۲).....اور میرے لیے ساری زمین مسجد اور ذریعہ طہارت بنادی گئی کہ میری اُمّت کے آدمی کو جس جگہ نماز آجاوے وہ وہاں ہی پڑھ لے۔

(۳).....اور میرے لئے غنیمتیں حلال کردی گئیں مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں کی گئیں۔

(۴).....اور مجھے بڑی شفاعت دی گئی۔

(۵).....اور نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے میں سارے انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

(صحیح البخاری، کتاب التیمم، باب التیمم، ص۱۰۵، الحدیث:۳۳۵، دارالمعرفۃ بیروت)

نبیوں میں ہو تم ایسے نبیٌّ الانبیا تم ہو
حسینوں میں تم ایسے ہو کہ محبوبِ خدا تم ہو

(سامانِ بخشش، ص۱۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

حُضور عَلَیہِ السّلام کا فعل، اللّٰہ کا فعل

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

وَمَارَمَیْتَ اِذْرَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی (پ۹،الانفال: ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب! وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔

مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: یہ آیَتِ کریمہ بھی حُضور عَلَیْہِ السَّلام کی صریح نعت ہے اوّلاً غور کرنا چاہیے کہ اس میں کس واقعہ کی طرف اشارہ ہے؟ دوسرے اس میں نعت کس طرح ہے؟

واقعہ یہ ہوا کہ جنگِ بدر ۲ھ میں واقع ہوئی اس میں کُفّار مکہ بہت ساز و سامان کے ساتھ مدینہ طیبہ پر حَمْلہ کرنے آئے اور اہلِ مدینہ کے پاس سوائے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی مدد اور رسول عَلَیْہِ السَّلام کی بَرَکت کے اور کچھ بھی نہ تھا کُفّار تقریباً ایک ہزار تھے اور مسلمان تین سو تیرہ کُفّار کے پاس ہر طرح کے کھانے پینے کے سامان مگر مسلمانوں کے منہ میں دن بھر روزہ اور رات میں آیاتِ قرآن، کُفّار کے پاس تیر تلوار نیزے بھالے مسلمانوں کے پاس خُرمے کی لکڑیاں بدن پر کپڑے بھی پھٹے ہوئے اور پاؤں میں چھالے کُفّار کے لشکر میں گانے والوں کے گانے اور باجوں کے نغمے اور مسلمانوں کی طرف آیاتِ قرانی اور تکبیر کے کلمے رات کے وَقت کُفّار شراب میں مخمور مسلمان نشہ ذِکرِ الٰہی اور شرابِ مَحَبَّت میں چور غَرَض کہ اُدھر شیطان کا لشکر اِدھر رحمان کا لشکر۔

مسلمانوں کی اس ظاہری حالت کو دیکھ کر حضور عَلَیْہِ السَّلام نے سجدہ میں سر رکھ کر

www.dawateislami.net

بارگاہِ الٰہی میں عَرْض کیا کہ خدایا اس وقت رُوئے زمین پر تیری سچی عبادت کرنے والی صرف مسلمانوں کی بے سروسامان چھوٹی سی جماعت ہے اگر آج تو نے ان کی اِمداد نہ فرمائی اور یہ جماعت شِکَست کھا کر ہلاک ہوگئی تو دنیا میں تیرا سچا نام لیوا کوئی بھی نہ رہے گا اور اس قدر زار زار یہ زاری فرمائی کہ اس جگہ کی کنکریاں حضور عَلَیْہِ السَّلام کے آنسوؤں سے تَرْ ہوگئیں پھر سجدے سے سر اُٹھایا اور ایک مُٹّھی خاک کی لے کر لشکرِ کُفّار کی طرف پھینکی وہ اللہ جانے ایک مُشت خاک تھی یا ابابیل کی کنکریاں تھیں کہ تمام کافروں کی آنکھوں میں پہنچ گئی اور کافر آنکھیں ملتے ہوئے رہ گئے۔ بعد میں اللہ کے فضل سے مسلمانوں کی اس تھوڑی سی جماعت نے کافروں کے اس ساز وسامان والے لشکر پر ایسی فتح پائی کہ جس کا آج تک ذکر چلا آرہا ہے بڑے بڑے سردارانِ قُریش کے کُفّار اس جنگ میں مارے گئے اور بہت سے قیدی ہوئے۔

یہ تو واقعہ تھا جس کا اس آیت پاک میں ذکر ہوا ہے اب آیت فرمارہی ہے؟ یہ فرمارہی ہے کہ اے محبوب عَلَیْکَ السَّلام وہ واقعہ جب کہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے ایک مُشْتِ خاک کُفّار کی طرف پھینکی اور سب کی آنکھوں میں پہنچ گئی اے پیارے تم نے نہ پھینکی بلکہ تمہارے رب نے پھینکی تھی یعنی ہاتھ تو تمہارے تھے مگر کام ہمارا تھا۔

حضور عَلَیْہِ السَّلام کے ایک کام کو رَبّ نے ایسا پسند فرمایا کہ فرمادیا تم نے یہ کام

www.dawateislami.net

کیا ہی نہیں بلکہ ہم نے کیا ہے۔ (شانِ حبیب الرحمٰن، ص ۷۹ تا ۸۱ نعیمی کتب خانہ گجرات)

حضرتِ سیِّدُنا امام ابو البرکات عَبْدُاللّٰہ بن احمد نسفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بے شک وہ کنکریاں جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھینکی تھیں وہ حقیقت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہیں پھینکی تھیں کیونکہ بنی نوعِ انسان کی طرح اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہ کنکریاں پھینکیں ہوتیں تو اس کا اَثر وہاں تک نہ پہنچتا جہاں تک اس کا اَثر پہنچا لیکن **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے وہ کنکریاں پھینکی تھیں اس لیے اتنا بڑا اثر ہوا۔

(تفسیر النسفی، سورۃ الانفال، تحت الآیۃ:۱۷، الجزء ۹، ۱/۶۳۷، دار الکلم الطیب بیروت)

حُضور عَلَیْہِ السّلام کی موجودگی میں عام عَذاب سے نَجات

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (پ۹، الانفال:۳۳)

ترجمہ کنز الایمان: اور اللّٰہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم اِن میں تشریف فرما ہو اور اللّٰہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا قاضی محمد ثناءُ اللہ نقشبندی مُجَدِّدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہ اللہ تعالیٰ کی عادتِ مبارکہ نہیں کہ نبی اُن کے درمیان موجود ہو اور اللہ تعالیٰ انہیں ایسا عذاب دے جو انہیں بالکل تباہ و برباد کر کے رکھ دے بالخصوص اس حال میں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِن میں موجود ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن بنا کر بھیجا گیا ہے۔

اور اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان سے ہجرت فرما ہو جائیں گے تو پھر انہیں عذاب کا بھی انتظار کرنا چاہیے۔ (تفسیر مظہری (مترجم)، پ۹، سورۃ الانفال، تحت الآیۃ:۳۳، ۷۵/٤، ضیاء القران لاھور)

ابو محمد حسین بن مسعود البغوی فرماتے ہیں یہ آیتِ مبارکہ اُس وقت نازِل ہوئی جب کہ ابھی حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکہ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں مقیم تھے پھر آپ وہاں سے (مدینہ طیبہ) تشریف لے گئے اور کچھ مسلمان مکہ مکرمہ میں باقی رہ گئے جو ہمہ وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ سے استغفار کرتے رہتے تھے تو اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیت کریمہ نازِل فرمائی۔

پھر جب وہ بھی وہاں سے ہجرت کر کے چلے گئے تو انہیں عذاب میں مبتلا کر دیا گیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا فتح کرنے کی اجازت عطا فرما دی اور یہی وہ عذاب تھا جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سے وعدہ کیا تھا۔

www.dawateislami.net

(تفسیر بغوی، سورۃ الانفال تحت الآیۃ:۳۳، الجزء التاسع،۲ /۲۱۸، المکتبۃ الحقانیہ پشاور)

اَنْتَ فِیْهِمْ نے عدُّو کو بھی لیا دامن میں
عیش جاوِید مبارَک تجھے شیدائی دوست

(حدائقِ بخشش،ص۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حُضور عَلَیْہِ السَّلام کی جانب سے اللہ تَعالٰی جواب دیتا ہے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِکَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّیَّةً (پ ۱۳، الرعد:۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لئے بیبیاں اور بچّے کئے۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل حافظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیَت کے تحت فرماتے ہیں: کافِروں نے سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر یہ عیب لگایا تھا کہ وہ نکاح کرتے ہیں اگر نبی ہوتے تو دنیا ترک کر دیتے، بی بی بچّے سے کچھ واسطہ نہ رکھتے۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ بی بی بچّے ہونا نبوّت کے مُنافی نہیں لہٰذا یہ اعتراض مَحض بے جا ہے اور پہلے جو رسول

www.dawateislami.net

آ چکے ہیں وہ بھی نکاح کرتے تھے، ان کے بھی بیبیاں اور بچے تھے۔

(خزائن العرفان، پ۱۳، الرعد، تحت الآیۃ: ۳۸، ص۴۷۶)

حُضور عَلَیہ السَّلام کی عُمَر کی قسم

لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ○

ترجمۂ کنز الایمان: اے محبوب! تمہاری جان کی قسم بے شک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔

(پ ۱٤، الحِجر:۷۲)

حضرتِ سیِّدُنا امام اَبو البَرَکات عَبْدُ اللّٰہ بن احمد نسفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہ نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خطاب ہے اور وہ آپ کی زندگی کی قسم کھانا ہے کیوں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علاوہ کبھی کسی کی زندگی کی قسم نہیں اُٹھائی یہ صرف آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم وتکریم کے لئے ہے۔

(تفسیر النفسی، سورۃ الحِجر: تحت الآیۃ: ۷۲، الجزء ۱٤، ۲/۱۹٦، دار الکلم الطیب بیروت)

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

حُضور عَلَیْہِ السَّلام کو مقامِ محمود کی عطا

وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝

(پ۱۵، بنی اسرائیل:۷۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اوررات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: یہ آیت کریمہ بھی حضور عَلَیْہِ السَّلام کی صریح نعت شریف ہے اس میں حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی دو خصوصیات بیان فرمائی گئیں ایک تو دنیا میں دوسری آخرت میں۔ خصوصیت دنیاوی تو نماز تہجد ہے اور خصوصیت اخروی مقام محمود پر حضور عَلَیْہِ السَّلام کی جلوہ گری ہے۔ قیامت میں حضور عَلَیْہِ السَّلام کا مقامِ محمود پر تشریف فرما ہونا حضور عَلَیْہِ السَّلام کی اُخروی خصوصیت ہے یہ وہ جگہ ہے جس جگہ جلوہ گر ہو کر حضور عَلَیْہِ السَّلام سب کی شفاعتِ کبریٰ فرمائیں گے تمام اوّلین و آخرین تلاشِ شفیع میں جگہ جگہ مارے پھریں گے ہر دروازہ پر یہ ہی آواز سنیں گے کہ اِذْهَبُوا اِلٰى غَیْرِی آخر کار حضور عَلَیْہِ السَّلام کو اس جگہ پائیں گے اور حضور عَلَیْہِ السَّلام کی اس عزت و عظمت کو دیکھ کر سب دشمن و دوست آپ کی تعریف کریں گے اسی لیے اِس کو مقامِ محمود کہتے ہیں۔ (شانِ حبیب الرحمٰن، ص۱۱۴-۱۱۵ ملتقطا)

www.dawateislami.net

حضور عَلَیہِ السَّلام عالمین کیلئے رحمت

وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ○ (پ۱۷، الانبیا:۱۰۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

حضرتِ سیِّدُنا اعلیٰ حضرت سیِّد محمود آلوسی حنفی بغدادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کہ حُضور سَیِّدِ عالم وفخرِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تمام جہانوں کیلئے رحمت ہونا اس اعتبار سے ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام ممکنات پر حالات کے مطابق فیض الٰہی کا واسطہ اور ذریعہ ہیں اور اس لیے آپ کا نور اوّل مخلوقات ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: **اے جابر! اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نور پیدا کیا، اور ایک حدیث میں ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ عطا کرنے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔'' (تفسیر روح المعانی، سورۃ الانبیاء، تحت الآیۃ:۱۰۷، جز ۱۷، ص۱۰۵ ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ بیروت)

صاحبِ تفسیر روحُ المعانی مزید فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام جہانوں میں سے ہر ہر فرد کیلئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے، اور آپ کی یہ رحمت فرشتوں، انسانوں، جنوں، اور مومن کافر سب کو شامل ہے۔ (المرجع السابق، ص۱۰۶ مفہوما)

www.dawateislami.net

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ محمد اسماعیل حقّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اِسی آیَت کے تحت نقل فرماتے ہیں: ''بعض ائمہ کرام نے فرمایا (اور ہم نے آپ کو رحمت بنا کر بھیجا) (حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی) رحمت مطلق، تام، کامل، عام، سب کو شامل، جامع اور تمام مقیدات کو گھیرے ہوئے ہے، وہ غیبیہ ہوں یا شہادت، عِلْمِیَہ ہوں یا عینیہ، وجودیہ ہوں یا شہودیہ ہوں، سابقہ ہوں یا لاحِقہ ہوں اور اس کے علاوہ تمام عالَمین کو اِسی طرح وہ عوالَمِ ذَوِی الْعُقُول ہوں یا غیرِ ذَوِی العُقُول، وہ عالَمِ اَرواح ہوں یا عالَمِ اَجسام۔''

(تفسیر روح البیان، سورۃ الانبیاء، تحت الآیۃ:۱۰۷، ۵/۵۳۰، مفهوما، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حُضور عَلَیْہِ السَّلام کُفّار کے لئے رحمت کیسے؟

حضرتِ سیِّدُنا امام ابو البَرَکات عَبْدُاللّٰہ بن احمد نسفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بعض مُفَسِّرین کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مومنوں کے لئے دنیا اور آخرت میں رحمت ہیں اور دنیا میں کافروں کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹانے والے عذاب، شکلوں کو بگاڑنے والے اور زمین میں دھنسا دینے والے عذاب کے مؤخّر ہونے کے سبب رَحمت ہیں

(تفسیر النفسی، سورۃ الانبیاء، تحت الایۃ: ۱۰۷، الجز ۱۷، ۲/۴۲۳، دار الکلم الطیب

www.dawateislami.net

بیروت)

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

فقیروں کا ماویٰ، ضعیفوں کا ملجا یتیموں کا والی، غلاموں کا مولیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی مُحَمَّد

حضور عَلَیْہِ السَّلام مؤمنین کی جانوں کے مالک

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ (پ۲۱، احزاب:۶)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

امام بغوی نقل کرتے ہیں: ابن عباس اور عطاء نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ جب نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں ایک چیز کی طرف دعوت دیں اور ان کے اپنے نفس انہیں دوسری چیز کی طرف بلائیں تو اُن کے لیے اپنے نفسوں کی اطاعت کی بجائے نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری کرنا اَولیٰ ہے۔ (تفسیر بغوی، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ :۶، ۳/۵۳۲، الملکتبۃ الحقانیۃ بشاور) حضرتِ سیِّدُنا قاضی محمد ثناءُ اللّٰہ نقشبندی مُجدِّدِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کیونکہ آپ

www.dawateislami.net

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللّٰہ تَعَالٰی کے مُطّلع فرمانے کے سبب اُن کے منافِع اور مفاسِد کا علم رکھتے ہیں لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بالیقین انہیں وہی حکم ارشاد فرماتے ہیں اور ان کے لئے وہی کام پسند فرماتے ہیں جس میں ان کے لئے فوائد اور کامیابی ہو۔

(تفسیر مظھری (مترجم)، پ ۲۱، الاحزاب تحت الآیۃ:٦، ٤١٩/٧، ضیاء القران پبلی کیشنز لاھور)

آپ ہم سے بڑھ کر ہم پر مہرباں
ہم کریں جُرم آپ رحمت کیجئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضور عَلَیہِ السّلام پر سب دُرود وسلام بھیجتے ہیں

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(پ ۲۲، الاحزاب: ٥٦)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک اللّٰہ اور اس کے فِرِشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

www.dawateislami.net

مُفسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: قرآنِ مجید نے بہت سے احکام سنائے نماز کا روزہ کا حج وغیرہ کا ایمان کا حکم دیا مگر کسی جگہ یہ نہ فرمایا کہ یہ کام ہم بھی کرتے ہیں ہمارے فِرِشتے بھی کرتے ہیں اور مسلمانو تم بھی کرو صرف دُرود پاک کے لئے اس طرح فرمایا وجہ بالکل ظاہر ہے کیونکہ کوئی بھی ایسا کام نہیں جو کہ رب کا بھی ہو اور بندے بھی اس کو کریں رَبّ تَعَالٰے کے کام ہم نہیں کر سکتے اور ہمارے کاموں سے رَبّ تَعَالٰے بلند و بالا ہے رب کا کام ہے پیدا فرمانا رزق دینا مارنا جلانا یہ بندے ہرگز نہیں کر سکتے ہمارا کام ہے عبادت کرنا اطاعت کرنا وغیرہ رب تَعَالٰے اس سے پاک ہے اگر کوئی ایسا کام ہے کہ جو رب کریم کا بھی ہو ملائکہ بھی کرتے ہوں اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا گیا ہو وہ صرف آقائے دو جہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیجنا ہے جیسے کہ ہلال پر سب کی نظریں جَمْع ہوتی ہیں اسی طرح مدینہ کے چاند پر ساری مخلوق کی اور خالق کی بھی نظر ہے حضور کی ذات جامِع ہے۔ ہندی شاعر نے کہا ہے:

آج چندر دیوج ہے سب دیکھی باکی اور
میری اور سجن کی تیناں پڑیں گی ایک ہی ٹھور

اگر چہ ربّ تَعَالٰی کا دُرود ہے رحمت نازِل فرمانا فِرِشتوں کا دُرود ہے دعائے رحمت کرنا مگر تعظیم مصطفٰے عَلَیْہِ السَّلام سب میں مشترک ہے۔ (شانِ حبیب الرحمٰن، ص۱۸۳، نعیمی کتب خانہ گجرات)

www.dawateislami.net

ہر درد کی دوا ہے صلِ علیٰ محمد
تعویذِ ہر بلا ہے صلِ علیٰ محمد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بارگاہِ مصطفےٰ میں حاضری کے آداب

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی بارگاہ میں حاضر ہونے کے آداب خود بیان فرمائے: چُنانچِہ ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

(پ۲۶، الحجرات:۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی آوازیں اُونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اَکارت (ضائع) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

مُفسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں:

''دنیاوی بادشاہ اپنے درباروں کے آداب اور ان میں حاضری دینے کے قوانین خود بناتے ہیں اور اپنے مُقَرَّرہ حاکموں کے ذریعہ رِعایا سے اُن پر عمل کراتے ہیں کہ جب ہمارے دربار میں آؤ تو اس طرح کھڑے ہو اس طرح بات کرو اس طرح سلامی دو پھر جو کوئی

www.dawateislami.net

آداب بجالاتا ہے اس کو انعام دیتے ہیں جو اس کے خلاف کرتا ہے بادشاہ کی طرف سے سزا پاتا ہے پھر ان کے یہ سارے قاعدے صرف انسانوں پر ہی جاری ہوتے ہیں جن فرشتے حیوانات وغیرہ کو ان سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ ان پر ان کی کوئی سلطنت نہیں تو پھر یہ سارے آداب اس وقت تک رہتے ہیں جب تک بادشاہ زندہ ہے اس کی آنکھ بند ہوئی وہ دربار بھی ختم سارے آداب بھی فنا اب نیا دربار نئے قاعدے لیکن اس آسمان کے نیچے ایک ایسا دربار بھی ہے جس کے آداب اور جس میں حاضر ہونے کے قاعدے سلام وکلام کرنے کے طریقے خود رب تعالی نے بنائے اپنی خلقت کو بتائے کہ اے میرے بندو! جب اس دربار میں آؤ تو ایسے ایسے آداب کا خیال رکھنا اور بعد میں فرمایا کہ تم نے اس کے خلاف کیا تو تم کو سخت سزا دی جائے گی پھر لطف یہ ہے کہ اب وہ شاہی دربار ہماری آنکھوں سے چھپ گیا اس کی چہل پہل ہماری نگاہوں سے غائب ہوگئی اس شہنشاہ نے ہم سے پردہ بھی فرمالیا مگر اس کے آداب اب تک وہی باقی اس کا طُمطراق اسی طرح برقرار پھر اس دربار کے قوانین انسانوں ہی پر جاری نہیں بلکہ وسعتِ سلطنت کا یہ حال ہے کہ فِرِشتے بغیر اجازت وہاں حاضر نہ ہوسکیں جنات جھجکتے ہوئے حاضر ہوں جانور سجدے کریں بے جان کنکر اور درخت کلمے پڑھیں اور اشاروں پر گھومیں چاند سورج اشاروں پر چلیں اس کے اشارے ابرو سے بادل آکر برسیں اور دوسرا اشارہ پاکر بادل پھٹ جائیں غرض یہ کہ ہر عرشی فرشی اس قاہر حکومت کے بندے بے زر۔

www.dawateislami.net

مسلمانو! معلوم ہے وہ دربار کس کا ہے؟ وہ دونوں جہاں کے مختار، حبیبِ پروردگار، کونین کے شہنشاہ، دارین کے مالک ومولیٰ، شفیع المُذنبین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، احمدِ مجتبےٰ، محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دربار ہے۔

اس نے اس سچے شہنشاہ، کونین کے دولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ کے کیا اَدَب سکھائے؟ کچھ لوگ زمانۂ رِسالت میں حُضو رِانور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے ہی قربانی کر لیتے ہیں اور کچھ لوگ رمضان سے پیشتر روزے رکھنا شروع کر دیتے ہیں تو ربّ فرماتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا	ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو!
بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ	اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا
عَلِیْمٌ	ہے۔

(پ۲۶، الحجرات: ۱)

اس آیَت نے اَدَب سکھایا کہ کوئی مسلمان اللہ کے حبیب عَلَیْہِ السَّلام سے کلام میں، چلنے میں، غرض کسی بات میں حضور سے آگے نہ ہو حتی کہ راستے میں اگر حضور کے ساتھ جا رہا ہے تو آگے نہ چلے ایک صحابی ہیں جن کا نام ہے حضرتِ قیس بن شَمَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جن کو اونچا سننے کی بیماری تھی جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے تو بات کرتے

www.dawateislami.net

میں آواز اُونچی ہو جاتی بھلا ربّ کو یہ کب منظور تھا کہ کوئی میرے حبیب کے حضور میں بلند آواز سے بولے! ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝

(پ۲۶، الحجرات:۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی آوازیں اُونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اَکارت (ضائع) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ! کیسا اَدَب سکھایا کہ اس بارگاہ میں حاضری دینے والوں کو زور سے بولنے کی بھی اجازت نہیں۔ (سلطنتِ مصطفٰے، ص۱، نعیمی کتب خانہ گجرات)

قیس بن شَمَّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس آیَت کے نازِل ہونے کے بعد بوجہ خوف بارگاہِ نُبُوَّت حاضر نہ ہوئے اور فرمانے لگے میں جہنمی ہو گیا کیونکہ میری آواز اونچی ہے جیسا کہ حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (پ۲۶، الحجرات:۲) ثابت بن قیس بن شماس بلند آواز آدمی تھے فرمانے لگے میں رسول

www.dawateislami.net

اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اپنی آواز بلند کرتا ہوں میرے عمل برباد ہوگئے میں جہنمی ہوگیا اور غمگین ہوکر اپنے گھر میں بیٹھ گئے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو نہ پایا تو کچھ لوگ ان کے پاس گئے اور ان کو بتایا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کو موجود نہیں پاتے کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا میں اپنی آواز نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آواز سے بلند کرتا ہوں اور اونچی بات کرتا ہوں میرے عمل برباد ہوگئے میں جہنمی ہوگیا لوگوں نے آکر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خبر دی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا نہیں بلکہ وہ جنتی ہیں (**مسند الامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالك ، ۳۸۷/۵، الحدیث :۱۲۷۳٤، دار الکتب العلمیه بیروت**)

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن زبیر سے روایت ہے جب یہ آیت نازل ہوئی **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ۝** (پ۲٦، الحجرات:۲) اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بات کرتے تو کسی کو سنائی نہ دیتا یہاں تک کہ ان سے بات سمجھانے کی درخواست کی جاتی (**سنن الترمذی، کتاب تفسیر القران، باب ومن سورة الحجرات، ص۷۵۳، الحدیث :۳۲٦٦، دار الکتب العلمیه بیروت**)

www.dawateislami.net

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا جب (یہ آیت) اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ نازِل ہوئی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کلام نہیں کروں گا مگر سرگوشی کرنے والے بھائی کی طرح یہاں تک کہ اللہ تعالی سے جاملوں (المستدرك على الصحيحين، كتاب التفسير، تفسير سورة الحجرات، ۲٦۳/۳، الحديث:۳۷۷۲، دارالمعرفة بيروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں دیگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن اس قدر آہستہ آواز سے کچھ عرض کرتے تھے کہ حُضور عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلام کئی کئی بار پوچھتے تھے کہ کیا کہتے ہو؟ ان کے حق میں یہ آیتِ کریمہ آئی

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لِلتَّقْوٰی لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ○	ترجمۂ کنزالایمان: بےشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسولُ اللّٰہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللّٰہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

(پ۲٦، الحجرات:۳)

www.dawateislami.net

سُبْحٰنَ اللّٰہ! معلوم ہوا کہ یہ وہ دربار ہے جہاں کسی کو سر اونچا کرنے کی ہمّت نہیں۔

اُونچے اُونچے یہاں جھکتے ہیں
سارے انہیں کا منہ تکتے ہیں

(سلطنتِ مصطفٰے، ص۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن اور نعتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ (پ۲۷، الحدید:۳)

ترجمۂ کنز الایمان: وہی اوّل وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے کچھ لوگ بیٹھے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا انتظار کر رہے تھے پھر حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے حتّٰی کہ ان حضرات کے قریب ہو گئے تو انہیں کچھ تذکرہ کرتے سنا پھر آپ نے ان کی باتیں سنیں ان میں سے بعض نے تعجب کرتے ہوئے کہا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنی مخلوق میں سے دوست بنایا تو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کو اپنا دوست بنایا دوسرے بولے کہ حضرتِ سیِّدُنا

www.dawateislami.net

موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کا اپنے رب سے کلام کرنے سے زیادہ عجیب بات کیا ہے ایک اور صاحب بولے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کلمہ اور اس کی روح ہیں ایک دوسرے نے کہا: حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے منتخب فرمالیا تب حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سامنے آکر سلام کیا اور فرمایا کہ ہم نے تمہاری گفتگو اور تمہارا تعجب کرنا سنا یقیناً حضرتِ سَیِّدُنا ابرہیم عَلَیْہِ السَّلام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خلیل ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام اللہ عَزَّوَجَلَّ سے راز کی بات کرنیوالے ہیں واقعی وہ ایسے ہی ہیں اور حضرت سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلام اللہ کی روح اور کلمہ وہ ایسے ہی ہیں حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چن لیا واقعی وہ ایسے ہی ہیں مگر خیال رکھو کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب ہوں یہ بات فخر یہ نہیں کہتا قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میں ہی اٹھانے والا ہوں یہ بات فخر یہ نہیں کہتا سب سے پہلے شفاعت کرنیوالا اور پہلا مقبولِ شفاعت قیامت کے دن میں ہوں یہ بات فخر یہ نہیں کہتا میں وہ پہلا شخص ہوں جو جنت کی زنجیر ہلائے گا تب اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے میرے لیے کھولے گا پھر اس میں مجھے داخل کریگا اور میرے ساتھ فقراء مسلمان ہوں گے فخر یہ نہیں کہتا میں اگلوں پچھلوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے زیادہ عزّت والا ہوں یہ بات فخر یہ نہیں کہتا

(سنن الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ، باب [تابع:۱، ت ۳]، ص۸۲۷، الحدیث:۳۶۲۵، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

www.dawateislami.net

مُفسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی شیخ عبدالحق محدِّثِ دِہلوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: یہ آیَتِ کریمہ حَمْدِ الٰہی بھی ہے اور نعتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بھی ہے۔ حضور سب سے اوّل ہی ہیں اور سب سے پیچھے۔ اور سب پر ظاہر اور سب سے چھپے ہوئے۔ اور حُضور عَلَیْہِ السَّلام ہر چیز کو جانتے ہیں۔ اوّل تو اس طرح کہ دنیا و آخرت ہر جگہ سب سے اوّل ہی ہیں۔ سب سے پہلے آپ کا نور پیدا ہوا۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُورِی (۱)۔ جسمًا تو حضرتِ آدم (عَلَیْہِ السَّلام) حضور عَلَیْہِ السَّلام کے والد ہیں مگر حقیقتاً حضور عَلَیْہِ السَّلام والدِ آدم ہیں۔ بظاہر درخت سے پھول ہے مگر حقیقت میں پھول سے درخت ہے۔

ظاہر میں میرے پھول حقیقت میں میرے نخل
اُس گُل کی یاد میں یہ صدا ابوالبشر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ۲۰۸)

اس باغِ عالم کے حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پھول ہیں۔ سب سے پہلے نبوت آپ کو عطا ہوئی۔

(شانِ حبیب الرحمٰن من آیات القرآن، ص ۱۱)

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: **کُنْتُ نَبِیًّا وَّآدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ (کشف الخفاء، حرف الکاف، ۱۲۱/۲، الحدیث: ۲۰۱۵)** میں اس وقت بھی

www.dawateislami.net

نبی تھا جبکہ حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلام اپنی آب و گل میں جلوہ گر تھے۔

(۱)..... یہ حدیثِ پاک مذکورہ الفاظ میں کتبِ حدیث میں نہ مل سکی البتہ! مصنف عبدالرزاق میں ان الفاظ میں موجود ہے چُنانچِہ حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا اے جابر! وہ (پہلی چیز) تیرے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نور ہے جس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیدا کیا۔ (مصنَّف عبد الرزاق، الجزء المفقود من الجزء الاول، کتاب الایمان، باب فی تخلیق نور محمد، ۱/۶۳، الحدیث:۱۸، مؤسسة الشرف لاهور)

میثاق کے دن اَلَسْتُ بِرَبِّکُم کے جواب میں سب سے پہلے بَلٰی فرمانے والے حضور ہی ہیں۔ بروزِ قیامت سب سے پہلے آپ کی قبرِ انور کھولی جائے گی۔ بروز قیامت اوّل حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو سجدہ کا حکم ملے گا۔ سب سے پہلے حضور شفاعت فرمائیں گے، اور شفاعت کا دروازہ حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہی دَستِ اَقدَس پر کھلے گا، اوّل حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جنت کا دروازہ کھلوائیں گے۔ اوّل حضور ہی جنت میں تشریف فرما ہوں گے بعد میں تمام انبیاء (عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام)، اوّل حضور ہی کی اُمَّت جنت میں جاوے گی، بعد میں باقی اُمّتیں، غرضیکہ ہر جگہ اوّلیت کا سہرا ان ہی کے سر پر ہے۔ اوّل دن یعنی جمعہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہی کو دیا گیا۔ اس قدر اوّلیت کے باوُجود پھر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آخر بھی ہیں۔ سب سے آخر حضور کا ظہور ہوا، خاتم النبین آپ کا ہی لقب ہوا۔ سب سے آخر حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) ہی کا دین آیا، سب سے آخر دِن یعنی قیامت تک حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا دین باقی رکھا گیا ہے۔ (شانِ

www.dawateislami.net

حبیب الرحمٰن من آیات القرآن، ص۱۲)

کیا خبر کتنے تارے کھلے چُھپ گئے
پَر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن اور اَخلاقِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسَلَّم

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ O(پ۲۹، القلم:٤) ترجمۂ کنزُ الایمان: اور بے شک تمہاری خُو بُو (خُلق) بڑی شان کی ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا امام جلال الدّین سُیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی حضرتِ سَیِّدَتنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حوالے سے نَقْل فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر حسین وجمیل اخلاق والا اور کوئی نہیں آپ کے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن یا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر والوں میں سے جس نے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بلایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لَبَّیک فرمایا یعنی میں حاضر ہوں اِسی لئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ آیَت نازِل فرمائی وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (پ۲۹، القلم:٤)

(تفسیر الدر المنثور، سورۃ القلم تحت الآیۃ:٤، ١٤/٦٢٢، مرکز هجر للبحوث والدراسات العربیۃ والاسلامیۃ)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ محمد اسماعیل حقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اسی آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: حُضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مکارمِ اخلاق کے جامع ہیں، کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں نوح عَلَیْہِ السَّلام کا شُکْر، ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام کی خِلَّت، موسٰی عَلَیْہِ السَّلام کا اخلاص، حضرتِ اسماعیل عَلَیْہِ السَّلام کے وعدے کی سچائی، حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلام وایوب عَلَیْہِ السَّلام کا صَبْر، حضرتِ داؤد عَلَیْہِ السَّلام کا عُذر، سُلیمان عَلَیْہِ السَّلام اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلام کی تواضع، اور اس کے علاوہ باقی تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اخلاق کو جَمْع فرمادیا۔

(تفسیر روح البیان، سورۃ القلم تحت الآیۃ ٤، ١٠/١٠٦، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ چل رہا تھا آپ نے موٹے حاشیوں والی ایک نجرانی چادر زیبِ تن کی ہوئی تھی ایک اعرابی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ملا اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سختی سے کھینچا یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ اس کھینچنے کی وجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کندھے پر چادر کے حاشیہ کے نشان پڑ گئے ہیں پھر کہا: اے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے پاس جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مال ہے اس میں سے میرے لیے حکم فرمادیں حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسکرائے پھر اُسے مال عطا کرنے کا حکم دیا۔

www.dawateislami.net

(صحیح البخاری، کتاب فرض الخمس، باب ما کان النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یعطی.....، ص۸۰۷، الحدیث:۳۱۴۹، دارالمعرفۃ بیروت)

ترے خُلق کو حق نے عظیم کہا ترے خِلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا! تیرے خالقِ حُسن و ادا کی قسم

(حدائقِ بخشش، ص۸۰)

اَخلاقِ مصطفٰے کی اَثر انگیزی

رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہوازِن کے وَفد سے دَریافت فرمایا کہ مالک بن عوف نے کیا کیا؟ اُنہوں نے بتایا کہ وہ ''ثقیف'' کے ساتھ طائف میں ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ تم لوگ مالک کو خبر کردو کہ اگر وہ مُسلمان ہوکر میرے پاس آجائے تو میں اس کے اہل اور اس کا مال اس کو واپس دے دوں گا۔ اور اس کو ایک سو اونٹ اور بھی دوں گا۔ مالک بن عوف رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے اہل اور مال ان کو لوٹا دیا اور ایک سو اونٹ بھی عنایت فرمائے۔ مالک بن عوف نے سچے دل سے اِسلام قبول کیا اور جب آپ اسلام لائے تو اس طرح (اَشعار) پڑھے:

مَا اِنْ رَاَیْتُ وَلَا سَمِعْتُ بِمِثْلِہٖ فِی النَّاسِ کُلِّھِمْ بِمِثْلِ مُحَمَّدٍ

www.dawateislami.net

اَوْفٰی وَاَعْطٰی لِلْجَزِیْلِ اِذَا وَمَتٰی تَشَأْ یُخْبِرْکَ عَمَّا فِیْ
اجْتُدِیْ غَدِ

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، مغازی الرسول، اسلام مالك بن عوف، الجزء الرابع، ٨٩/٢، ملتقطا)

شیخُ الحدیث علّامہ محمد عبدُ المصطفٰے اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس کا ترجمہ فرماتے ہیں: یعنی تمام انسانوں میں حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مثل نہ میں نے دیکھا نہ سنا جو سب سے زیادہ وعدہ کو پورا کرنے والے اور سب سے زیادہ مالِ کثیر عطا فرمانے والے ہیں۔ **اور جب تم چاہو ان سے پوچھ لو وہ کل آئندہ کی خبر تمہیں بتا دیں گے۔**

رِوایت ہے کہ نعت کے یہ اَشعار سن کر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان سے خوش ہو گئے اور ان کے لئے کلماتِ خیر فرماتے ہوئے انہیں بطورِ انعام ایک حُلّہ بھی عنایت فرمایا۔

(سیرتِ مصطفی، ص٤٦٩)

اِبنِ حاتِم طائی کا خُلُقِ عظیم سے مُتَاثِّر ہونا

رَبیعُ الآخر ٩ھ میں حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ

www.dawateislami.net

تَعَالٰی عَنْہُ کی ماتحتی میں ایک سو پچاس سواروں کو اس لئے بھیجا کہ وہ قبیلہ ''طی'' کے بت خانہ کو گرا دیں۔ اُن لوگوں نے شہر فلس میں پہنچ کر بت خانہ کو منہدم کر ڈالا اور کچھ اونٹوں اور بکریوں کو پکڑ کر اور چند عورتوں کو گرفتار کر کے یہ لوگ مدینہ لائے۔ ان قیدیوں میں مشہور سخی حاتم طائی کی بیٹی بھی تھی۔ حاتم طائی کا بیٹا عدی بن حاتم بھاگ کر ملکِ شام چلا گیا۔ حاتم طائی کی لڑکی جب بارگاہِ رسالت میں پیش کی گئی تو اُس نے کہا یا رسولَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں ''**حاتم طائی**'' کی لڑکی ہوں۔ میرے باپ کا انتقال ہو گیا اور میرا بھائی ''**عدی بن حاتم**'' مجھے چھوڑ کر بھاگ گیا۔ میں ضعیفہ ہوں آپ مجھ پر احسان کیجئے خدا آپ پر احسان کرے گا۔ حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کو چھوڑ دیا اور سفر کے لئے ایک اونٹ بھی عنایت فرمایا۔ یہ مسلمان ہو کر اپنے بھائی عدی بن حاتم کے پاس پہنچی اور اس کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اخلاقِ نُبُوَّت سے آگاہ کیا اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بہت زیادہ تعریف کی۔ عدی بن حاتم اپنی بہن کی زبانی حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے خلقِ عظیم اور عاداتِ کریمہ کے حالات سن کر بے حد مُتاثِّر ہوئے اور بغیر کوئی امان طلب کئے ہوئے مدینہ حاضر ہو گئے۔ لوگوں نے بارگاہِ نُبُوّت میں یہ خبر دی کہ عدی بن حاتم آ گیا ہے۔ حضور رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے انتہائی کریمانہ انداز سے عدی بن حاتم کے ہاتھ کو اپنے دستِ رحمت میں لے لیا اور فرمایا کہ **اے عدی!** تم کس چیز سے بھاگے؟ کیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے سے تم بھاگے؟ کیا خدا کے

www.dawateislami.net

سوا کوئی اور معبود بھی ہے؟ عدی بن حاتم نے کہا کہ ''نہیں'' پھر کلمہ پڑھ لیا اور مسلمان ہو گئے ان کے اسلام قبول کرنے سے حضور عَلَیہِ الصَلٰوۃُ وَالسَّلام کو اس قدر خوشی ہوئی کہ فرطِ مُسَرَّت سے آپ کا چہرہ انور چمکنے لگا اور آپ نے ان کو خصوصی عنایات سے نوازا۔ (سیرتِ مصطفیٰ، ۴۸۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حُضور عَلَیہِ السَّلام کو نام کی بجائے اوصاف سے پُکارا گیا

یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ (پ۲۹، المزمل:۱-۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے جھرمٹ مارنے والے! رات میں قیام فرما سوا کچھ رات کے۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ سیّد مفتی محمّد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیَت کے تحت فرماتے ہیں:

سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم چادر شریف میں لپٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے، اس حالت میں آپ کو ندا کی گئی یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ بہرحال یہ ندا بتاتی ہے کہ محبوب کی ہر ادا پیاری ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے معنٰی یہ ہیں کہ ردائے نبوّت و چادرِ رسالت کے حامل و لائق۔

www.dawateislami.net

(تفسیر خزائن العرفان، پ۲۹، المزمل: تحت الآیۃ ۱: ص۱۰۶۳)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ (پ۲۹، المدثر:۱) ترجمہ کنز الایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے۔

حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: کہ سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ میں چل رہا تھا تو میں نے آسمان سے ایک آواز سنی میں نے آسمان کی طرف اپنی نگاہ اٹھائی تو وہ ہی فرشتہ جو حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان و زمین کے درمیان کرسی پر بیٹھا تھا تو مجھے اس سے ڈرا دیا گیا حتی کہ میں زمین کی طرف مائل ہوگیا پھر میں اپنے گھر والوں کے پاس آیا میں نے کہا مجھے چادر اوڑھاؤ مجھے چادر اوڑھاؤ تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی:

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۪ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ ۪ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ (پ۲۹، المدثر: ۱تا۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہوجاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو۔

(صحیح البخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا قال احدکم آمین والملائکۃ فی السماء.....الخ،

www.dawateislami.net

ص۸۲۹، الحدیث:۳۲۳۸ ملتقطا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن اورسینہ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ترجمہ کنزالایمان: کیاہم نے

(پ۳۰،الم نشرح : ۱) تمھارے لئے سینہ کشادہ نہ کیا؟

خلیفۂ اعلیٰ حضرت،صدرُ الافاضِل حافظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ مبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ہم نے آپ کے سینہ کو کشادہ اور وسیع کیا ہدایت ومعرفت اور موعظت ونُبُوَّت اور علم وحکمت کے لئے یہاں تک کہ عالَمِ غیب وشہادت اس کی وُسعَت میں سما گئے اور علائقِ جسمانیہ، انوارِ روحانیہ کے لئے مانع نہ ہوسکے اور علومِ لَدُنّیہ وحِکَمِ الٰہیہ ومعارفِ ربانیّہ وحقائقِ رحمانیہ سینۂ پاک میں جلوہ نما ہوئے۔ اور ظاہری شرحِ صَدْر بھی بار بار ہوا ابتدائے عمر شریف میں اور ابتدائے نُزولِ وحی کے وقت اور شبِ معراج جیسا کہ احادیث میں آیا ہے، اس کی شکل یہ تھی کہ جبریلِ امین نے سینۂ پاک کو چاک کر کے قلبِ مبارک نکالا اور زَریں طشت میں آبِ زمزم سے غسل دیا اور نور وحکمت سے بھر کر اس کو اس کی جگہ رکھ دیا۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ۳۰، الم نشرح تحت الآیۃ:۱، ص۱۱۱۰)

www.dawateislami.net

شَقِ صَدر کتنی مرتبہ اور کیوں ہوا؟

حضرتِ علّامہ نور بخش توکلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضور عَلَیْہِ السَّلام کا شَقِ صدر چار مرتبہ ہوا۔

(۱).....پہلی مرتبہ دو تین سال کے درمیان یہ اس واسطے تھا کہ حُضور پِرانور وَساوِس شیطان سے جن میں بچے مبتلا ہوا کرتے ہیں محفوظ رہیں اور بچپن ہی سے اخلاقِ حمیدہ پر پَرورِش پائیں۔

(۲).....دس برس کی عمر میں ہوا تا کہ آپ کامل ترین اوصاف پر جوان ہوں۔

(۳).....غارِ حرا میں بعثت کے وقت ہوا تا کہ آپ وحی کے بوجھ کو برداشت کر سکیں۔

(۴).....شب معراج میں ہوا تا کہ مناجاتِ الٰہی کے لئے تیار ہو جائیں۔

(سیرت رسول عربی، ص۳۲، بتصرف قلیل، والضحیٰ پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور)

حُضور عَلَیْہِ السَّلام کا ذکر سب سے بلند و بالا

وَ رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا (پ ۳۰، الم نشرح: ٤)

حضرت ابو سعید خدری سے فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا حضرتِ جبریل عَلَیْہِ السَّلام میرے پاس آئے اور عرض کی آپ کا اور میرا ربّ فرماتا ہے (آپ جانتے ہیں؟) میں نے آپ کے لئے آپ کا ذکر کیسے بلند فرمایا؟ آپ

www.dawateislami.net

نے فرمایا اللہ زیادہ جانتا ہے فرمایا جب میرا ذکر کیا جائے میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر کیا جائے۔

(السنة لابی بکربن خلال، فضائل نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم.....الخ، ذکر مقام محمود، ٢٦٢/١، الحدیث:٣١٨)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ کریمہ کی تفسیر بیان فرماتے ہیں حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُما فرماتے ہیں: مُراد اس سے یہ ہے کہ اذان میں، تکبیر میں، تَشَہُّد میں، منبروں پر، خطبوں میں۔

تو اگر کوئی اللہ تَعالٰی کی عبادت کرے ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سیّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بے کار، وہ کافر ہی رہے گا۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ٣٠، الم نشرح تحت الآیة:٤، ص١١١٠)

تفسیر طبری میں ہے قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ اللہ تَعالٰی نے آپ کا ذکر دنیا و آخرت میں بلند کیا ہر خطیب ہر تشہد پڑھنے والا اور ہر نماز پڑھنے والا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ پکارتا ہے۔

(تفسیر طبری، سورۃ الم نشرح تحت الآیة:٤، ١٢/ ٦٢٧، دار الکتب العلمیہ بیروت) ۔حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقل کرتے ہیں ایک قول یہ ہے کہ آپ کی

www.dawateislami.net

رفعت سے مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیا سے آپ کے متعلّق وعدہ لیا ان پر لازم کیا کہ وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان لائیں گے اور آپ کی فضیلت کا اقرار کریں گے۔ (تفسیر مظھری (مترجم)، پ ۳۰، سورۃ الم نشرح تحت الآیۃ:٤، ۱۰/۳۵۷)

حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر بلند کیسے کیا؟

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ محمد اسماعیل حقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: کہ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر اس طرح بُلند کیا کہ آپ کے اسم پاک کو اسم اللہ کے ساتھ کلمہ شہادت، اذان اور اقامت میں ملایا گیا ہے اور اِسی کے مُتعلّق حضرتِ سیِّدُنا حَسّان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کہا:

اغر علیہ للنبوۃ خاتم من اللّٰہ مشھور یلوح ویشھد

وضم الالٰہ اسم النبی الی اذا قال فی الخمس المؤذن

اسمہ اشھد

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خود اور اس کے فِرِشتوں نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود و سلام بھیجا اور تمام مومنین کو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔

www.dawateislami.net

(تفسیر روح البیان، سورۃ الشرح، تحت الآیۃ:٤، ١٠/٤٧٢، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

مُفسّرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ''کسی کو عِزّت ملتی ہے کُنبہ سے، کسی کو دولت سے، کسی کو کسی خاص دن میں پیدا ہونے سے، کسی کو کسی کی وجہ سے مگر ہمارے محبوب کو کسی سے عزت نہیں ملی بلکہ سب کو اُن سے عزت ملی اور ان کو ان کے رب نے عزت دی اسی لیے آپ کی ولادت پاک نہ تو جمعہ کو ہوئی نہ شنبہ کو اور نہ اتوار کو اور نہ منگل کو کیونکہ جمعہ تو اسلام کا مُعَظّم دن ہونے والا تھا اور شنبہ یہودیوں کا اتوار عیسائیوں کا اور منگل مشرکین کا، دوشنبہ کو وِلادت ہوئی تاکہ اس دن کو حضرت (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے عِزّت ملے۔ (شانِ حبیب الرحمان، ص۲۷۸)

حُرُوفِ تَہَجّی اور شانِ مُصْطَفٰے صلَّی اللہ علیہ وسلَّم

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مَکتبۃُ المَدینہ کی مطبوعہ **649** صفحات پر مشتمل کتاب ''**حکایتیں اور نصیحتیں**'' کے صفحہ نمبر **587** پر حضرتِ سیِّدُنا شیخ شُعیب حریفیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

(۱).....''**الف**'' آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قد و قامت کی طرف اشارہ کرتا

www.dawateislami.net

ہے۔

(۲)..... ''باء'' سے مراد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بَھْجَت یعنی حسن وخوبصورتی ہے جس نے چاند اور سورج کو روشن کیا اور چمکایا۔

(۳)..... ''تاء'' سے مراد تائید ہے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر شیطان مردود سے حفاظت کرتی ہے۔

(۴)..... ''ثاء'' سے مراد ثَبَات ہے جس کی وجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر حال میں ثابت قدم رہے لہٰذا ہمیشہ عدل فرمایا کسی پر ظلم نہ کیا۔

(۵)..... ''جِیم'' سے مراد جُود ووفا ہے جس کی طرف ہمہ وقت متوجہ رہے۔

(۶)..... ''حَاء'' سے مراد حِلْم وبزُرگی ہے جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے پسند فرمایا۔

(۷)..... ''خَاء'' سے مراد اختصاص وصفاء ہے یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے شمار خوبیاں عطا فرما کر ہر طرح کے میلے پن سے پاک وصاف رکھا۔

(۸)..... ''دَال'' سے مراد دوامِ اِحسان یعنی بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے نیکی وبھلائی پر ہمیشگی کی توفیق عطا ہوئی پس آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہیبت وجلال سے بت اوندھے منہ گر گئے۔

(۹)..... ''ذَال'' سے مراد ذِلَّت سے حفاظت ہے یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

www.dawateislami.net

وَسَـــلَّـــم کی ذاتِ عالی سے ذِلّت ورُسوائی دور رہی حتی کہ وہ خود ہی حقارت وذلت میں مبتلا ہوگئی۔

(۱۰)..... ''رَاءْ'' سے مراد رحمت ہے جس کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مبعوث فرمایا۔

(۱۱)..... ''زَاءْ'' سے مراد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بے مثل زُہد وقناعت ہے۔

(۱۲)..... ''سِیْن'' سے مراد سیادت وسرداری ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام مخلوق کی سرداری سے سرفراز کر کے ممتاز فرمایا۔

(۱۳)..... ''شِیْن'' سے مراد شفاعت ہے کہ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بروزِ قیامت گنہگاروں اور نافرمانوں کی شفاعت وسفارش فرمائیں گے۔

(۱۴)..... ''صَادْ'' سے مراد صیانت وحفاظت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر عیب سے حفاظت فرمائی اور امانت کی تلوار آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کردی۔ (۱۵)..... ''ضَادْ'' سے مراد ضیاء وانوار ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمائے۔

(۱۶)..... ''طَاءْ'' سے مراد طریقِ اقبال (یعنی راہِ عُروج) ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے کھول دی۔

www.dawateislami.net

(۱۷)..... ''ظَاء'' سے مراد ظلم وگمراہی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طفیل آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کو ظلم وگمراہی سے نکال دیا۔

(۱۸)..... ''فَاء'' سے مراد فرحت ومسرت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان مبارک سے بشارتیں اور خوشخبریاں سن کر مسرور ہوگئی۔

(۱۹) ''قَاف'' سے مراد قاب قوسین (یعنی دوہاتھ کا فاصلہ) ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شبِ معراج اس قرب سے مشرّف فرمایا۔

(۲۰)..... ''کَاف'' سے مراد کلام الٰہی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جھوٹ سے پاک اپنے لاریب کلام کے ذریعے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عزت وبزُرگی عطا فرمائی۔

(۲۱)..... '' لَام'' سے مراد لطفِ الٰہی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر شک وشبہ سے مُنَزَّہ لطف ومہربانی فرمائی۔

(۲۲)..... ''مِیْم'' سے مراد مَنّ (یعنی احسان) ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اسرار پر مُطَّلع فرما کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر احسان فرمایا۔

(۲۳)..... ''نون'' سے مراد نورانیتِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دنیا میں جلوہ گری ہوتے ہی ایران کا ایک ہزار سال سے شُعلہ زَن آتَش کَدہ بجھ گیا۔

www.dawateislami.net

(۲۴).....''ھَا'' سے مراد ہیبت ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسا رُعب و دَبدبہ عطا فرمایا جس سے بڑے بڑے طاقتور شہسوار زیر ہو گئے۔

(۲۵).....''وَاوْ'' سے مراد وقار ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کمالِ وقار و بُردباری سے موصوف ہیں۔

(۲۶).....''یَاء'' سے مراد یقین ہے جس کے ذریعے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام جہانوں میں امتیاز عطا فرمایا۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو انبیاء و مرسلین کا ''خَاتَم'' (یعنی آخری نبی) بنایا اور فضل و فخر کے ساتھ قرآنِ حکیم میں ان کی ذاتِ والا صفات پر یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ (پ۲٦، الفتح:۲۹)

ترجمہ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں۔

(الروض الفائق، المجلس الثانی والخمسون فی زیارۃ النبی، ص۳۰٤، مفہوما دار احیاء التراث العربی بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی عشقِ مصطفےٰ کو عام کرنا چاہتی ہے کہ اِسی مَقْصَد کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دن رات خدمت کر رہی ہے کہ جس میں معاشرے کے

www.dawateislami.net

بگڑے ہوئے لوگ جن کو کوئی بھی نہیں سُدھار سکا اُس کو دعوتِ اسلامی کی مبارک گھڑیوں میں ہونے والی رِقّت انگیز دعا نے تبدیل کر دیا آپ کی ترغیب کے لیے ایک **مدَنی بہار** پیش کی جاتی ہے۔

میں نیک کیسے بنا؟

تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا (گلزارِ طیبہ پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میں بے نَمازی اور فیشن پرست نوجوان تھا۔ فلمیں، ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سننے کا اِنتہائی شوقین تھا رَمَضانُ الْمبارَک میں روزے بھی **مَعَاذَاللّٰہ** بہت کم ہی رکھتا، اگر کوئی سمجھاتا بھی تو ٹال دیتا۔ ایک دن میں کسی معاملے کے سبب پریشانی کے عالم میں جا رہا تھا کہ ایک باعمامہ دوست سے ملاقات ہوگئی جو تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے **مدَنی ماحول** سے وابَستہ تھے۔ وہ مجھے اِنفِرادی کوشش کر کے جامع مسجد میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں لے گئے مگر میں شیطانی وسوسوں کے باعث کچھ ہی دیر میں اُٹھ کر چل دیا۔ دو دن بعد میرا ایک دنیادار دوست مجھے فلم بینی کے لئے لے گیا مگر کسی بات پر اَن بَن ہونے کے باعِث میں اُس سے الگ ہوگیا اور یوں میری قسمت کا ستارہ چمکا، ہُوا یوں کہ ماہِ رَمَضانُ الْمبارَک میں میرے بڑے بھائی جان **دعوتِ اسلامی** کی طرف سے ہونے والے **اجتماعی اعتکاف** میں **مُعتَکِف** تھے، میں بھائی جان

www.dawateislami.net

سے ملنے جا پہنچا، وہاں سبز سبز عمامہ سجائے عاشِقانِ رسول مجھے بہت بھلے لگے۔ چاند رات ایک اسلامی بھائی نے بڑے بھائی جان کو فیضانِ سُنّت اور نعتوں کی کیسیٹ تحفے میں دی ، میں نے فیضانِ سُنّت کا باب بے نمازی کی سزائیں پڑھا تو لرز اُٹھا اور کیسیٹ میں یہ مناجات

گناہوں کی عادت چُھڑا میرے مولا
مجھے نیک انساں بنا میرے مولا

سُنی تو دل چوٹ کھا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے گانے باجے سننا چھوڑ دیئے مگر نماز کی پابندی نہ کرسکا۔ ایک عاشقِ رسول کی دعوت پر **دعوتِ اسلامی** کے **ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع** میں دوبارہ جا پہنچا اور آخر تک رُکا رہا اختتام پر **عاشِقانِ رسول** کی ملاقات کے دلنشین انداز نے مجھے **دعوتِ اسلامی** کا شیدائی بنا دیا۔ میں نے چہرے کو مدَنی نشانی یعنی داڑھی مبارَک سے اور سر کو سبز عمامہ شریف سے سرسبز و شاداب کرلیا۔ پانچوں وقت باجماعت نماز پڑھنے لگا اور سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہوکر حضور غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْاَکْرَم کا مُرید بھی بن گیا۔ یہ بیان دیتے وقت میں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کاموں کے لحاظ سے تنظیمی طور پر ذَیلی مُشاوَرت کا ذِمّہ دار ہوں اور پابندی سے درس دینے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے **مدرسۃ المدینہ** میں حِفظ کرنے کی سعادت بھی پا رہا ہوں۔

(فیضانِ سُنَّت، باب فیضانِ رَمَضان ص ۱۵۱۵)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

آؤ سنت کا فیضان پاؤ گئے تم مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

ان شاء اللہ جنت میں جاؤ گے تم مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش، ص۶۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ دعوتِ اسلامی کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور ہم سب کو اس کے مدنی ماحول کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے

۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مآخذ ومراجع

تفسیر الدر المنثور مرکز ھجر للبحوث والدراسات العربیۃ والاسلامیہ

تفسیر روح المعانی احیاء التراث العربی بیروت

تفسیر روح البیان دار الکتب العلمیۃ بیروت

تفسیر مدارک دار الکلم الطیب بیروت

تفسیر مظھری ضیاء القران

تفسیر خازن دار الکتب العربیۃ الکبری مصر

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net

تفسیر خزائن العرفان مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
تفسیر نعیمی نعیمی کتب خانہ گجرات
صحیح البخاری دار المعرفۃ بیروت
صحیح مسلم دار الکتب العلمیہ
سنن الترمذی دار الکتب العلمیہ
مشکاۃ المصابیح دار الکتب العلمیہ
شانِ حبیبُ الرحمن نعیمی کتب خانہ گجرات
سلطنت مصطفی نعیمی کتب خانہ گجرات
سیرت مصطفی مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
سیرت رسول عربی والضحی پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاھور
نزھۃ المجالس المکتب الثقافی للنشر والتوزیع القاھرہ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)

www.dawateislami.net

حکایتیں اور نصیحتیں مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فیضانِ سنت مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قرآن اور تورات

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دو سو سال تک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی پھر وہ مر گیا تو انہوں نے اسے اٹھالیا اور کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا تو **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ اسے نکالو اور اس پر نماز جنازہ پڑھو۔ آپ نے عرض کی: اے میرے ربّ! بنی اسرائیل نے یہ شہادت دی ہے کہ اس نے دو سو سال تک تیری نافرمانی کی ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی طرف وحی فرمائی: بات اسی طرح ہے لیکن جب بھی وہ تورات کھولتا اور اس کی نظر اسمِ محمد پر پڑتی تو اس کو چوم کر اپنی آنکھوں سے لگاتا اور ان پر دُرُودِ پاک پڑھتا تو میں نے اس کی عزت افزائی فرمائی، اس کے گناہ معاف فرمادیئے اور اس کی شادی ستر حوروں سے کردی۔

(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیاء، وھب بن منبہ، ۴/۴۵، رقم: ۴۶۹۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآنِ مجید کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! قرآن مجید **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نازِل کردہ وہ مقدّس اور روشن کتاب ہے جس کا ذِکر اس سے پہلے آسمانی کتابوں میں بھی موجود تھا اور امّتِ محمدیہ کو عطا کیے جانے کی بشارتیں بھی موجود تھیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ کتاب اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازِل فرمائی۔ اور یہ ایسی کتاب ہے جس کو تمام آسمانی کُتُب پر فضیلت حاصل ہے قرآنِ مجید دین اسلام اور شریعتِ مُصطفٰے کی اصل ہے، اس

میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت اور اس کی صفات کے دلائل، کفار و مشرکین کے اعتراضات کے جوابات، توحید و رسالت، فِرِشتوں، کتابوں، اور آخرت پر ایمان لانے کا حکم، انبیائے سابِقین اور تاجدارِ ختمِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نُبُوَّت و رِسالت اور ان کی عظمتوں کا بیان ہے، حلال و حرام، عبادات و معاملات، آداب و اخلاق کے جملہ اَحکام کا تذکرہ ہے، حَشْر و نَشْر اور جنّت و دوزخ کا ذِکْر تفصیل سے ہے۔ انسان کی ہدایت کے لئے جس قدر اُمور کی ضَرورت ہے قرآنِ مجید میں ان سب کا واضح بیان موجود ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس میں تمام عُلُوم و فنون کو جمع فرمادیا جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الکافی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا گیا: آسمانی کتابوں میں اَحمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی کتاب ایک ایسے برتن کی طرح ہے جس میں (جما ہوا) دودھ بھرا ہو اور تم جس قدر اُسے ہلاؤ اُسی قدر اُس کا مکھن نکالتے جاؤ۔ (اَلْاِتْقَان فِی عُلُومِ الْقُرْاٰن، النوع الخامس والستون، فی العلوم المستنبطۃ من القراٰن، الجزء الخامس، ص۱۹۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر بڑی تفصیل سے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ذِکْر فرمایا مثلاً آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش، پرورش کا انتظام، فرعون کو تبلیغ، جادوگروں کے ساتھ مُقابَلہ، معجزات کی عطائیں، معجزات کا ظہور، بنی اسرائیل کے لئے مختلف انعامات کی بارش اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازِل ہونے والی کتاب تورات کے بارے میں تفصیل۔

تورات کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی قدرتِ کامِلہ سے اس دنیا کو بنایا اور لوگوں کی ہدایت کے لئے اپنے پیارے اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور رسولوں کو مَبعوث فرماتا رہا اور انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام مختلف زمانوں میں مختلف قوموں کے لئے آتے رہے اور ہدایت کا سلسلہ جاری رہا۔ ان سابقہ قوموں میں

سے ایک مشہور قوم بنی اسرائیل ہے جس کی ہدایت کے لئے بے شمار انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام تشریف لائے۔ ان انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں ایک مشہور نبی حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہیں جن کو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے دنیا میں خاص مقام و مرتبہ عطا فرمایا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ربّ تعالیٰ سے کلام فرمایا آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول اور صاحبِ کتاب نبی ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر اپنی مقدّس کتاب تورات نازِل فرمائی اور تورات اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی نازِل کردہ وہ کتاب ہے جو آسمانی کتابوں میں سب سے پہلے نازِل ہوئی اور اس میں تمام اَحکام تفصیلاً موجود تھے اور باقاعدہ شریعت تھی جس میں مکمل دستورِ حیات تھا جس میں ہر شی کا بیان تفصیلاً موجود تھا۔

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا نام و نسب

حضرتِ سَیِّدُنا اِمام ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ حضرتِ سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا سلسلہ نسب بیان فرماتے ہیں: موسیٰ بن عمران بن قاہت بن لاوی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم عَلَیْہِمُ السَّلَام (المستدرک للحاکم، کتاب تواریخ المتقدمین من الانبیاء والمرسلین، باب ذکر موسیٰ ...الخ، ۳/۴۵۷، الحدیث: ۴۱۵۰)

حُلیہ مُبارَک

حضرتِ سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام دراز قد گھنگریالے بالوں والے تھے گویا کہ وہ شنوءہ قبیلے کے مردوں میں سے تھے۔

(المستدرک للحاکم، کتاب تواریخ المتقدمین من الانبیاء والمرسلین، باب حلیۃ موسیٰ...الخ، ۳/۴۶۱، الحدیث: ۴۱۵۹)

لقب کلیمُ اللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بڑے ہی مُعزز و مُکرّم ہیں اور تمام نبی ہونے کے اعتبار سے برابر ہیں لیکن مَراتِب میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بعض

کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی اور ان میں سے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر خصوصی کرم فرمایا کہ جیسا کہ قرآن مجید میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے،

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ (پ۳، البقرۃ: ۲۵۳)

ترجمۂ کنزُ الایمان: یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیت مُبارکہ میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے کلام کا خصوصیّت سے ذکر فرمایا کہ یہ کرم نوازی صرف آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر ہوئی کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے کلام کرنے کا شرف حاصل ہوا جیسا کہ حضرت علامہ شیخ محمد اسمٰعیل حقی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ **اللہ** تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو یہ فضیلت عطا فرمائی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بغیر کسی واسطہ کے کلام فرمایا۔ (رُوحُ البَیَان، سورۃ البقرۃ تحت الآیۃ: ۲۵۳، ۱/۳۹۹)

لقب نجیُّ اللہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے مختلف اَلقاب ہیں اور ان میں سے ایک نجیُّ اللہ بھی ہے جیسا کہ حُضُور سراپا نور، شاہِ غَیور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے اپنی مُبارَک زبان سے اس کی تصدیق بھی فرمائی، چُنانچِہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے کچھ لوگ بیٹھے ہوئے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا انتظار کر رہے تھے پھر سیّد الاَنبیا، مَحبوبِ کبریا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم تشریف لے آئے یہاں تک کہ ان کے قریب ہوگئے تو انہیں کچھ تذکرہ کرتے ہوئے مُلاحظہ فرمایا۔ ان میں سے بعض نے تعجب کرتے ہوئے کہا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنی مخلوق میں خلیل بنایا

اور حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنا خلیل بنایا۔ دوسرے صاحب نے کہا: حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا کلام کرنا اس سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان سے کلام فرمایا۔ اور صاحب بولے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی روح اور اس کا کلمہ ہیں۔ ایک دوسرے صاحب نے کہا: حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کہ جن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چن لیا۔ پس رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ہم نے تمہاری گفتگو اور تمہارے تعجب کو مُلاحَظہ کیا یقیناً حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خلیل ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نجیُّ اللہ ہیں واقعی وہ ایسے ہی ہیں اور حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی روح اور کلمہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور حضرتِ آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چن لیا واقعی وہ ایسے ہی ہیں۔

خبر دار! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مَحبوب ہوں فخریہ نہیں کہتا قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میں ہی اٹھانے والا ہوں گا فخریہ نہیں کہتا پہلا شفاعت کرنے والا اور پہلا مقبولُ الشفاعت قیامت کے دن میں ہی ہوں فخریہ نہیں کہتا میں پہلا وہ شخص ہوں جو جنّت کی زنجیر ہلائے گا تب اللہ عَزَّوَجَلَّ کھولے گا پھر اس میں مجھے داخل فرمائے گا میرے ساتھ فقرا مسلمان ہوں گے فخریہ نہیں کہتا میں سارے اگلے پچھلوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک زیادہ عزّت والا ہوں فخریہ نہیں کہتا۔

(سُنَنُ التِّرمذی، ابواب مناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص۸۲۷، الحدیث ۳۶۲۵)

نجیُّ اللہ کہنے کی وجہ

حضرت سَیِّدُنا امام ابو منصور ماتُریدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو نجیُّ اللہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قوم اور ہر وہ چیز جس میں نفس کے لئے لذّت

وراحت ہوسے دور ہوئے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام پہاڑ پر آئے جس پر کوئی نہ تھا اس پر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ربّ نے آپ سے کلام فرمایا۔

(تَاوِیْلاتُ اَہْلِ السُّنّۃ، سورۃ الکوثر تحت الآیۃ ۱۰، ۲/ ۶۲۱)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں نَجِیّ بنا ہے نَجْوَی سے بمعنی تنہائی میں خفیہ بات کرنا یعنی سرگوشی چونکہ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ربّ تعالی سے طُور پر بالکل تنہائی میں کلام کرتے تھے اس لئے آپ کو نَجِیُّ اللہ فرمایا گیا۔ (مِرَاۃُ المَنَاجِیح، حضور کے فضائل، ۸/ ۲۵)

اُولُوالْعَزْم رسولوں میں سے ہیں

صدرُ الشّریعہ بدرُ الطّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: نبیوں کے مختلف دَرَجے ہیں، بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرتِ ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کا ہے، پھر حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام، پھر حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرتِ نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا اِن حضرات کو مرسلین اُولُوالْعَزم کہتے ہیں اور یہ پانچوں حضرات باقی تمام انبیاو مرسلینِ انس وملَک وجن وجمیع مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں۔

(بہار شریعت ، عقائد متعلقہ نبوت، حصہ اول، ۱/ ۵۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے معجزات

مُعْجِزَہ کی تعریف

حضرتِ سَیِّدُنا علّامہ سعدُ الدِّین مسعود بن عمر تفتازانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: مُعْجِزَہ ایک ایسا امر ہے جو کسی نبی کے ہاتھ پر منکرین کے مُقابلہ کے وقْت ایسے طریقے پر ظاہِر ہوتا ہے کہ منکرین کو اس کی مثل لانے سے عاجِز کر دیتا ہے۔

(شَرَح الْعَقَائِدُ النَّسْفِیة، فی ارسال الرسل حکمة...الخ، ص ۲۹۵)

موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا عصا مُبارَک

شیخ الحدیث علّامہ محمد عبدُ المصطفیٰ اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی وہ مقدس لاٹھی ہے جس کو "عصاءِ موسیٰ" کہتے ہیں اس کے ذریعہ آپ کے بَہُت سے اُن مُعجِزات کا ظُہور ہوا جن کو قرآن مجید نے مختلف عنوانوں کے ساتھ بار بار بیان فرمایا ہے۔ اِس مقدس لاٹھی کی تاریخ بَہُت قدیم ہے جو اپنے دامن میں سینکڑوں اُن تاریخی واقعات کو سمیٹے ہوئے ہے جن میں عبرتوں اور نصیحتوں کے ہزاروں نشانات ستاروں کی طرح جگمگا رہے ہیں جن سے اہلِ نظر کو بصیرت کی روشنی اور ہدایت کا نور ملتا ہے۔ **(عَجائبُ القرآن مع غرائب القرآن، ص ۲۱، ملخصا)**

عصا مُبارَک کی مقدار

حضرتِ علّامہ مولانا اَحمد بن محمد صاوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: یہ لاٹھی حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے قد کے برابر دس ہاتھ لمبی تھی۔ اور اس کے سر پر دو شاخیں تھیں جو رات میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو روشنی دیتی تھیں۔ (تفسیرِ صاوی، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ ۱، ۶۱/۷۶)

عصا کی خُصُوصِیّات

حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے عصا کے مُعْجِزات بَہُت مشہور ہیں اور یہ صرف جادوگروں کے ساتھ مُقابَلہ کرنے تک محدود نہیں تھا بلکہ اس کے علاوہ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو بَہُت سے فائدے بھی دیتا تھا جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام ابو البَرَکات عبدُ اللہ بن احمد بن محمود نسفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عصا کے فوائد بیان فرماتے ہیں۔(۱) آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ ساتھ چلتا (۲) آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے بات چیت کرتا (۳) آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دشمنوں اور درندوں سے مُقابَلہ کرتا۔ (٤) رسی بن جاتا اور کنویں کی لمبائی کے مُطابِق دراز ہو جاتا اور اُس کی دونوں شاخیں ڈول بن جاتیں۔(٥) رات کے وقْت دونوں شاخیں شمع بن جاتیں۔ (٦) آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا سامان اٹھاتا۔(۷) جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام اس کو زمین میں گاڑ دیتے تو پھل آور بن جاتا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام اس سے حسبِ خواہش پھل حاصل کرتے۔(۸) آپ عَلَیْہِ السَّلَام اس کو زمین میں گاڑ دیتے تو پانی نکل پڑتا جب اس کو اٹھاتے تو اس پانی کو جذب کر لیتا۔**(تَفْسِیر نَسَفِی ، سورۃ طٰہٰ ، تحت الآیۃ:۱۸، ۲/۳٦۰)**

عصا اژدھا بن گیا

حضرتِ اِمام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکافی حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے حوالے سے نقْل فرماتے ہیں: کہ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام فرعون کے پاس گئے تو وہ اون کا لباس پہنے ہوئے تھا جو گردن تک تھا فرعون سے اندر آنے کی اجازت طلب کی گئی تو اس نے کہا اس کو لے آؤ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اندر تشریف لے گئے اور فرمایا: بے شک مجھے میرے خدا نے تیری طرف بھیجا ہے تو اس نے اپنے گرد بیٹھنے والوں کو کہا میں اپنے سوا تمھارے لیے کوئی خدا نہیں جانتا اسے پکڑ لو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میں تیرے پاس نشانی لے کر آیا ہوں تو اس نے کہا اسے پیش کرو اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ

السَّلَام نے اپنا عصا مُبارَک ڈال دیا تو وہ اژدھا بن گیا ایسا کہ اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان محل کی چھت اور زمین کے درمیان کی ہر شے سما سکتی تھی۔

حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا دست مُبارَک اپنے گریبان میں داخل کیا اور جب اسے نکالا تو بجلی کی طرح چمکنے لگا کہ آنکھیں چمک اٹھیں اور وہ اپنے منہ کے بل گر پڑے تو حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا عصا پکڑ لیا پھر تشریف لے گئے اور وہاں سے سب لوگ بھاگ گئے پھر جب فرعون کو افاقہ ہوا اور خوف جاتا رہا تو اس نے اپنے پاس بیٹھنے والے رئیسوں سے کہا: تم کیا مشورہ دیتے ہو؟ انہوں نے کہا: اس کو اور اس کے بھائی کو مہلت دے دو اور نہ تم انہیں ہمارے پاس لاؤ اور نہ ہی وہ ہمارے قریب آئیں اور شہروں میں بلانے والے بھیج دو اور جادوگر فرعون سے ڈرتے تھے، چُنانچِہ اس نے جادوگروں کی طرف بلانے والوں کو بھیجا اور انہوں نے جاکر کہا تمھارے خدا کو تمھاری ضَرورت ہے اور اس نے ساتھ یہ بھی بتایا کہ اسے اس طرح کا کام ہے جادوگروں نے کہا: بے شک یہ کوئی جادوگر ہے جو جادو کر رہا ہے کیا ہمارے لئے کوئی انعام ہوگا اگر ہم غالب آگئے؟ اس نے کہا: بے شک تم مُقَرَّبین میں سے ہو جاؤ گے۔

(تَفْسِیر دُرِّ مَنْثُور، سورۃ الاعراف تحت الآیۃ: ۱۰۴، ۶/ ۴۹۳)

ستّر ہزار جادوگر سجدے میں گر گئے

حضرتِ سَیِّدُنا قاسِم بن ابی بَزَّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ فرعون نے ستر ہزار جادوگر جمع کیے انہوں نے ستّر ہزار رسیاں اور ستّر ہزار چھڑیاں پھینکیں یہاں تک کہ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ان کے جادو کی وجہ سے یہ خیال کرنے لگے کہ وہ دوڑ رہی ہیں **تو اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اپنا عصا ڈالو پس آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا عصا مُبارَک ڈالا تو وہ حقیقتاً اژدھا بن گیا اس نے اپنا منہ کھولا اور رسیوں اور چھڑیوں کو نگل گیا تو اس وقت جادوگر سجدے میں گرا دیئے گئے انہوں نے اپنا سر نہ اٹھایا یہاں تک کہ انہوں

نے جنّت و دوزخ اور ان کے اہل کا انجام دیکھ لیا۔ (اَلْکَشْف وَالْبَیَان، سورۃ الاعراف تحت الایۃ: ۷۲، ۶/۲۵۳)

یدِبَیضاء

حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک مُعْجِزہ "یدِ بَیضاء" عطا فرمایا تھا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام جب اپنے گریبان میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالتے تو وہ روشن اور چمکتا ہوا باہر نکلتا تھا دوبارہ جب ڈالتے تو اپنی اصلی حالت پر آجاتا جس کو "یدِ بَیضاء" کا نام دیا گیا ہے جیسا کہ شیخ الحدیث علّامہ محمد عبدُ المصطفیٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنے گریبان میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالتے تھے تو ایک دم آپ کا ہاتھ روشن ہو کر چمکنے لگتا تھا، پھر جب آپ اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال دیتے تو وہ اپنی اصلی حالت پر ہو جایا کرتا اس مُعْجِزہ کو قرآن مجید میں بار بار ذِکْر کیا گیا۔

وَاضْمُمْ یَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ	ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اپنا ہاتھ اپنے بازو سے ملا خوب
غَیْرِ سُوْٓءٍ اٰیَةً اُخْرٰى لِنُرِیَكَ مِنْ اٰیٰتِنَا الْكُبْرٰى	سپید نکلے گا بے کسی مرض کے ایک اور نشانی کہ ہم
(پ۱۶، طٰہٰ: ۲۲)	تجھے اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں۔

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دستِ مُبارَک میں ایسا نور تھا جو رات و دن میں سورج و چاند کی طرح چمکتا اور روشن ہوتا تھا اور یہ آپ کی صداقت پر دوسری نشانی ہے

(تَفْسِیرِ خَازِن، سورۃ طٰہٰ تحت الآیۃ ۳، ۲۲/۲۵۲)

دوڑنے والا پتھر

شیخ الحدیث علّامہ محمد عبدُ المصطفیٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کہ اس پتھر کا پہلا عجیب کارنامہ جو درحقیقت حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مُعْجِزہ تھا وہ اس پتھر کی دانشمندانہ لمبی دوڑ ہے اور یہی مُعْجِزہ اس پتھر

کے ملنے کی تاریخ ہے بنی اسرائیل کا یہ عام دستور تھا کہ وہ بالکل ننگے بدن ہو کر مجمعِ عام میں غسل کیا کرتے تھے۔ مگر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام گو کہ اسی قوم کے ایک فرد تھے اور اسی ماحول میں پلے بڑھے تھے، لیکن خداوندِ قُدُّوس نے اُن کو نُبُوّت و رِسالت کی عظمتوں سے سرفراز فرمایا تھا۔ اس لئے آپ کی عصمتِ نُبُوّت بَھلا اس حیا سوز بے غَیرتی کو کب گوارا کر سکتی تھی آپ بنی اسرائیل کی اس بے حیائی سے سخت نالاں (تنگ) اور انتہائی بیزار تھے اس لئے آپ ہمیشہ یا تو تنہائی میں یا تہبند پہن کر غسل فرمایا کرتے تھے۔ بنی اسرائیل نے جب یہ دیکھا کہ آپ کبھی بھی ننگے ہو کر غسل نہیں فرماتے تو ظالِموں نے آپ پر بہتان لگا دیا کہ آپ کے بدن کے اندرونی حصّہ میں یا تو برص کا سفید داغ یا کوئی ایسا عیب ضَرور ہے کہ جس کو چھپانے کے لئے یہ کبھی بَرَہنہ نہیں ہوتے اور ظالِموں نے اس تہمت کا اس قدر اعلان اور چرچا کیا کہ ہر کوچہ و بازار میں اس کا پروپیگنڈہ پھیل گیا۔ اس مکروہ تہمت کی شورِش کا حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے قلبِ نازک پر بڑا صدمہ و رنج گزرا اور آپ بڑی کوفت اور اذِیّت میں پڑ گئے۔ تو خداوندِ قُدُّوس اپنے مقدس کلیم کے رنج و غم کو بَھلا کب گوارا فرماتا۔ اور اپنے ایک برگزیدہ رسول پر ایک عیب کی تہمت بَھلا خالِق عالَم کو کب اور کیونکر اور کس طرح پسند ہو سکتی تھی۔ **اَرْحَمُ الرّٰاحِمِین** نے آپ کی برأت اور بے عیبی ظاہِر کر دینے کا ایک ایسا ذریعہ پیدا فرما دیا کہ دم زَدَن میں بنی اسرائیل کے پَروپیگنڈوں اور اُن کے شکوک و شبہات کے بادل چھٹ گئے اور آپ کی برأت اور بے عیبی کا سورج آفتاب عالمتاب سے زیادہ روشن و آشکارا ہو گیا۔

(عجائبُ القراٰن مع غرائب القراٰن ، ص ۲۷)

بُھتّان کیسے دُور ہوا؟

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں: خاتمُ المُرسَلین، جنابِ صادِق و اَمین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: **حضرتِ موسیٰ** عَلَیْہِ السَّلَام بہت شرمیلے پردہ دار تھے ان کی ظاہِر کھال کا کوئی حصّہ دیکھا نہ جاتا تھا شرم کی وجہ سے تو انہیں بنی اسرائیل میں سے جس نے ایذاء پہنچائی اس نے پہنچائی بولے اس قدر پردہ

www.dawateislami.net

کسی کھال کے عیب کی وجہ سے ہی ہے یا برص یا خصیوں کا ورم اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا کہ ان کو بری کرے تو ایک دن وہ اکیلے تنہائی میں گئے تاکہ غسل کریں اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیئے پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگ اٹھا حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا عصا لیا اور پتھر کے پیچھے یہ کہتے دوڑے پتھر میرے کپڑے، پتھر میرے کپڑے حتی کہ اسرائیلیوں کی ایک جماعت تک پہنچ گئے انہوں نے آپ کو بَرَہنہ دیکھا کہ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں سب سے بہتر ہیں جو وہ کہتے تھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے بری کر دیا پتھر ٹھہر گیا آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے کپڑے لئے ان کو پہنا اور اپنے عصا کے ساتھ پتھر کو مارنے لگے ربّ کی قسم آپ کے مارنے سے پتھر میں تین، چار یا پانچ نشانات ہیں اسی لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہی فرمان ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْاؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا (پ ۲۲، الاحزاب، ۶۹)	ترجمۂ کنزُ الایمان: اے ایمان والو! ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے اسے بَری فرمادیا اس بات سے جو انہوں نے کہی اور موسیٰ اللہ کے یہاں آبرو والا ہے۔

(صَحِیْحُ البُخَارِی، کتاب احادیث الانبیاء، باب حدیث الخضر مع موسیٰ علیہما السلام، ص ۸۷۲، الحدیث، ۳۴۰۴)

پتھر کی خُصُوصِیّت

حضرتِ علّامہ اَحمد بن محمد صاوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: یہ پتھر ایک ہاتھ لمبا ایک ہاتھ چوڑا چوکور تھا، اس کی چار جہتیں تھیں اور ہر جہت میں تین چشمے تھے پانی کی طلب کے وقت حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اس پر عصا مارتے تو اس سے بنی اسرائیل کے قبیلوں کی تعداد کے برابر بارہ چشمے نکل پڑتے۔

(تَفْسِیرِ صَاوِی، سورۃ البقرۃ تحت الایۃ: ۶۱، ۱/۷۶)

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: وہ پتھر آدمی کے سر کے برابر چوکور اور ہلکا تھا حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام وہ پتھر اپنے جھولے میں رکھتے تھے اور جب ان کو پانی کی حاجت ہوتی اس کو رکھ کر اپنا عصا مارتے۔ **(تَفْسِیرِ خازن، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۶۰، ۵۷/۱)**

پتھر سے پانی کے چشمے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک پتھر بطور مُعْجِزہ عطا فرمایا تھا کہ جب پانی کی ضَرورت ہوتی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام اس پر اپنا عصا مُبارَک مارتے اور اس سے بنی اسرائیل کے قبیلوں کی تعداد کے برابر چشمے جاری ہو جاتے اور وہ لوگ آرام و سکون سے اپنی اپنی جگہ سے پانی پیتے، چُنانچِہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

وَ اِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ **(پ ۱، البقرہ : ۶۰)**

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی مانگا تو ہم نے فرمایا اس پتھر پر اپنا عصا مارو فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہ نکلے ہر گروہ نے اپنا گھاٹ پہچان لیا کھاؤ اور پیو خدا کا دیا اور زمین میں فساد اٹھاتے نہ پھرو۔

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی وفات اور مَلَکُ الموت کو تھپڑ رسید کرنا

حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ملک الموت حضرتِ موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئے اور عرض کی اپنے ربّ کا حُکْم قبول کیجیے فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے تھپڑ مارا تو مَلَکُ الموت کی آنکھ نکل گئی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد

فرمایا: ملک الموت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹے اور عرض کی بے شک تو نے مجھے اپنے ایک ایسے بندے کی طرف بھیجا جو موت کا ارادہ نہیں رکھتا اور اس نے میری آنکھ نکال دی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو آنکھ واپس کر دی اور اِرشاد فرمایا میرے بندے کی طرف لوٹ کر جاؤ اور کہو کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام زندہ رہنا چاہتے ہیں؟ اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو اپنا ہاتھ کسی بیل کی پشت پر رکھیں تمھارے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے اس کے بدلے ایک سال کی عمر آپ عَلَیْہِ السَّلَام گزاریں گے، فرمایا پھر کیا ہو گا؟ عرض کی پھر موت، فرمایا: پھر ابھی ٹھیک ہے اے میرے ربّ! مجھے ارضِ مقدسہ کے اتنے قریب موت دے جتنا ایک پھینکا ہوا پتھر **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا اگر میں اس کے پاس ہوتا تو میں تمھیں راستے کے ایک طرف کثیبِ احمر کے پاس ان کی قبر ضرور دکھاتا۔ **(صَحِیْح مُسْلِم ، کتاب الفضائل ، باب من فضائل موسیٰ ، ص ٩٢٦، الحدیث ٢٣٧٢)**

سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا مزار مُبارَک

حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ اَریحاء کے مقام پر ہے جو کثیبِ اَحمر کے پاس ہے اور اَریحاء بیتُ المقدس کے پاس ہے۔
(فَتْحُ الْبَارِی ، کتاب احادیث الانبیاء ، بابہ وفاۃ موسیٰ وذکرہ بعد، ٦ /٥٣٧ ، ملخصاً ، دار السلام ریاض)

قبرِ انور میں نماز

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: میں شب معراج کثیبِ احمر کے مقام سے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس سے گزرا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔ **(صَحِیْح مُسْلِم ، کتاب الفضائل ،باب من فضائل موسیٰ ، ص ٩٢٧، حدیث ٢٣٧٥، دار الکتب العلمیہ بیروت)**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تورات کا معنی

حضرت امام ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تورات اصل میں وَرَی سے مُشْتَق ہے جس کا معنی ہے چقماق کا آگ دینا جس سے نور اور روشنی ظاہِر ہوتی ہے۔

(بَحْرُ العُلُوم، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۳، ۱، ص ۲۳۹، المکتبۃ الشاملہ)

حاشیہ: چَقماق: ہلکے مٹیالے رنگ کا ایک سخت پتھر جسے رگڑنے سے آگ نکلتی ہے۔ **(فیروز اللغات، ص ۵۵۶، فیروز سنز لاھور)**

حضرتِ امام ابو اسحٰق محمد بن احمد ثعلبی نیسابوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تورات عبرانی زبان کا لفظ ہے اس کا معنی ہے شریعت۔ **(اَلْکَشْف وَالْبَیَان ، سورۃ آلِ عمران تحت الآیۃ: ۳، ۳ / ۸)**

تورات کی وجہ تسمیہ

حضرتِ علّامہ ابو حفص سراجُ الدِّین عمر بن علی حنبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: تورات کو تورات اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں روشنی اور نور ہے اور اسی کے ذریعے گمراہی سے ہدایت کی طرف نکلنا ہے جیسا کہ روشنی کے ذریعے اندھیرے سے نور کی طرف نکلنا ہے۔

(اَللُّبَاب فی عُلُومِ القرآن الکتاب، سورۃ ال عمران، تحت الایۃ: ۳، ۱۵/ ۱۵۱، الشاملہ)

حضرت امام فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: تورات کو تورات اس لیے کہتے ہیں کہ اس سے بنی اسرائیل اور ان کے پیروکاروں کے لئے روشنی اور نور ظاہِر ہوا۔ (بَحْرُ العُلُوم ، سورۃ ال عمران، تحت الآیۃ: ۳، ۱/ ۲۳۹، المکتبۃ الشاملہ)

تورات کب اور کہاں نازِل ہوئی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو تورات عطا فرمانا چاہی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو روزے رکھنے کا حکم دیا آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پہلے تیس روزے رکھے اور بعد میں دس روزے رکھے اس کے بعد **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو تورات عطا فرمائی جیسا کہ قرآن مجید میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے۔

وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً (پ ٩، الاعراف: ١٤٢)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ فرمایا اور ان میں دس اور بڑھا کر پوری کیں تو اس کے ربّ کا وعدہ پوری چالیس رات کا ہوا۔

حضرتِ علّامہ ابو عبدُ اللہ **محمد بن احمد انصاری قُرطبی** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ ایک مہینہ کے روزے رکھیں اور اس میں یکسوئی سے عبادت کریں جب آپ نے روزے رکھے تو اپنے منہ کی بو کو ناگوار جانا اور کیرب کے درخت سے مسواک کرلی فرشتوں نے عرض کی ہم آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے منہ سے مشک کی خوشبو سونگھتے تھے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کو مسواک سے ختم کر دیا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر ذی الحجہ کی دس راتوں کی زیادتی کر دی گئی۔ اور ایک قول یہ ہے جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے مسواک کی تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کی طرف وحی فرمائی اے موسیٰ! میں تجھ سے اس وقت تک کلام نہیں کروں گا جب تک تیرے منہ میں وہ بو نہ لوٹ آئے جو اس سے پہلے تھی اور تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ روزہ دار کے منہ کی بو مجھے مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو دس روزوں کا حکم دیا۔

(تفسیرِ قُرطبی، سورۃ الاعراف تحت الآیۃ: ١٤٢، ٤/١٦٧)

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا اِمام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکافی فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام چالیس راتیں طور پر رکے رہے اور اس وقت آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر تورات تختیوں کی صورت میں نازِل ہوئی اور ربِّ کریم نے سرگوشی کرتے ہوئے انہیں قربِ خاص عطا فرمایا اور ہم کلامی کا شرف عطا فرمایا۔

(تَفْسِیر دُرِّ مَنْثُور، سورۃ الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۴۲، ۶/۵۳۹)

چالیس دن کون سے تھے؟

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ **وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ (پ۹، الاعراف: ۱۴۲)** سے ذوالقعدہ اور ذی الحجہ کی دس راتیں مراد ہیں۔ (تَفْسِیر دُرِّ مَنْثُور، **سورۃ الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۴۲، ۶/۵۳۹**)

تورات کس زبان میں نازِل ہوئی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو کتابیں نازِل فرمائیں وہ ہمیشہ وہاں کے رہنے والے لوگوں کی زبان میں نازِل فرمائیں جیسا کہ قرآن مجید اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عربی میں نازِل فرمائی کیونکہ وہاں کے رہنے والے لوگوں کی زبان عربی تھی اور حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانہ میں سُریانی زبان بولی جاتی تھی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تورات کو بھی سُریانی زبان میں نازِل فرمایا جیسا کہ اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملّت، اِمامِ اہلسنّت شاہ اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: عِبرانی میں انجیل نازِل ہوئی اور سُریانی میں تورات ہے۔

(ملفوظاتِ اعلی حضرت ،حصہ چہارم، ص ۴۴۷)

سب سے پہلے آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر کتاب نازِل ہوئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اتنے پیارے نبی ہیں کہ جن پر بنی اسرائیل کے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سے سب سے پہلے کتاب نازِل کی گئی، چُنانچِہ محمد بن احمد خطیب

شربینی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: آپ عَلَیْہِ السَّلَام **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پہلے نبی ہیں جن پر بنی اسرائیل میں سے سب سے پہلے کتاب نازِل کی گئی۔(تَفْسِیر السِّراجُ المُنِیر سورۃ السجدہ تحت الآیۃ:۲۳، ۱/۳۳۰۷)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پہلے صاحبِ کتاب پیغمبر ہیں اور تورات شریف پہلی آسمانی کتاب ہے۔**(نورُ العرفان، پ ۱۲، ھود، تحت الآیۃ: ۱۱۰، ص ۲۸۱)**

تورات کس چیز سے لکھی گئی تھی؟

حضرتِ علّامہ ابو محمد عبدُ الرَّحمن بن ابی حاتِم رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی حضرتِ سَیِّدُنا عِکرمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: تورات سونے کی قلموں سے لکھی گئی تھی۔(تَفْسِیر اِبنِ ابی حاتِم، سورۃ الاعراف تحت الاٰیۃ: ۱۴۵، ۶/۱۸۳، المکتبۃ الشاملہ)

(الدر المنثور ، سورۃ الاعراف ، تحت الایۃ:۱۴۵، ۶ /۵۶۵،مرکز ہجر للبحوث والداسات العربیہ والاسلامیہ قاھرہ)

تورات کی صورتیں اور آیتیں

حضرتِ امام ابوالبرَکات عبدُ اللہ بن احمد بن محمود عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَدود فرماتے ہیں: تورات میں ہزار سورتیں تھیں اور ہر سورت میں ہزار آیتیں تھیں جس کے اجزاء کو ستّر اونٹ اٹھاتے۔

(تَفْسِیرِ نَسَفِی، سورۃ طٰہٰ، تحت الآیۃ ۸۶، ۲/۳۷۸، دار الکلم الطیب بیروت)

www.dawateislami.net

تورات صرف چار لوگوں نے پڑھی

حضرتِ سَیِّدُنا ربیع بن انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ تورات نازِل کی گئی اور وہ 70 اونٹوں کا بوجھ تھا اس کا ایک جزء ایک سال میں پڑھا جاتا اور سوائے چار افراد حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ، یوشع، عزیر اور عیسی عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اس کو کسی نے نہیں پڑھا۔

(بَحْرُ المُحِیط، سورۃ الاعراف تحت الآیۃ: ۱۴۵، ۵/۴۴۶، المکتبۃ الشاملہ)

تورات کی تختیاں کس مادہ سے تھیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو جو تورات عطا فرمائی تھی وہ لکھی ہوئی تھی اور اس کی کتابت تختیوں پر تھی اور یہ تختیاں زَبَرجَد کی تھیں جیسا کہ

حضرتِ علّامہ علاءُ الدّین علی بن محمد خازِن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو تورات تختیوں میں عطا فرمائی اور وہ تختیاں زَبَرجَد کی تھیں۔ (تَفْسِیرِ خازِن، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ ۵۱، ۱/۵۳، دار الکتب العربیہ الکبری مصر)

تورات کی تختیوں کی تعداد

حضرتِ علّامہ محمد بن احمد خطیب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ الْحَسِیْب فرماتے ہیں: تورات کے 7 حصّے 7 تختیوں میں تھے۔

(تَفْسِیر السِرَاجُ المُنِیر، سورۃ الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۵۰، ۱/۱۱۲۶، المکتبۃ الشاملہ)

تورات سے ہر چیز کی تفصیل اٹھالی گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جب حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو تورات عطا فرمائی تو اس میں ہر چیز کی تفصیل موجود تھی جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے اس کی تختیاں نیچے گر گئیں تو اس میں سے ہدایت اور رحمت کے علاوہ سب کچھ اٹھالیا گیا، جیسا کہ حضرتِ اِمام حافِظ ابو محمد عبدُ الرَّحمن عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن بن ابی حاتِم

رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: جب حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تورات کو لائے اور بنی اسرائیل کو بچھڑے کی طرف مُتَوَجِّہ دیکھا تو تورات اپنے ہاتھ سے پھینک دی اور وہ ٹوٹ گئی اور حضرتِ سَیِّدُنا ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آئے اور ان کے سر کو پکڑ لیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے سات حصّوں میں سے چھ حصّے اٹھا لئے اور ایک حصّہ باقی رہا جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا غصہ جاتا رہا تو تختیوں کو اٹھا لیا اور اس نسخے میں ان کے لئے ہدایت اور رحمت تھی جو اپنے ربّ سے ڈرنے والے ہیں۔

(تَفْسِیر اِبنِ ابی حاتِم، سورۃ الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۴۵، ۵/ ۱۵۶۳، المکتبۃ الشاملہ)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: توریت شریف جو زَبَرْجَد کی تختیوں پر لکھی ہوئی عطا فرمائی گئی اس میں اَحکامِ شَرعِیہ اور سارے عُلُومِ غَیبِیہ کا کھلا بیان تھا بوقت عطا توریت میں ہدایت بھی تھی اور ہر چیز کا بیان بھی مگر جب موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے ہاتھ سے قوم کی بچھڑا پرستی پر غصہ کی وجہ سے زمین پر گر گئیں تو ہدایت و رحمت تو رہ گئی تِبْیَانُ کُلِّ شَیْءٍ اس میں سے اٹھالی گئی ربّ تعالی فرماتا ہے

وَ لَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ الْاَلْوَاحَ ۖۚ وَ فِیْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ هُمْ لِرَبِّهِمْ یَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

(ترجمۂ کنزالایمان: اور جب موسیٰ کا غصہ تھما تختیاں اُٹھالیں اور ان کی تحریر میں ہدایت اور رحمت ہے اُن کے لیے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔)

(پ ۹، الاعراف: ۱۵۴)

دیکھو یہاں تِبیَان کا ذِکر نہیں خلاصہ یہ کہ توریت میں سارے عُلُومِ غَیبِیہ تھے مگر باقی نہ رہے لیکن قرآن شریف میں سارے عُلُومَ غَیبِیہ تھے بھی اور باقی بھی رہے ربّ تعالی فرماتا ہے **نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيٰنًا لِّكُلِّ شَيْءٍ**۔

(مِرَاۃُ المَنَاجِیح، باب القدر، الفصل الاول، ۱/ ۹۲، نعیمی کتب خانہ گجرات)

یہودی ایک رخسار پر سجدہ کیوں کرتے ہیں؟

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں جب موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بنی اسرائیلیوں سے توریت ماننے کا عہد وپیمان لے کر ستّر آدمیوں کے ساتھ توریت لینے کوہِ طُور پر تشریف لے گئے اور وہاں یہ ستّر کلامِ الٰہی سن چکے اور مر کر زندہ ہو چکے تب آپ کو توریت شریف عطا ہوئی جب آپ نے وہ کتاب ان ستّر کو دکھائی تو یہ لوگ سخت احکام اور کڑی پابندیاں دیکھ کر گھبرا گئے اور کہنے لگے کہ ہم سے ان پر عمل نہ ہو سکے گا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تب جبرئیل بحکمِ الٰہی کوہِ طُور اکھیڑ کر ان کے سروں پر لے کر کھڑے ہو گئے کہ یا توریت قبول کرو ورنہ ابھی تم پر گرتا ہے یہ پہاڑ قد آدم ان کے سروں سے اونچا تھا یہ لوگ ابھی موت دیکھ چکے تھے اب گھبرا گئے فوراً سجدہ میں گر گئے مگر سجدہ پوری پیشانی پر نہ کیا بلکہ ایک رخسار پر تا کہ پہاڑ کو بھی دیکھتے رہیں کہیں گر نہ جائے، چُنانچہ اب تک یہود ایک رخسار پر ہی سجدہ کرتے ہیں۔

(تفسیرِ نعیمی، پ۱، البقرہ، تحت الآیۃ: ۶۳، ۱/ ۴۴۵، نعیمی کتب خانہ گجرات)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس واقعہ کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے قرآن مجید میں یوں اِرشاد فرمایا

وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (پ ۹، الاعراف، ۱۷۱)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور جب ہم نے پہاڑ اُن پر اٹھایا گویا وہ سائبان ہے اور سمجھے کہ وہ ان پر گر پڑے گا لو جو ہم نے تمہیں دیا زور سے اور یاد کرو جو اس میں ہے کہ کہیں تم پرہیز گار ہو۔

www.dawateislami.net

نُزولِ قُرآن اور نُزول تورات میں فرق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چند کتابوں کو نازِل فرمایا اور ان میں تورات بھی تھی ان کو ایک ہی مرتبہ مکمل نازِل فرمادیا اور جب قرآن مجید کی باری آئی تو اس کے نازِل کرنے کا انداز سب سے جدا کر دیا اور پھر یہ مسلسل نازِل ہوتا رہا جو کہ تقریباً تیئس سال کے عرصہ میں مکمل ہوا اور یہ انداز سب سے زیادہ مفید ہے اور پوری دنیا کے لئے قرآن مجید ہی کافی ہے، جیسا کہ مُفسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی: قرآن کریم کا طریقہ نُزول، تورات و انجیل کے طریقہ نُزول سے دو طرح سے اعلیٰ ہے ایک یہ کہ وہ کتابیں ایک دم آئیں اور قرآن آہستہ آہستہ، دوسرے یہ کہ وہ کتابیں لکھی ہوئیں آئیں اور قرآن بولا ہوا۔ (نورُ العرفان، پ۱۹، الفرقان تحت الآیۃ: ۳۲، ص۴۳۶، نعیمی کتب خانہ گجرات)

تورات شریف صرف بنی اسرائیل کے لئے ہدایت تھی جبکہ قرآن تمام لوگوں کے لئے ہدایت بن کر آیا جیسا کہ قرآن مجید میں فرمانِ عالی شان ہے

وَاٰتَیْنَا موسیٰ الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۲)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور اسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کیا۔

مُفسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام صرف بنی اسرائیل کے نبی تھے اور توریت صرف اس قوم کے لیے ہدایت تھی، قرآن کریم کے لیے اِرشاد ہوا **هُدًى لِّلنَّاسِ** (لوگوں کے لیے ہدایت) (نورُ العرفان، پ۱۵، بنی اسرائیل تحت الآیۃ: ۲، ص۷۹۵، نعیمی کتب خانہ گجرات)

قرآن مجید تورات شریف سے افضل

مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: قرآن مجید تورات سے زیادہ افضل زیادہ عام ہے چند وجہ سے۔ تورات لکھی ہوئی ملی قرآن مجید پڑھا ہوا نازِل ہوا پڑھنے سے وہ فوائد حاصل ہوتے ہیں جو لکھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔ تورات ایک دم آئی قرآن آہستہ آہستہ تیئس سال میں۔ تورات کی آیات کا شانِ نُزول کوئی نہ تھا مگر قرآنی آیات کے مختلف شانِ نُزول ہیں کہ بہُت اَحکام کی آیتیں حضراتِ صحابہ کے کسی واقعہ پر ہوئیں جیسے تیَمُّم کی حضرتِ عائشہ صِدّیقہ کے ہار گم ہونے پر نازِل ہوئی تاکہ تا قیامت لوگوں پر ان حضرات کا احسان رہے۔ تورات شریف صرف بنی اسرائیل کے لئے قرآن ساری خدائی کے لئے۔ تورات شریف ایک خاص وقْت کے لئے آئی قرآن مجید ہمیشہ کے لئے۔ تورات میں صرف اَحکام یا عُلُوم غَیبِیہ تھے قرآن میں شِفا بھی ہے ہر مرض کی دوا بھی ربّ تعالی فرماتا ہے

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ(پ ۱۵،الاسراء : ۸۲)		ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔

قرآن مجید میں سوز و گداز بھی ہے کہ بغیر سمجھے پڑھو جب بھی تڑپا دیتا ہے فرماتا ہے

تَرٰۤى اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ (پ ٦،المائدہ،۸۳)		ترجمۂ کنزالایمان: تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے اُبل رہی ہیں۔

تورات پر عمل کر کے دار الفاسقین کی حکومت کا وعدہ ہوا قرآن پر عمل کر کے ساری روئے زمین کی حکومت کا وعدہ ہوا۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ (پ١٨، النور، ٥٥)		ترجمۂ کنزالایمان: اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا

تورات کی ترتیب اس کا جمع فرمانا ربّ کی طرف سے ہوا مگر قرآن مجید کی ترتیب حُضُور انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے دی تاکہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے علمِ غیب کا پتہ لگے کہ مدینہ میں بیٹھے ہوئے لوحِ محفوظ کو دیکھتے ہیں کہ وہاں کی ترتیب کے مُطابِق کیا؟ غرض یہ کہ جیسے حُضُور سَیِّدُ الاَنبیا افضلُ الرُّسل (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ہیں ویسے ہی حُضُور کا قرآن افضلُ الکُتب ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، پ ٩، الاعراف، تحت الآیۃ: ١٤٥، ٩/٢٠٩)

صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطّریقہ حضرت مفتی **محمد امجد علی اعظمی** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی قران کے افضل ہونے کے مُتعلّق فرماتے ہیں: بَہُت سے نبیوں پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اُتاریں، اُن میں سے چار کتابیں بَہُت مشہور ہیں: "تورات" حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر، "زَبور" حضرت دَاوٗد عَلَیْہِ السَّلَام پر، "اِنجیل" حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر، "قرآنِ عظیم" کہ سب سے افضل کتاب ہے، سب سے افضل رسول حُضُور پُر نور احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر۔

(بہارِ شریعت، عقائد متعلقہ نبوت، حصہ اول، ١/٢٩، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

آسمانی کُتُب ایک دوسری سے افضل کیسے؟

مفتی صاحب مزید ارشاد فرماتے ہیں: کلامِ الٰہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اس کے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لیے اس میں ثواب زائد ہے، ورنہ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) ایک، اُس کا کلام ایک، اُس میں افضل و مفضول کی گنجائش نہیں۔ (بہار شریعت، عقائد متعلقہ نبوت، حصہ اول، ۱/۲۹، مکتبۃ المدینہ کراچی)

تورات کی صفات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تورات **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ایسی کتاب ہے جس کا نُزول مختلف صفات کے ساتھ ہوا جیسا کہ فرقان، ضیاء، اور ذِکْر اور ان کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ چُنانچِہ اِرشاد باری تعالی ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِیَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِیْنَ

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ دیا اور اُجالا اور پرہیز گاروں کو نصیحت

(پ۱۷، الانبیاء:۴۸)

فرقان

تورات کو فُرقان بھی کہا گیا ہے کیونکہ تورات حق اور باطِل کے درمیان فرق کرنے والی ہے، جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الکافی فرماتے ہیں: فرقان سے مراد تورات ہے جو حق و باطل اور حلال و حرام کے درمیان فرق کرنے والی ہے۔

(تفسیر جلالین، سورۃ الانبیاء تحت الآیۃ: ۴۸، ص ۲۷۳، قدیمی کتب خانہ کراچی)

www.dawateislami.net

تورات ضیاء ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تورات کی صفات میں سے ایک صفت ضیاء بھی ہے، جیسا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اِرشاد فرمایا:

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِیَآءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِیْنَ (پ ١٧، الانبیاء: ٤٨)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ دیا اور اُجالا اور پرہیز گاروں کو نصیحت۔

حضرتِ امام ابو البرَکات عبدُ اللہ **بن احمد بن محمود نَسَفی** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **فرماتے ہیں: ضِیَآءً** سے مراد تورات ہے اور اس کے ذریعے روشنی حاصل ہوتی ہے اور اس کے ذریعے نجات کے راستے تک پہنچا جاتا ہے۔

(تفسیر نسفی، سورۃ الانبیاء تحت الآیۃ: ٤٨، ٢/٤٠٧، دار الکلم الطیب بیروت)

تورات ذِکْر ہے

حضرتِ امام ابو البرَکات عبدُ اللہ **بن احمد بن محمود نَسَفی** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **فرماتے ہیں: تورات کی ایک صِفَت ذِکْر** بھی ہے کہ جس کی طرف لوگ اپنے دینی معاملات میں محتاج ہوتے ہیں اس کو ذِکْر کیا گیا ہے۔

(تفسیر نسفی، سورۃ الانبیاء تحت الآیۃ: ٤٨، ٢/٤٠٧، دار الکلم الطیب بیروت)

تورات کے تمام مَضامین و معانی قرآن میں

حضرت علّامہ شیخ محمد اسمٰعیل حقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **فرماتے ہیں: جب اللہ** عَزَّوَجَلَّ **نے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ** عَلَیْہِ السَّلَام **پر تورات نازِل فرمائی اور اس میں ہزار سورتیں اور ہر سورت میں ایک ہزار آیتیں تھیں تو حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ** عَلَیْہِ السَّلَام **نے عرض کی، اے میرے ربّ! اس کتاب کو پڑھنے اور یاد کرنے کی کون طاقت رکھتا ہے؟ تو اللہ** عَزَّوَجَلَّ **نے فرمایا: میں اس سے بڑی کتاب نازِل کروں گا، آپ** عَلَیْہِ السَّلَام **نے عرض کی، اے میرے ربّ! کس پر؟ اللہ** تَبَارَكَ وَتَعَالٰی **نے اِرشاد فرمایا: خاتَمُ النَّبِیّٖن پر، آپ** عَلَیْہِ السَّلَام **نے عرض کی اس کی امّت اس**

کتاب کو کیسے پڑھے گی حالانکہ ان کی عمریں چھوٹی ہوں گی ؟اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا:میں ان پر اس کو آسان کر دوں گا یہاں تک کہ ان کے بچے اس کتاب کو پڑھیں گے عرض کی اے میرے ربّ!تو کیسے کرے گا؟اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: میں نے آسمان سے زمین کی طرف 103 صحیفے نازِل کیے 50 شِیث (عَلَیْہِ السَّلَام) پر 30 اِدریس (عَلَیْہِ السَّلَام) پر 20 ابراہیم (عَلَیْہِ السَّلَام) پر تورات تجھ پر زَبور داود (عَلَیْہِ السَّلَام) پر اِنجیل عیسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) پر اور فرمایا میں نے تمام کائنات کا ذِکْر ان کتابوں میں کر دیا اور میں ان تمام کُتب کے معانی محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی کتاب میں جمع کروں گا اور اس تمام کو ایک سو چودہ سورتوں میں جمع کروں گا۔(رُوحُ البَیان، سورۃ البقرۃ تحت الایۃ:۲ ، ۳۲/۱، دار الکتب العلمیہ بیروت)

تورات کے اَحکامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے شریعت حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازِل فرمائی جس میں شریعت کے اَحکام تفصیل سے موجود تھے،چُنانچِہ قرآن پاک میں اِرشاد باری تعالیٰ ہے

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ

(پارہ ۹،الاعراف :۱۴۵)

ترجمۂ کنزُ الایمان:اور ہم نے اس کے لئے تختیوں میں لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل اور فرمایا اے موسیٰ اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر۔

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: تورات شریف میں شریعت مُوسَوِی کے سارے اَحکام موجود تھے اور اس میں سارے عُلُوم غَیبِیہ بھی تھے مزید فرماتے ہیں تورات میں نور ہدایت نصیحت سب تھے۔

(تفسیر نعیمی ، پ ۹ ، الاعراف ،تحت الآیۃ:۱۴۵، ۹/۲۰۸، نعیمی کتب خانہ گجرات)

حضرت علّامہ ابو اسحاق احمد بن محمد نیسابوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: اس آیت مِنْ کُلِّ شَیْءٍ سے مراد اَمر و نَہی، حلال و حرام اور حُدود و اَحکام ہیں۔ **(الکشف والبیان ،سورۃالاعراف ،تحت الآیۃ:۱۴۵، ۴/۲۳۸، المکتبۃ الشاملہ)**

حضرت علّامہ ابو حفص سراجُ الدِّین عمر بن علی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: **مِنْ کُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَۃً** سے مُراد کہ ہم نے اس میں ہر اس چیز کو لکھ دیا جس کی بنی اسرائیل کو اپنے دین میں نصیحتیں، اَحکام کی تفصیل، اور حلال و حرام کی تفصیل کی ضَرورت تھی۔ **(اَللُّبَاب فی عُلُومِ الکتاب،سورۃ الاعراف ،تحت الآیۃ:۱۴۵، ۹/ ۳۰۶ ، دار الکتب العلمیہ بیروت)**

تورات کے اَحکامات پر عمل کرنا ضَروری تھا

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن نقل فرماتے ہیں: ہم نے موسیٰ سے فرمایا کہ آپ تورات کو مضبوطی سے پکڑ لیں کہ اس پر پوری طور پر عمل کریں اس کے عُلُوم اپنے سینہ میں جمع کریں اور موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) اپنی قوم بنی اسرائیل کو حکم دیں کہ تورات میں عام اَحکام اچھے ہیں مگر بعض اَحکام بَہُت ہی اچھے ان بَہُت ہی اچھے اَحکام پر ضَرور بالضَرور عمل کریں کہ واجبات اور فرائض ہیں باقی اچھے اَحکام پر بھی کریں تو اچھا ہے کہ وہ مُستَحَبّات و نوافل ہیں۔

(تفسیر نعیمی، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ:۱۴۵، ۹/۲۰۹، نعیمی کتب خانہ گجرات)

کیا تورات کے تمام اَحکام مَنْسُوخ ہو گئے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن مجید کے نازِل ہونے سے پہلے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جو بھی کُتُب نازِل فرمائیں ان میں مختلف قسم کے اَحکامات تھے اور ان پر عمل ہوتا رہا لیکن جب قرآن مجید کا نُزول ہوا تو پہلی کُتُب اوران کے اَحکامات کو مَنْسُوخ کر دیا گیا لیکن ان میں سے بعض ایسے اَحکامات بھی ہیں جو مَنْسُوخ نہیں ہوئے بلکہ اب بھی نافِذُ العمل ہیں۔

جیسا کہ تورات میں حکم موجود تھا کہ اگر شادی شدہ مرد اور عورت زِنا کریں تو ان کی سزا رَجم ہے اور یہی حکم شریعتِ محمّدی میں بھی موجود ہے جیسا کہ

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ **بن** عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: کہ یہود **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آئے اور انہوں نے ذِکْر کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور عورت نے زِنا کیا ہے **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: تم تورات میں رَجم کے بارے میں کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم ان کو رُسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: تم جھوٹے ہو بے شک اس میں رَجم کا حکم موجود ہے۔ وہ تورات کو لائے اور انہوں نے اسے کھولا ان میں سے ایک شخص نے آیتِ رَجم پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس سے پہلے اور پیچھے پڑھا حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے فرمایا: اپنا ہاتھ اٹھا، پس اس نے ہاتھ اٹھایا تو آیتِ رَجم اس کے نیچے تھی انہوں نے کہا اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سچ ہے کہ اس میں آیتِ رَجم موجود ہے پس **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان دونوں کے مُتعلِّق رَجم کا حکم فرمایا اور وہ دونوں رَجم کیے گئے۔

(صَحِیح بُخاری، کتاب الحدود، باب احکام اھل الذمۃ... الخ، ص ۱۶۶۶، الحدیث: ۶۸۴۱، دار المعرفۃ بیروت)

اسی طرح مندرجہ ذیل آیتِ مُبارَکہ کے اَحکام بھی تورات کے اَحکام میں شامل تھے چونکہ یہ مَنْسُوخ نہ ہوئے اس لئے یہ اَحکام بھی ہم پر لازِم ہیں قرآن پاک میں ہے

قِصاص کا حکم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ رَبُّ الْعِزَّت نے تورات شریف میں باقی مُعاملات اور اَحکامات کے ساتھ ساتھ قِصاص کے بعض اَحکام بھی بیان فرمائے تھے اور ان کو اسی طرح شریعتِ محمدیہ میں بھی باقی رکھا گیا، جیسا کہ قرآن مجید میں اِرشاد ربانی ہے۔

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَ الاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّه وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (پ ٦، المائدة، ٤٥)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ہم نے توریت میں اُن پر واجِب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بدلہ ہے پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کرادے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافِظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت میں اگرچہ یہ بیان ہے کہ توریت میں یہود پر قِصاص کے یہ اَحکام تھے لیکن چونکہ ہمیں ان کے ترک کا حکم نہیں دیا گیا اس لئے ہم پر یہ اَحکام لازِم رہیں گے کیونکہ شرائعِ سابِقہ کے جو اَحکام خدا اور رسول کے بیان سے ہم تک پہنچے اور مَنْسُوخ نہ ہوئے ہوں وہ ہم پر لازِم ہوا کرتے ہیں۔ **(خزائن العرفان، پ۶، المائدۃ تحت الآیۃ: ۴۵، ص۲۲۲، مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی)**

www.dawateislami.net

تورات میں حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کے اَوصافِ حَمِیدہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف، بشارتیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کا تذکرہ اس سے پہلے تمام کُتُب میں فرمایا۔ اور تورات میں بھی حُضُور کے اوصافِ حَمِیدہ تفصیل سے بیان کئے گئے تھے کہ جن کو دیکھ کر بعض یہود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لے آئے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(پ ۹، الاعراف: ۱۵۷)

ترجمۂ کنزُالایمان: وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور اِنجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور بُرائی سے منع فرمائے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں اُن پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامُراد ہوئے۔

حُضُور کے سات فضائل

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اَوصافِ حَمِیدہ تورات واِنجیل میں مذکور تھے، جس کی وجہ سے ہمارے حُضُور

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو سارے بنی اسرائیل جانتے پہچانتے تھے، بلکہ حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی اُمّت، حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کے صحابہ کے فضائل بھی ان کُتُب میں تفصیل وار مذکور تھے۔ اس جگہ ربّ نے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سات فضائل موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو سنائے، وہ نبی ہیں اُمّی، یعنی ماں کے شکم سے علم والے ہیں، اچھی باتوں کا حکم فرمانے والے، بُری باتوں کو حرام فرمانے والے، مشکل کشا، حاجت رَوا، دافعُ البلائ، صاحِبُ الجُود والعطا ہیں۔ (نورُالعرفان، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ:۱۵۷، ص۷۶۵، ملخصا، نعیمی کتب خانہ گجرات)

تورات کے شروع میں حُضُور کے اَوصاف

حضرتِ سیِّدُنا کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تورات شریف کی پہلی سطر میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی لکھی ہوئی صفات بیان فرماتے ہیں: ”محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رسول ہیں، میرے بندے ہیں جو با اختیار ہیں، نہ سخت مِزاج اور نہ سختی کرنے والے، نہ بازاروں میں چیخنے والے اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے والے۔ بلکہ آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) درگزر کرنے والے اور معاف کرنے والے ہیں، ان کی ولادت مکّہ مکرّمہ میں ہوگی اور طیبہ کی طرف ہجرت کریں گے اور ان کی حکومت شام میں بھی ہوگی۔ **(سُنَنُ الدَّارمی ، باب صفة النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، فی الکتب قبل مبعثہ ، ص ۲۵، الحدیث :۷، دار المعرفة)**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تورات شریف کی اِمتیازی شان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: اللہ عَزَّوَجَلَّ پہلے انبیا پر صحیفے نازِل فرماتا رہا لیکن کسی پر مکمل کتاب نازِل نہیں فرمائی سب سے پہلے کتاب حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازِل فرمائی جس میں مکمل شریعت تھی اور

انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اسی شریعت پر عمل کرتے رہے اور اس کے مُطابِق فیصلے کرتے رہے، چُنانچِہ قرآن پاک میں ہے۔

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِیْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ یَحْكُمُ	ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک ہم نے توریت اتاری
بِهَا النَّبِیُّوْنَ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِیْنَ	اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق یہود کو
هَادُوْا وَ الرَّبّٰنِیُّوْنَ وَ الْاَحْبَارُ بِمَا	حکم دیتے تھے ہمارے فرماں بردار نبی اور عالم اور
اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ (پ ۶،	فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی۔

المائدہ ، ۴۴)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: توریت شریف بَہُت شاندار کتاب ہے اس میں عقائد، اَحکام سب کچھ ہیں بہت سے انبیائے کِرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) اس کے مُبَلِّغ رہے قرآن مجید کے بعد توریت ہی کی شان ہے اسی کا دَرَجہ ہے پہلی آسمانی کتاب توریت ہے اور کسی کتاب کو یہ شرف حاصل نہ ہوا کہ حضرات انبیائے کِرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) اس کے عامل و مُبلِّغ ہوں یہ توریت کی خُصُوصی شان ہے۔

(تفسیر نعیمی، پ۶، المائدہ تحت الآیۃ: ۴۴، ۶/ ۴۴۴)

تورات کا اِختتام پانچ باتوں پر

حدیثِ قُدسی میں ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: ”اے موسیٰ! میں نے توراۃ کو پانچ باتوں پر ختم کیا ہے اگر تم ان پر عمل کروگے تو ہی توراۃ کا عِلْم تمہیں نفع دے گا، اے موسیٰ! ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ میں نے تمہارے لئے جو رزق مقرر کر دیا ہے جب تک میرے خزانے میں کمی نہ دیکھو (جو متصوّر ہی نہیں) اسی حصّے پر بھروسہ کرو، اے موسیٰ! دوسری بات یہ ہے کہ جب تک میری حکومت کو زائل ہوتے نہ دیکھ لو (جو متصوّر ہی نہیں) تو دنیوی حکمران سے نہ ڈرو، اے موسیٰ! تیسری بات یہ ہے کہ جب تک

تم خود کو خلافِ اَولیٰ سے خالی نہ پاؤ کسی کے عیب کی ٹوہ میں نہ پڑو، اے موسیٰ! چوتھی بات یہ ہے کہ جب تک تمہاری روح تمہارے جسم میں رہے شیطان سے جنگ کرنا نہ چھوڑو، اے موسیٰ! پانچویں بات یہ ہے کہ میرے عتاب سے بے خوف مت رہنا اگرچہ تم خود کو جنّت میں پاؤ۔ (بَحْرُ الدُّمُوع، ص ١٧٧، مکتبہ دار الفجر دمشق)

قرآن جیسے اَوصاف تورات میں

حضرت سَیِّدُنا عطا ابن یَسار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جب تورات میں موجود حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صفات کے بارے میں سوال کیا گیا تو اِرشاد فرمایا: جی ہاں! حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جو اَوصاف قرآن کریم میں آئے ہیں وہی اوصاف تورات میں بھی مذکور ہیں: اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضِر ناظِر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا۔ اور یہی آیت تورات میں بھی موجود ہے۔ اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضِر ناظِر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اُمّیّوں کا نگہبان بنا کر۔ تم میرے بندے اور میرے رسول ہو میں نے تمہارا نام مُتَوَکِّل رکھا، نہ بد خُلق ہو نہ سخت مِزاج، نہ بازاروں میں آواز بلند کرنے والے، نہ بُرائی سے بُرائی کو دفع کرو لیکن خطاکاروں کو مُعاف کرتے ہو اور ان پر احسان فرماتے ہو، میں اس کو نہیں اٹھاؤں گا یہاں تک کہ اس کی بَرَکت سے غیر مُستقیم مِلّت کو دُرُست کر دوں اور وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پکارنے لگیں اور تمہاری اس کی بدولت اندھی آنکھیں بینا اور بہرے کان شُنوا اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل کُشادہ ہو جائیں اور وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہیں۔

(کتابُ الطَّبَقَات الکبیر لابن سعد، ذکر صفۃ رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ والانجیل، ١/ ٣١١، مکتبۃ الخانجی قاھرہ)

www.dawateislami.net

تورات شریف میں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ذِکْر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جیسے اپنے پیارے مَحبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَصحاب کی مختلف صفات قرآن مجید میں بیان فرمائیں اسی طرح تورات میں بھی ان کو بیان کیا گیا، چُنانچِہ قرآن مجید میں اِرشاد ربانی ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ز سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ (پ ۲۶، الفتح، ۲۹)	ترجمۂ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تُو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل ورِضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی صفت توریت میں ہے۔

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی اسی آیت مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صحابہ کی مدح و مناقب تورات و اِنجیل میں بھی ذِکر کی گئیں اور خصوصیّت سے ان کی یہ مثال ان دونوں کتابوں میں ذِکْر ہوئی تھی جو یہاں بیان ہو رہی ہے، معلوم ہوا کہ جیسے حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی نعت شریف توریت و اِنجیل میں تھی ایسے ہی حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صحابہ کے مَناقِب بھی تھے۔

(نور العرفان، پارہ ۲۶، الفتح، ۲۹، ص ۶۱۸، نعیمی کتب خانہ گجرات)

صحابہ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا تَشَدُّد اور رَحْم

حضرت علّامہ ابو البرَکات عبدُ اللہ بن احمد بن محمود نسفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: صحابہ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا تَشَدُّد کفّار پر یہاں تک پہنچا ہوا تھا کہ وہ اپنے کپڑوں کو ان کے کپڑوں کے ساتھ لگنے سے اور اپنے بدن

کو ان کے بدن کے ساتھ مس ہونے سے بچا کر رکھتے تھے اور ان کا آپس میں ایک دوسرے پر رَحم یہاں تک پہنچا ہوا تھا کہ جب بھی کوئی مومن کسی مومن کو دیکھتا تو اس سے مصافحہ اور مُعانقہ کرتا۔(تَفْسِیر نَسَفِی، سورۃ الفتح تحت الآیۃ: ٢٩، ٣/ ٣٤٤، دار الکلم الطیب بیروت)

تورات میں صحابہ کِرام کی مثال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تورات میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی جو مثال مذکور ہوئی اور اسی کو قرآن مجید میں بھی باقی رکھا گیا اس کی تفسیر رئیسُ المُفَسِّرین حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ** اَمیرُ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ **اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ** اَمیرُ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا حضرت عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ **رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ** اَمیرُ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عثمان ذوالنّورین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ **تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا** اَمیرُ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا علی المُرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم **یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا** حضرتِ سَیِّدُنا طلحہ اور حضرتِ سَیِّدُنا زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا **سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ** حضرتِ سَیِّدُنا عبد الرَّحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہُ تعالٰی عنہم اَجْمَعِیْن مُراد ہیں۔ (تَفْسِیر درِّ مَنْثُور، سورۃ الفتح تحت الآیۃ: ٢٩، ١٣/ ٥٢٤، مرکز ھجر للبحوث والدراسات العربیہ والاسلامیہ)

تورات میں سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز کا ذِکْر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کچھ ایسے بھی خوش نصیب لوگ ہیں کہ جو نہ تو نبی ہیں اور نہ ہی صحابی ہیں لیکن ان کی عظمت اور شان و شوکت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے جلیلُ القدر پیغمبر حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو بیان فرمائی اور ان خوش نصیبوں میں سے ایک دنیا کی عظیم ہستی اور عدل و انصاف کے پیکر اور مسلمانوں کے اَمیر حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا خالد ربعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے

ہیں: ”تورات میں لکھا ہوا ہے کہ آسمان حضرت سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال پر چالیس دن تک روتا رہے گا۔

(حِلْیَۃُ الاَوْلیاء، عمر بن عبد العزیز، ۵، ص ۳۷۷، الحدیث ۷۴۶۵، دار الکتب العلمیہ)

تورات میں امت مصطفےٰ کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے جب تورات شریف پڑھی تو اس میں نبیوں کے سالار، حبیبِ پَروردگار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امّت کے فضائل پڑھے تو خواہش ظاہر کی کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ امّت مجھے عطا فرمادے لیکن جواب ملا کہ یہ امّت محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہے یہاں تک کہ اس امّت کے فضائل کو پڑھ کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کاش میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا امّتی بن جاؤں، جیسا کہ

حضرت امام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الکافی حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی اے میرے ربّ! میں تختیوں میں ایسی امّت کا ذِکْر پاتا ہوں جو بعد میں آئیں گے قیامت کے دن پہلے اٹھیں گے وہ پیدا ہونے میں موخر ہیں اور جنّت میں داخل ہونے کے اعتبار سے سابِق ہیں اور مقدّم ہیں پس انہیں میری امّت بنادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: وہ احمد کی امّت ہے پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی، اے میرے ربّ! میں تختیوں میں ایسی امّت کا ذِکْر پاتا ہوں جو بہترین امّت ہے اور اسے لوگوں کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور بُرائی سے روکتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لاتے ہیں پس تو انہیں میری امّت بنادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: وہ احمد کی امّت ہے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی اے میرے ربّ! میں تختیوں میں ایسی امّت کا ذِکْر پاتا ہوں کہ وہ پہلی کتاب اور آخری کتاب پر ایمان رکھتے ہوں گے اور بڑھتی ہوئی گمراہی کرنے والوں کے ساتھ وہ قِتال کریں گے یہاں تک کہ کانے کذّاب کو بھی قتل کردیں گے سو پس تو انہیں میری امّت بنادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تعالیٰ نے فرمایا: وہ

احمد کی امّت ہے۔ پھر عرض کی اے میرے ربّ! میں تختیوں میں ایسی امّت کا ذِکر پاتا ہوں کہ ان کی انجیلیں ان کے دلوں میں ہوں گی وہ انہیں پڑھتے ہوں گے۔ انہیں میری امّت بنادے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا وہ احمد کی امّت ہے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی اے میرے ربّ! میں تختیوں میں ایسی امّت کا ذِکر پاتا ہوں کہ وہ اپنے صدقات خود کھائیں گے اور ان پر بھی انہیں اجر بھی دیا جائے گا پس ان کو میری امّت بنادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: وہ احمد کی امّت ہے۔

پھر عرض کی اے میرے ربّ! میں تختیوں میں ایسی امّت کا ذِکر پاتا ہوں کہ جب ان میں سے کوئی نیکی کا قَصْد کرے پھر اس نے وہ عمل نہیں کیا تب بھی اس کے لئے نیکی لکھی جائے گی اور اگر اس نے وہ عمل کیا تو اس کی مثل دس سے لے کر سات سو گنا تک نیکیاں لکھی جائیں گی پس تو ان کو میری امّت بنادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: وہ احمد کی امّت ہے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی اے میرے ربّ! میں تختیوں میں ایسی امّت کا ذِکر پاتا ہوں کہ جب ان میں سے کوئی برائی کا قَصْد کرے تو اس کے خلاف کچھ بھی نہیں لکھا جاتا یہاں تک کہ وہ برائی کرلے اور اگر اس کے مُطابِق عمل کرے گا تو اس کے لئے ایک گناہ لکھا جائے گا تو اسے میرے امّت بنادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: وہ احمد کی امّت ہے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی اے میرے ربّ! میں تختیوں میں ایسی امّت کا ذِکر پاتا ہوں کہ وہ دعائیں کریں گے اور ان کی دعاؤں کو قبول کیا جائے گا تو ان کو میری امّت بنادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: وہ احمد کی امّت ہے۔ حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہمیں بتایا گیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے تختیاں پھینک دیں اور عرض کی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تب تو تو مجھے بھی احمد کی امّت میں سے بنادے تو اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو دو چیزیں عطا فرمائیں جو کسی کو نہیں دی گئیں اور فرمایا اے موسیٰ میں نے تجھے لوگوں سے چُن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے۔ پھر ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی راضی ہوگئے پھر دوسری مرتبہ عطا کیے گئے اور وہ یہ تھی وَمِنْ قَوْمِ

مُوْسٰۤى اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ یَعْدِلُوْنَ (پ ۹ ، الاعراف ۱۵۹) ترجمۂ کنزُالایمان: اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کی راہ بتاتا اور اسی سے انصاف کرتا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام مکمل راضی ہو گئے۔ (تَفْسِیر دُرِّ مَنْثُور، سورۃ الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۴۵، ۶/۵۷۲، مرکز ھجر للبحوث)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تورات کتنا عرصہ قابلِ عمل رہی؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سابقہ کتب ایک مخصوص وقت تک کے لئے نازل فرمائیں کہ ان کے اَحکامات محمدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل ہونے والی مقدس کتاب قرآن مجید سے پہلے تک ہیں اور جب قرآن مجید آجائے تو یہ کتابیں مَنْسُوخ ہو جائیں گی ان کتابوں کے درمیان بَہُت زیادہ عرصہ تھا اور سب سے زیادہ رائج ہونے کے اعتبار سے سعادت مندی تورات کو حاصل ہوئی کہ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے سے پہلے حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تھے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے پہلے حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تھے اور ان کے درمیان مختلف انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام تشریف لائے۔

سَیِّدَیْنا موسیٰ اور عیسیٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام کے درمیان انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تعداد

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ بن عمران اور حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام کے درمیان بنی اسرائیل میں سے ایک ہزار انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام تشریف لائے۔ (تَارِیْخِ دِمِشْق، باب فی مبتدأ التاریخ... الخ، ۱/۳۲، دار الفکر بیروت)

www.dawateislami.net

سَیِّدَیْنا موسیٰ اور عیسیٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام کے زمانے میں فرق

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ بن عمران اور حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام کے درمیان 1900 سال کا فرق ہے۔ تَارِیْخِ دِمِشْق **باب فی مبتدأ التاریخ ...الخ، ۳۲/۱، دار الفکر بیروت)**

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان عرصہ

حضرتِ سَیِّدُنا جعفر بن سلیمان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن حضرتِ سَیِّدُنا عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور آقائے دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان چھ سو سال کا فاصلہ ہے۔

تَارِیْخِ دِمِشْق ، **باب فی مبتدأ التاریخ ...الخ، ۳۳/۱، دار الفکر بیروت)**

قرآن تورات کا مُصدِّق ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن پاک کی یہ شان ہے کہ اس نے سابقہ کُتُب کی تصدیق کی اور ان کو سچا کر دیا کیونکہ ان کُتُب میں قرآن مجید کی پیشن گوئیاں موجود تھیں قرآن مجید کے نازِل ہونے سے ان کی پیشن گوئیاں سچ ثابت ہوئیں قران مجید میں اس کی وضاحت موجود ہے جیسا کہ اِرشاد باری تعالی ہے۔

نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا	ترجمۂ کنزُ الایمان: اُس نے تم پر یہ سچی کتاب
بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ	اُتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور اُس نے
(پ ۳ ، العمران : ۳)	اس سے پہلے توریت اور انجیل اتاری۔

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کے بعد کوئی کتاب آنے والی نہیں نہ کوئی نیا نبی تشریف لانے والا ہے کیونکہ قرآن کا کام صرف

اگلی کتابوں کی تصدیق ہے کسی کتاب کی یا نبی کی بشارت دینا نہیں تصدیق گزشتہ کی ہوتی ہے تو قرآن کریم نے ان کتابوں کو سچا کر دیا اور ان کا نام دنیا میں روشن کیا کہ قرآن کے آنے سے وہ تمام کتابیں سچی ہو گئیں، کیونکہ ان کتابوں نے قرآن کی تشریف آوری کی پیش گوئی کی تھی، اگر قرآن نہ آتا تو ان کی یہ پیش گوئی سچی کیسے ہوتی؟ (تفسیر نورُ العرفان، پ۳، آل عمران، ۳، ص ۶۰، نعیمی کتب خانہ)

حضرت نِظامُ الدِّین حسن بن محمد نَیسابوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جبکہ سابِقہ کُتُب میں قرآن پاک اور **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تشریف لانے کی بشارت دی گئی اور یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کتابوں کے اَحکام حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت تک ثابِت ہوں گے اور نزول قرآن کے وقت یہ کُتُب مَنْسُوخ ہو جائیں گی تو قران سے مُوَافقت ہو گی اور قران ان کی تصدیق کرنے والا ہو گا۔ **(تَفْسِیر نَیسَابوری، سورۃ آل عمران ،تحت الآیۃ: ۳، ۲/ ۲۰۱،المکتبۃ الشاملہ)**

پہلی کُتُب میں حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کی صفات

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافِظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چند وہ صفات بیان فرماتے ہیں کہ جو آپ سے پہلے کُتُب میں موجود تھیں۔ حضرت کعب اَحبار سے حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی صفات میں توریت شریف کا یہ مضمون بھی منقول ہے کہ **اللہ تعالیٰ** نے آپ کی صفت میں فرمایا کہ میں انہیں ہر خوبی کے قابِل کروں گا، اور ہر خُلقِ کریم عطا فرماؤں گا اور اطمینانِ قلب و وقار کو ان کا لباس بناؤں گا اور طاعات و اِحسان کو ان کا شعار کروں گا اور تقوٰی کو ان کا ضمیر اور حکمت کو ان کا راز اور صدق و وفا کو ان کی طبیعت اور عفو و کرم کو ان کی عادت اور عدل کو ان کی سیرت اور اظہارِ حق کو ان کی شریعت اور ہدایت کو ان کا اِمام اور اسلام کو ان کی مِلّت بناؤں گا۔ اَحمد ان کا نام ہے، خَلق کو ان کے صدقے میں گمراہی کے بعد ہدایت اور جہالت کے بعد علم و معرِفت اور گمنامی کے بعد رِفعت و منزلت عطا کروں گا اور انہیں کی برکت سے قِلّت کے بعد کثرت اور فقر کے بعد دولت اور تفرُّقے

کے بعد مَحبت عنایت کروں گا، انہیں کی بدولت مختلف قبائل غیر مُجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے والے دلوں میں اُلفت پیدا کروں گا اور ان کی اُمّت کو تمام اُمّتوں سے بہتر کروں گا۔ ایک اور حدیث میں توریت شریف سے حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے یہ اَوصاف منقول ہیں میرے بندے احمدِ مختار، انکا جائے ولادت مکّۂ مکرّمہ اور جائے ہجرت مدینہ طیّبہ ہے، ان کی اُمّت ہر حال میں **اللہ** کی کثیر حمد کرنے والی ہے۔ یہ چند نقول احادیث سے پیش کئے گئے، کُتُبِ اِلٰہیہ حُضُور سیدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نعت وصِفَت سے بھری ہوئی تھیں۔ اہلِ کتاب ہر قَرن میں اپنی کتابوں میں تراش خراش کرتے رہے اور ان کی بڑی کوشش اس پر مُسلّط رہی کہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ذِکر اپنی کتابوں میں نام کو نہ چھوڑیں۔

توریت اِنجیل وغیرہ ان کے ہاتھ میں تھیں اس لئے انہیں اس میں کچھ دشواری نہ تھی لیکن ہزاروں تبدیلیں کرنے کے بعد بھی موجودہ زمانہ کی بائیبل میں حُضُور سیدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بِشارت کا کچھ نہ کچھ نشان باقی رہ ہی گیا۔ چُنانچِہ برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لاہور ۱۹۳۱ء کی چھپی ہوئی بائیبل میں یوحنّا کی اِنجیل کے باب چودہ کی سولھویں آیت میں ہے۔ ”اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے“ لفظِ مددگار پر حاشیہ ہے اس میں اس کے معنٰی وکیل یا شفیع لکھے تو اب حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ایسا آنے والا جو شفیع ہو اور ابد تک رہے یعنی اس کا دین کبھی مَنْسُوخ نہ ہو بجُز سیدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کون ہے پھر اُنتیسویں تیسویں آیت میں ہے۔ ”اور اب میں نے تم سے اس کے ہونے سے پہلے کہہ دیا ہے تاکہ جب ہو جائے تو تم یقین کرو اس کے بعد میں تم سے بہُت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں“ کیسی صاف بِشارت ہے اور حضرت مسیح عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی اُمّت کو حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ولادت کا کیسا منتظِر بنایا اور شوق دِلایا ہے اور دنیا کا سردار خاص سیدِ عالَم کا ترجمہ ہے اور یہ فرمانا کہ مجھ میں اس کا کچھ نہیں حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی

عظمت کا اظہار اور اس کے حُضُور اپنا کمالِ ادب و اِنکسار ہے پھر اسی کتاب کے باب سولہ کی ساتویں آیت ہے۔ ''لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا'' اس میں حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بشارت کے ساتھ اس کا بھی صاف اظہار ہے کہ حُضُور خاتَمُ الانبیا ہیں، آپ کا ظُہور جب ہی ہو گا جب حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام بھی تشریف لے جائیں۔ اس کی تیرھویں آیت ہے ''لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔'' اس آیت میں بتایا گیا کہ سیدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی آمد پر دینِ الٰہی کی تکمیل ہو جائے گی اور آپ سچائی کی راہ یعنی دینِ حق کو مکمّل کر دیں گے۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا اور یہ کلمہ کہ اپنی طرف سے نہ کہے گا جو کچھ سنے گا وہی کہے گا خاص ''**مَایَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی**'' کا ترجمہ ہے اور یہ جملہ کہ تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا اس میں صاف بیان ہے کہ وہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم غیبی عُلُوم تعلیم فرمائیں گے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا۔ ''**یُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ**'' اور ''**مَاھُوَعَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ**''۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ۹، الاعراف، ۱۵۷، ص ۳۲۰، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

موجودہ تورات تحریف شدہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے توسُّل سے بنی اسرائیل کو تورات عطا فرمائی تاکہ یہ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اَحکامات کو جانیں ان پر عمل کریں اور اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کی بارگاہ میں مقبولیت کے مرتبہ مقام پر فائز ہو جائیں اور ان کی دنیا اور آخرت سنور جائے لیکن ان لوگوں نے رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ کی اس عظیم شفقت اور مہربانی سے فائدہ اٹھانے کی بجائے اس کے اَحکامات کو دیکھا اور ان پر عمل کرنے کی

بجائے ان لوگوں نے نفس کی اتباع کرتے ہوئے اس کے اَحکامات میں تبدیلیاں کرنا شروع کر دیں تاکہ اس کے ذرائع مال و دولت حاصل کر سکیں جیسا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید میں اس کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ **(پارہ ۱، البقرۃ ، ۷۵)**

ترجمۂ کنزُالایمان: اور ان میں کا تو ایک گروہ وہ تھا کہ **اللہ** کا کلام سنتے پھر سمجھنے کے بعد اسے دانستہ بدل دیتے۔

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ لا وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ **(پ۶، المائدۃ، ۱۳)**

ترجمۂ کنزُ الایمان: **اللہ** کی باتوں کو ان کے ٹھکانوں سے بدلتے ہیں اور بُھلا بیٹھے بڑا حصّہ اُن نصیحتوں کا جو انہیں دی گئیں اور تم ہمیشہ ان کی ایک نہ ایک دغا پر مطلع ہوتے رہو گے۔

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: یہود تورات میں موجود حُدود کو بدل دیتے اور وہ کہتے اگر محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تمہیں ایسی بات کا حکم دیں جس پر تم پہلے سے کاربند ہو تو اسے قبول کر لو اگر وہ تمہاری مخالفت کریں تو اس سے رک جاؤ۔ (تفسیر طبری، سورۃ المائدہ، : ۱۳، ٤/ ٤٩٦، دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت ابو جعفر محمد بن جریر طَبری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہود تورات کو بدل دیتے تھے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جو اپنے نبیوں پر کلام نازِل کیا تھا اس کے علاوہ اپنے ہاتھوں سے لکھتے اور جاہل لوگوں سے کہتے یہ وہ کلام ہے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازِل کیا اور یہ وہ تورات جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو

بطورِ وحی عطا فرمائی تھی۔ **(تَفْسِیر طَبْری،سورۃ المائدۃ، تحت الآیۃ:٤٤ ، ١٣/ ٤٩٦، دار الکتب العلمیہ بیروت)**

حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوصاف میں تحریف

فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ یَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَیْدِیْهِمْ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِیَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًاؕ فَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَیْدِیْهِمْ وَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا یَكْسِبُوْنَ **(پارہ ١، البقرۃ ، ٧٩)**

ترجمۂ کنزُ الایمان: تو خرابی ہے ان کے لئے جو کتاب اپنے ہاتھ سے لکھیں پھر کہہ دیں یہ خدا کے پاس سے ہے کہ اس کے عوض تھوڑے دام حاصل کریں تو خرابی ہے ان کے لئے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ان کے لئے اس کمائی سے۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: جب سید الانبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مدینہ طیبہ تشریف فرما ہوئے تو علما توریت و رُؤسا یہود کو قوی اندیشہ ہو گیا کہ ان کی روزی جاتی رہے گی اور سرداری مٹ جائے گی کیونکہ توریت میں حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا حُلیہ اور اَوصاف مذکور ہیں جب لوگ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو اس کے مطابِق پائیں گے فوراً ایمان لے آئیں گے اور اپنے علما اور رُؤسا کو چھوڑ دیں گے اس اندیشہ سے انہوں نے توریت میں تحریف و تغییر کر ڈالی اور حُلیہ شریف بدل دیا۔ مثلاً توریت میں آپ کے اوصاف یہ لکھے تھے کہ آپ خوب رو ہیں، بال خوب صورت، آنکھیں سرمگیں، قد میانہ ہے، اس کو مٹا کر انہوں نے یہ بتایا کہ وہ بَہُت دراز قامت ہیں آنکھیں کنجی نیلی بال اُلجھے ہیں۔ یہی عوام کو سناتے یہی کتابِ الٰہی کا مضمون بتاتے اور سمجھتے کہ لوگ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو اس کے خلاف پائیں گے تو آپ پر ایمان نہ لائیں گے ہمارے گرویدہ رہیں گے اور ہماری کمائی میں فرق نہ آئے گا۔

(خزائن العرفان ، پ١ ،البقرۃ، تحت الآیۃ:٧٩، ص ٢٧، مکتبۃ المدینہ کراچی)

www.dawateislami.net

سابقہ انبیا کِرام کو بھی سیِّدُ الانبیا پر ایمان لانے اور اِتباع کا حکُم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خاتمُ المُرسَلین، جنابِ صادِق واَمین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی تمام علامات کو پہلی کُتُب میں بیان فرمایا اور حکُم دیا کہ جب میرا محبوب اس دنیا میں تشریف لائے تو اس پر ایمان لانا ضَروری ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے قرآن مجید میں اِرشاد فرمایا:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ

(پ۳، ال عمران، ۸۱)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں

تورات اور انجیل کی اقامت کا دعوی کب دُرُست ہوگا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن مجید اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسی کتاب ہے جس کے بعد کوئی کتاب نازِل ہونے والی نہیں ہے اور قرآن نے اس سے پہلے تمام کتابوں کی تصدیق فرمائی قرآن کے ذریعے ہمیں ان باتوں کا

علم حاصل ہوا کہ سابقہ کُتُب میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کا حکم تھا لیکن یہود نے آقائے دوجہاں سَرورِ کون ومکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوصاف کو چھپا کر ایمان لانے سے انکار کیا، چُنانچِہ قرآن پاک میں اِرشاد ہے:

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ حَتّٰى تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ (پ ٦، المائدة ،٦٨)

ترجمۂ کنزُالایمان: تم فرمادو اے کتابیو تم کچھ بھی نہیں ہو جب تک نہ قائم کرو توریت اور اِنجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے ربّ کے پاس سے اترا۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافِظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ان تمام کتابوں میں سیدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نعت وصفت اور آپ پر ایمان لانے کا حکم ہے جب تک حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر ایمان نہ لائیں توریت واِنجیل کی اقامت کا دعوی صحیح نہیں ہو سکتا۔
(خزائنُ العرفان، پ٦، المائدۃ،٦٨، ص٢٢٩، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

دوسری شریعت پر عمل کرنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن مجید نے پہلی تمام کتابوں کی تصدیق کی اور ان کو مَنْسُوخ کر دیا اسی طرح ہمارے دین نے تمام ادیان کو مَنْسُوخ کر دیا اگر کوئی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دین اسلام کو چھوڑ کر تورات، اِنجیل اور زَبور پر عمل کرے تو اسے یہ عمل کرنا کوئی فائدہ نہیں دے گا بلکہ وہ گمراہ قرار پائے گا جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا جابر بن عبدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ دوجہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر وبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: بے شک ہم یہود سے احادیث مُبارَکہ سنتے ہیں جو ہمیں تعجب میں ڈال دیتی ہیں آپ اجازت عطا فرمائیں کہ ہم ان کو لکھ لیا کریں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: کیا تم ہلاک ہونا چاہتے ہو؟

جیسا کہ یہود اور نصاری ہلاک ہوئے البتہ تحقیق میں تمہارے پاس ایک خالص سفید دین لے کر آیا ہوں اگر موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام موجود ہوتے تو میری اِتباع کے علاوہ کوئی گنجائش نہ ہوتی۔

(شُعَبُ الاِیْمَان، باب فی الایمان بالقرآن، ١/٢٠٠ الحدیث ١٧٦، دار الکتب العلمیہ)

اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دین وملّت، اِمامِ اہلسنّت شاہ اِمام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سَیِّد عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں توراۃ کا ایک نسخہ لائے اور عرض کی: **یَارَسُولَ اللہ!** یہ توراۃ کا ایک نسخہ ہے۔ سَیِّد عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا، عمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پڑھنا شروع کر دیا، سَرورِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا چہرہ مُبارَک شدّتِ غضب کی وجہ سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف بدل رہا تھا، حضرتِ عمرِ فاروق (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو اس کی خبر نہ تھی کہ حضرتِ صدّیق اَکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے عمر! تجھے رونے والی عورتیں روئیں تم حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چہرہ انور کی حالت نہیں دیکھ رہے۔ تب حضرتِ عمرِ فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضُور کے چہرہ انور کو دیکھا اور فوراً کہا **اللہ تَعَالٰی** اور اس کے رسول کے غضب سے خدا کی پناہ ہم **اللہ** کے ربّ ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہوئے۔ نبی اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم پر موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ظاہِر ہوتے اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کرتے تو راہ راست سے بھٹک جاتے اور اگر موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام دنیا میں ہوتے اور میری نُبُوت کے ظُہور کے زمانے کو پاتے تو میری پیروی کرتے۔ (فتاوی رضویہ، ٢٤/٤٣٨، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

یہودیوں نے تورات پر عمل نہ کیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس مقصد کے لئے تورات کو نازِل فرمایا تھا یہودیوں نے اس کے مقصد کو حاصل کرنے میں سستی ظاہِر کی اور اس کو صرف زبان تک مَحدود کر دیا اور عمل کرنے سے عاری رہے اور ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے گدھے کی مثل قرار دیا جیسا کہ قرآن مجید میں اِرشاد ربانی ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ	ترجمۂ کنزُالایمان: ان کی مثال جن پر توریت رکھی
یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ	گئی تھی پھر انہوں نے اس کی حَمْل برداری نہ کی
اَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا	گدھے کی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے کیا ہی
بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ	بُری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی
الظّٰلِمِیْنَ (پ ۲۸، الجمعہ ۵)	آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالِموں کو راہ نہیں دیتا۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافِظ سیِّد مفتی محمّد نعیم الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اسی آیت مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: اور بوجھ کے سوا ان سے کچھ بھی نفع نہ پائے اور جو عُلُوم ان میں ہیں ان سے اصلاً واقف نہ ہو یہی حال ان یہود کا ہے جو توریت اٹھائے پھرتے ہیں اس کے الفاظ رَٹتے ہیں اور اس سے نفع نہیں اٹھاتے اس کے مُطابِق عمل نہیں کرتے اور یہی مثال ان لوگوں پر صادق آتی ہے جو قرآن کریم کے معانی کو نہ سمجھیں اور اس پر عمل نہ کریں اور اس سے اعراض کریں۔

(خزائنُ العرفان، پ۲۸، الجمعۃ۵ ، ص۱۰۲۴، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

علمائے یہود کو گدھے سے تشبیہ دینے کی وَجہ

یہودیوں نے جب تورات کے اَحکام پر عمل نہیں کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے مُتعلِّق فرمایا: ان کی مثال اُس گدھے کی طرح ہے جس پر کتابوں کا بوجھ لَدا ہوا ہے، اِسی طرح اُس مسلمان عالِمِ دین کی مثال ہے جو قرآن

اور سُنّت کے اَحکام پر عمل نہ کرے۔ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے یہودیوں کی مثال گدھے کے ساتھ دی ہے، اس کی حسبِ ذیل وُجوہ ہیں :

1 ...گھوڑے اور خچر کی بہ نسبت گدھے پر زیادہ بوجھ لادا جاتا ہے۔

2 ...گدھے میں جَہل اور حماقت کا معنی دُوسرے جانوروں کی بہ نسبت زیادہ ظاہِر ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سابِقہ قوموں نے اپنی کتابوں پر عمل نہ کیا اور جو ان کو ملا تھا اس کو بھلا بیٹھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی مثال گدھے کی ساتھ دی ہے اسی طرح مسلمان اگر اس کتاب قرآن مجید پر عمل نہ کریں تو ان کی بھی یہی مثال ہے قرآن پاک کی تعلیمات پر عمل کرنا کس قدر ضَروری ہے قرآن پاک کی تعلیمات ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے بے شک قرآن پاک پڑھنا باعثِ ثواب ہے لیکن جب اس کو سمجھ کر پڑھیں گے تو یہ ہمارے لئے زیادہ فائدہ مند ثابِت ہو گا۔ امیر اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَة نے اپنے مَدَنی انعامات کے رسالے میں ایک مدنی انعام ہمیں یہ بھی عطا فرمایا ہے کہ روزانہ قرآن پاک کی تین آیات بمع ترجمہ و تفسیر پڑھ لی جائیں اس سے آپ کو بے شمار فضائل وبَرکات ملیں گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوت اسلامی** کے مَدَنی ماحول کے ساتھ وابستہ ہو کر کئی اسلامی بھائی گناہوں بھری زندگی سے توبہ کر کے نیکی کے راستے پر چل پڑے۔ آیئے! اسی ضمن میں ایک مَدَنی بہار مُلاحَظہ فرمایئے، چنانچہ

مَدَنی چینل کی بدولت موت سے 17 دن قبل ایمان مل گیا

صِدّیق آباد (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ 20 اپریل 2009 بروز پیر شریف باب المدینہ کراچی کے رہائشی تقریباً 50 سالہ ایک غیر مسلم نے جب مَدَنی چینل پر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو سُنا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُتاثِّر ہو کر اسلام قبول کر لیا، اُن کا اسلامی نام محمد صدّیق رکھا گیا۔ وہ جمعرات

کو **دعوتِ اسلامی** کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہاتھوں ہاتھ عاشقانِ رسول کے ساتھ **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے 12 دن کے مَدَنی قافلے کے مسافر بھی بن گئے۔ مَدَنی قافلے سے واپس آنے کے دوسرے یا تیسرے روز ککری گراؤنڈ باب المدینہ کراچی کے نزدیک ایک گاڑی نے اِنہیں کُچل دیا، یہ حادِثہ جان لیوا ثابِت ہوا، یُوں وہ اسلام کی انمول دولت سے مالامال ہونے کے تقریباً 17 یا 18 دن بعد اس دنیا سے رُخصت ہوگئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کی مغفرت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

مَدَنی چینل کی مُہِم ہے نفس و شیطاں کے خلاف جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِعتراف نفسِ اَمّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار کہ ندامت کے سبب ہو گا گنہگار اشکبار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

موضوع: قرآن اور اِنجیل

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت سَیِّدُنا علامہ امام عبدُالرَّحمن ابنِ جوزی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے اس فرمان (کُلَّ یَوْمٍ ھُوَفِیْ شَاْنٍ) کے معنی میں کلام کر رہے تھے محفل میں سے ایک شخص اُٹھا اور کہنے لگا: اے ابنِ جوزی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی! اس وقت ہمارا ربّ کیا کر رہا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خاموش ہو گئے۔ دوسرے اور تیسرے دن بھی اس طرح سوال کیا تو اس رات آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حُضُور سراپا نور، شاہِ غَیور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کا خواب میں دیدار کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسْتِفْسَار فرمایا: اے ابن جوزی! کیا تم جانتے ہو سوال کرنے والا کون ہے عرض کی: نہیں؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: وہ حضرت خِضر عَلَیْہِ السَّلَام ہیں فرمایا: جب وہ تجھ سے سوال کریں تو ان سے عرض کرنا شُئُوْنٌ یُبْدِیْھَا وَلَا یَبْتَدِیْھَا جب صبح ہوئی تو اس نے کہا: اس وقت ہمارا ربّ کیا کر رہا ہے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی شُئُوْنٌ یُبْدِیْھَا وَلَا یَبْتَدِیْھَا تو حضرت سَیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اس پر دُرُود و سَلام پڑھو جس نے آپ کو یہ سکھایا۔ (نُزْھَۃُ الْمَجَالِس، فی ذکر الخضر والیاس وعلیھما السلام، ص ٤٧٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن کیا ہے؟

قرآن مجید اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ آخری اور وہ ذِی مرتبہ کتاب ہے جو تمام نبیوں کے سردار سرور ذی وقار دو عالَم کے مالِک مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازِل ہوئی۔ قرآن مجید دین اسلام اور شریعتِ محمدی کی

اَساس اور بنیاد ہے، اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی صفات پر دلائل اس کتاب میں اللہ تَعَالٰی نے ہر چیز کا واضح اور روشن بیان فرمادیا اور اس کے ساتھ ساتھ اس قرآن مجید نے اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق فرمائی اور اس کتاب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انبیائے سابِقین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان پر نازِل ہونے والی تمام کتابوں کے حالات ذکر کر دئے۔ قرآن مجید میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیدائش واقعات معجزات صفات آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کا آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو جھٹلانا آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا زندہ اٹھایا جانا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازِل ہونے والی کتاب اِنجیل کا تذکرہ، اِنجیل کے مقاصد، اِنجیل کی بشارتیں، اِنجیل میں تحریف، اور اس میں اختلاف وغیرہ کا ذکر قرآن میں مُفَصَّل بیان فرمایا قرآن مجید میں اِنجیل کا ذکر بے شمار مقامات پر مختلف تذکروں کے ساتھ آیا ہے۔

اِنجیل کیا ہے؟

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یہ مَشِیَّت ہے کہ وہ لوگوں کی ہدایت کے لئے وقتاً فوقتاً رُسل و انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بھیجتا رہا اور جب کوئی قوم راہِ ہدایت سے دور ہو جاتی، بھٹک جاتی، گمراہ ہو جاتی، اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو بُھلا بیٹھتی اور اس میں گناہوں کی کثرت ہو جاتی ہے تو اللہ تَعَالٰی اس قوم کی ہدایت لے لئے کسی نبی کو بھیج دیتا اسی دنیا میں نُبُوَّت کا سلسلہ جاری رہا اور انبیا و رُسل آتے رہے بعض انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمانی کُتُب نازِل فرمائیں اور بعض پر صَحیفے نازِل فرمائے ان آسمانی کُتب میں ایک کتاب اِنجیل بھی ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے اور دنیا و آخرت میں عزّت والے نبی حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازِل فرمائی اور سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ تَعَالٰی کے وہ نبی ہیں جن کو نُبُوَّت کے ساتھ ساتھ رِسالت بھی عطا کی گئی آپ عَلَیْہِ السَّلَام ایک مُستقل صاحبِ کتاب اور صاحبِ رسول نبی ہیں

اِنجیل کس پر نازِل ہوئی ؟

اللہ تَعَالٰی نے اپنے رسولوں کو مختلف کتابیں اور صَحیفے عطا فرمائے اور اپنے بَرگُزیدہ اور عزّت والے نبی حضرت سَیِّدُنا عیسی عَلَیْہِ السَّلَام پر اِنجیل کو نازِل فرمایا جیسا کہ قرآن مجید میں ایک مقام پر یوں اِرشاد ربّانی ہے

وَ قَفَّیْنَا بِعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ وَ اٰتَیْنٰهُ الْاِنجیل (پ ٦، المائدہ: ٤٦)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ان کے پیچھے عیسٰی بن مریم کو بھیجا اور اسے اِنجیل عطا فرمائی۔

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا نام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے اس کا نام رکھا جاتا ہے اور نام کا انتخاب والدین، رشتہ دار یا کوئی بزُرگ کرتا ہے اور اسی نام کے ساتھ اس کو مَوسُوم کر دیا جاتا ہے اور کتنے خوش نصیب ہیں حضرت سَیِّدُنا عیسی عَلَیْہِ السَّلَام کہ جن کا نام کسی انسان نے نہیں رکھا بلکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے خود ہی رکھا اور فِرشتوں نے اسی نام کے ساتھ ہی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی والِدہ مُحترمہ کو بشارت دی جیسا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید میں اِرشاد فرمایا:

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓىٕكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ (پ۳، ال عمران: ٤٥)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور یاد کرو جب فِرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کَلِمہ کی جس کا نام ہے مسیح عیسٰی مریم کا بیٹا رو دار ہو گا دنیا اور آخرت میں اور قرب والا۔

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی جائے پیدائش

حقیقت میں حضرت سَیِّدُنا عیسی عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش ہی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک معجزہ تھی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش کسی ہسپتال یا گھر میں نہیں ہوئی بلکہ ایک کھجور کے درخت کے نیچے ہوئی جیسا کہ **مُفَسِّرِ شَہیر**، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: حضرت مریم (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) تیرہ سال کی عمر میں حامِلہ ہوئیں اور بیتُ الْمقدس کے قریب بیتُ الْلَحم کے علاقہ میں ایک جنگل میں ایک کھجور کے درخت کے نیچے جو خشک تھا آپ کے ہاتھ لگنے سے سرسبز اور پھل والا ہو گیا عیسی عَلَیْہِ السَّلَام پیدا ہوئے۔

(تفسیرِ نعیمی، ج۳، ص۴۷۲)

حضرت سَیِّدُنا اِمام الْمُفَسِّرین ابو حَفْص عُمر بن علی حنبلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اسکندر کے فتح بابل کے ۶۵ سال بعد بیتُ الْلَحم میں جنم دیا

(اَللُّبَابُ فِیْ عُلُومِ الْکِتَاب، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۵۵/، ۵/۲۷۰)

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی کنیت ابنِ مریم ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر شخص کے لیے کوئی نہ کوئی ایسی علامت یا لفظ استعمال ہوتا کیا جاتا ہے کہ جس کی وجہ سے ایک انسان دوسروں سے ممتاز ہو جاتا ہے۔ بعض کو لقب، کنیت اور تَخَلُّص کی وجہ سے ایسی شُہرت ملتی ہے کہ اصل نام ہی مفقُود ہو جاتا ہے اور حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی شُہرت کنیت کی وجہ سے ہے اور کنیت بھی بعض اوقات کسی دوسرے فرد کی طرف منسوب ہوتی ہے لیکن آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی اپنی والِدہ مُحترمہ کی طرف ہے کیونکہ نہ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا کوئی باپ تھا اور نہ ہی آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے شادی کی اور ہمیشہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی نسبت والِدہ مُحترمہ کی طرف رہی جیسا کہ قرآن مجید میں اِرشاد ہے

اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ

ترجمۂ کنزُالایمان: جس کا نام ہے مسیح عیسٰی مریم کا بیٹا رو دار ہوگا دنیا اور آخرت میں اور قرب والا۔

(پ٣، ال عمران: ٤٥)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: عیسٰی آپ کا نام ہے اور ابنِ مریم کنیت ہے۔ (تفسیرِ نعیمی پ٦، المائدہ تحت الآیۃ: ٤٥، ٦/ ٤٣٤،)

آپ کا لقب روحُ اللہ

حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا ایک لقب روحُ اللہ بھی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا:

فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ (پ٢٨، التحریم: ١٢)

ترجمہ کنزالایمان: ہم نے اپنی طرف سے اس میں روح پھونک دی اور اس نے اپنے ربّ کی باتوں اور کتابوں کی تصدیق کی اور فرماں برداروں میں ہوئی۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے گریبان میں دم کیا جس سے آپ حامِلہ ہوئیں اور عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پیدا ہوئے اسی لئے آپ کا لقب روحُ اللہ بھی ہے (عِلْمُ الْقُرآن، ص ٢٢٥،)

حضرت امام بَیْہَقی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مسیح ابنِ مریم روحُ اللہ ہیں کیونکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کی پھونک تھے (اَلْاَسْمَاءُ وَالصِّفَات لِلْبَیْہَقِی، باب ما جاء فی تفسیر الروح، ص ٣٤٣) چونکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام روحُ الامین عَلَیْہِ السَّلَام کے دم سے پیدا ہوئے اس لیے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا لقب روحُ اللہ ہے۔

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو روح کہنے کی وُجوہات

حضرت سَیِّدُنا اِمام فخرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: (1) لوگوں کی عادتِ جاریہ ہے کہ جب وہ کسی کو انتہائی پاکیزگی اور صفائی کی طرف منسوب کرتے ہیں تو اس کو روح کہہ دیتے ہیں۔ (2) آپ عَلَیْہِ السَّلَام مخلوق کے دین کو زندہ رہنے کا سبب بنے۔ (3) روح سے مُراد رحمت ہے اور چونکہ حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام مخلوق پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے رحمت ہیں کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام ان کے دین و دنیا کے مَصَالح کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ اس لئے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو روح کا نام دیا گیا۔ (4) روح کلامِ عرب میں پھونک کو کہتے ہیں اور روح سے مُراد حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کی پھونک یعنی آپ عَلَیْہِ السَّلَام **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حکم اور اس کے اذن سے حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کے پھونک سے پیدا ہوئے۔

(تَفْسِیرِ کَبِیر، سورۃ النساء، تحت الآیۃ: ۱۷۱، ٤/ ۲۷۱، ملخصاً)

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا لقب مسیح

حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے القاب میں سے ایک لقب مسیح بھی ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو البرَکات عبدُ اللہ بن احمد بن محمود نَسَفی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: مسیح معزز القابات میں سے ایک لقب ہے جیسے صدّیق اور فاروق ہیں اور یہ عِبرانی زبان میں مَشِیح تھا اور اس کا معنی ہے مبارک جیسا کہ قرآن مجید میں ہے

وَّ جَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اس نے مجھے مبارک کیا میں کہیں ہوں.

(پ١٦، مریم: ٣١)

(تَفْسِیرِ نَسَفِی، سورۃ ال عمران، تحت الآیۃ: ٤٥، /٢٥٥،)

www.dawateislami.net

مسیح کہنے کی وُجوہات

حضرت سَیِّدُنا امام فخرُ الدّین رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: (1) حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فرماتے ہیں: کہ حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو مسیح کہتے ہیں کیونکہ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کسی مریض پر اپنے ہاتھ کو پھیرتے تو وہ اپنی بیماری سے صحتیاب ہو جاتا (2) حضرت سَیِّدُنا اِمام احمد بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو مسیح اس لئے بھی کہتے ہیں کیونکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام زمین میں چلتے پھرتے رہتے تھے۔ (3) آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو مسیح اس لئے بھی کہتے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے یتیموں کے سروں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ (4) آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اس لئے مسیح کہا گیا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے قدموں میں نشیب نہ تھا یعنی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے قدم بالکل سیدھے تھے (عام آدمیوں کی طرح نہ تھے کہ قدموں کے تلووں کا کچھ حصّہ زمین پر نہیں لگتا کیونکہ اس میں نشیب ہوتا ہے) (5) آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو مسیح اس لئے کہا گیا کہ ولادت کے وقت آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے پَروں سے چُھوا تھا تاکہ شیطان کے چُھونے سے حفاظت ہو۔

(تَفْسِیرِ کَبِیْر، سورۃ ال عمران تحت الایۃ: ۴۵، ۳/۲۲۲)

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کَلِمَۃُ اللہ ہیں

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے انبیائے کرام عَلَیْہِ السَّلَام کو مختلف قسم کی خُصوصیّات سے نوازا ہے اور ان میں کوئی ایسی خُصوصیّت پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے دوسروں سے ممتاز ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ہر شخص کسی کی طرف منسوب ہوتا ہے جس کی وجہ سے دوسرے لوگ اس کو جانتے ہیں اور حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کتنے خوش نصیب ہیں کہ جن کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہے اور یہ نسبت تشریفی کہلاتی ہے جیسے ناقۃُ اللہ اور کعبۃُ اللہ وغیرہ اور اس سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی عظمت اُجاگر ہوتی ہے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید میں اِرشاد فرمایا:

اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰىهَاۤ اِلٰى مَرْیَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ (پ٦، النساء: ١٧١)

ترجمۂ کنزُ الایمان: مسیح عیسٰی مریم کا بیٹا اللہ کا رسول ہی ہے اور اس کا ایک کَلِمہ کہ مریم کی طرف بھیجا اور اس کے یہاں کی ایک روح۔

کَلِمَۃُ اللہ سے مُراد کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو اس کائنات کی ہر چیز **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کَلِمہ کُن سے پیدا ہوئی مگر اس کی پیدائش کا کوئی نہ کوئی سبب ہے چاہے ظاہِری سبب ہو یا مادی جیسے حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش کا ظاہِری سبب مٹی کا پُتلا تھا اور اولاد آدم کی پیدائش کا سبب ایک نُطفہ ہے لیکن حضرت سَیِّدُنا عیسی عَلَیْہِ السَّلَام بغیر کسی سبب کے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کَلِمہ کُن سے پیدا ہوئے اور آیت مبارَکہ میں (کَلِمَتُہ) سے مُراد حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام ہیں جیسا کہ حضرت علّامہ مولانا اِمام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الکافی حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: ؟**کلمۃ اللہ** سے؟ مُراد حضرت سَیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام ہیں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو کَلِمہ اس لئے کہا گیا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے کَلِمہ سے پیدا ہوئے۔

(تَفْسِیر دُرِّ مَنْثُور، سورۃ ال عمران تحت الآیۃ: ٣، ٣٩/ ٥٢٩)

کَلِمَۃُ اللہ لقب کیوں؟

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی پیدائش سب سے نِرالی ہے کہ اگرچہ حضرت آدم و حوا بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے لیکن پیدائش آدم عَلَیْہِ السَّلَام میں مِٹی اور پانی تو تھے اور حضرتِ حوّا کی پیدائش میں آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پَسلی تو تھی۔ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام میں کوئی مادی شی داخل نہ ہوئی صرف کُن سے پیدا ہوئے اس لیے کَلِمَۃُ اللہ آپ ہی کا لقب ہوا۔ (تفسیرِ نعیمی، پ٣، ال عمران، ٤٥، ٣/ ٤٣٥)

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو کَلِمہ کہنے کی وجہ

حضرت سَیِّدُنا امام فخرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں ہر نُطفہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لفظِ کُن کے کَلِمہ سے پیدا ہوتا ہے اور اس کا سبب جس سے وہ پہچانا جاتا ہے وہ باپ ہے اور یہ سبب حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے حق میں مفقود تھا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش کی نسبت کَلِمہ کی طرف کامِل اور اَتم ہوگئی۔ (تَفْسِیرِ کَبِیر، سورۃ ال عمران، تحت الایۃ: ٤٥، ٣/٢٢١)

آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پنگھوڑے میں کلام فرمایا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ معجزہ عطا فرمایا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے شِیر خوارگی کے عالَم میں دودھ پیتے ہوئے بھی کلام فرمایا، چُنانچِہ اِرشادِ ربّانی ہے۔

وَیُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ (پ ۳ ال عمران ٤٦)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور لوگوں سے بات کرے گا پالنے میں اور پکی عمر میں اور خاصوں میں ہو گا۔

حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے جھولے میں لوگوں سے کلام کیا اور اس عمر میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا کلام کرنا معجزہ ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدَتُنا مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے دیکھا کہ قوم آگئی ہے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بچے کو اٹھایا اور ان کے سامنے لے آئیں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بھائیوں اور آلِ زکریا نے کہا: اے مریم! تو نے بَہُت بُرا جُرم کیا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بچے کی طرف اِشارہ کیا اور فرمایا: اگر تم بات کرنا چاہتے ہو یہ بچہ تمھیں حقیقت سے آگاہ کرے گا میں نے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے لئے روزہ کی منّت مانی ہے میں اس کے مُعَاملہ میں بات نہیں کروں گی میرے مُعَاملہ کو بھی یہی

اپنی عبارت سے تعبیر کرے گا پس وہ تمہارے لئے عبرت اور آیت ہو گا لوگوں نے کہا ہم اس سے کیسے بات کریں جو گہوارہ میں بچہ ہے اور بول نہیں سکتا پس **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو بولنے کی توفیق بخشی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی والِدہ کی پاک دامنی کی شہادت دی آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرشاد فرمایا:

قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا (پ ۱۶ مریم: ۳۰)

ترجمۂ کنزُالایمان: بچّے نے فرمایا میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا (نبی) کیا

(تفسیر درمنثور، ج ۴، ص ۶۹۸)

چار بچوں نے پنگھوڑے میں کلام کیا

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اِرشاد فرمایا: چار بچوں نے پنگھوڑے میں کلام کیا (۱) فرعون کی عورت کی کنگھی کرنے والی کا بیٹا (۲) حضرت سَیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا گواہ (۳) صاحب جُرَیج رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (۴) حضرت سَیِّدُنا عیسٰی ابن مریم عَلَیْہِ السَّلَام۔

(اَلْکَامِل فی التاریخ، ذکر قصۃ یوسف علیہ السلام، ۱/۱۰۸،)

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی صفات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو کئی صفات عطا فرمائی تھیں جیسے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا بنی اسرائیل کے بعد آنا، ابنِ مریم ہونا، تورات کی تصدیق کرنا اور صاحب اِنجیل ہونا یہ چار صفات جن کا تذکرہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس آیت مُبارکہ میں فرمایا چُنانچہ **اللہ تَعَالٰی** اِرشاد فرماتا ہے،

وَقَفَّیْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ

ترجمۂ کنزُالایمان: اور ہم اُن نبیوں کے پیچھے اُن کے نشان قدم پر عیسٰی بن مریم کو لائے تصدیق کرتا ہوا توریت کی جو اس سے پہلے تھی اور ہم نے اُسے اِنجیل عطا کی۔

www.dawateislami.net

التَّوْرٰىةِ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنجِيل (پ ۶ المائدہ: ۴۶)

ابنِ مریم ہونا

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کی پیدائش کا ذریعہ والدین کو بنایا ہے کہ والدین کے بغیر کسی کی پیدائش نہیں ہوتی لیکن اوقات اللہ تَعَالٰی کی قدرت کے نظارے دنیا میں کچھ ایسے بھی دیکھنے کو ملتے ہیں کہ جو اس سے بھی ہٹ کر پیدا کیے گئے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کہ جن کی پیدائش بغیر باپ کے صرف ماں سے ہوئی اس لئے ہر جگہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو والِدہ کی طرف ہی مَنْسوب کیا جاتا ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا اِمام فخرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنے آبا کی طرف مَنْسوب ہوتے ہیں نہ کہ ماؤں کی طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو باپ کے علاوہ ماں کی طرف مَنْسوب کیا یہ اس بات کی نشانی ہے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام بغیر باپ کے پیدا کئے گئے اور یہ ان کی زیادتی فضیلت اور بلند درجات کا سبب ہے۔

(تَفْسِیرِ کَبِیر، سورۃ ال عمران تحت الایۃ: ۴۵، ۳/۲۲۳)

سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس دنیا میں بَہُت سے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام تشریف لائے کچھ ایسے تھے جو صرف نبی تھے اور کچھ ایسے تھے جو نبی ہونے کے ساتھ ساتھ رسول بھی تھے اور حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ان خوش نصیب نبیوں میں سے تھے جن کو نُبُوّت کے ساتھ مرتبۂ رِسالت پر بھی فائز کیا گیا جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید میں اِرشاد فرمایا:

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ (پ ۲۸، الصف، ۶)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور یاد کرو جب عیسٰی بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔

www.dawateislami.net

حضرت شیخ محمد اسمعیل حقی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اِرشاد فرمایا: میں تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں تاکہ میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے وہ احکام پہنچاؤں جو تمہاری دنیا و آخرت کے لئے ضَروری ہیں اور یہ بھی تمہیں قطعی علم ہے کہ تم میری تعظیم میں مُبالَغہ وطاعت میں مسارعت پر مامور ہو کیونکہ میری تعظیم وطاعت درحقیقت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم واطاعت ہے۔ (رُوحُ الْبَیَان، الصف، ٦، ٩/ ٤٩١)

نبی اور رسول میں فرق

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی نبی اور رسول میں فرق بیان کرتے ہوئے اِرشاد فرماتے ہیں: شریعت میں نبی وہ انسان ہے جس پر وحی کی جائے تبلیغ کا حکم ہو یا نہ ہو رسول وہ ہیں جن پر وحی بھی ہو اور تبلیغ کا حکم بھی۔ (مِراٰۃُ الْمَنَاجِیح، درود شریف کا باب، ٢/ ١٠٥)

مزید فرماتے ہیں نبی اور رسول میں فرق نبی عام ہے رسول خاص یعنی ہر رسول نبی ہے مگر ہر نبی رسول نہیں اسی لیے کہا جاتا ہے کہ نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں اور رسول تین سو تیرہ۔ (نُورُ العرفان، پ١٧، الحج تحت الآیۃ: ٥٢، ص٦٠٤)

اللہ تَعَالٰی کے خاص اور نیک بندے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قرآن پاک میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی ایک خوبی یہ بیان فرمائی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے خاص اور نیک بندوں میں شامل کیا جیسا کہ اس آیَت مُبارَکہ میں ہے:

وَیُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ (پ ٣، آل عمران، ٤٦)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور لوگوں سے بات کرے گا پالنے میں اور پکی عمر میں اور خاصوں میں ہو گا۔

حضرت سَیِّدُنا اِمام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الکافی اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں: **مِنَ الصّٰلِحِیْنَ** سے مُراد مُرسلین میں سے ہیں

(تفسیر درِ منثور، ال عمران تحت الایۃ: ٤٦، ٣/٥٤٥)

حضرت اِمام علاؤُ الدِّین علی بن محمد خازِن رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (**مِنَ الصّٰلِحِیْنَ**) حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام صالحین بندوں میں سے ہیں اور صالحین سے مُراد حضرت سَیِّدُنا ابراہیم، حضرت سَیِّدُنا اسحاق، حضرت سَیِّدُنا یعقوب، حضرت سَیِّدُنا موسیٰ اور دیگر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام ہیں۔

(تَفْسِیرِ خازِن، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ١، ٤٦/٢٥٠)

صالح کی تعریف

حضرت اِمام علاؤُ الدِّین علی بن محمد خازِن رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے اوصاف عظیمہ کو ذِکْر کرنے کے بعد صالحین میں سے ہونے پر ختم کیا کیونکہ صالِح ہونا عظیم مَراتِب اور بہترین مقامات میں سے ہے کیونکہ کسی مرد کا نام اس وقْت تک صالِح نہیں رکھا جاتا جب تک کہ وہ اپنے تمام اقوال اور افعال کو واضِح، دُرُست اور کامِل طریقے سے ان پر ہمیشگی اختیار نہ کرلے۔ (تَفْسِیر خَازِن، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ١، ٤٦/٢٥٠)

بنی اسرائیل کے خاتمُ الانبیا

حضرت اِمام ابو محمد حسین بن مسعود بَغْوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے پہلے نبی حضرت سَیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کے آخری نبی حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تھے۔

(تَفْسِیرِ بَغْوی، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ٤٩، ١/٣٥٣،)

حضرت شیخ محمد اسماعیل حقی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت **سَیِّدُنا عیسیٰ** عَلَیْہِ السَّلَام ولایتِ عامہ کو ختم کرنے والے ہوں گے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد کوئی ولی نہ ہو گا آپ عَلَیْہِ السَّلَام امّتِ محمدیہ میں خاتمُ الاولیا اور ولایت کے اعتبار سے اس کے وارث ہوں گے۔ ولایت عیسوِیہ تمام ولایات کو ختم کریں گے جیسے تمام نبوات کو نُبُوّت محمدیہ نے ختم کیا۔ (تَفْسِیر رُوحُ الْبَیَان ،سورۃ النساء، تحت الآیۃ:۱۵۸، ۲/۳۲۵، ملتقطا،)

تورات کی تصدیق کرنا

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: توریت بَہُت جامِع کتاب اور **اللہ تَعَالٰی** کی پہلی کتاب ہے اس کے بَہُت سے احکام اِنجیل شریف میں بھی تھے جو عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے جاری فرمائے اس لئے خُصوصیّت سے توریت کا ذِکْر فرمایا یعنی ہم نے عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اس شان سے بھیجا کہ وہ اپنے سے پہلی کتاب توریت کو سچا کرتے تھے۔ (تفسیر نعیمی، پ٦، المائدہ تحت الآیۃ:٤٦، ٦/٤٥٧،)

اِمامُ الْمُفَسِّرین حضرت ابو حَفْص عمر بن علی حنبلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ہر نبی پر ضَروری ہوتا ہے کہ وہ تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تصدیق کرنے والا ہو اس لئے کہ ان کی نُبُوّت کے ثُبُوت کا راستہ ان کا معجزہ ہے اور ہر نبی جس کو معجزہ حاصل ہو اس کی نُبُوّت کا اعتراف کرنا ضَروری ہے۔

(اَللُّبَاب فی عُلُومِ الْکِتَاب، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ٤٩، ٥/٢٥٢)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اِنجیل توریت شریف کی ناسخ بھی ہے اور تصدیق کرنے والی بھی، کیونکہ اِنجیل نے توریت کو سچا کہا، ہاں اُس کے احکام ختم کر دِیے، لہٰذا نَسخ تصدیق کے خلاف نہیں۔ دیکھو ہمارا قرآن شریف تمام کتابوں کا ناسخ بھی ہے اور مُصَدِّق بھی۔

(نُورُ الْعرفان، پ٦، المائدہ تحت الایۃ:٤٦، ص١٣٩)

توریت نے ان کی آمد کی خبر دی

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: توریت نے ان کی آمد کی خبر دی تھی آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی آمد سے وہ خبر سچی ہوگئی چونکہ صرف توریت نے ہی آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی بشارت دی تھی اس لئے آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے صرف توریت کو سچا کر دیا۔

(تفسیرِ نعیمی، پ۶، المائدہ تحت الایۃ:۴۶، ۶/۴۵۷)

صاحِبِ اِنجیل ہونا

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام صاحِبِ کتاب، صاحِبِ شریعت، رسول ہیں اِنجیل شریف میں ہدایت و نور تھا (تفسیرِ نعیمی پ ۶، المائدہ تحت الایۃ:۴۶، ۶/۴۵۸،) اور یہ اِنجیل ہدایت ونور، ہدایت ونصیحت اور تورات کے کچھ احکام پر اور تورات کی تصدیق پر مشتمل ہے (مُفْرَدَاتُ الْقُرآن للفراھی، ۱/۱۷۸)

دنیا وآخرت میں عزّت والا ہونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو بے شمار خوبیاں عطا فرمائی تھیں اور دنیا اور آخرت میں بَہُت زیادہ عزّت اور بلند مرتبہ ومقام عطا فرمایا جیسا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی شان کو بیان فرماتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ	ترجمۂ کنزُ الایمان: اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم
يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ	سے کہا اے مریم اللہ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس
الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ	سے ایک کلمہ کی جس کا نام ہے مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا رو
وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ	دار ہوگا دنیا اور آخرت میں اور قرب والا۔

www.dawateislami.net

وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ(پ ٣ ،ال

عمران: ٤٥)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی اِس آیت مبارَکہ (وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رو دار ہو گا دنیا اور آخرت میں) کے تحت "تفسیر نورُ العرفان" میں فرماتے ہیں: دنیا میں عزّت والا ہونا کہ قرآن کے ذریعے سارے عالَم میں ان کے نام کی دھوم مچادی گئی آخرت میں خصوصی عزّت والا ہونا کہ قیامت میں انہی کے ذریعہ محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مخلوق الٰہی کو پتہ لگے گا بارگاہِ الٰہی میں بَہُت قرب و منزلت رکھنے والا (تفسیر نُورُ العرفان، پ٣، آل عمران تحت الآیۃ: ٤٥، ص ٧٤٠،)

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے عُلُوم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیگر صفات و معجزات کے علاوہ اپنے عُلُوم کا خزانہ بھی عطا فرمایا جس کا ذکر اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اس آیت مُبارَکہ میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ(پ ٣ ، آل عمران: ٤٨)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اللہ سکھائے گا کتاب اور حکمت اور توریت اور اِنجیل ۔

حضرت سَیِّدُنا اِمام فخرُ الدِّین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں میرے نزدیک کتاب سے مُراد لکھنے کی تعلیم ہے اور حکمت سے مراد عُلُوم اور تہذیب الاخلاق کی تعلیم ہے کیونکہ انسان کا کمال یہ ہے کہ وہ حق کو اس کی ذات اور اچھائی کی وجہ سے جانے تاکہ اس پر عمل کرے اور ان دونوں کے مجموعہ کے علم کو حکمت کہتے ہیں اور جب حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام خط و کتابت کے ساتھ ساتھ عُلُومِ عقلیہ اور شرعیہ کو جاننے والے ہو گئے تو ان کو تورات کا علم عطا فرمایا اور تورات کی تعلیم کو خط و کتابت کی تعلیم سے مؤخّر کیا کیوں کہ تورات کتاب الٰہی ہے جس میں بَہُت زیادہ اسرار ہیں اور انسان جب تک عُلُومِ کثیرہ حاصل نہ کرلے اس کے لئے

اللہ تَعَالٰی کی کتاب میں اسرار کے مُتَعلّق غور وخوض کرنا ممکن نہیں اور جب حضرت سَیِّدُنا عیسی عَلَیْہِ السَّلَام نے انبیائے سابقین عَلَیْہِمُ السَّلَام پر نازِل کی ہوئی کتابوں کے اسرار کو جان لیا **اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا علمی مرتبہ بلند ہو گیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر کتاب نازل فرمائی۔**
(تَفْسِیر کَبِیر ، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ:۴۸، ۳/ ۲۲۶)

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے معجزات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر نبی کو اس کے زمانے اور قوم کے اعتبار سے معجزات دے کر مبعوث فرمایا اس طرح حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے اپنے زمانے کے اعتبار سے معجزات عطا فرمائے اور اوران معجزات کا ذِکر قرآن میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس طرح فرمایا:

وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـٴَـةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (پ۳ ال عمران: ۴۹)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور رسول ہو گا بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں تمہارے ربّ کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شِفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سپید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو بے شک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

مٹی سے پرندے بنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک معجزہ یہ عطا فرمایا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام مٹی کے پرندے بنا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے ان میں پھونک مار کر ان میں جان ڈالتے تھے جس کا ذکر قرآن میں یوں ہے

اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـٴَـةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ	ترجمۂ کنزُالایمان: میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے

(پ۳ ال عمران: ۴۹)

چمگادڑ بنانا

حضرت اِمام ابو جعفر محمد بن جریر طَبری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرت سَیِّدُنا ابنِ جُرَیج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کون سا پرندہ بنانا سب سے مشکل ہے؟ لوگوں نے عرض کی چمگادڑ بے شک وہ تو محض گوشت ہوتا ہے راوی فرماتے ہیں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے بنا دیا۔

(تَفْسِیرِ طَبَری، سورۃ ال عمران، تحت الایۃ: ۳، ۴۹/ ۲۷۴)

چمگادڑ کی خُصُوصیّت

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافِظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: چمگادڑ کی خُصُوصیّت یہ ہے کہ وہ اڑنے والے جانوروں میں بَہُت اکمل اور عجیب تر ہے اور قدرت پر دلالت کرنے میں اوروں سے اَبْلَغ کیونکہ وہ بغیر پروں کے تو اُڑتی ہے اور دانت رکھتی ہے اور ہنستی ہے اور اس کی مادہ کے چھاتی ہوتی ہے اور بچہ جنتی ہے باوجودیکہ اُڑنے والے جانوروں میں یہ باتیں نہیں ہیں۔

(تَفْسِیر خزائنُ العرفان، پ۳، آل عمران تحت الآیۃ: ۴۹، ص ۱۱۴)

www.dawateislami.net

کوڑھیوں اور برص والوں کو شِفا دینا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی طرح **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک معجزہ یہ بھی عطا فرمایا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کوڑھیوں اور برص والوں کو شِفا عطا فرماتے تھے اس زمانے میں چونکہ حکمت کا عُلم عُروج پر تھا بڑے بڑے حکما اور اَطِبّا موجود تھے لیکن وہ کوڑھ اور برص کا علاج کرنے سے عاجِز تھے تو **اللہ تَعَالٰی** نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ان حیران کن معجزات کے ساتھ مَبْعوث فرمایا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام ان مریضوں پر اپنا ہاتھ مُبارَک پھیرتے تو وہ شِفایاب ہو جاتے اس کا تذکرہ قرآن میں یوں بیان کیا گیا ہے،

وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ (پ۳ آل عمران، ۴۹)		ترجمۂ کنزالایمان: اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سپید داغ والے کو

حضرت سَیِّدُنا عطا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اَلْاَكْمَه** سے مُراد **مَمْسُوحُ الْعَین** کہ جس کی آنکھ پھٹی ہوئی نہ ہو اور جس کی آنکھ کی سیاہی پیدائشی نہ ہو اور حضرت سَیِّدُنا عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ **اَلْاَكْمَه** سے مُراد وہ ہے جو پیدائشی اندھا ہو۔ (رُوحُ الْمَعَانی، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۴۹، ۳/ ۱۶۹)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: یہاں ابرص سے وہ مُراد ہے جس کے سوئی چُبھونے سے خون نہ نکلے۔ (تفسیر نعیمی، آل عمران تحت الآیۃ: ۴۹، ۳/ ۴۵۱)

حضرت امام ابو جعفر محمد بن جریر طَبری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: بسا اوقات حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس ایک وقت میں پچاس ہزار مریض جمع ہو جاتے تھے ان میں سے جو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچ سکتا پہنچ جاتا اور ان میں سے جو اس کی طاقت نہ رکھتا آپ عَلَیْہِ السَّلَام خود اس کے پاس تشریف لے جاتے آپ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دعا کر کے ان کی دوا کا سامان کرتے (تَفْسِیرِ طَبَری، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۴۹، ۳/ ۲۷۷)

www.dawateislami.net

مُردے زندہ کرنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک معجزہ یہ بھی عطا فرمایا کہ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتے تھے جیسا کہ قرآن میں ہے

وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ (پارہ۳، ال عمران: ۴۹)		ترجمۂ کنزالایمان: اور میں مردے جِلاتا ہوں اللہ کے حکم سے

حضرت سَیِّدُنا اِمام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الکافی اس ضمن میں ایک واقعہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک روز آپ عَلَیْہِ السَّلَام ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس عورت سے دریافت فرمایا اس عورت نے بتایا کہ میری بیٹی فوت ہوگئی ہے اس کے سوا میری کوئی اولاد نہ تھی حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے دو رکعت نماز ادا فرمائی پھر آواز دی اے فلانہ! رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اٹھ اور باہر آجا قبر میں حرکت پیدا ہوئی آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پھر آواز دی قبر پھٹ گئی آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے تیسری بار پھر آواز دی تو بچی اپنے سر سے مٹی جھاڑتے ہوئے باہر نکل آئی بچی نے کہا: اے ماں! تجھے کس چیز نے بَر آنگیختہ کیا کہ میں موت کا ذائقہ دو دفعہ چکھوں؟ اے ماں! صبر کر اور ثواب کی امید رکھ مجھے اس دنیا میں کوئی غرض نہیں اس نے عرض کی اے روحُ اللہ! اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے سوال کیجئے کی وہ مجھے آخرت کی طرف لوٹا دے مجھ پر موت کی مصیبت کو آسان کردے آپ نے دعا کی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے قبض کرلیا اور زمین اس پر برابر ہوگئی۔

(دُرِّ مَنْثُور، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۴۹، ۳/۵۸۲)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظِ سیّد مفتی محمّد نعیم الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی نقل فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا کہ حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے چار شخصوں کو زندہ کیا۔ ایک عازَر جس کو آپ کے ساتھ اخلاص تھا جب اس کی حالت نازُک ہوئی تو اس کی بہن نے

آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کو اطلاع دی مگر وہ آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) سے تین روز کی مسافت کے فاصلہ پر تھا جب آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) تین روز میں وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ اس کے انتقال کو تین روز ہو چکے آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے اس کی بہن سے فرمایا ہمیں اس کی قبر پر لے چل وہ لے گئی آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے اللہ تعالٰی سے دعا فرمائی عازر باذنِ الٰہی زندہ ہو کر قبر سے باہَر آیا اور مدّت تک زندہ رہا اور اس کے اولاد ہوئی۔ ایک بڑھیا کا لڑکا جس کا جنازہ حضرت کے سامنے جا رہا تھا آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے اس کے لئے دعا فرمائی وہ زندہ ہو کر نعش برداروں کے کندھوں سے اتر پڑا کپڑے پہنے گھر آیا زندہ رہا اولاد ہوئی۔ ایک عاشر کی لڑکی شام کو مری اللہ تعالٰی نے حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا سے اس کو زندہ کیا ایک سام بن نوح جن کی وفات کو ہزاروں برس گزر چکے تھے لوگوں نے خواہش کی کہ آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) ان کو زندہ کریں آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) ان کی نشاندہی سے قبر پر پہنچے اور اللہ تعالٰی سے دعا کی سام نے سنا کوئی کہنے والا کہتا ہے اَجِبْ رُوْحَ اللہ یہ سنتے ہی وہ مَرعوب اور خوف زدہ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں گمان ہوا کہ قیامت قائم ہو گئی اس ہَول سے ان کا نصف سر سفید ہو گیا، پھر وہ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لائے اور انہوں نے حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے درخواست کی کہ دوبارہ انہیں سَکرات موت کی تکلیف نہ ہو بغیر اس کے واپس کیا جائے چُنانچِہ اسی وقْت ان کا انتقال ہو گیا.

(تفسیر خَزائنُ العرفان، پ۳، آل عمران، ۴۹، ص ۱۱۴)

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا علمِ غیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یہ شان ہے کہ وہ اپنے بَرگزیدہ ہستیوں کو بے شمار عُلوم عطا فرماتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ علمِ غیب بھی عطا فرماتا ہے جس کی تائید قرآن پاک میں کئی مقامات پر ملتی ہے جس میں سے ایک آیت مبارَکہ یہ ہے

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اللہ کی شان یہ نہیں اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

(پ ٤ ، ال عمران: ١٧٩)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے دستِ مبارک پر یہ معجزہ بھی ظاہِر ہوا آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) آدمی کو بتادیتے تھے جو وہ کل کھاچکا اور آج کھائے گا اور جو اگلے وقْت کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے پاس بچے بَہُت سے جمع ہو جاتے تھے آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) انہیں بتاتے تھے کہ تمہارے گھر فلاں چیز تیار ہوئی ہے تمہارے گھر والوں نے فلاں فلاں چیز کھائی ہے فلاں چیز تمہارے لئے اٹھار کھی ہے بچے گھر جاتے روتے گھر والوں سے وہ چیز مانگتے گھر والے وہ چیز دیتے۔ اور ان سے کہتے کہ تمہیں کس نے بتایا بچے کہتے حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے تو لوگوں نے اپنے بچوں کو آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے پاس آنے سے روکا اور کہا وہ جادوگر ہیں ان کے پاس نہ بیٹھو اور ایک مکان میں سب بچوں کو جمع کر دیا حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام بچوں کو تلاش کرتے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا وہ یہاں نہیں ہیں آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) نے فرمایا کہ پھر اس مکان میں کون ہے انہوں نے کہا سُوَر ہیں فرمایا ایسا ہی ہو گا اب جو دروازہ کھولتے ہیں تو سب سُوَر ہی سُوَر تھے۔ الحاصل غیب کی خبریں دینا انبیا کا معجزہ ہے اور بے وساطت انبیا کوئی بشر اُمورِ غَیب پر مُطَّلَع نہیں ہو سکتا۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ۳، آل عمران تحت الآیۃ: ۵۰ ص ۱۱۵)

موسیٰ اور عیسیٰ عَلَیْہِمَا السَّلَام کے زمانے میں فرق

حضرت ابو الفضل شہابُ الدّین سیّد محمود بن عبدُ اللہ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے درمیان ۵۶۵ سال کا عرصہ تھا۔

(تَفْسِیر آلُوسی، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ٦٥، ٣/ ١٩٤)

www.dawateislami.net

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور محمّدِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں فرق

حضرت سَیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت سَیِّدُنا محمّدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درمیان چھ سو سال کا عرصہ ہے۔

(تَارِیْخ مَدِینہ دمشق، عیسٰی بن مریم، ۴۷ / ۴۸۵، دار الفکر بیروت)

اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دین وملّت، اِمامِ اہلسنّت شاہ اِمام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اِنجیل اور قرآن مجید کے درمیان چھ سو سال سے زائد کا فاصلہ ہے اور توریت واِنجیل کے درمیان انیس سو پچھتر سال کا فاصلہ ہے۔ اور یونہی تورات اور قران کے درمیان کا فاصلہ لگ بھگ تین ہزار سال کا ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۲۸ / ۱۹۳، ملخصا)

حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام آسمان پر اٹھالیے گئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر ظُلم وسِتَم تجاوز کر گیا اور مخالفین قتل کے دَرپے ہو گئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو آسمان پر اٹھالیا جیسا کہ قرآن مجید میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤى اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَیْنَكُمْ فِیْمَا كُنْتُمْ فِیْهِ	ترجمۂ کنزُ الایمان: یاد کرو جب اللہ نے فرمایا اے عیسٰی میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا اور تجھے کافروں سے پاک کردوں گا اور تیرے پیروؤں کو قیامت تک تیرے مُنکِروں پر غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے تو میں تم میں فیصلہ فرمادوں گا جس بات میں جھگڑتے ہو۔

www.dawateislami.net

تَخْتَلِفُوْنَ (پارہ ۳، ال عمران، ۵۵)

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا آسمان پر اٹھائے جانے کا واقعہ

حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے جب یہودیوں کے سامنے اپنی نُبُوّت کا اعلان فرمایا تو چونکہ یہودی تورات میں پڑھ چکے تھے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں حضرت عیسیٰ مسیح عَلَیْہِ السَّلَام ان کے دین کو مَنْسوخ کر دیں گے۔ تو یہودیوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی نُبُوت کا انکار کر دیا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دشمن ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے قتل کے دَرپے ہو گئے جب حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ محسوس فرمالیا کہ یہودی اپنے کفر پر اڑے رہیں گے اور وہ مجھے قتل کر دیں گے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام وہاں سے تشریف لے گئے اور ایک گھر میں پناہ لی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس واقعہ کو ان آیات میں بیان فرمایا:

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًۢا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اُن کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا اور ہے یہ کہ انہوں نے نہ اُسے قتل کیا اور نہ اُسے سولی دی بلکہ ان کے لئے اُس کی شبیہ کا ایک بنادیا گیا اور وہ جو اس کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضَرور اس کی طرف سے شبہہ میں پڑے ہوئے ہیں انہیں اس کی کچھ بھی خبر نہیں مگر یہی گمان کی پیروی اور بے شک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(پ٦، النساء: ١٥٧-١٥٨)

حضرت اِمام ابو عبدُ اللہ **محمد** بن احمد قُرطبی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: جب یہودی حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو قتل کرنے پر مُتَّفِق ہو گئے تو حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ان سے بھاگ کر ایک گھر داخل ہوئے حضرت سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے روشن دان سے ان کو آسمان کی طرف اٹھالیا ان کے بادشاہ نے ایک خبیث شخص یَہُوذا سے کہا جاؤ گھر میں داخل ہو اور ان کو قتل کر دو وہ کھڑکی سے گھر میں داخل ہوا تو وہاں حضرت سَیِّدُنا عیسی عَلَیْہِ السَّلَام کو نہ پایا اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس شخص پر حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی شَبِیہ ڈال دی جب وہ گھر سے باہَر نکلا تو لوگوں نے اسے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی صورت پر پایا انہوں نے اسے پکڑ کر قتل کر دیا اور سُولی پر چڑھا دیا پھر انہوں نے کہا اس کا چہرہ تو عیسی کے مَشابِہ ہے اور اس کا بدن ہمارے ساتھی کے مُشابِہ ہے اگر یہ ہمارا ساتھی ہے تو عیسیٰ کہاں گئے اور اگر یہ عیسیٰ ہیں تو ہمارا ساتھی کہاں گیا پھر ان کے درمیان لڑائی ہوئی اور بعض نے بعض کو قتل کر دیا۔ (تَفْسِیرِ قُرطبی، ، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ٥٤، الجزالرابع، ٢/٦٥)

آسمان پر کب اٹھائے گئے

حضرت اِمام علاؤُ الدِّین علی بن محمد خازِن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: رَمَضانُ المبارَک کی لیلۃُ القدر کی رات بیتُ المقدس سے ۳۳ سال کی عمر میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آسمان پر اٹھالیا۔

(تَفْسِیرِ خازِن، سورۃ آل عمران تحت الآیۃ: ٥٤، ١/٢٥٥)

سیِّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی تشریف آوری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنی مخلوق کی راہنمائی کے لئے ہمیشہ اس دنیا میں انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام مبعُوث فرمائے اور انہوں نے یہ فریضہ پورا کیا، ان کی قوم ہمیشہ ہی ان کی مخالفت پر مُصِرّ رہی کچھ قومیں تو ایسی بھی تھیں کہ جنہوں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نبی کو شہید کرنے سے بھی گریز نہیں کیا لیکن ان کے ہاتھوں سے صبر کا دامن نہیں چھوٹا اور اپنے مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں عظیم کردار ادا کرتے ہوئے

شہید ہو گئے اور کچھ ایسی قومیں تھیں کہ جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی کو تکالیف اور پریشانیاں پہنچانے میں کوئی کَسر نہیں چھوڑی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت اور حفاظت ہمیشہ ان کے شامل حال رہی۔ اوران عظیم ہستیوں میں سے ایک بنی اسرائیل کے عظیم نبی حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہیں کہ جب ان کی قوم نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو شہید کرنے کا مُصَمَّم ارادہ کر لیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو آسمانوں پر اٹھالیا اور آپ وہاں ہی زندہ ہیں اور یہ قرب قیامت میں اس دنیا میں تشریف لائیں گے، جیسا کہ

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: خاتمُ المُرسَلین، جنابِ صادِق واَمین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: اس کی قَسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قریب ہے کہ تم میں ابنِ مریم حاکمِ عادل بن کر جلدی اتریں وہ صَلِیب کو توڑیں گے سُوَر کو قتل کریں گے جِزیہ کو ختم فرمادیں گے مال کی فَراوانی ہو گی اور کوئی ایک بھی اسے قبول نہیں کرے گا اور حتّٰی کہ ایک سجدہ دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر ہو گا۔ پھر حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے تھے کہ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو

وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا

ترجمۂ کنزُ الایمان: کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہو گا۔

(پارہ ٦، النساء: ١٥٩)

(صَحِیحُ البُخَارِی، کتاب احادیث الانبیاء، باب نزول عیسی... الخ، ص ٨٨٦، الحدیث: ٣٤٤٨)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام زمین پر تشریف لائیں گے دین محمدی کے تابع ہوں گے حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی شریعت پر عمل کریں گے اور لوگوں سے عمل کرائیں گے جِزیہ اور سُوَر کو ختم فرمادیں گے یعنی کسی شخص کو کافر

رہ کر جزیہ دینے کا اختیار نہ ہو گا کوئی سُؤر نہ کھاسکے گا سور فنا کر دیئے جائیں گے یہ دونوں حکم آپ منسوخ نہ کریں گے بلکہ خود حُضُور انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے فرمادیا تھا کہ ان کی تشریف آوری پر یہ دونوں حکم منسوخ ہو جائیں گے ان کے ناسخ خود حُضُور انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے فرمان ہیں جن کا ظہور اس وقت ہو گا۔ (مِراٰۃُ المَنَاجِیح، باب نزول عیسی، الفصل الاول، ۷/ ۳۳۷)

سیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بحیثیت اُمّتی تشریف لائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام قرب قیامت اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور نبی ہونے کی حیثیت سے نہیں بلکہ خاتمُ المُرسَلین، جنابِ صادِق واَمین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کا اُمّتی بن کر تشریف لائیں گے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات پر عمل کریں گے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس آیت مبارکہ میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دنیا میں تشریف لانے کا ذِکر فرمایا:

وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا

ترجمۂ کنزُ الایمان: کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہو گا۔

(پ٦، النساء: ١٥٩)

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سرکار ذی وقار، دوعالَم کے مالِک ومُختار، صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: آپ کیسے ہوں گے جب ابنِ مریم تم میں تشریف لائیں گے اور تمہارا اِمام تم میں سے ہو گا۔

(صَحِیحُ البُخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب نزول عیسی... الخ، ص ٨٨٦، الحدیث: ٣٤٤٩)

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافِظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیت کے تحت "تفسیر خزائنُ العرفان" میں تحریر فرماتے ہیں: قریب قیامت جب حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام آسمان سے

نُزول فرمائیں گے اس وقت کے تمام اہلِ کتاب اُن پر ایمان لے آئیں گے اس وقت حضرت عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات شریعتِ محمدیہ کے مُطابِق حکم کریں گے اور اُسی دین کے ائمہ میں سے ایک اِمام کی حیثیت میں ہوں گے اور نصارٰی نے ان کی نسبت جو گمان باندھ رکھے ہیں ان کا اِبطال فرمائیں گے دینِ محمدی کی اشاعت کریں گے اس وقت یہود و نصارٰی کو یا تو اسلام قبول کرنا ہو گا یا قتل کر ڈالے جائیں گے جزیہ قبول کرنے کا حکم حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے نُزول کرنے کے وقت تک ہے۔ (خَزائنُ العرفان، پ۶، النساء، ۱۵۹، ص۲۰۰)

کتنے سال کی عمر میں تشریف آوری

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافِظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام قیامت سے پہلے نُزول فرمائیں گے کیونکہ کَہُولت (بڑھاپے) کا وقت آنے سے پہلے آپ اُٹھا لئے گئے، نُزول کے وقت آپ تینتیس سال کے جوان کی صورت میں جلوہ افروز ہوں گے۔ (تفسیرِ خَزائنُ العرفان، پ۷، المآئدہ تحت الآیۃ: ۱۱۰، ص ۲۴۲)

چار انبیا زندہ ہیں

حضرت شیخ محمد اسماعیل حقی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی، علّامہ ابنِ شاہین علیہ رحمۃ اللہ الکریم کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ چار انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام زندہ ہیں دو آسمان میں حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت سَیِّدُنا ادریس عَلَیْہِ السَّلَام اور دو زمین میں حضرت سَیِّدُنا خِضَر عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت سَیِّدُنا الیاس عَلَیْہِ السَّلَام۔ (رُوحُ الْبَیَان، سورۃ النسآء، تحت الآیۃ: ۲، ۱۵۸/ ۳۲۵،)

تورات میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے مدفون کا ذِکر

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: کہ تورات میں سیّدِ دو عالَم محمد مُصْطَفٰی احمد مُجْتَبٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صفت مذکور ہے اور یہ بھی کہ حضرت سَیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس مدفون ہوں گے اور حضرت سَیِّدُنا امام ابو مَوْدُود عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَدُوْد نے فرمایا: کہ روضۂ اَقدس میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

(سُنَنُ التِّرمِذِی، ابواب المناقب عن رسول اللہ، باب ماجاء فی فضل النبی، ص ۸۲۷، الحدیث ۳۶۲۶)

اِنجیل

اِنجیل وہ مُقدّس کتاب ہے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے اور اُولُوالعَزم نبی حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پر نازِل فرمائی۔

اِنجیل کا معنی اور وجہ تسمیہ

حضرت اِمام اَبو حَفْص عمر بن علی دمشقی حنبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی اِنجیل کی وجہ تسمیہ کے بارے میں اقوال نقل فرماتے ہیں: پہلا قول یہ ہے۔ اِنجیل کا مادہ نجل ہے بمعنی وُسعت چونکہ اس میں وُسعت ہے جو تورات میں نہ تھی اس میں بعض چیزیں حلال کی گئیں جو تورات میں حرام تھیں۔ اَللُّبَاب فِی عُلُومِ الْکِتَاب، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۳، ۵/ ۱۹)

اِنجیل کو اِنجیل کیوں کہا جاتا ہے؟

یونانی زبان میں اِنجیل ایک نام ہے جس کا معنی ہے بشارت دینا اور حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام (اس کے ذریعے) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَلکوت کی خوشخبری دینے والے تھے اس لئے اس کو اِنجیل کا نام دیا گیا سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام خاتمِ انبیائے بنی اسرائیل تھے وہ خاتمُ الانبیا کی دعوت دینے والے اور ان کے مبعوث ہونے کی خوشخبری دینے والے تھے اس اعتبار سے وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے مَلکوت کی دو جہتوں سے خوشخبری دینے والے بن گئے ایک جہت ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبعوث ہونا اور دوسری جہت قیامت یعنی بشارات کا بعض حصّہ محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بِعثَت اور بعض حصّہ قیامت ہے۔ (مُفْرَداتُ الْقُرآن، ۱/ ۳۴۱)

نُزولِ اِنجیل کے وقت آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر مبارک

حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر تیس سال ہوئی اور تینتیس سال کی عمر میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے پاس اٹھا لیا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی نُبُوّت تین سال تھی۔

(تَفْسِیر اَلْبَحْرُ الْمُحِیط، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۵۵، ۴/۳۲۸)

اِنجیل کب نازِل ہوئی

حضرت اِمام ابُو الفرج نورُ الدِّین علی بن ابراہیم حَلبی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الکافی فرماتے ہیں: اِنجیل حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پر رَمَضان کی بارہ 12 راتیں گزر جانے کے بعد نازِل کی گئی اور ایک روایت میں 13 راتیں گزر جانے کے بعد اور ایک روایت میں 18 راتیں گزر جانے کے بعد نازِل ہوئی.

(اَلسِّیرۃُ الْحَلَبِیہ، باب ماجاء من امر رسول اللہ... الخ، ۱/۳۰۶)

اِنجیل کس زبان می نازل ہوئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو کتابیں نازِل فرمائیں وہ ہمیشہ وہاں کے رہنے والے لوگوں کی زبان میں نازِل فرمائیں جیسا کہ مقدس کتاب قرآن مجید اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عربی میں نازِل فرمائی کیونکہ وہاں کے رہنے والے لوگوں کی زبان عربی تھی اور حضرت سَیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانہ میں سُریانی زبان بولی جاتی تھی اس لیے تورات سُریانی زبان میں نازِل ہوئی اور حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانہ میں عِبرانی زبان بولی جاتی تھی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر مقدس کتاب بھی عِبرانی میں نازِل فرمائی جیسا کہ اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملّت، اِمامِ اہلسنّت شاہ اِمام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اس کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں: عبرانی میں اِنجیل نازِل ہوئی اور سُریانی میں تورات ہے۔ **(ملفوظات اعلی حضرت ،حصّہ چہارم، ص ۴۴۷)**

www.dawateislami.net

اِنجیل یکبارگی نازِل ہوئی

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام صاحب کتاب اور صاحبِ شریعت رسول ہیں ہم نے انہیں اِنجیل شریف عطا فرمائی، چونکہ اِنجیل ایک جگہ اور ایک وقت میں ساری کی ساری عطا ہوگئی تھی۔ (تفسیرِ نعیمی، پ۶، المائدہ، ۴۶، ۶/۴۵۸)

اِنجیل کو حکمت کیوں کہا گیا

اِنجیل کا ایک نام حکمت بھی ہے اِنجیل کو حکمت اسلئے کہا گیا کہ اس میں دلائل اور نصیحتیں بہت زیادہ ہیں (مُفْرَدَاتُ الْقُرْآن، ۱/۱۷۸)

نُزولِ اِنجیل کے مَقاصد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے اس کائنات میں لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ انبیا اور ان پر نازِل ہونے والی کتب کو بنایا اور ان آسمانی کُتُب میں لوگوں کی اصلاح کے لئے مختلف قسم کے احکامات نازِل ہوتے مثلاً توحید، رِسالت، ایمان، امر، نھی، حلال و حرام بشارت اور انذار کو بیان کیا جاتا۔ تاکہ مخلوق خدا اس نبی پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ ان کی دی ہوئی تعلیمات پر عمل کریں اور دین و دنیا میں کامیاب ہو جائیں اور یہی آسمانی کُتُب کے مَقاصد میں شامل تھا اور نُزولِ اِنجیل کے بھی کچھ مَقاصد تھے جن کا ذکر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس آیت مُبارَکہ میں بیان فرمایا چُنانچِہ اِرشادِ ربّانی ہے:

وَقَفَّیْنَا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ بِعِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ اٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ فِیْهِ هُدًى وَّ نُوْرٌ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ہم اُن نبیوں کے پیچھے اُن کے نشان قدم پر عیسٰی بن مریم کو لائے تصدیق کرتا ہوا توریت کی جو اس سے پہلے تھی اور ہم نے اُسے اِنجیل عطا کی جس میں

بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ

ہدایت اور نور ہے اور تصدیق فرماتی ہے توریت کی کہ اس سے پہلے تھی اور ہدایت اور نصیحت پرہیز گاروں کو

(پ ٦ المائدہ: ٤٦)

اِنجیل مقدس ہدایت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو بھی کتابیں نازِل فرمائی ہیں ان میں احکامات تبدیل ہوتے رہے لیکن ان میں کچھ ایسے بھی تھے جو سب میں ایک جیسے تھے اور ان میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی مثلاً توحید و رِسالت کا ذِکر ہر کتاب میں موجود تھا۔ اور باقی ہر کتاب کی کچھ خُصُوصیّات تھیں جن کی وجہ سے دوسروں سے ممتاز ہو جاتی تھیں اور حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پر نازِل ہونے والی کتاب اِنجیل بھی مختلف صفات کی حامِل تھی اور ان میں سے ایک صفت ہدایت بھی تھی۔ چنانچہ قرآن پاک میں فرمایا:

وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ فِیْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ہم نے اُسے اِنجیل عطا کی جس میں ہدایت اور نور ہے اور تصدیق فرماتی ہے توریت کی کہ اس سے پہلے تھی اور ہدایت اور نصیحت پرہیز گاروں کو

(پ ٦ المائدہ: ٤٦)

حضرت اِمام ابو حَفْص سِراجُ الدِّین عمر بن علی حنبلی دمشقی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: اِنجیل کے ہدایت ہونے سے مُراد اس میں ایسے دلائل جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توحید اور پاکی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بیوی اور بیٹے، اس کی مثل اور مُقابِل سے براءت، نُبُوّت اور دوبارہ اٹھائے جانے پر دلالت کرتے ہیں ان پر مشتمل ہے (اَللُّبَاب فِی عُلُومِ الْکِتَاب، سورۃ المائدہ، تحت الآیۃ: ٤٦، ٦/ ٩٨)

اِنجیل مقدس نور ہے

اِنجیل کے مَقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی تھا کہ یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کے لئے روشنی کا کام دیتی تھی جیسا کہ حضرت علاؤُالدّین علی بن محمد خازِن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اور ایک قول یہ ہے کہ ہدایت کو شریعت کے احکام پر محمول کیا اور نور کو توحید نبوات اور حشر کے احکام کے بیان پر محمول کیا

(تَفْسِیر خازِن، سورۃ المآئدہ، تحت الآیۃ: ٤٦، ٢/٤٧)

نور سے مُراد ہے جو شُبہات کو کھولنے والی اور مشکلات کو واضح کرنے والی جس سے وہ شُبہات کو زائل کرنے اور مشکلات کو حل کرنے میں روشنی کا کام دیتی ہے۔ (تَفْسِیر اِبْنِ کَثِیر، سورۃ المآئدہ، ٣/١٢٦)

تورات کی تصدیق کرنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالی نے پہلی کُتُب میں عبادات مُعامَلات اور احکامات کے ساتھ ساتھ بعد میں تشریف لانے والے مُعَزَّز و مُکَرَّم نبی کی بشارت بھی ہوتی تھی اور بسا اوقات ان کی نشانیاں بھی بیان کر دی جاتی تھیں تاکہ لوگ اس نبی کو دیکھ کر پہچان جائیں اور نبی عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیمات پر عمل کریں۔ حضرت سَیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پر نازِل ہونے والی مبارَک کتاب تورات شریف چونکہ حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے پہلے تھی اور جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام تشریف لائے تو **اللہ تَعَالٰی** نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو اِنجیل عطا فرمائی اور اس اِنجیل شریف نے تورات کی تصدیق بھی کی کیونکہ اس میں حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی آمد کی خبر بھی تھی تو نُزُولِ اِنجیل سے اس کی پیشن گوئی بھی پوری ہو گئی:

وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ	ترجمۂ کنزُ الایمان: اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے
التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ	پہلی کتاب توریت کی اور اس لئے کہ حلال کروں
الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْكُمْ وَجِئْتُكُمْ	تمہارے لئے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں اور میں

www.dawateislami.net

بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ

تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے نشانی لایا ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔

(پ٣، ال عمران: ٥٠)

حضرت نِظامُ الدّین حسن بن محمد نیسابوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: تصدیق سے مُراد اس بات کا اقرار کرنے والی ہے کہ تورات **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نازِل کی گئی ہے وہ حق ہے اور اس کا ناسخ وارد ہونے سے قبل اس پر عمل کرنا واجِب ہے اور وہ اِنجیل ہے جو اس کی تصدیق بھی کرنے والی ہے

(تَفْسِیر نِیسَابُوری، سورۃ المائدہ، تحت الآیۃ: ٤٦، ٣/١٧٠)

حضرت فقیہ ابو اللیث سَمَرقندی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: اِنجیل توحید میں تورات کے مُوافِق تھی اور بعض شریعت میں (بَحْرُ الْعُلُوم، سورۃ المآئدۃ، ١/٤٧٩)

نُزولِ اِنجیل اور نُزولِ قرآن میں فرق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بعض نبیوں پر کتابیں اور صحیفے نازِل فرمائے اور ان میں سے آخری کتاب اِنجیل ہے جو حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پر نازِل ہوئی اور اس کے بعد قرآن مجید نازِل فرمایا لیکن بنیادی طور پر نُزولِ قرآن اور نُزولِ اِنجیل میں بَہُت فرق ہے جیسا کہ مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں:

(1)... نُزولِ قرآن پڑھ کر ہوا اور نُزولِ اِنجیل لکھا ہوا۔

(2)... اِنجیل کے نُزول کے لئے جگہ مُقرّر تھی مگر نُزول قرآن کے لئے کوئی جگہ مُقرّر نہ تھی۔

(3)... نُزولِ اِنجیل کے لئے وقْت مُقرّر کہ فلاں مہینہ فلاں تاریخ مگر نُزول قرآن کے لئے کوئی جگہ مُقرّر نہ تھی دن رات ہر حال میں حتّٰی کہ بستر پر آرام فرماتے وقْت آیات قرآنیہ نازِل ہوتیں۔

(4)... نُزُولِ قرآن کی وسعتوں میں حُضُور انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی مَحْبُوبِیّت کا بھی اظہار ہے کہ برابر ربّ و محبوب میں سلسلہ رُسل رسائل باقی ہے اُمّتِ مرحومہ پر کرم بھی کہ اس طرح احکام آنے میں تکلیف نہ ہوئی اور تمام احکام کا ایک وقت میں آجانا ایک سختی ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، سورۃ آل عمران تحت الآیۃ:۳، ۳/ ۲۴۴)

(5)... نُزُولِ اِنجیل اور نُزُولِ قرآن میں ایک فرق یہ بھی ہے کہ اِنجیل یکبارگی نازِل ہوئی جبکہ قرآن مجید تقریبا تئیس سال کے عرصہ میں تھوڑا تھوڑا نازِل ہوا۔

قرآنِ مجید اور اِنجیل شریف کی حفاظت

قرآن مجید سے پہلے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر آسمانی کتابیں نازِل فرمائیں جن کی حفاظت ان کی امتوں کے سپرد تھی جس کی وجہ سے بعد میں ان کتابوں میں تحریف کر دی گئی اور آج وہ اپنی اصلی حالت پر موجود نہیں ہیں اس کے بَرعکس قرآن مجید آج بھی اپنی اصلی حالت پر موجود ہے قرآن مجید کا ایک یہ معجزہ بھی ہے کہ یہ کتاب تا قیامت اس طرح بغیر کسی کمی بیشی کے اپنی حالت پر موجود رہے گی اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس کی حفاظت کا ذمّہ کسی کو نہیں سونپا بلکہ خود اس کی حفاظت فرمارہا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

(پ۱۴، حجر:۹)

حضرت سَیِّدُنا سفیان بن عُیینہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے سوال کیا گیا کہ تورات اور اِنجیل کیسے تبدیل ہو گئیں جبکہ وہ دونوں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پاس سے تھیں تو فرمایا کہ **اللہ تَعَالٰی** نے ان دونوں کی حفاظت ان کے سپرد کی تھی جیسا کہ قرآن مجید میں ہے بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ (پ۶، المائدۃ: ۴۴) ترجمۂ کنزُ الایمان: ان سے کتابُ اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی اور قرآن مجید کی حفاظت کسی کے سپرد نہ کی گئی بلکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: اِنَّا نَحْنُ

www.dawateislami.net

نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (پ ١٤، الحجر: ٩) ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔ جس کی ربّ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی وہ مُتَغَیَّر نہ ہوا۔ (اِعْرَابُ القُرْآن ٥ /٨٣)

قرآن مجید کی صداقت سے مسلمان ہو گیا

حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن اَکْثَم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: کہ خلیفہ مامونُ الرّشید بادشاہ کے ہاں ہر سال ایک علمی مجلس مُنْعَقِد ہوتی تھی، ایک مرتبہ لوگوں کی مجلس میں ایک ایسے یہودی نے شرکت کی جس کے کپڑے نہایت صاف، چہرہ بَہُت خوبصورت اور عمدہ خوشبو آرہی تھی، اس نے بَہُت عمدہ گفتگو کی، جب مجلس برخاست ہوئی تو خلیفہ مامونُ الرّشید نے اسے بُلایا اور کہا: کیا آپ اسرائیلی ہیں؟ اس نے کہا: ہاں، خلیفہ مامونُ الرّشید نے کہا: تم اسلام قبول کر لو، ہم تم پر بَہُت سی عنایات ونوازشات کریں گے اور اس سے وعدہ کیا۔ اس نے کہا: میرے لیے اپنا اور میرے ماں باپ کا دین ہی بہتر ہے، یہ کہہ کر وہ چلا گیا، ایک سال بعد اس حال میں آیا کہ مسلمان ہو چکا تھا اور اس نے فقہ پر بَہُت پُر مَغْز کلام کیا، جب مجلس اختتام کو پہنچی تو خلیفہ مامونُ الرّشید بادشاہ نے اسے بُلایا اور فرمایا: کیا تم وہ نہیں ہو جو کل ہمارے مہمان بنے تھے؟ اس نے کہا: کیوں نہیں! خلیفہ مامونُ الرّشید نے پوچھا! تمہارے اسلام قبول کرنے کا سبب کیا ہے؟ اس نے کہا: گزشتہ سال جب میں آپ کی مجلس سے چلا گیا تو میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ میں ان آسمانی اَدیان کو آزماؤں اور آپ جانتے ہیں کہ میں ایک خوش خط انسان ہوں۔ میں نے سب سے پہلے تورات کا ارادہ کیا اور اس کے تین خوشخط نسخے تیار کیے اور ان میں اپنی طرف سے کمی بیشی کر دی اور انہیں لے کر میں یہود کے کَنِیسَہ (یہودیوں کا عبادت خانہ) میں پہنچ گیا تو وہ مجھ سے خرید لیے گئے۔ پھر میں نے اِنجیل کا ارادہ کیا اور اس کے بھی تین خوشخط نسخے تیار کیے اور ان میں اپنی طرف سے کمی بیشی کر دی اور انہیں اُٹھا کر عیسائیوں کے چَرچ میں پہنچ گیا تو وہ نسخے بھی مجھ سے خرید لیے گئے، پھر میں نے قرآن کے نہایت ہی حَسِین اور خوشخط تین نسخے تیار کیے اور ان میں اپنی طرف سے کمی بیشی کر دی اور انہیں اُٹھا

کر مسلمان کُتب فَروشوں کے پاس پہنچا، انہوں نے مجھ سے وہ نسخے لیے اور انہیں پڑھنا اور کھنگالنا شروع کر دیا، جب انہوں نے ان میں زیادتی اور کمی پائی تو نسخے میرے سامنے رکھ دِیے اور کہا انہیں لے جاؤ! ہم نہیں خریدتے۔ **فَعَلِمْتُ اَنَّ هٰذَا كِتَابٌ مَّحْفُوْظٌ فَكَانَ هٰذَا سَبَبُ اِسْلَامِیْ یعنی** مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کتاب مَحفوظ ہے، پس یہی میرے اسلام قُبول کرنے کا سبب ہے"۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اُن کتابوں کی حفاظت کی ذمّہ داری اُنہی پر ڈال دی تو وہ ضائع ہو گئیں اور قرآن کریم کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا اِرشاد ہے :

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

(پ ۱۴، حجر: ۹)

پس **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اسے ہمارے سینوں میں محفوظ کیا تو یہ ضائع نہیں ہوا۔

(دَلَائِلُ النُّبُوَّۃ لِلْبَیْہَقی، باب ما جاء فی تالیف القرآن، ۷/۱۵۹)

مذکورہ واقعہ اور آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جو تحریف اور ردّوبدل سے محفوظ ہے، بقیہ آسمانی کتابوں میں ردّوبدل کر دی گئی ہے۔ زبور، اِنجیل، تورات کی حفاظت کی ذمّہ داری ان کی اُمّت اور عُلَما کے سپرد کی گئی تھی مگر وہ ان آسمانی کتابوں کی حفاظت نہ کر سکے۔ قرآن کریم کی حفاظت خود ربُّ العِزّت نے اپنے ذمّہ لی، لہٰذا قرآن مجید ردّوبدل سے مَحفوظ ہے۔

قرآن کا مُعجزہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگلی کتابیں صرف انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو یاد ہوتی تھیں اور قرآن عظیم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کو ایسا معجزہ عطا فرمایا گیا کہ اس کو مسلمانوں کا بچہ بچہ یاد کر لیتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے

وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور بے شک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لئے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔

(پ۲۷، القمر: ۲۲)

حضرت شیخ محمد اسمٰعیل حقی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: اگلی کتابیں صرف نبیوں ہی کو یاد ہوا کرتی تھیں۔ لیکن یہ ہمارے سیّدُ الانبیا، مَحبوبِ کبریا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن کا معجزہ ہے کہ قرآن مجید کو مسلمان کا بچہ بچہ یاد کرلیتا ہے

(تَفْسِیر رُوحُ الْبَیَان، سورۃ العنکبوت، تحت الآیۃ: ۴۹، ۶/۵۱۲)۔

تصدیق عیسوی اور تصدیق مُحَمّدی میں فرق

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے صرف فلسطین کے بنی اسرائیل سے توریت کو سچا کہلوایا کہ آپ صرف ان ہی کے نبی تھے مگر ہمارے حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تمام جہان سے تمام آسمانی کُتب کو سچا کہلوایا کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سارے جہان کے نبی ہیں اور حُضُور کی وجہ سے ہر مسلمان تمام کُتب مانتا ہے۔

(تفسیرِ نعیمی، پ۶، المائدہ، تحت الآیۃ: ۴۶، ۶/۴۵۷)

حُضُور کی بشارت دینا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنجیلِ مقدس حضرت سَیِّدُنا محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے نازِل ہوئی تھی اور اس میں احکامات اور مُعامَلات کے ساتھ ساتھ حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آمد کی بشارت اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی علامات بھی مذکور تھیں جیسا کہ مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اِنجیل میں ہدایت یعنی صحیح عقیدوں کی بھی تعلیم ہے اس میں ہدایت یعنی حُضُور محمد مُصْطَفٰے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بشارت بھی ہے اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی علامات بھی آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی صورت و سیرت افعال احوال اعمال سب کا ذکر ہے اِنجیل شریف میں حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام شریف حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا حُلیہ مُبارَک حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اوصاف حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہجرت حتّٰی کے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے خاص صحابہ کے حالات وصفات مذکور تھے

(تفسیرِ نعیمی، پ۶، المائدہ، تحت الآیۃ۴۶، ۶/ ۴۵۹)

اِنجیل میں حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کی نشانیاں کیوں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی اُمّت کو ہمیشہ رسولِ بشیر و نذیر صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کی بشارت دیتے رہے جب حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا دور آیا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی بشارت دی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازِل ہونے والی مقدس کتاب میں حُضُور سراپا نور، شاہِ غَیور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کی بشارت کے ساتھ ساتھ نشانیاں بھی بیان کر دی گئیں تاکہ دوسروں سے ممتاز ہو جائیں جیسا کہ مُفسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: تورات و اِنجیل نے حُضُور کی صرف بشارت نہ دی بلکہ مخلوق کو حُضُور کی طرف رہبری بھی کی اگر وہ کُتب حُضُور کا نام بتا دیتیں تو نشان دہی مکمل نہ کرتیں تو کوئی اور بھی اپنا نام محمد یا احمد رکھ کر کہہ دیتا کہ وہ میں ہی ہوں جس کی بشارت تورات و اِنجیل نے دی بلکہ ان کُتب نے حُضُور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ایسی نشان دہی کر دی کہ لوگ بغیر تأمُّل کے حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو پہچان گئے

(تفسیرِ نعیمی، پ۶، المائدہ تحت الآیۃ:۴۶، ۶/ ۴۶۰)

خاتمُ المرسَلین، جنابِ صادِق واَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کا ہر طرف چرچا تھا اور ان مبارَک گھڑیوں کا انتظار تھا کہ جب اس دنیا میں اِمامُ الانبیا تشریف لائیں گے تو ان کی زیارت کے ساتھ ساتھ اسلام قُبول

کر کے مرتبہ صحابیت پر فائز ہو جائیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غلامی میں زندگی گزار کر جنّت میں رفاقت نصیب ہو جائے۔ ان میں سے بعض لوگوں نے نام سنا اور علامات وغیرہ کو پہچان کر جان گئے کہ یہ یہی کائنات کے سردار اور امامُ الانبیا ہیں اور فوراً اسلام قبول کر لیا جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابو بردہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والِد صاحب کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں حُضُور سراپا نور، شاہِ غَیور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا کہ ہم لوگ نجاشی بادشاہ کی سلطنت میں چلے جائیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ نَجاشی بادشاہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمّدِ مُصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **اللہ** کے رسول ہیں اور بے شک وہ وہی ہیں جن کی حضرت سَیِّدُنا عیسٰی بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام نے بشارت دی، اگر میرے اوپر اُمورِ سلطنت کی پابندیاں نہ ہوتیں تو میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوتا یہاں تک کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی نعلین مبارک اٹھاتا۔

(سُنَنُ ابی ابو اؤد، کتاب الجنائز، باب فی الصلاۃ علی المسلم، ص٥١٦، الحدیث: ٣٢٠٥)

اِنجیل میں حُضُور کی نشانیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنجیل مقدس میں باقی مُعامَلات اور احکامات کے ساتھ ساتھ حُضُور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نشانیاں بھی موجود تھیں جن کو دیکھ کر بَہُت سے یہود و نصاریٰ ایمان لائے۔ جیسا کہ مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: اِنجیل شریف میں حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام شریف، حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا حُلیہ مبارکہ، حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے اوصاف، حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ہجرت، حتّٰی کہ حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے خاص صحابہ کے حالات وصفات مذکور تھے، یہاں تک کہ بعض یہودیوں، عیسائیوں نے ان ہی صفات میں حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھا تو مومن ہو گئے جیسے عبدُ اللہ بن سلام اور حضرت سلمان فارسی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم) وغیرہم۔ (تفسیرِ نعیمی، پارہ٦، المائدہ، تحت الآیۃ٦٤٦/ ٤٥٨)

حضرت محمد ابن سعد زہری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **نقل** فرماتے ہیں: سہل جو عشیمہ کے غلام تھے اور اہلِ مریس کے نصرانیوں میں سے تھے اپنی ماں اور چچا کی گود میں یتیمی کی حالت میں تھے اور وہ اِنجیل پڑھتے رہتے تھے فرماتے ہیں کہ میں نے اِنجیل میں حضرت **محمّد مُصْطَفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف پڑھی کہ بیشک وہ قدو قامت کے اعتبار سے نہ زیادہ چھوٹے ہوں گے اور نہ زیادہ طویل، سفید جسم اور زُلفوں والے ہوں گے ان کے دونوں کندھوں کے درمیان مُہرِ نُبوّت ہو گی وہ اکثر احتباء کریں گے وہ صَدَقہ قُبول نہیں کریں گے، وہ گدھے اور اونٹ پر سواری کریں گے، وہ بکریوں کا دودھ دوہیں گے، وہ پیوند لگی قمیص پہن لیں گے اور جو بھی ایسا کرے گا وہ تکبُّر سے محفوظ رہے گا اور وہ اس طرح کریں گے۔ اور وہ حضرت سَیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں سے ہوں گے اور ان کا نام احمد ہو گا۔

(کِتَابُ اَلطَّبَقَاتُ الْکَبِیْر لابن سعد، ذِکْر صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ والاِنجیل، ۱/۳۱۲)

اِنجیل کے نُزول کا مقصد

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکافی **فرماتے ہیں:** اِنجیل کو حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پر نازِل کیا گیا تا کہ بنی اسرائیل جو تورات میں اختلاف کرتے ہیں ان کو بیان فرمادیں۔

(حِلْیَۃُ الأولِیَاء ،الاما م الشافعی، ذکْر بیان نسبہ ووفاتہ ۹ / ۹۴،الرقم ۱۳۲۰۵)

اِنجیلوں کی تعداد

اِنجیلِ مَتّٰی: یہ اِنجیل حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے آسمان پر اٹھائے جانے کے آٹھ سال بعد بارہ حواریوں نے فلسطین کی زمین پر سُریانی زبان میں لکھی۔

اِنجیلِ مُرقُس: یہ اِنجیل حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے اٹھائے جانے کے بارہ سال بعد شہر روم میں فرنگی زبان میں ستّر شخصوں نے لکھی ۔

www.dawateislami.net

اِنجیلِ لُوقا: یہ اِنجیل حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے اٹھائے جانے کے بعد ستّر شخصوں نے شہر اسکندریہ میں یونانی زبان میں لکھی ۔

اِنجیلِ یُوحَنّا: یہ اِنجیل حضرت سَیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے اٹھائے جانے کے تیس سال بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ایک دوست نے رومی شہروں میں سے ایک شہر اقسس میں لکھی۔

(رُوحُ الْمَعَانی، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ ۷۸، ۳/۲۰۶)

عیسائیوں نے اِنجیل پر عمل نہیں کیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس مقصد کے لئے اِنجیل کو نازِل فرمایا تھا عیسائیوں نے اس مقصد کو حاصل کرنے میں سستی ظاہِر کی اور اس پر عمل نہ کیا بلکہ اس کو بُھلادیا اور اس کے احکام کو نظر انداز کر دیا اور اس کو صرف زبان تک محدود کر دیا اور عمل کرنے سے عاری رہے اور ان کو اللہ تعالی نے گدھے کی مثل قرار دیا جیسا کہ قرآن مجید میں اِرشاد ربّانی ہے.

حضرت سَیِّدُنا زِیاد بن لَبید انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حُضُور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: یہ نصاری اِنجیل پر عمل کرنے والے نہیں اور نہ اس سے نفع اٹھاتے ہیں

(اَلْمُسْتَدْرَک عَلَی الصَّحِیْحَیْن، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر زیاد بن لبید انصاری، ٤/٧٧٠، الحدیث: ٦٥٥٩)

صرف قرآن مجید پر عمل کرنا ضَروری ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی تمام کتابیں بَرحق تھیں اور لوگوں کی ہدایت کے لئے ان کو نازل کیا گیا اور ایک وقت تک ان پر عمل کرنا ضَروری تھا اور** قرآن مجید **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ایسی کتاب ہے جس کے بعد کوئی کتاب نازِل ہونے والی نہیں ہے **اور اللہ**

تَعَالٰی نے قراٰن مجید نازل فرمایاجس نے پہلی کتابوں کی تصدیق فرمائی اور ان کو منسوخ بھی کیا تو اب حکْم خداوندی کے تحت بقیہ کُتب کو چھوڑ کر قراٰن مجید پر عمل کرنا ضَروری ہے اور قرآن مجید کے ذریعے ہمیں ان باتوں کا عِلْم حاصل ہوا کہ سابِقہ کُتب میں سرکارِ دوعالَم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کا حکْم تھا لیکن یہود نے حُضُور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف کو چھپا کر ایمان لانے سے انکار کیا چُنانچِہ قران پاک میں اِرشاد ہے:

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ حَتّٰى تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ (پ ٦، المائدۃ:٦٨)

ترجمۂ کنزُ الایمان: تم فرمادو اے کتابیو! تم کچھ بھی نہیں ہو جب تک نہ قائم کرو توریت اور اِنجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے ربّ کے پاس سے اترا۔

حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لانا ضَروری ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توحید سب کُتب میں تھی اور ہر کتاب میں اپنے رسول کی رِسالت پر ایمان کو بھی ایمان کا حصّہ قرار دیا گیا اور قرآن مجید نے جن کی رِسالت پر ایمان لانے کا حکْم دیا ان پر ایمان لانا ضَروری ہے قرآن مجید نے نبیِّ مکرَّم نور مُجَسَّم حضرت محمّد مُصْطَفٰے صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت پر ایمان لانے کا حکْم دیا اگر ان پر ایمان نہ لایا جائے تو اِنجیل پر عمل کرنا کچھ فائدہ نہ دے گا کیونکہ اِنجیل میں بھی حُضُور کی بشارت کی خبر دی گئی اور ان پر ایمان لانے کا حکْم دیا گیا تھا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے

قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ حَتّٰى تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ

ترجمۂ کنزُ الایمان: تم فرمادو اے کتابیو تم کچھ بھی نہیں ہو جب تک نہ قائم کرو توریت اور اِنجیل اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے ربّ کے پاس سے اترا۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافِظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: ان تمام کتابوں میں سیدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نعت وصفت اور آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر ایمان لانے کا حکم ہے جب تک حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر ایمان نہ لائیں توریت واِنجیل کی اقامت کا دعوٰی صحیح نہیں ہو سکتا۔

(خَزائنُ العرفان، پ٦، المائدۃ، ٦٨، ص٢٢٩)

اعلیٰ حضرت، مجدِّدِ دین وملّت، اِمامِ اہلسنّت شاہ اِمام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن تحریر فرماتے ہیں: قرآن عظیم فرماتا ہے کہ یہود ونصارٰی جب تک توریت واِنجیل کو قائم نہ کریں نِرے باطِل پر ہیں اور قرآن سے سَرکشی کرکے کافِر، جو شخص **مُحَمَّد رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نہ مانے اس کا قرآن عظیم سے سَرکشی کرنا تو ظاہِر وواضِح، اور اس نے توریت واِنجیل بھی قائم نہ کی کہ ان میں بھی حُضُور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بشارتیں تھیں **اللہ تَعَالٰی** فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ (پ٩، الاعراف: ١٥٧)

ترجمۂ کنزُ الایمان: وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور اِنجیل میں۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ۫ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۚۖ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ (پ٢٦، الفتح: ٢٩)

ترجمۂ کنزُ الایمان: محمّد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے یہ ان کی

www.dawateislami.net

صفت توریت میں ہے اور ان کی صفت اِنجیل میں۔

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ (پ۲۸، الصف:٦)

ترجمۂ کنزُالایمان: ور یاد کرو جب عیسٰی بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

تو جس نے احمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نہ مانا اس نے توریت واِنجیل قائم نہ کی بلکہ پھینک دی اور قرآن عظیم سے سرکش ہوا اور اللہ تَعَالٰی فرماتا ہے کہ وہ کافِر ہے پھر ایمان میں کیونکر شامل ہو سکتا ہے۔ ثابِت ہوا کہ جب تک محمّد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان نہ لائے اور ان کی تعظیم نہ کرے ہر گز فلاح نہ پائے گا اگرچہ اپنے زعم میں کیسے ہی نیک عمل رکھتا ہو۔ (فتاوی رضویہ، ۱۴/ ۷۰۱)

قرآن اِنجیل کا مُصَدِّق ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن مجید اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وہ کتاب ہے جس نے تمام کُتب کی تصدیق فرمائی اور ان کی پیشن گوئیاں پوری ہو گئیں اور تمام کتابوں کو سچا کر دیا قرآن میں اِرشاد باری تعالٰی ہے ۔

نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ (پ۳ آلِ عمرٰن:۳)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اُس نے تم پر یہ سچی کتاب اُتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور اُس نے اس سے پہلے توریت اور اِنجیل اتاری۔

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کے بعد کوئی کتاب آنے والی نہیں، نہ کوئی نیا نبی تشریف لانے والا ہے، کیونکہ قرآن کا کام صرف اگلی کتابوں کی تصدیق ہے، کسی کتاب کی یا نبی کی بشارت دینا نہیں، تصدیق گزشتہ کی ہوتی ہے، بشارت آئندہ کی۔ نیز قرآن سے ان کتابوں کی تصدیق ہوتی ہے تو قرآن کریم نے ان کتابوں کو سچا کر دِیا اور ان کا نام دُنیا میں روشن کیا کہ قرآن کے آنے سے وہ تمام کتابیں سچی ہو گئیں، کیونکہ ان کتابوں نے قرآن کی تشریف آوری کی پیشن گوئی کی تھی، اگر قرآن نہ آتا تو ان کی یہ پیشن گوئی کیسے سچی ہوتی؟۔ (نورُ العرفان، پ۳، آل عمران، تحت الآیۃ:۳، ص۶۰)

حضرت اِمام ابو جعفر محمد بن جریر طَبَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وہ کُتب جو اس نے اپنے انبیا اور رُسل پر نازِل فرمائیں، قرآن مجید ان تمام کی تصدیق کرنے والا ہے اور اس کی بھی تحقیق کرتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رُسل یہ اللہ تَعَالٰی کی طرف سے لے کر آئے۔

(تَفْسِیرِ طَبَری، سورۃ آل عمران، تحت الآیۃ: ۳، ۳/۱۶۷)

قرآن مجید اِنجیل شریف کا محافظ اور گواہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تَعَالٰی نے سب سے آخری کتاب قرآن پاک نازِل فرمائی اور اس کتاب نے پہلی کُتُب کی تصدیق کی اور مزید اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کتاب قرآن مجید کو دوسری کتابوں پر گواہ اور محافِظ بھی بنایا جیسا کہ ربّ تعالٰی فرماتا ہے

وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَیْمِنًا عَلَیْهِ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ

ترجمۂ کنزُالایمان: اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور ان پر محافِظ و گواہ تو ان میں فیصلہ کرو اللہ کے اُتارے سے اور اے سننے والے ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اپنے پاس آیا ہوا حق

اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا

چھوڑ کر ہم نے تم سب کے لئے ایک ایک شریعت اور راستہ رکھا۔

(پ ٦، المائدہ: ٤٩)

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: قرآن مجید پہلی کتابوں کا محافِظ اور ان پر گواہ ہے۔(اَحْکَامُ الْقُرآن للجصاص، ٤/ ٩٧) حضرت سَیِّدُنا اِمام ابوعبدُ اللہ محمد حکیم تِرمِذی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالَم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”میرے لیے کلام کو مختصر کیا گیا اور اور مجھے جوامع الکلم عطا کیے گئے۔“ اور اسی وجہ سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کتاب تمام کُتُب کی محافِظ ہے کہ پورا قرآن، تورات، اِنجیل زبور اور فرقان پر مشتمل ہے اور باقی جو تفصیل بیان کی گئی یہ اس امّت کے لئے خاص ہے۔

(نَوَادِرُ الْاُصُول، الاصل التاسع والثلاثون والمائتان فی خصائص النبی... الخ، ٢/ ١٤٨)

قرآن اور اِنجیل میں بعض جگہ مُوافَقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن مجید اور اِنجیل شریف میں بعض جگہ مُوافقت بھی پائی جاتی ہے جیسا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی توحید، نبیوں کی رِسالت پر ایمان قیامت کے دن اٹھائے جانے پر اور بعض سورتوں میں قرآن اور اِنجیل مُوافِق تھے، چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: شاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے مجھ سے ملاقات کی اور اور میرے ہاتھ کو پکڑ لیا پھر اِرشاد فرمایا: اے عُقبہ بن عامِر! کیا میں تجھے تین ایسی سورتیں نہ سکھاؤں جو تورات، اِنجیل، زبور اور قرآن عظیم میں نازِل کی گئیں فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: جی ہاں! کیوں نہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وفادار بنائے

تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھائی اور ارشاد فرمایا: ''اے عُقبہ! تو ان کو نہ بھولنا اور رات نہ گزارنا جب تک ان کو پڑھ نہ لے۔''

(مُسْنَد اِمام اَحمد، مسند الشامیین، حدیث عقبی بن عمار، جہنی، ج۷، ص۱۹۰، دار الکتب العلمیہ)

اِنجیل کا علم قرآن میں

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید کو یہ خُصُوصیّت بھی عطا فرمائی کہ سابِقہ کُتب کے تمام عُلوم کو قرآن مجید میں جمع فرمادیا جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا اِمام ابو عبدُ اللہ محمد حکیم تِرمِذی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: وہ سات آیات ہیں جن کو مَثانی کہتے ہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام کُتُب کو لوحِ محفوظ میں جمع فرمایا پھر اس میں سے ہر رسول پر وہ علم نازِل کیا گیا جس کی اس کو اور اس کی امّت کو حاجت تھی اور فَاتِحَۃُ الْکِتَاب کو اس تمام سے علیحدہ رکھا گیا تورات، اِنجیل، زبور، اور فُرقان امُّ القرآن سے حاصل کیے گئے اور قرآن بھی امُّ القرآن سے لیا گیا ہے اور تمام کُتُب قرآن مجید میں ہیں (نَوَادِرُ الْاُصُول، الاصل التاسع والثلاثون والمائتان فی خصائص النبی... الخ، ۲/۱۴۸)

حضرت سَیِّدُنا اِمام حسن بَصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کُتُب سابِقہ کے تمام عُلوم کو قرآن مجید میں وَدِیعت رکھا ہے۔ (اَسْرَارُ تَرتِیبِ القُرآن السیوطی، ۱/۱)

قرآن کی ایک سورت اِنجیل کے برابر

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروی ہے کہ حُضُور سیّد المُرسَلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: میں جنّ واِنس اور ہر سرخ سیاہ کی طرف رسول بھیجا گیا، اور سب انبیا سے الگ میرے ہی لئے غنیمتیں حلال کی گئیں، اور میرے لئے ساری زمین پاک کرنے والی اور مسجد ٹھہری، اور میرے آگے ایک مہینہ راہ تک رُعب سے میری مدد کی گئی، اور مجھے سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ کی پچھلی آیات کہ خزانہ ہائے عرش سے تھیں، عطا ہوئی، یہ خاص میرا حصّہ تھا سب انبیا سے جدا، اور مجھے تورات کے بدلے قرآن کی وہ سورتیں ملیں جن میں سو

www.dawateislami.net

سے کم آیتیں ہیں، اور اِنجیل کی جگہ سو سو آیت والیاں۔ نبیوں کے سالار، شافع روز شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: مجھے اِنجیل کی جگہ مثانی عطا کی گئی

(شُعَبُ الْاِیْمَان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی فضائل السور والایات، ذکر المفصل، ۲/۴۸۷)

حضرت سَیِّدُنا اِمام ابو عبدُ اللہ حکیم تِرمِذی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ وہ سات آیات ہیں جن کو مَثانی کا نام دیا گیا ہے۔ (نَوادِرُ الْاُصُول، الاصل التاسع والثلاثون والمائتان فی خصائص النبی... الخ، ۲)

سلیمُ الفطرت لوگوں نے اسلام قبول کرکے اِنجیل پر عمل کیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سلیمِ الفطرت لوگ جن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عقل سلیم عطا فرمائی اور جنہوں نے صحیح اِنجیل کو سمجھا اور اس پر عمل کرتے تھے جب ان تک حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام پہنچا تو انہوں نے فوراً اسلام قبول کر لیا جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا شاہ عبد الحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نجاشی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: نَجاشی کا نام اَصْحَمَہ بن الحر ہے اور ان کی طرف عَمرو بن اُمیہ ضَمری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو قاصِد بنا کر بھیجا گیا تھا یہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے سعادت مندوں میں سے تھے جب حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مکتوب گرامی انہیں پہنچا تو انہوں نے اس کا احترام کیا اور تخت سے اتر کر زمین پر آئے اور ادب و تعظیم کے ساتھ مکتوب گرامی کو لے کر بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگا لیا حُکم دیا کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اس گرامی نامہ کو پڑھیں۔ جب آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے سامنے اس خط کو پڑھا گیا تو اس کی حقانیت کو جانتے ہوئے حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے گرامی نامہ کا جواب اس مضمون کا لکھا:

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدٌ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جانب نَجاشی شاہِ حبشہ کی طرف سے اے خدا کے نبی! تم پر سلام و رَحمت اور اس خدا کی بَرَکتیں ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی مجھے اسلام کی راہ دکھانے والا ہے امابعد! بلاشبہ مجھے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا گرامی نامہ ملا جو کچھ حضرت

عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا تعلق آسمان وزمین کے ربّ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اس سے زیادہ کچھ نہیں ہیں یقیناً میں نے آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی لائی ہوئی شریعت کی حقیقت کو جانا اور آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے چچا کے صاحبزادے اور آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے صحابہ کا اعزاز واکرام کیا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے راست گو رسول ہیں اور گزشتہ نبیوں نے آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی تصدیق کی ہے میں آپ کے چچازاد کے صاحبزادے کے واسطے سے آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بیعت کرتا ہوں اور آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرتا ہوں۔

(مَدارِجُ النُّبُوّت مترجم، باب چہارم، ۲ / ۳۱۵، ملتقطاً)

اِنجیل میں شانِ صحابہ کا بیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنجیل میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حُضُور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کی بشارتیں اور ان پر ایمان لانا اور صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے فضائل اور ان کی صفات کو بھی بیان فرمایا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنجِیلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ط وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا

(پ ۲۶، الفتح: ۲۹)

ترجمہ کنز الایمان: اور ان کی صفت اِنجیل میں جیسے ایک کھیتی اس نے اپنا پٹّھا نکالا پھر اسے طاقت دی پھر دبیز ہوئی پھر اپنی ساق پر سیدھی کھڑی ہوئی کسانوں کو بھلی لگتی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دل جلیں۔ اللہ نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔

حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِرشاد فرمایا: کہ رسولِ مُحتَشَم نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کے اصحاب کی مثال اِنجیل میں یہ لکھی ہے کہ ایک قوم کھیتی کی طرح پیدا ہوگی، وہ نیکیوں کا حکم کریں گے، برائیوں

سے منع کریں گے، کہا گیا ہے کہ کھیتی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور اس کی شاخیں صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہیں۔ (تَفْسِیرِ قُرْطُبی، سورۃ الفتح، تحت الآیۃ: ۲۹، ۸/۱۸۱، ملتقطا،)

مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَحابہ کی مدح و مناقب تورات و اِنجیل میں بھی ذکر کی گئیں اور خُصوصیّت سے ان کی یہ مثال ان دونوں کتابوں میں ذکر ہوئی تھی جو یہاں بیان ہو رہی ہے، معلوم ہوا کہ جیسے حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت شریف توریت و اِنجیل میں تھی ایسے ہی حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَحابہ کے مناقب بھی تھے۔
(نورُ العرفان، پ۲۶، الفتح، ۲۹، ص۶۱۸)

حضرت سَیِّدُنا اِمام جلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکافی نقل فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروی ہے کہ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ یعنی اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ یعنی اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یعنی اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیّدُنا عثمان ذوالنورین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ یعنی اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کے ساتھ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ یعنی حضرت محمّد مُصْطَفٰے احمد مُجْتَبٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مُراد ہیں

(تَفْسِیرِ دُرِّ مَنْثُور، سورۃ الفتح تحت الآیۃ: ۲۹، ۱۳/۵۲۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ قرآن مجید میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے کس قدر اس سے پہلے نازِل ہونے والی کتابوں کا تذکرہ فرمایا اور اس سے ہمیں یہ بھی پتہ چلا کہ اِنجیل پر صحیح عمل کرنے والوں کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ایمان کی دولت سے مالا مال فرمایا کیونکہ اس میں حُضُور سراپا نور، شاہِ غَیور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بشارتیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کا تذکرہ ہے اور کئی کفار اپنی سابقہ کتابوں میں ان

بشارتوں اور ایمان لانے کا تذکرہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیتے ہیں آیئے اسی ضمن میں ایک مَدَنی بہار مُلاحظہ فرمایئے چُنانچِہ

25 کرسچین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام

برِّاعظم افریقہ کے ایک ملک زمبیا کے دارالخلافہ لُساکا (Lusaka) کی کموالا (Kamwala) جیل میں 2004 میں دو بھائی کسی غیر قانونی کام کے الزام میں قید ہوگئے۔ اُن کے بُلاوے پر وہاں پر مُقیم چند اسلامی بھائی ہر دوسرے دن ملاقات کے لئے جاتے۔ کھانے کے سامان کے ساتھ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مَدَنی رسائل بھی تحفۃً دے آتے۔ خوفِ خدا و عشقِ مُصْطفٰی سے تَربَتَر تحریر پڑھ کے دونوں بھائیوں کے دل و دماغ میں مَدَنی انقلاب برپا ہونا شروع ہوگیا۔ اپنے اندر عمل کا جذبہ پیدا ہوتے دیکھ کر وہ ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالائے، نماز باجماعت کے ساتھ تَہَجُّد کی پابندی بھی شروع کر دی، مَدَنی انعامات کو اپنے اوپر نافذ کرنے کا ارادہ کر لیا اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی لکھی ہوئی بین الاقوامی شہرت یافتہ کتاب فیضانِ سنت سے درس دینا شروع کر دیا۔ درس کی ابتداء میں بتائے جانے والے درود پاک کے فضائل سن کر دیگر مسلمان قیدی بھی کثرت کے ساتھ دُرود و سلام پڑھنے لگے۔ اس کی انہیں کچھ ایسی بَرَکتیں نصیب ہوئیں کہ بَہُت سے قیدیوں کو جلد رہائی مل گئی۔ کفار قیدی دُرُود پاک کی بَرَکتیں جاگتی آنکھوں سے دیکھ کر بَہُت متاثر ہوتے، یوں آہستہ آہستہ وہ دینِ اسلام کے قریب ہوتے چلے گئے اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تین سے چار ماہ کے قلیل عرصے میں 25 کرسچین قیدی دولت اسلام سے مشرف ہوگئے اور ایک پچاس سالہ عیسائی پادری بھی مسلمان ہوگیا۔ ہوا یوں کہ اس نے دورانِ قید اسلامی کُتُب کا مُطالَعہ شروع کیا تو ایک رات خواب میں انتہائی خوبصورت مسجد دیکھی لیکن جب اس میں داخل ہونے کی کوشش کی تو دروازہ بند ہوگیا۔ صبح کسی کے پاس مسجد نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کا طُغْرا دیکھ کر پکار اٹھا کہ یہ تو وہی مسجد ہے جو میں نے خواب میں دیکھی تھی۔ دین

اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اور صحیح اسلامی تشخص اپنی آنکھوں سے دیکھ کر ایک دن عیسائیت سے تائب ہو کر وہ پادری بھی مسلمان ہو گیا اور نیت کی کہ قید سے آزاد ہو کر اپنی پوری فیملی کو مسلمان ہونے کی دعوت پیش کروں گا۔

(25 کرسچین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام، ص ۱)

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صَدْقہ تجھے اے ربِّ غفّار مدینے کا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدْقے ہماری بے حِساب مَغْفِرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قرآن اور زَبور

شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''ایک دن جبرائیلِ امین (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے میرے پاس حاضر ہو کر عرض کی: ''اے محمّد مصطفی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایسی خوشخبری لے کر حاضِر ہوا ہوں جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے کسی کے پاس نہیں لایا اور وہ یہ کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے: ''(اے محبوب!) تیرا جو اُمّتی تجھ پر تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے گا اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور اگر بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اسے بخش دیا جائے گا۔'' یہ سن کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کیا۔

(اَلْمُسْتَطْرَف فِی کُلِّ فَنٍّ مُسْتَظْرَف، باب ٨٤ فیما جاء فی فضل الصلاۃ... الخ، ٢/٦١١، المکتبۃ الشاملہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن مجید **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نازِل کی ہوئی وہ مقدس اور روشن کتاب ہے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب احمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازِل فرمائی اور یہ ایسی کتاب ہے جس کو تمام آسمانی کُتُب پر فضیلت حاصل ہے قرآن مجید ہمارے دین اسلام اور شریعتِ محمّدی کی بنیاد ہے اس میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت کے دلائل، اس کی صفات پر دلائل، توحید، رِسالت، فِرشتوں، کتابوں آخرت پر ایمان لانے کا حکم، جنّت و دوزخ کا تذکرہ انبیائے سابِقین اور حُضُور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی شان اور ان کی عظمتوں کا بیان ہے، حلال و حرام، عبادات و مُعامَلات، آداب و اخلاق کے جملہ احکام کا تذکرہ ہے، انسان کی ہدایت کے لیے جس قدر اُمور کی ضَرورت ہو سکتی ہے ان سب کا قرآن مجید میں بیان اور ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس میں تمام عُلُوم و فنون کو جمع فرما دیا۔ قرآن مجید میں حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذِکر بھی موجود ہے حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کے واقعات، معجزات اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازِل ہونے والی کتاب زَبور کا ذِکر بھی موجود ہے۔

زَبور کیا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دنیا میں انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر پہلے صحیفے نازِل فرمائے پھر آسمانی کتب تورات، زَبور، انجیل اور قرآن مجید نازِل فرمائیں، زَبور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے تورات کے بعد حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازِل فرمائی زَبور میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا، تَحمید و تَقدِیس، دعائیں اور عملیات وغیرہ تھے اس میں حلال و حرام، حُدود، احکام اور فرائض نہ تھے حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام تورات کے مُطابِق شریعت پر عمل کرتے تھے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو **اللہ تَعَالٰی** نے بَہُت خوبصورت آواز عطا فرمائی تھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام ۷۲ آوازوں میں زَبور شریف کی تلاوت کرتے تھے۔ حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کا کچھ تذکرہ مُلاحظہ فرمائیں۔

نام و نسب

حضرت اِمام حافِظ ابُو القاسِم علی بن حسن شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الکافی حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کا سلسلہ نسب بیان فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا داوٗد بن ایشا بن عربد بن ناعر بن سلمون بن بخشون بن غوینادب بن ارم بن حصرون بن کارص بن یہوذا بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم عَلَیْہِمُ السَّلَام۔

(تاریخ مدینہ دمشق، حرف الدال، ذکر من اسمہ داؤد، ۱۷/۸۰)

روح مبارکہ کی چمک

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ خاتمُ المُرسَلین، جنابِ صادِق واَمین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو پیدا کیا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا تو ان کی پشت سے ان کی اولاد کی وہ تمام روحیں جھڑ گئیں جن کو وہ قیامت تک پیدا کرنے والا تھا اور ان میں سے ہر انسان کی دو آنکھوں کے درمیان نور کی ایک چمک تھی پھر وہ سب روحیں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام پر پیش کی گئیں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! یہ کون ہیں؟ فرمایا تمہاری اولاد ہیں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا جس کی آنکھوں کے درمیان چمک ان کو بَہُت پیاری لگی پوچھا اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! یہ کون ہے فرمایا یہ تمہاری اولاد کی آخری امّتوں میں سے ایک شخص ہے اس کا نام داوٗد ہے کہا اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! تو نے اس کی کتنی عمر رکھی ہے؟ فرمایا: 60 سال عرض کی اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میری عمر سے اس کے چالیس سال زیادہ کر دے۔

(سُنَنُ التِّرمِذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الاعراف، ص ۷۱۱، الحدیث: ۳۰۷۶)

حُلیہ مبارک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی ہر عَیب و نَقص سے پاک خوب صورت اور خوب سیرت اس دنیا میں تشریف لاتے ہیں، چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کا حُلیہ مبارَک بیان کرتے ہوئے حضرت سَیِّدُنا کعب بن مُنَبِّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کا چہرہ سرخ، سر کے بال سیدھے، جسم سفید، داڑھی لمبی اور گھنگھریالی، آواز خوب صورت، عمدہ اخلاق اور پاکیزہ دل والے تھے۔

(بَصَائِر ذَوِی التَّمْیِیْز، بصیرۃ فی ذکر داؤد علیہ السلام، ٦/٨٤)

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے فَضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب حُضُور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مِعراج پر تشریف لے گئے تو انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے ملاقات ہوئی اور حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام سے بھی ملاقات ہوئی اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے نبی کریم رؤفُ الرَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اِرشاد فرمایا: سوال کیجیے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عرض کیا: تو نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو خلیل بنایا اور اس کو مُلکِ عظیم عطا فرمایا اور تو نے حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے کلام فرمایا اور تو نے حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو مُلکِ عظیم عطا فرمایا اور اس کے لیے تو نے لوہے کو نرم کیا اور اس کے لیے پہاڑوں کو مُسَخَّر کیا۔

سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو علم عطا ہوا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے پیارے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بے شمار علم عطا فرماتا ہے کیونکہ علم انبیا کا خاصہ ہے حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بے شمار علم سے نوازا تھا جیسا کہ **اللہ تَعَالٰی** نے قرآن مجید میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا:

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًا

ترجمۂ کنزُالایمان: اور بے شک ہم نے داؤد اور سلیمان کو بڑا علم عطا فرمایا

(پ١٩، النمل، ١٥)

حضرت اِمام ابُوالقاسِم علی بن حسن شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الکافی حضرت سَیِّدُنا اِمام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: اس آیت مُبارَکہ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًا میں علم سے مُراد تورات، زَبور، دین میں سمجھ، فیصلوں کا علم، پرندوں اور جانوروں کی بولیوں کا علم مُراد ہے۔ (تَارِیخ دِمَشق، سلیمان بن داؤد، ٢٢/٢٣٩)

داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی طاقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے بَہُت طاقت عطا فرمائی تھی جس کے ذریعے آپ عَلَیْہِ السَّلَام ربّ تعالی کی عبادت بخوبی انجام دے پاتے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ (پ۲۳، ص۱۷)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ہمارے بندے داؤد نعمتوں والے کو یاد کرو

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافِظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیت مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: جن کو عبادت کی بَہُت قوّت دی گئی تھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا طریقہ تھا کہ ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار فرماتے اور رات کے پہلے نصف حصّہ میں عبادت کرتے اس کے بعد شب کی ایک تہائی آرام فرماتے پھر باقی چھٹا حصّہ عبادت میں گزارتے۔

(تفسیر خزائنُ العرفان، پ۲۳، ص۱۷، ص۸۳۹)

حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: کہ حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو عبادت کی قوت اور دین کی سمجھ عطا کی گئی تھی (تَفْسِیرُ الْکَبِیر، سورۃ ص، تحت الآیۃ: ۱۷، ۹/۳۷٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو حکمت عطا کی گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو علم و حکمت کا خزانہ بھی عطا فرمایا تھا جیسا کہ اِرشاد باری تعالٰی ہے

وَ شَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَ اٰتَیْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ (پ۲۳، ص۲۰)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور ہم نے اس کی سلطنت کو مضبوط کیا اور اسے حکمت اور قولِ فیصل دیا

حضرت اِمام ناصِرُ الدّین ابو سعید عبدُ اللہ بن عمر شیرازی بیضاوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حِکْمت سے مُراد نُبُوّت، علم کامل اور عمل میں پختگی ہے۔ (تَفْسِیرِ بَیْضَاوی، سورہ ص، ۵، ۲۰/۲۶)

حکمت کی اصل

حضرت مولانا محمّد خالد بن ثابت ربعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے زَبور کی فاتحہ دیکھی جس کو حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی زَبور کہا جاتا ہے اس میں تھا کہ حِکْمت کی اصل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خَشیت ہے۔
(کتابُ الزُّہد لاحمد بن حنبل، زھد داؤد علیہ لا لسالم، ا، ص٦٢، الرقم: ٣٧٨)

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو قولِ فیصل عطا کیا گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام بَہُت فصیح و بلیغ تھے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو حِکْمت کے ساتھ فیصلہ کرنے کی قوت بھی عطا کی گئی تھی، چُنانچِہ مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) بڑے فصیح و بلیغ تھے سب سے پہلے آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) ہی نے اما بعد فرمایا آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کو فصل خطاب عطا ہوا آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کو حَکَم بنا کر بھیجا گیا۔ (تفسیرِ نعیمی، پ ٢، البقرۃ، تحت الآیۃ: ٢٥٣،)

حضرت اِمام ابُو البَرَکات عبدُ اللہ بن احمد بن محمود نسفی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: فصل خطاب سے مُراد فیصلوں کا علم، جھگڑوں کو ختم کرنے کا علم، حق و باطل کے درمیان فیصلہ کرنے کا علم مُراد ہے۔
(تَفْسِیرِ نَسَفِی، سورۃ ص، تحت الآیۃ: ٢٠، ٣/١٤٨)

زمین پر خلافت کا شرف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو جہاں اتنی بڑی نعمتیں اور فضیلتیں عطا فرمائیں وہاں ایک اور عظیمُ الشان شرف یہ بھی عطا فرمایا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو زمین میں اپنا نائب بنایا اور دنیا کی سرداری بھی عطا فرمائی جیسا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے قرآن مجید میں اِرشاد

فرمایا:

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (پ ۲۳، ص ۲۶)	ترجمۂ کنزُ الایمان: اے داوٗد بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو لوگوں میں سچّا حُکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکادے گی۔

صومِ داوٗدی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی یہ عادتِ مبارَکہ تھی کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی اس عادتِ مُبارَکہ کو سرکارِ ذِی وقار، دوعالَم کے مالِک و مُختار، صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَہُت پسند فرمایا، چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: شہنشاہِ مدینہ قرار قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''بہترین روزے میرے بھائی حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کے ہیں، وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور دشمن کے مُقابَلے سے فرار نہ ہوتے تھے۔''

(سُنَنُ التِّرمِذِی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی سرد الصوم، ص ۲۱۳، الحدیث: ۷۷۰)

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا رونا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ایسا خوف تھا کہ اکثر رویا کرتے تھے، چُنانچِہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافِظ سیِّد مفتی محمّد نعیم الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کثیرُ البکاء تھے آپ کے آنسو تمام زمین والوں کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں۔

(خزائنُ العرفان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۷، ص ۱۵)

حضرت سَیِّدُنا مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام چالیس دن تک حالتِ سجدہ میں روتے رہے اور سر نہ اٹھایا، حتّٰی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے آنسوؤں سے گھاس اُگ آئی اور اس نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سر کو ڈھانپ لیا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ندا دی گئی: ”اے داوٗد (عَلَیْہِ السَّلَام)! کیا تم بھوکے ہو کہ تمہیں کھانا کھلایا جائے؟ یا پیاسے ہو کہ پانی پلایا جائے؟ یا بے لباس ہو کہ کپڑے پہنائے جائیں؟“ ایک چیخ بلند ہوئی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے بدن کی گرمی سے لکڑی جل گئی، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر توبہ و مغفرت نازِل فرمائی، انہوں نے عرض کی: یَا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری لغزشوں کو میری ہتھیلی میں رکھ دے، تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی لغزش آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی ہتھیلی میں رکھ دی گئی۔ پس آپ عَلَیْہِ السَّلَام جب بھی کھانے یا پینے یا کسی دوسرے کام کے لئے ہتھیلی کھولتے تو اسے دیکھ کر روتے۔ راوی فرماتے ہیں: ”آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو پانی کا پیالہ دیا جاتا، تو اس کے دو تہائی حصّے میں پانی ہوتا جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام اسے پکڑتے اور اپنی لغزش لغزشوں کو دیکھتے تو اسے ہونٹوں پر نہ رکھتے، حتی کہ پیالہ آنسوؤں سے بھر جاتا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں یہ بھی مَروی ہے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے حیا کی وجہ سے وصال تک آسمان کی طرف سر نہیں اٹھایا۔

(لُبَابُ الْاَحْیاء، الباب الثالث والثلاثون، بیان احوال الانبیاء، ص ۲۸۴)

دنیا میں پانچ حضرات بہت روئے

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: خیال رہے کہ دنیا میں پانچ حضرات بَہُت روئے ہیں: حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام فراقِ جنّت میں حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام و یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام خوفِ خدا میں۔ حضرت فاطمہ زہرا فراقِ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں، حضرت امام زین العابدین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) واقعہ کربلا کے بعد حضرت حسین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی پیاس یاد کر کے۔ (مِرْاٰۃُ المَنَاجِیح، حُضُور کی وفات کا بیان، پہلی فصل، ۸/ ۲۹۱)

30 ہزار لوگ انتقال کر گئے

ایک دن حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام لوگوں کو نصیحت کرنے اور خوفِ خدا دلانے کے لئے گھر سے باہَر تشریف لائے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے بیان میں اس وقْت چالیس ہزار لوگ موجود تھے۔ جن میں سے تیس ہزار لوگ انتقال کر گئے۔ (اِحْیَاءُ عُلُومِ الدِّین، کتاب الخوف والرجاء، ٤/٢٢٣)

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے معجزات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس دنیا میں انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بھیجا اور اللہ تَعَالٰی نے ہر نبی کو اس زمانے کے اعتبار سے ایسے معجزات عطا فرمائے جو مُنکِرین کو عاجِز اور لاجواب کر دیں حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایسے معجزات عطا فرمائے جن کو دیکھ کر لوگ آپ کے قریب ہو گئے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تین چیزیں عطا کی گئیں

1... پہاڑوں کو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے مُسَخَّر کر دیا گیا وہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔

2... لوہا آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے نرم کر دیا گیا۔

3... پرندوں کی بولیاں سکھائی گئیں اور جنّات کو تابع کر دیا گیا۔

(تَفْسِیر دُرِّ مَنْثُور، سورۃ النمل تحت الآیۃ: ۱۱، ۱۱۵/ ۳۳۹)

معجزہ کی تعریف

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: نبی سے بعد دعویٰ نُبُوّت خلاف عقل وعادت صادر ہونے والی چیز کو جس سے سب مُنکِرین عاجِز ہو جاتے ہیں اسے معجزہ کہتے ہیں۔

(بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/ ۵۶)

لوہے کا ہاتھ میں نرم ہوجانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک معجزہ یہ عطا فرمایا تھا کہ لوہا آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ہاتھ میں نرم کر دیا گیا آپ عَلَیْہِ السَّلَام اس سے جو چاہتے بنا لیتے تھے.

لوہے کو نرم کیوں کیا گیا؟

حضرت علّامہ مولانا امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جب حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام بنی اسرائیل کے بادشاہ بنائے گئے تو ان کی عادت تھی کہ وہ بھیس بدل کر لوگوں میں نکلتے تھے کہ جب وہ کسی مرد کو دیکھیں تو وہ نہ پہچانے آپ ان کی طرف آتے اور اس سے داوٗد کے بارے میں پوچھتے پھر اس سے فرماتے تم اپنے اس بادشاہ داوٗد کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ وہ کیسا آدمی ہے؟ وہ اس کی تعریف بیان کرتے اچھا آدمی ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ایک فِرشتہ کو آدمی کی صورت میں مامور کیا جب حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کو دیکھا تو اپنی عادت کے مُطابِق اس کی طرف آئے اور اس سے پوچھا؟ تو فِرشتے نے کہا اگر ان میں ایک خَصلت نہ ہو تو وہ اچھے انسان ہیں آپ عَلَیْہِ السَّلَام اس سے گھبرا گئے اور فرمایا اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندے! وہ کیا ہے؟ فِرشتے نے عرض کی وہ خود اور اپنے گھر والوں کو بیتُ المال سے کھلاتا ہے راوی فرماتے ہیں: اس بات سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام آگاہ ہو گئے پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے **اللہ تَعَالٰی** کی بارگاہ میں عرض کی کہ ان کے لئے کوئی ایسا سبب بنادے کو وہ بیتُ المال سے بے پرواہ ہو جائے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان کے لئے لوہے کو نرم کر دیا اور ان کو زرہ بنانے کی صنعت سکھادی۔

(تَفْسِیر بَغْوی، سورۃ سبا، تحت الآیۃ: ۱۰، ۳/۵۹۶)

سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام ہاتھ سے زرہیں بناتے تھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سب سے بہترین رزق وہ ہے جو آدمی اپنے ہاتھ سے حلال طریقے سے کمائے اور اس کے حُصُول کے لیے بڑے بڑے لوگوں نے کوئی نہ کوئی پیشہ اختیار فرمایا یہاں تک کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ

نے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے بھی مختلف پیشے اختیار فرمائے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کاشتکاری کرتے حضرت سَیِّدُنا نوح عَلَیْہِ السَّلَام بڑھئی تھے حضرت سَیِّدُنا ادریس عَلَیْہِ السَّلَام درزی تھے اور حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام زرہیں بناتے تھے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو تو یہ صنعت کاری خود ہی سکھائی تھی جیسا کہ قرآن مجید میں اِرشاد فرمایا:

وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ (پ۱۷، الانبیاء۸۰)

ترجمۂ کنزُالایمان: اور ہم نے اسے تمہارا ایک پہناوا بنانا سکھایا کہ تمہیں تمہاری آنچ سے بچائے۔

حضرت اِمام ابو نعیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: **اللہ تَعَالٰی** نے حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے لوہے کو نرم کر دیا یہاں تک کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اس سے بلا تکلّف مکمل زرہیں بنا لیتے۔
(دَلَائلُ النُّبُوۃ، الفصل الثلاثون، القول فیما اتی داوٗد علیہ السلام، ص۵۴۲)

خوش الحانی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا معجزہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تَعَالٰی نے حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو جہاں یہ معجزہ عطا فرمایا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ہاتھ میں لوہا نرم کر دیا گیا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک معجزہ یہ بھی عطا ہوا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو بَہُت خوبصورت آواز عطا فرمائی اور یہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا معجزہ تھا، چُنانچِہ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی خوش الحانی آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کا معجزہ ہے جب آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) زَبور شریف کی تلاوت کرتے تو آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے پیچھے عُلما ان کے پیچھے عام لوگ ان کے پیچھے جنات ان کے پیچھے پرندے چرندے جانور سب جمع ہو جاتے پرندے آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) پر سایہ کر لیتے تھے۔ (تفسیرِ نعیمی، پ۶، النساء، تحت الآیۃ:۱۶۳، ۶/ ۹۴، نعیمی کتب خانہ گجرات)

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی تلاوت سے پرندے اور جانور مرجاتے

حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو اس قدر حسین آواز دی گئی تھی کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام جیسی کسی کو عطا نہیں کی گئی یہاں تک کہ پرندے اور وَحشی جانور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آکر بیٹھ جاتے اور بھوک وپیاس سے مرجاتے اور نہریں رک جاتیں۔

(تَارِیخ مدینہ دمشق، ذِکر من اسمہ داؤد، ۹۹/۱۷ دار الفکر بیروت)

مَسحور کُن منظر چھا جاتا

حضرتِ سَیِّدُنا علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو خلیفہ کائنات بنایا تو خوش الحانی دی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے گلے کو ساز بنا دیا پہاڑوں کو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی خوش الحانی کا ذریعہ بنا دیا حتّٰی کہ وحشی جانور، پرندے، پہاڑوں اور جنگلوں سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی خوش الحانی سننے کے لئے جمع ہو جاتے، بہتے ہوئے پانی رُک جاتے، اُڑتے ہوئے پرندے گر پڑتے آپ عَلَیْہِ السَّلَام جس جنگل میں خوش الحانی کرتے وہاں کے جانور ایک ماہ تک کچھ نہ کھاتے، پیتے، بچے دودھ نہ مانگتے اور نہ روتے، لوگ لحن داوٗدی کی لذّت میں فوت ہو جاتے حتّٰی کہ ایک روایت کے مُطابِق سات سو جوان لونڈیاں اور بارہ ہزار بوڑھے مر گئے۔ (کَشْفُ الْمَحْجُوب، الباب الثالث والثلاثون فی احکام السماع، ص ۴۷۳)

شیخ مُحَقِّق حضرت علّامہ مولانا شاہ عبدُالحق مُحدِّث دہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نہایت خوش آواز تھے کہ جس مجلس میں آپ زَبور کی تلاوت کرتے اس مجلس سے جنازے نکلتے تھے (اشعۃ اللمعات)

شیطان نے مقابلے میں بانسری اور طنبورہ بنایا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کو حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی اس آواز سے بڑی تکلیف ہوئی کہ تمام لوگ حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف مائل ہو رہے ہیں پھر اس نے لوگوں کو مُنْتَشِر کرنے اور اپنی طرف مائل کرنے کے لئے بانسری ایجاد کی جس کی آواز سن کر کچھ لوگ اس کی محفل موسیقی میں شامل ہونے لگے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شیطان نے اپنے حَربوں کو استعمال کرنے کی اجازت مانگی تو اسے مل گئی اس بنا پر اس نے بانسری اور طَنْبُورَے بنائے اور حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کے بالمقابل محفلِ سَماع قائم کی حتّٰی کہ حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کے سننے والے دو جماعتوں میں تقسیم ہو گئے اہلِ سعادت حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ اور اہلِ شَقاوت شیطان کے پیرو بن گئے۔

(کَشْفُ الْمَحْجُوب، الباب الثالث والثلاثون فی احکام السماع، ص ۴۷۳)

جنّت میں آپ کی تلاوت سننے سے مَحروم لوگ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ شیطان لوگوں کو راہ ہدایت سے ہٹانے کے لئے کیسے کیسے طریقوں سے وار کرتا ہے اور یہ بھی پتہ چلا کہ شیطانی مَزامیر کو سننا اور گانا اپنی آخرت تباہ کرنے کے مُتَرادِف ہے اور ایسا کرنے والے پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی لعنت برستی ہے اور ایسا شخص قیامت کے دن آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی دلکش آواز سننے سے محروم کر دیا جائے گا، چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا فقیہ ابو اللیث سَمَرقندی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نَوال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: ”باجا بجانے والے اور سننے والے دونوں ملعون ہیں، تو جس نے دنیا میں گانے باجے سنے وہ جنّت میں خوش کرنے والی آوازوں کو سننے سے ہمیشہ مَحروم رہے گا، مگر یہ کہ وہ توبہ کرلے اور حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آواز نوسو مَزامیر کی آوازوں کے برابر ہو گی جس دن **اللہ** تَبَارَکَ

وَتَعَالٰی کا دیدار ہو گا اس دن وہ اپنی آواز سنائیں گے لہذا اُس خوش کن آواز کے لئے اس دنیاوی آواز کو سننا ترک کر دو۔" (قُرَّۃُ الْعُیُون ومفرح القلب المحزون، الباب العاشر، ص ٤٠٥)

شیطانی مزامیر کیا ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آلات موسیقی، گانے باجے کا ہر ساز، باجا، بانسری وغیرہ یہ سب شیطانی مَزامیر کہلاتے ہیں اور یہ آلات موسیقی بندے کو اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت سے دور کرنے اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا باعث بنتے ہیں شیطان اپنے بنائے ہوئے ان مَزامیر کے ذریعے بندے کو اپنی طرف بلاتا ہے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حُضُور سرِ اپا نور، شاہِ غَیور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب شیطان کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے زمین کی طرف لوٹایا تو **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت کی بارگاہ میں عرض کی "میرا ایک مُنادی بنادے۔" تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: مَزامیر تیرے مُنادی ہیں۔

(کَنْزُالْعُمَّال، کتاب المواعظ والرقائق، الترہیب العشاری، ٤٢/١٦، الحدیث: ٤٤٠٤٨، ملتقطا)

جنّت میں زَبور شریف کی تلاوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو بندہ اپنے آپ کو ان شیطانی **مَزامیر** سے بچا کر رکھے گا اور ربّ تعالی کو راضی کرنے کی کوشش کرے گا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے قیامت کی دن اپنے نبی حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی آواز میں تلاوت سننے کی سعادت بخشے گا جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا فقیہ ابو اللیث سَمرقندی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ (قیامت کے دن) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: "اے داوٗد!" تو وہ عرض کریں گے: "لَبَّیْکَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْن (یعنی اے تمام جہانوں کے مالِک میں حاضِر ہوں)۔" **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: "اے داوٗد! میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم منبر پر کھڑے ہو کر میرے محبوب بندوں کو **زَبور شریف** کی دس سورتیں سناؤ۔" چُنانچِہ حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام منبر پر تشریف فرما ہو کر زَبور شریف کی دس سورتوں کی تلاوت فرمائیں گے، حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی آواز

جو کہ گانے والی جنّتی حوروں کی آواز سے بھی بڑھ کر ہو گی اس سے اہلِ جنّت خوشی و مسرت سے وَجد و سُرور میں آجائیں گے جیسے نشے میں ہوں اور حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی آواز (خوش الحانی میں) نوے (90) مَزامیر کی آواز کے برابر ہو گی جب اہلِ جنّت کو (وَجد سے) سیر ہو کر افاقہ ہو گا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ''اے میرے بندو! کیا تم نے اس سے اچھی آواز کبھی سنی تھی؟'' تو وہ عرض کریں گے: ''نہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قَسم! آج تک ہمارے کانوں نے نہ تیرے نبی حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی آواز کی مثل آواز سنی تھی اور نہ اس سے بہتر اور پیاری آواز سنی تھی۔'' (قُرَّۃُ الْعُیُون، ص ۴۰۶)

حضرت ابو موسیٰ اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نغمہ داوٗدی عطا کیا گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا ابو موسیٰ اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بَہُت خوبصورت آواز میں تلاوت قرآن مجید فرمایا کرتے تھے گویا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی خوش الحانی سے حصّہ عطا فرمایا گیا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آواز اور لَہجہ میں اتنی زبردست کشش تھی کہ اس کو کرامت کے سوا اور کچھ بھی نہیں کہا جاسکتا، چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سَیِّدُنا ابو موسیٰ اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اَمیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوتے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اِرشاد فرماتے: ہم کو اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی یاد دلاؤ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے سامنے تلاوت شروع فرمادیتے۔

(سُنَنُ الدَّارِمی، کتاب فضائل القرآن باب التغنی بالقرآن، ص١٠٥٠، الحدیث: ٣٤٩٧)

حضرت سَیِّدُنا اِمام شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکافی فرماتے ہیں کہ سرکارِ دوعالَم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا ابو موسٰی اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے تلاوت سنی تو اِرشاد فرمایا: **"ان کو آلِ داؤد کے نغمات میں سے نغمہ عطا دیا گیا ہے۔"**

(اَلسُّنَنُ الْکُبْرٰی للبیھقی، باب تحسین الصوت بالقرآن، ٢٣٠/١٠، الحدیث: ٢١٥٨٣ ١٥٨٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پہاڑ اور پرندے بھی آپ کے ساتھ تسبیح کرتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام خداوندِ قُدُّوس کی حمد وثنا میں بَہُت زیادہ مشغول رہتے تھے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام بَہُت خوش الحان تھے کہ جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام زَبور شریف کی تلاوت کرتے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی وَجْد آفرین اور سُریلی آواز سے نہ صرف انسان بلکہ حیوانات و جمادات بھی گُنگنانے لگتے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس آکر خدا کی تحمید وتقدیس میں مشغول ہو جاتے اور اپنی اپنی سُریلی اور پُرکَیف آوازوں میں تسبیح وتقدیس میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی ہمنوائی کرتے۔ حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کے ان معجزات کا ذِکرِ جمیل **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید میں مختلف مقام پر اِرشاد فرمایا جیسا کہ اِرشاد باری تعالی ہے

وَّ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ وَ الطَّیْرَؕ وَ کُنَّا فٰعِلِیْنَ (پ١٧، الانبیاء: ٧٩)	ترجمۂ کنزُ الایمان: اور داوٗد کے ساتھ پہاڑ مسخر فرما دیئے کہ تسبیح کرتے اور پرندے اور یہ ہمارے کام تھے۔

حضرت سَیِّدُنا اِمام جلالُ الدِّین سُیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکافی حضرت وہب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ **اللہ تَعَالٰی** نے پہاڑوں اور پرندوں کو حکم دیا کہ جب حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام تسبیح کریں تو وہ بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ تسبیح کریں۔ (تَفْسِیر دُرِّ مَنْثُور، سورۃ سبا، تحت الآیۃ: ١٠، ١٦٦/١٢)

پہاڑ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے مُسَخَّر کئے گئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک معجزہ یہ بھی عطا فرمایا تھا کہ پہاڑ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے مُسَخَّر کر دیئے گئے، جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید میں اِرشاد فرمایا:

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَ الْاِشْرَاقِ (پ۲۳، ص، ۱۸)

ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک ہم نے اس کے ساتھ پہاڑ مُسخّر فرمادیئے کہ تسبیح کرتے شام کو اور سورج چمکتے۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل حافِظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں اللہ تَعَالٰی نے حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے پہاڑوں کو ایسا مسخّر کیا تھا کہ جہاں آپ چاہتے انھیں اپنے ساتھ لے جاتے۔ (خزائنُ العرفان، پ۲۳، ص، ۱۸، ص۸۳۹)

پتھروں اور درختوں کی تسبیح کو جانتے تھے

حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام پتھروں اور پہاڑوں کی تسبیح کو بھی سمجھتے تھے، چُنانچِہ حضرت امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں آپ عَلَیْہِ السَّلَام پتھر اور درخت کی تسبیح کو سمجھتے تھے۔ (تَفْسِیرِ بَغْوِی، سورۃ الانبیاء، تحت الآیۃ: ۷۹، ۱۷۳/۳)

آپ نے چالیس سال بادشاہت کی

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو جہاں اتنی نعمتوں اور معجزات سے نوازا اس کے ساتھ ساتھ آپ کو نُبُوّت اور بادشاہت سے بھی سرفراز فرمایا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے تقریباً چالیس سال بادشاہت کی جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا محمد بن یعقوب فیروز آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی عُمر مبارک

سو سال تھی اور آپ کی بادشاہت کی مدّت چالیس سال تھی۔(بَصَائِر ذَوِی التَّمْیِیْز، بصیرۃ فی ذکر داؤد علیہ السلام، ۶/ ۸۵)

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو بادشاہت کیسے ملی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب طالوت اپنے لشکر کے ساتھ جالوت کے مقابلے میں گئے تو بنی اسرائیل اس کا قدو قامت دیکھ کر گھبرا گئے طالوت نے اپنے لشکر میں اعلان کیا کہ جو جالوت کو قتل کرے گا میں اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دوں گا اور آدھی سلطنت دوں گا کسی نے اس کو حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کے علاوہ قبول نہ کیا چونکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نشانہ میں ماہر تھے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے گوپھن میں پتھر ڈال کر جالوت کو مارا جو اس کے خود کو چیر کر جالوت کی پیشانی کو چیرتا ہوا پار ہو گیا اور جالوت مارا گیا اور وعدہ کے مُطابِق آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو آدھی سلطنت ملی اور طالوت کی وفات کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام پوری سلطنت کے بادشاہ مُقَرَّر ہوئے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اِرشاد فرماتا ہے

وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا یَشَآءُ (پ ۲، البقرۃ: ۲۵۱)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور قتل کیا داؤد نے جالوت کو اور اللہ نے اسے سلطنت اور حکمت عطا فرمائی اور اسے جو چاہا سکھایا۔

مُحَقِّقِ شَہِیر حضرت سَیِّدُنا علّامہ شیخ محمد سلیمان جمل عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَوّل اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کے والِد ایشا طالوت کے لشکر میں تھے اور انکے ساتھ انکے 13 فرزند بھی تھے جن میں حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام ان سب میں چھوٹے تھے بیمار تھے رنگ زرد تھا بکریاں چراتے تھے جب جالوت نے بنی اسرائیل سے مقابلہ طلب کیا تو بنی اسرائیل نے اس سے مُقابلہ کرنے سے منع کر دیا اس لئے کیونکہ وہ بڑا جابر قوی شہ زور عظیمُ الجُثّہ قد آور تھا اور اس کے سر پر سفید لوہے کا خول تھا جس کا وزن تین سو

رطل تھا طالوت نے اپنے لشکر میں اعلان کیا کہ جو شخص جالوت کو قتل کرے میں اپنی بیٹی اس کے نکاح میں دوں گا اور نصف ملک بھی اس کو دوں گا مگر کسی نے اس کا جواب نہ دیا تو طالوت نے اپنے نبی حضرت سَیِّدُنا شَمْوِیل عَلَیْہِ السَّلَام سے سوال کیا جو آپ کے ساتھ کہ بارگاہِ الٰہی میں اس مُعامَلے کے حوالے سے دعا کریں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے دعا کی تو طالوت ایک سینگ لائے جس میں مُقدَّس تیل تھا بتایا گیا کہ جالوت کو وہ شخص قتل کرے گا جس کے سر پر سینگ رکھا جائے تو اس سینگ سے تیل بہے گا یہاں تک کہ اس کا سر تر ہو جائے گا اور تیل اس کے چہرے پر نہ بہے گا اور یہ صفت صرف حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام میں پائی جاتی تھی تو طالوت نے کہا کہ یہی شخص ہمارا مطلوب ہے اور حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض کیا کہ کیا آپ جالوت کو قتل کریں گے؟ میں اپنی لڑکی آپ کے نکاح میں دوں گا اور نصف ملک بھی پیش کروں گا آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ہاں اور جالوت کی طرف روانہ ہو گئے راستے میں ایک پتھر کے قریب سے گزرے تو اس نے ندا دی اے داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام! آپ عَلَیْہِ السَّلَام مجھے اٹھالیں بے شک میں حضرت سَیِّدُنا ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کا پتھر ہوں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کو اٹھالیا پھر دوسرے پتھر کے قریب سے گزرے تو اس نے نِدا دی اے داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام! آپ مجھے اٹھالیں بے شک میں حضرت سَیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا پتھر ہوں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کو اٹھالیا پھر ایک اور پتھر کے قریب سے گزرے اس نے ندا دی اے داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام! آپ عَلَیْہِ السَّلَام مجھے اٹھالیں بے شک میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا وہ پتھر ہوں کہ جس کے ذریعے آپ عَلَیْہِ السَّلَام جالوت کو قتل کریں گے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کو بھی اٹھالیا اور تینوں کو اپنے بوریئے میں ڈال دیا جب قوم قتال کے لیے اکٹھی ہوئی تو حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام قتال کے لیے دوڑے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام دستِ مبارَک میں گوپھن (رسی کو بنا ہوا آلہ جس میں پتھر یا مٹی کی گولی رکھ کر مارتے ہیں) لے کر جالوت کی طرف بڑھے جالوت کے دل میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ کر دہشت پیدا ہوئی پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے خدا کا نام لیا اور ایک پتھر حضرت سَیِّدُنا اسحاق عَلَیْہِ السَّلَام کے خدا

کے نام کے ساتھ نکالا اور ایک پتھر حضرت سَیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے خدا کا نام لے کر نکالا اور دوسرے کو نکالا اور اس کو مِنْجَنِیْق (سنگباری باری کی قدیم دستی مشین) میں رکھا اور تینوں پتھر ایک ہو گئے اس کے ذریعے جالوت کو مارا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہوا کو مُسَخَّر کر دیا اس نے پتھر کو اٹھایا یہاں تک کہ ناک کی سفیدی پر لگا اور اس کے دماغ کو پھاڑا اور اس کی گدی سے نکل گیا اور اس کے پیچھے والے تیس آدمیوں کو بھی قتل کر دیا آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے جالوت کو پکڑا اور طالوت کے سامنے ڈال دیا تمام بنی اسرائیل خوش ہوئے اور طالوت نے حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو حسبِ وعدہ نصف ملک دیا اور اپنی بیٹی کا نکاح آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ کر دیا چالیس سال آپ عَلَیْہِ السَّلَام اس کے ساتھ ٹھہرے رہے طالوت نے وفات پائی اور حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام پوری سلطنت کے مُسْتَقِل سات سال کے لئے بادشاہ بن گئے۔

(حَاشِیہ جَمَل، سورۃ البقرۃ تحت الآیۃ: ۲۵۱، ۱/۲۱۶)

سب سے مضبوط سلطنت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا میں جو بھی بادشاہ ہوئے ہیں ہر کسی کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی سلطنت مضبوط اور امن و سکون کے ساتھ ساتھ خوش حالی کی زندگی بسر کرے اور اپنی ریاست کی حفاظت کے لیے آئے دن مشاورت کرتا ہے اور اس کو سیکورٹی کے ذریعے مضبوط کرتا ہے اور ہمیشہ جو اس کے حسّاس ادارے اور بڑی شخصیات ہوتی ہیں ان پر بھی کڑی نظر ہوتی ہے اور بالخصوص بادشاہ چونکہ پوری مملکت کا سربراہ ہوتا ہے تو اس کی حفاظت کا اچھا خاصہ خیال رکھا جاتا ہے اور ہر بادشاہ سب سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے لیکن سب سے مضبوط سلطنت حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی تھی جیسا کہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافِظ سیِّد مفتی محمّد نعیم الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی نقل فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا کہ روئے زمین کے بادشاہوں میں حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی سلطنت بڑی مضبوط اور

قوی سلطنت تھی چھتّیس ہزار مرد آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے محراب کے پہرے پر مقرّر تھے۔ (خزائنُ العرفان، پ ۲۳، ص تحت الآیۃ: ۲۰)

بیتُ المقدس کی تعمیر

حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے بیتُ المقدس کی تعمیر کا کام شروع کیا تھا لیکن وہ اس کو پورا نہ کر سکے اور اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹے حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو یہ تعمیر مکمل کرنے کی وصیت فرمائی جیسا کہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافِظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے بیتُ المقدس کی بِنا اس مقام پر رکھی تھی جہاں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا خیمہ نصب کیا گیا تھا، اس عمارت کے پورا ہونے سے قبل حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی وفات کا وقت آ گیا تو آپ نے اپنے فرزندِ ارجمند حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کو اس کی تکمیل کی وصیّت فرمائی۔ (خزائن العرفان، پ ۲۲، سبا: ۱۴، ص ۷۹۵)

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی وفات

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: حضرت داوٗد نبی عَلَیْہِ السَّلَام میں بَہُت زیادہ غیرت تھی وہ جب گھر سے باہَر نکلتے تو دروازے بند کر دیے جاتے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے لوٹنے تک کوئی اس گھر میں داخل نہ ہوتا حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ایک دن آپ عَلَیْہِ السَّلَام گھر سے نکلے دروازے بند کر دیئے گئے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی اہلیہ گھر کی خبر پا کر آئیں تو دیکھتی ہیں کہ گھر کے صحن میں ایک شخص کھڑا ہے آپ نے گھر میں موجود اس شخص سے کہا: یہ مرد اس گھر میں کہاں سے داخل ہوا؟ حالانکہ گھر (کے دروازے) بند ہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم تم ضَرور حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے رُسوا کئے جاؤ گے۔ حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام واپس آئے تو مُلاحظہ

فرمایا کہ ایک شخص گھر کے درمیان کھڑا ہے حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے کہا: تو کون ہے؟ اس نے عرض کی میں وہ ہوں جو بادشاہوں سے نہیں ڈرتا اور کوئی چیز مجھے روک نہیں سکتی حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قَسم! تم ضَرور ملک الموت ہو **اللہ** تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کے حُکم کے ساتھ خوش آمدید ہو پھر حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام اپنے مقام کی طرف چلے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی روح قبض فرمالی گئی۔

(مَجْمَعُ الزَّوائِد، کتاب فیہ ذِکر الانبیاء، ۸/۲۷۱، الحدیث: ۱۳۷۹۶)

زَبور

انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر جو **اللہ** تَبَارَكَ وَتَعَالٰی کی طرف سے مبارَک کُتُب اور صحیفے نازِل ہوئے ان میں سے چار کُتُب مشہور و معروف ہیں اور ان کو مختلف انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر نازِل فرمایا اور ان خوش نصیبوں میں سے ایک عظیم ہستی حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی بھی ہے کہ جن کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مرتبہ نُبُوّت کے ساتھ ساتھ مرتبہ رِسالت سے سرفراز فرمایا اور کتاب بھی عطا فرمائی اور اس مبارَک کتاب کا نام زَبور شریف تھا۔

زَبور کی وجہ تسمیہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کا کچھ تذکِرہ مُلاحَظہ فرمایا کہ **اللہ** تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے آپ کو کس قدر نعمتوں سے نوازا، بادشاہی عطا کی، معجزات عطا فرمائے اور سب سے بڑھ کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو نُبُوّت سے سرفراز فرمایا اور اس کے ساتھ زَبور بھی عطا فرمائی۔ زَبور وہ آسمانی کتاب ہے جو تورات کے نازِل ہونے کے بعد نازِل ہوئی۔

زَبور کب نازِل ہوئی؟

حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام پر زَبور شریف رمضان میں نازِل ہوئی جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا وَاثِلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ سیِّدُ الانبیاء، مَحْبُوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: زَبور شریف رَمَضانُ المُبارَک کی ۱۸ راتیں گزرنے کے بعد نازِل کی گئی۔" (اَلسُّنَنُ الْکُبْرٰی للبیھقی، کتاب الجزیۃ، باب ذکر کتب انزلھا اللّٰہ، ۹/۳۱۷، الرقم: ۱۸۶۴۹)

زَبور عِبرانی زبان میں نازِل ہوئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تورات **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے عِبرانی زبان میں نازِل فرمائی اسی طرح زَبور بھی عِبرانی زبان میں نازِل ہوئی جیسا کہ شیخ ابُو البَقاء محمد بن احمد بن ضیاء مکی حنفی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام پر زَبور شریف عِبرانی زبان میں نازِل ہوئی۔ (تاریخ مکّۃُ المُشَرَّفۃ، ۱/۲۱۵)

زَبور آہستہ آہستہ نازِل کی گئی

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام پر مختلف کتابوں کو نازِل فرمایا اور ان کے نُزول میں دو طریقے استعمال فرمائے کہ بعض کو ایک ہی دفعہ نازِل فرمادیا اور بعض کو ضَرورت کے مُطابِق اور لوگوں کی آسانی کے لیے تھوڑا تھوڑا کر کے نازِل فرمایا اور ان مُبارَک کتابوں میں سے ایک زَبور شریف ہے کہ جس کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام پر موقع اور مُناسَبت کے اعتبار سے تھوڑا تھوڑا کر کے نازِل فرمایا گیا جیسا کہ مُفَسِّرِ شَہیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام پر زَبور شریف یک دم نہ نازِل ہوئی بلکہ آہستگی سے آئی جیسا کہ آتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا سے معلوم ہوا کیونکہ یہود کو زَبور سے الزام دیا جارہا ہے کہ اگر تم حُضُور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی نُبُوّت کا اس لئے انکار کرتے ہو کہ آپ (صَلَّی

اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر قرآن مجید آہستگی سے اترتا ہے تو حضرتِ داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کے مُتَعلِّق کیا کہو گے ؟ ان پر بھی زَبور شریف آہستہ آئی تھی۔ (تفسیرِ نعیمی، پ٦، النسآء، تحت الآیۃ:١٦٣، ٦/ ٩٥)

زَبور کو قرآن کیوں کہا گیا؟

زَبور شریف کو قرآن اس لئے کہا گیا کہ حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام پر پڑھنے کے لئے آسان کر دی گئی تھی (اَلْاِتْقَانُ فِی عُلُومِ الْقُرآن، انوع السابع عشر معرفة اسماءه واسماء سوره، فصل فی اسمائ السور، الجزء الثاني، ص ٣٤٥)

زَبور کو آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر آسان کر دیا گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوقات میں سے ہر کسی کے لئے ہر چیز کی کوئی نہ کوئی حد بندی ہے اور اسی دائرے کے اندر رہ کر کام کرتا ہے اور سب کچھ اسی کو سمجھتا رہتا ہے لیکن کچھ ایسے خوش نصیب اور **اللہ** رَبُّ الْعِزَّت کے پیارے اور مَحبوب ہوتے ہیں کہ ان کے لئے یہ رکاوٹیں اور حد بندیاں ختم کر دی جاتی ہیں وہ جو چاہیں اور جہاں چاہیں پہنچ سکتے ہیں اور وہ وہ کام بھی کر سکتے ہیں کہ انسانی عقل ان کو دیکھ کر یا سن کر حیران رہ جاتی ہے اور یہ سب کچھ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے ہوتا ہے اور اس کو نیک بندے لیے معجزہ یا پھر کرامت کہتے ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے جلیلُ القدر نبی حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام بھی صاحب معجزہ تھے اور ان پر **اللہ** تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے مقدس کتاب زَبور شریف نازِل فرما کر اتنی آسان کر دی تھی کہ پوری کتاب کی تلاوت چند لمحوں میں کر لیتے تھے، جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ شاہِ مدینہ باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام پر قرآن (زَبور) کو نہایت آسان کر دِیا گیا تھا، وہ اپنی سواری پر زِین کَسنے کا حکم دیتے تو آپ کے جانور پر زین کَسے جانے سے پہلے قرآن ختم کر لیتے۔“

(صَحِیحُ البُخَاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول اللہ تعالی (وآتینا داؤد زَبورا)، ص۸۷۶، الحدیث: ۳۴۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اتنے قلیل وقت میں پوری زَبور شریف کو پڑھ لینے سے فوراً ذہن میں آتا ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اتنی ضَخیم کتاب صرف چند لمحات میں مکمل پڑھ لی جائے؟ یہ عام لوگوں کے لئے تو واقعی مُحال ہے لیکن جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے اور مَحبوب ہیں ان کے لئے کوئی مُحال نہیں بلکہ جب **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی جس کے لیے چاہے اور جتنا چاہے وقت کو مختصر اور دراز فرما دیتا ہے اور یہ یقیناً ان کا معجزہ تھا۔

زَبور میں 150 سورتیں تھی

زَبور شریف کی کل ضَخامت اتنی تھی کہ اس میں صرف ایک سو پچاس سورتیں تھیں اور ان میں حُدود اور احکامات وغیرہ بھی نہیں تھے بلکہ صرف وحدانیت اور رِسالت وغیرہ پر مشتمل تھی جیسا کہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافِظ سیِّد مفتی محمّد نعیم الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اِرشاد فرماتے ہیں: زَبور کتابِ الٰہی ہے جو حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازِل ہوئی، اس میں ایک سو پچاس سورتیں ہیں سب میں دعا اور **اللہ تَعَالٰی** کی ثنا اور اسکی تحمید و تمجید ہے، نہ اس میں حلال و حرام کا بیان، نہ فرائض، نہ حدود و احکام۔
(تفسیر خزائنُ العرفان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۵۵، ص۵۳۵)

زَبور شریف میں احکامات نہیں تھے

حضرت اِمام ابوعبدُ اللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اُندلسی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: زَبور شریف میں 150 سورتیں تھیں اور اس میں نہ کوئی حُکم تھا اور نہ ہی حلال و حرام کے مُتعلّق کچھ تھا بلکہ اس میں حِکمتیں اور نصیحتیں تھیں۔ (تَفْسِیر اَلْبَحْرُ الْمُحِیط، سورۃ النسآء، تحت الآیۃ: ۱۶۳، ۳/۴۱۳)

زَبور میں حکمتیں اور نصیحتیں تھیں

حضرت مولانا امام علاؤالدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں کہ تورات میں نہ تو کوئی حکم تھا اور نہ ہی حلال و حرام کا بیان تھا بلکہ تمام تسبیح، تقدیس، تمجید، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی تعریف اور نصیحتوں پر مشتمل تھی۔

(تفسیر خازن سورۃ النسآء، تحت الآیۃ:١٦٣/١، ٤٥١)

حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام تورات کے احکام پر عمل پیرا تھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام پر زَبور نازِل ہوئی اور اس میں احکام نہ تھے اس لئے حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام تورات کے احکام اور شریعتِ مُوسَوی پر عمل پیرا تھے چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا امام ابو العباس شہابُ الدِّین احمد بن محمد قسطلانی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: زَبور میں احکام نہیں تھے آپ عَلَیْہِ السَّلَام احکامات میں تورات کے مُطابِق عمل کرتے تھے۔ (اِرْشَادُ السَّارِی، کتاب تفسیر القرآن، سورۃ الاسراء، باب قولہ واتینا داؤد زبورا ٨/٢٨٤)

زَبور میں حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کے اوصاف

زَبور شریف میں **اللہ** تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے احکام نازِل نہ فرمائے بلکہ اس میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا تھی اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے پیارے آقا محمد مُصْطَفٰی احمد مُجْتَبٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذِکرِ خیر، اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصافِ حَمیدہ اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امّت کے فضائل و کمالات بھی شامل تھے، چُنانچِہ حضرت ابو بکر احمد بن حسین بیہقی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے زَبور میں حضرت سَیِّدُنا داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی اے داؤد! عنقریب تیرے بعد ایک نبی آئے گا جس کا نام احمد اور محمد ہو گا وہ صادق اور سردار ہو گا میں کبھی ان

پر اظہار ناراضی نہیں کروں گا اور نہ ہی وہ میری نافرمانی کریں گے میں نے ان کی سابقہ اور ہونے والی تمام لغزشوں کو معاف کر دیا ہے۔

(دَلَائِلُ النُّبُوَّۃ للبیھقی، باب صفۃ رسول اللہ فی التوراۃ والانجیل والزبور، ۱/۳۸۰)

حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سارے عالَم کے نبی

اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نے جیسے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو حُضُور عَلَیْہِ السَّلَام کا اسمِ گرامی اور دوسرے اوصاف جمیلہ بیان فرمائے اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک عظیمُ الشّان صفت کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام تمام عالَم کے نبی ہوں گے بھی بیان فرمائی چُنانچِہ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: تورات وزَبور میں خبر تھی کہ محمد مُصْطَفٰے سارے عالَم کے نبی ہوں گے تمام شریعتوں کے ناسخ۔ (مِرْاٰۃُ المَنَاجِیح، باب الکبائر، الفصل الثانی، ۱/۷۷)

حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاتمُ الانبیا ہیں

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافِظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: اللہ تَعَالٰی نے زَبور میں فرمایا ہے کہ محمّد خاتَمُ الانبیا ہیں اور ان کی اُمّت خیرُ الاُمَم اسی سبب سے آیت میں حضرت داوٗد (عَلَیْہِ السَّلَام) اور زَبور کا ذِکْر خُصُوصیّت سے فرمایا گیا۔ (تفسیر خزائنُ العرفان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۵۵، ص۵۳۶)

زَبور میں امتِ مُصْطَفٰے کے اوصاف

حضرت سَیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو اِرشاد فرمایا: حُضُور (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کی امّت پر انتہائی رحم کیا گیا میں نے ان کو نوافل عطا فرمائے جیسے انبیائے کِرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کو عطا کئے اور میں نے ان پر وہ فرائض لازِم کئے جو میں نے انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) اور رسولوں پر لازِم کئے یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن میرے پاس آئیں گے تو ان کا نور انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ

السَّلَام) کے نور کی مثل ہو گا اور یہ اس لئے ہے کہ میں نے ان پر فرض کیا ہے کہ وہ میرے لئے ہر نماز کے لئے پاکی حاصل کریں جیسے میں نے ان سے پہلے انبیائے کِرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) پر فرض کیا میں نے انہیں ناپاکی سے غسل کرنے کا حکم دیا جیسے میں نے ان سے پہلے انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کو حکم دیا اور میں نے ان کو حج کرنے کا حکم دیا جیسے ان سے پہلے انبیائے کرام (عَلَیْہِمُ السَّلَام) کو حج کرنے کا حکم دیا اور میں نے ان کو جہاد کا حکم دیا جیسے ان سے پہلے رسولوں کو حکم دیا۔

اے داوٗد! میں نے محمّد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور ان کی امّت کو تمام امّتوں پر فضیلت دی میں نے ان کو چھ خُصُوصیّات عطا کیں جو میں نے اس کے علاوہ کسی امّت کو عطا نہیں کیں میں ان سے خطا اور نسیان پر مُوَاخَذہ نہیں کروں گا اور ہر وہ گناہ جس کا اِرتکاب وہ بغیر ارادہ کے کریں گے جب وہ مجھ سے اس کی مغفرت طلب کریں گے تو میں ان کو معاف کر دوں گا جب وہ اپنی آخرت کے لئے کوئی اچھی چیز پیش کریں گے تو میں فوراً ان کو کئی گُنا بڑھا کر دوں گا اور کئی گُنا میرے پاس ذَخِیرہ ہو گا اور وہ اس سے افضل ہو گا۔ جب وہ مصیبتوں کے پہنچنے پر صبر کرتے ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُون کہیں گے تو میں ان کو رحمت اور بَرَکت عطا فرماؤں گا اور نعمتوں بھری جنّت کی طرف رہنمائی کروں گا اگر وہ مجھ سے دعا کریں گے تو میں ان کو قبول کروں گا وہ یا تو اسے جلدی دیکھ لیں گے یا میں ان سے کسی تکلیف کو دور کر دوں گا یا اس کو ان کے لئے آخرت تک ذخیرہ کر دوں گا۔

اے داوٗد! امّتِ محمّد یہ میں سے جو کوئی یہ گواہی دیتے ہوئے میری بارگاہ میں پہنچے کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں میں اکیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں اور اس کی تصدیق کرتا ہو تو وہ میری جنّت میں اور عزّت میں میرے ساتھ ہو گا اور جو میری بارگاہ میں اس حال میں حاضِر ہو کہ اس نے محمّد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو جھٹلایا اور اس کو جھٹلایا جو وہ ساتھ لے کر آئے اور میری کتاب کے ساتھ مذاق کیا تو میں اس کی قبر میں اس کو سخت عذاب

www.dawateislami.net

دوں گا اور فِرِشتے اس کے چہرے اور مقعد کو قبر سے اٹھنے تک مارتے رہیں گے پھر میں اس کو جہنم کے نیچے والے طبقے میں داخل کروں گا۔

(دَلَائِلُ النُّبُوّۃ للبیھقی، باب صفۃ رسول اللہ فی التوراۃ والانجیل والزبور، ۱/۳۸۰، دار الکتب العلمیہ بیروت)

زَبور کے مضامین

ظالم بادشاہ مسلط ہونے کی وجہ

حضرت سَیِّدُنا مالِک بن مغول رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی زَبور میں لکھا ہوا تھا بے شک میں **اللہ** ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں بادشاہوں کا بادشاہ ہوں اور بادشاہوں کے دل میرے دستِ قدرت میں ہیں جو قوم فرمانبردار ہوگی میں بادشاہوں کو ان پر رحمت بنادوں گا اور جو قوم نافرمان ہوگی میں بادشاہوں کو ان پر عذاب بنادیتا ہوں تم اپنے آپ کو بادشاہوں کی بڑائی میں مشغول نہ رکھو اور نہ تم ان کے پاس جاؤ بلکہ میری بارگاہ میں توبہ کرو میں ان کے دل تم پر نرم کردوں گا۔

(مُصَنَّف ابنِ ابی شَیْبَۃ، کتاب الزہد، کلام داوٗد علیہ السلام، ۸/۱۱۶، الحدیث: ۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت سے پتہ چلا کہ ربّ تعالی کی نافرمانی ظالم بادشاہ مُسَلَّط ہونے کا باعث بنتی ہے اور فرمانبردار قوم پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نرم دل بادشاہ بھیجتا ہے اور اَمْرُ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیُ عَنِ الْمُنْکَر کا فریضہ انجام نہ دینا بھی اس میں شامل ہے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اَمْرُ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیُ عَنِ الْمُنْکَر کا فریضہ ضَرور ادا کرتے رہو ورنہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تم پر ایسا ظالم بادشاہ مُسَلَّط فرمادے گا جو نہ تمہارے بڑوں کی عزّت کرے گا نہ چھوٹوں پر رحم کرے گا۔ اس وقت تمہارے بُزُرگوں کی دعا بھی قبول نہیں کی جائے گی۔ وہ مدد چاہیں گے لیکن بے سُود، اِستِغْفار کریں گے لیکن بے فائدہ۔

حضرت سَیِّدُنا حذیفہ بن یمان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حُضُور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”اس ذات کی قَسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! تم ضَرور

بالضَرور اچھائی کا حکم دو اور برائی سے منع کرتے رہو ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ایسے عذاب میں مبتلا کرے گا کہ تم دعا مانگو گے تو وہ تمہاری دعا کو قبول نہیں کرے گا۔

(سُنَنُ التِّرمِذی، کتاب الفتن، باب ماجاء في الامر، ص ۵۲۳، الحدیث: ۲۱۶۹)

خوفِ خدا کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی زَبور شریف میں یہ بھی تھا کہ جو بندہ اپنے گناہوں کو یاد کرے اور اس کے دل میں خوف خدا پیدا ہو تو اس کے تمام گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں، چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا وَہب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی کی اے داوٗد! کیا تم جانتے ہو میں اپنے بندوں میں سے کس کے گناہ مغفرت کرتا ہوں؟ عرض کی اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! وہ کون ہے؟ فرمایا جو بندہ اپنے گناہوں کو جب یاد کرے تو اس کے سینے میں ڈر پیدا ہو یہ وہ بندہ ہے جس کے لئے میں اپنے فِرشتوں کو حکم دیتا ہوں کہ تم اس کے گناہوں کو مٹا دو۔ (حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَا، وھب بن منبہ، ٤/ ٤٤، الرقم: ٤٦٩٢)

زَبور میں تین آدمیوں کے لیے خوشخبری

حضرت سَیِّدُنا اِمام احمد بن حنبل عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَوّل حضرت عبدُالرحمن بن بوذریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی زَبور میں تین باتیں یہ تھیں کہ مبارَک ہو اس شخص کو جو خطاکاروں کے راستہ پر نہیں چلتا۔ مبارَک ہو! اس شخص کو جو ظالموں کے حکم کے ساتھ حکم نہیں کرتا۔ مبارَک ہو! اس شخص کو جو اہلِ باطل کے پاس نہیں بیٹھتا۔ (اَلزُّہْد لامام احمد بن حنبل، زھدداؤد علیہ السلام، ص ٦١، الرقم: ٣٧٢)

طویل عمر اچھے عمل کے ساتھ گزارنا پسندیدہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس بندہ کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے لمبی عمر عطا کی اور اس نے اس طویل عمر میں بھی اچھے اعمال ہی کئے ہوں ایسے اعمال ربّ تعالی کو بَہُت پسند ہیں، چُنانچِہ حضرت سَیِّدُنا اِمام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میری عمر لمبی ہوگئی اور میرا بڑھاپا زیادہ ہوگیا اور میری قوت کمزور ہوگئی **اللہ تَعَالٰی** نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی اے داوٗد! خوشخبری ہے اس کے لئے جس کی عمر طویل ہو اور اس کا عمل اچھا ہو۔ (مُصَنَّف اِبْنِ ابی شیبۃ، کتاب الزہد، کلام داوٗد علیہ السلام، ۸/۱۱۷، الرقم: ۲۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قرآن میں زَبور کا ذِکْر

قرآن مجید میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مختلف مقامات پر زَبور کا ذِکْر فرمایا جیسا کہ ایک جگہ ارشاد ہے

وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰی بَعْضٍ وَّ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۵۵)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور بے شک ہم نے نبیوں میں ایک کو ایک پر بڑائی دی اور داوٗد کو زَبور عطا فرمائی

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضِل حافِظ سیِّد مفتی محمّد نعیم الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس آیت میں خُصُوصیّت کے ساتھ حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کا نام لے کر ذِکْر فرمایا گیا۔ ایک وجہ یہ ہے کہ یہود کا گمان تھا کہ حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد کوئی نبی نہیں اور توریت کے بعد کوئی کتاب نہیں اس آیت میں حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو زَبور عطا فرمانے کا ذِکْر کر کے یہود کی تکذیب کر دی گئی اور ان کے

دعوے کا بطلان ظاہر فرما دیا گیا غرض کہ یہ آیت سیدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فضیلتِ کبریٰ پر دلالت کرتی ہے۔ (تفسیر خزائنُ العرفان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۵۵، ص۵۳۶)

ایک اور مقام پر اِرشاد ربانی ہے۔

اِنَّاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ كَمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ عِیْسٰى وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَیْمٰنَ ۚ وَ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا (پ۶، المائدہ: ۱۶۳)	ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اُن کے بیٹوں اور عیسٰی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو وحی کی اور ہم نے داوٗد کو زَبور عطا فرمائی۔

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل حافِظ سیّد مفتی محمّد نعیم الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: یہود و نصارٰی نے سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جو یہ سوال کیا تھا کہ اُن کے لئے آسمان سے یکبارگی کتاب نازِل کی جائے تو وہ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی نُبُوّت پر ایمان لائیں، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی اور ان پر حجت قائم کی گئی کہ حضرت موسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سوا بکثرت انبیا ہیں جن میں سے گیارہ کے اسماء شریفہ یہاں آیت میں بیان فرمائے گئے ہیں اہلِ کتاب اُن سب کی نُبُوّت کو مانتے ہیں ان سب حضرات میں سے کسی پر یکبارگی کتاب نازِل نہ ہوئی تو جب اس وجہ سے ان کی نُبُوّت تسلیم کرنے میں اہلِ کتاب کو کچھ پس و پیش نہ ہوا تو سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نُبُوّت تسلیم کرنے میں کیا عذر ہے اور مقصود رسولوں کے بھیجنے سے خَلق کی ہدایت اور ان کو **اللہ تَعَالٰی** کی توحید و معرفت کا درس دینا اور ایمان کی تکمیل اور

طریقِ عبادت کی تعلیم ہے کتاب کے متفرق طور پر نازِل ہونے سے یہ مقصد بر وجہِ اَتم حاصل ہوتا ہے کہ تھوڑا تھوڑا بہ آسانی دل نشین ہوتا چلا جاتا ہے اس حکمت کو نہ سمجھنا اور اعتراض کرنا کمالِ حماقت ہے۔
(تفسیرِ خزائنُ العرفان، پ۶، النساء، تحت الآیۃ:۱۶۳، ص۲۰۱)

ایک اور مقام پر **اللہ** تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے قرآن مجید میں اِرشاد فرمایا:

وَ لَقَدْ كَتَبْنَا فِی الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ (پ۱۷، الانبیا: ۱۰۵)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور بے شک ہم نے زَبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔

قرآن مجید زَبور شریف کا مُصَدِّق اور اس پر گواہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے آخری آسمانی کتاب قرآن پاک نازِل فرمائی جس میں باقی کتابوں کے ساتھ ساتھ زَبور شریف کا ذِکر بھی ہوا اور قرآن مجید نے پہلی تمام کتابوں کی تصدیق کرتے ہوئے زَبور شریف کی بھی تصدیق فرمائی اور تمام کتابوں کا قرآن مجید کو گواہ بھی قرار دیا گیا جیسا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید میں اِرشاد فرمایا:

وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَیْمِنًا عَلَیْهِ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا (پ۶، المائدۃ: ۴۸)

ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی اور ان پر محافظ و گواہ تو ان میں فیصلہ کرو اللہ کے اُتارے سے اور اے سننے والے ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر ہم نے تم سب کے لئے ایک ایک شریعت اور راستہ رکھا۔

حضرت سَیِّدُنا اِمام احمد بن علی جَصَّاص عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَنِی حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: قرآن مجید اس سے پہلے آنے والی کتابوں کا محافظ اور ان پر گواہ ہے۔
(اَحْکَامُ الْقُرآن لِلْجَصَّاص، باب التیمم، ٤/٩٧)

حضرت سَیِّدُنا اِمام ابو عبدُ اللہ محمد حکیم ترمذی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: سیِّدُ الانبیا، مَحبوبِ کبریا صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **"میرے لیے کلام کو مختصر کیا گیا اور مجھے جوامعُ الکَلِم عطا کیا گیا۔"** اور اسی وجہ سے یہ کتاب تمام کُتب کی محافِظ ہے کہ قرآن مجید تورات، انجیل، زَبور اور فرقان پر مشتمل ہے اور باقی تفصیل کی زیادتی اس امّت کے لئے خاص ہے۔ (نَوَادِرُ الْاُصُول، الاصل التاسع والثلاثون والمائتان فی خصائص النبی ...الخ، ٢/١٤٨)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آسمانی کُتُب نازِل فرمائیں جن میں سے قرآن مجید سب سے آخر میں نازِل فرمائی اور قرآن مجید کو سب سے افضل قرار دیا گیا قرآن مجید نے تمام کُتُب کی تصدیق فرمائی اور تمام سابِقہ کُتُب نے حُضُور سراپا نور، شاہِ غَیور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم کی مَبْعُوث ہونے کی خوشخبری سنائی اور اسی طرح آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امّت کو بھی تمام امّتوں سے افضل قرار دیا گیا جس کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ نیکی کی دعوت کا حُکم دیں گے اور بُرائی سے منع کریں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی قافلے اس اہم فریضہ اَمْرُ بِالْمَعْرُوْف وَنَھْیُ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کی دعوت کو عام کرنے اور برائیوں سے منع کرنے کے لئے سفر کرتے رہتے ہیں مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی بَہُت بَرَکتیں ہیں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہی مَدَنی قافلوں کی بدولت بعض کفار نے اسلام قبول کرلیا۔ آپ کی ترغیب کے لئے اس ضمن میں ایک مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے:

ایک غیر مسلم کا قبولِ اسلام

تحصیل ٹانڈا ضلع آمبیڈکر نگر (یوپی ہند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے، میں کُفر کی تاریک وادیوں میں بھٹک رہا تھا، ایک دن کسی نے مکتبۃُ المدینہ کا ایک رسالہ اِحترامِ مُسلم تحفے میں دیا میں نے پڑھا تو حیرت زدہ رَہ گیا کہ جن مسلمانوں کو میں نے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے ان کا مذہب "اسلام" آپس میں اِس قدر اَمن و آشتی کا پیام دیتا ہے! رسالے کی تحریر تاثیر کا تیر بن کر میرے جگر میں پیوست ہوگئی اور میرے دل میں اسلام کی مَحبَّت کا چشمہ موجیں مارنے لگا۔ ایک دن میں بس میں سفر کر رہا تھا کہ چند داڑھی اور عمامہ والے اِسلامی بھائیوں کا قافلہ بھی بس میں سُوار ہوا، میں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ مسلمان ہیں، میرے دل میں اسلام کی مَحبَّت تو پیدا ہو ہی چکی تھی لہٰذا میں اِحترام کی نظر سے ان کو دیکھنے لگا، اِتنے میں ان میں سے ایک اسلامی بھائی نے نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں نعت شریف پڑھنی شروع کر دی، مجھے اُس کا انداز بے حد بھلا لگا، میری دلچسپی دیکھ کر ان میں سے ایک نے مجھ سے گُفتگُو شُروع کر دی وہ تاڑ گیا کہ میں مسلمان نہیں ہوں، اُس نے مسکراتے ہوئے بڑے دلنشین انداز میں مجھ سے کہا، میں آپ کو اسلام قبول کرنے کی درخواست کرتا ہوں، رسالہ اِحترامِ مُسلم پڑھ کر میں چونکہ پہلے ہی دلی طور پر اسلام کا گرویدہ ہو چکا تھا۔ اس کے عاجِزانہ انداز نے دل پر مزید اثر ڈالا، مجھ سے انکار نہ بن پڑا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے سچّے دل سے اسلام قَبول کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وقْت مسلمان ہوئے مجھے چار ماہ ہو چکے ہیں، میں پابندی سے نَماز پڑھ رہا ہوں، داڑھی سجانے کی نیَّت کر لی ہے، **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر مَدَنی قافِلوں میں سفر کی سعادت بھی پا رہا ہوں۔ (فیضانِ سنت، باب آداب طعام، ص۲۵۸، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

کافروں کو چلیں مشرکوں کو چلیں — دعوتِ دین دیں قافلے میں چلو
دین پھیلایئے سب چلے آیئے — مل کے سارے چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو خوب دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور دین اسلام پر استقامت عطا فرمائے **دعوت اسلامی** کو مزید ترقیاں عطا فرمائے **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ جائزہ لیتے ہوئے "نیک اعمال" کا رسالہ پُر کر کے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے رسالہ "نیک اعمال" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔






فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net